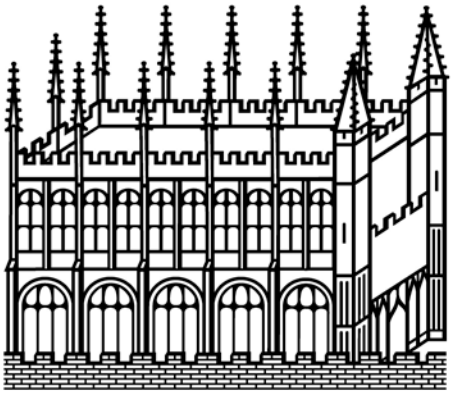


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

تتمہ غلط نامہ کلیات نظام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴	۲۰	مغز روح	روح مغز جسم
۴۰	۱۲	بھکنے	بھٹکنے
۱۲۷	۲۰	ہین	تھی
۱۳۶	۲۳	عام یہہ	عام ہمہ یہہ
۱۵۷	۷	کیسا	ایسا
۱۷۵	۲۰	تودہ عاقل الخ	تودہ پر کالۂ آفت ہے کہ ہی
۲۲۸	۲۲	۔	نظام حاجی الحرم سنہ ۱۲۹۲ ہجری
۲۶۲	۸	۔	کچھہ عجب دلکش مزار پاک ماہ دین پہ ہے بدر نگیرہ کرن بقیش جہالر چاند نے
۲۶۴	۱	ید قدرت	دست قدرت
۲۸۶	۲۰	ہے سکندر الخ	دیکہ آئینہ سکندر کا ہے ۔
۲۹۰	۲۰	ید قدرت	دست قدرت
۳۰۱	۱۶	خوبین	خودبین
۳۱۹	۱۰	کہین	یقین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷۱	۱۲	جسم وجان	جسم وجہان
״	۲۰	مئی	مع
۲۷۲	۱۴	گر	کر
״	۲۱	عشق	خود
۲۷۳	۴	عشق	عیش
״	۵	بیابان	بتان
״	۱۷	ہست	بت
۲۷۴	۱۸	مختار	ممتاز
۲۷۵	۱۶	کرتا	کرنا
۲۷۶	۱۰	وہ	با
۲۷۸	۲۱	ترچھی	برچھی
۲۷۹	۱۴	خنجر کو	خنجر ہو
۲۸۱	۲۲	پھیر تو مجکو	دل سے مجکو
۲۸۹	۲۰	سین	سین
۲۹۰	۱۱	ہین	ہین
״	۱۲	اوسکو	اوسکی
״	۲۰	ہاتھ گر پہونچا	ہاتھ پہونچا ید قدرت
۲۹۱	۹	کبھی	کہی
״	۱۷	پرنور	پھرپور
۲۹۲	۲۰	پہان	میان
۲۹۳	۱۰	سخت	بخت
״	۱۲	یاقوس	پانو پر
۲۹۶	۱۷	بی	نی
۲۹۸	۲۲	تت	ہٹے
۳۰۱	۷	تسرنی بڑہی	ٹیڑھی بیڑھے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۱	۱۵	دیدہ شتاح	دیدہ وشتاح
۳۰۲	۱۶	تو مین چھاتی	تو چھاتی
۳۰۵	۵	اگر طبع	گر طبع
۳۰۷	۱۸	گل مین	گلبن
۳۰۸	۱	جعد سے	جعد بھی
״	۱۵	گلون ہے	گلون کے
۳۱۰	۲	حیا	صبا
״	۱۷	پہ آخر	پر آخر
۳۱۱	۱۶	بیٹھی	بیٹھتے
۳۱۲	۱۴	ہو بیاہ	ہو نباہ
״	۱۶	بل یہ	بل یہ
۳۱۳	۲	دل مین	دن مین
״	۶	پر مال	پر ملال ہے
״	۱۰	جو کھلا آتا ہے	گل وہان پر جو کھلا
״	۲۰	محشر	مجھپر
۳۱۵	۵	سوی باری	سوی ناری
۳۱۷	۱۱	اس جلا پہ	اس جلا پا
۳۱۸	۲۱	قوال بھی	قوال کے
۳۱۹	۱۰	نوائیگا حزین	نوائیگا کہین میری بعد
״	۱۳	لی	بھی
۳۲۲	۱۰	تنگ	تنک
״	۱۸	عاشقانہ پڑہی	عاشقانہ بڑہے
۳۲۳	۴	ہی ہر بات	ہین حرکات
۳۲۵	۲۱	پر اعجاز	یہہ اعجاز

INDIAN INSTITUTE

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۷	۱	نواب	تواب
۱۸۸	۱۸	چلے	جلی
۱۹۱	۴	ایئنہ	آیہ
״	۹	مرقع	مرقع بین
۱۹۸	۱	+	شہ بہشت ارام گہ ۱۲۷۹ھ
۲۰۰	۱۱	امینو سپل	میونی سپل
۲۰۶	۱۷	دریاو فا	باوفا
۲۰۷	۱۶	ہوائے	ہوا
۲۰۹	۱۵	رنگ و	رنگ رو
״	۱۶	بشنود	بشنوید
۲۱۰	۲	تیرو صورت	نیرو صوت
״	۷	راہ	راہ و ۸۰ ۱۲
״	۱۸	ہجو پرواز تمتی	ہجو پرواز تمتی
״	۲۰	آمد	آید
۲۱۱	۴	صواٹ میز	صوات نیر
״	۱۱	میبرد	میرد
۲۲۱	۱۹	چونا گڈہ	جونا گڈہ
۲۲۷	۲۱	افتاب و	افتاب
۲۲۸	۱۸	اسم کامل	رسم کامل
۲۳۲	۳	قدر بین	قدر تین
۲۳۲	۱۰	فکرت	فکر
״	۱۳	اوسیکا	ادب کا
״	۲۱	بلدا	بگدا
۲۳۳	۱۵	زیان	زبان
۲۳۴	۰	تہا فخر	تہا وہ فخر
۲۳۵	۱۳	بلائین	بلا ئین
״	۲۲	نہ جاے	بہہ جائے
۲۳۶	۷	بنی کے	بنی کی سب بہشتی
״	۱۹	جانی	جاے
۲۳۸	۲۰	صنعت	صنعتت
۲۴۴	۵	آیا تنک	یہان تک
۲۴۵	۶	مشتاق	مشاق
۲۴۶	۷	بکن	کن
۲۴۷	۱	نوح	اور نوح
״	۱۲	عنادل	عادل
״	۲۰	عمر	عمرو
۲۴۸	۸	رونا	رویا
۲۴۹	۱	پہوٹ کے	پہوٹ
۲۵۱	۱۸	جب	حُب
۲۵۸	۱	ہوگے	ہوکی
״	۲۰	لھر	گھر
״	۲۳	چاندا ری	چاند ماری
۲۶۰	۱۲	جس	جب
״	۱۴	اس	ہی اس
۲۶۱	۶	غریب بیکس	غریب وبیکس
۲۶۴	۷	کلیم	کلم
״	۲۲	طوبی سدرہ	طوبی وسدرہ
۲۷۰	۶	شادی ومرگ	شادی مرگ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۰	۲۰	پہر	پیر
۹۲	۱۱	لائیں گی	لائینگی
۹۵	۱۶	نہوتا	نہونا
۱۰۶	۱	بتان	بتون
״	۱۲	آتا ہے	کرتا ہے
۱۰۹	۱۸	دخل	وصل
۱۱۸	۴	اینکہ انجا	اینک اینجا
״	۱۵	برت	بدت
۱۱۹	۲	کنون	وکنون
״	۱۶	کشتہ ہین	کشتے ہین
۱۲۰	۶	پلنگ	نہنگ
״	۷	گرہون	کرہون
۱۲۱	۱۶	پاسنگ پارس	پارس پاسنگ
۱۲۲	۲	مریخ زحل	مریخ وزحل
۱۲۵	۲۲	سلطانش	شیطانش
۱۲۷	۷	مدام	ہمیشہ
״	۱۹	پہان	بیان
״	۲۰	تاک کی	تاک تھی
״	۲۱	خاک تھی	خاک بہی
۱۲۹	۲	خلخال	جنجال
۱۳۰	۱۰	ظہور	ظہور
۱۳۳	۱۲	حال	جال
۱۳۸	۱۳	ڈالتی	ڈالیئے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۰	۱۸	آج	طرح
۱۴۱	۱۳	گرائی	گراہی
۱۴۲	۹	محال	محل
״	۲۰	ہجونگا	سمجھونگا
״	۲۳	کہ یک	کہ اک
۱۴۶	۸	جب سے	جیسے
۱۴۸	۶	ٹمن	ٹفن
״	۷	اجائین	ائین
״	۱۰	گلبن	گلشن
۱۴۹	۱۴	حیات	خساب
۱۵۲	۷	اد	مراد
۱۵۷	۶	بشرح	نشرح
״	۱۵	ہم	تم
״	۲۳	پر	یہہ
۱۵۸	۲	پہر	یہہ
۱۶۷	۹	کی سی	کیسی
״	۱۸	بین ستار	بین وستار
۱۷۵	۲۰	عقل	سب عقل
۱۷۷	۱۱	بحروی	کجروی
۱۷۹	۲۰	اکرکو	اکرکو ہے
۱۸۱	۱۲	نوشیروان	نوشروان
״	۲۰	ناڑ داڑ	مارو ار
۱۸۳	۹	لوز	لوزہی
״	۱۷	الفت	الفت ہے

غلطنامہ کلیات نظام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	اشتغال	اشغال
۳	۱۳	برسانی	برساتی
۴	۱۲	امرندی	آفریدی
ایضاً	۱۴	انتظام	وانتظام
۵	۹	جملہ	صلہ
״	״	طلای تمغہ	طلای پا
״	۲۱	واشتہاریون	اشتہاریون
۶	۸	چلہ کشی	چلہ کشی کی
״	۱۷	کفلا	الکلا
״	۱۲	جوکتب اکبر	جواکبر
۷	۲	نماز صبح	وقت نماز صبح
تنبیہ		یہہ صفحات تمہید کے ہین	
۲	۱۹	۲۴ ۳ بند	۳۲۱
تنبیہ		یہہ نمبر صفحہ فہرست کتاب کے صفحہ کا ہے دراصل بند واسوخت ہمعدد رعنا ۳۲۱ ہین مگر ۳ بند زاید شامل ہوجانے سے اب ۳۲۴ بند ہوگئے ہین	
۷	۱۱	شیر	تیر
۹	۱	تہ	ہاتھہ جہانمین
۱۴	۲۱	رہتا نہین جہانمین	کھلتا نہین جہانمین ہے
۱۸	۲۰	جیسے	جی سے
۲۳	۱۵	گل	کل
۲۶	۱۵	حتون کا	جنون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۹	ہین	می
۳۳	۷	اوٹھاتے	اوٹھائی
۳۵	۲۰	آتی	آئی
۳۶	۱۳	بخت	تخت
۳۸	۱۸	اوڑجاتے	اوڑی جاتے
۳۹	۱۸	کھٹکا	گتکا
۴۰	۷	بام کچھہ	بام وقت رقص کچھہ
۴۲	۲۱	ہوا	موا
۴۳	۸	کتنے	کشتے
۴۷	۴	لیا	لبا
۵۳	۱۹	ہر صلح	بر صلح
۵۹	۱۲	حسیات	حباب
۶۳	۵	گر	گرہ
״	۱۵	چلنی	چھلنی
۶۹	۷	نسیم	تسنیم
۷۹	۲۱	رات کو	رات بھر
۸۲	۲۱	یار بھی	یار بن
۸۳	۶	بی	نی
״	۱۸	بی	نی
۸۶	۱۲	دل	دن
״	۱۷	مسرور	مشہور
״	۲۱	نی	بی

۳۲۲ محجوب منظور نہیں گرمی بازار سخن +
خود معانی سے ہے آراستہ دربار سخن
ملک میں جاری ہے اب سکۂ سرکار سخن
ہے دماغوں میں بسی نکہت گلزار سخن

بوالہوس بھول کے بھی لینگے نہ اب عشق کا نام
ایسی مقبول زمانہ میں ہوئی نظم نظام

۳۲۳ پند نامہ ہوا کیا خوب ہی اچھا واسوخت
عشقبازی کا ہے دستور عمل یا واسوخت
عالم آشوب ہے دلچسپ ہی ایسا واسوخت
ضبط عشق اسم ہی دشمن ہی عنا واسوخت

آفت عشق سے اللہ بچائے آمین
یہ قیامت دل دشمن پہ نہ ڈھائے آمین

عشق مین دونون جہان سے گئی پھر بھی ہیچ — نہ وہ اپنا ہوا نے لطف سے کی عمر بسر

ترک کر عشق مجازی کو اب اے مرد غیور
عاشق اللہ کے دل حق سے لگانا ہی ضرور

۳۱۸
آجتک واسق و عذرا کا ہی باقی مذکور — قصۂ شیرین و فرہاد ہے گھر گھر مشہور
عشق یوسف سے زلیخا کا نہین ہی مستور — لیلی و قیس سے بڑھکر ہے بیان منصور

قصۂ زہرہ و ہاروت ہے عبرت انگیز
ذکر بلقیس و سلیمان ہے نصیحت آمیز

۳۱۹
مرض عشق ہے کمبخت عجب خانہ خراب — آدمی کیا ہے ملک کو نہین آتی ہی تاب
زندگی بھر ہے قلق اور رہے پر ہی عذاب — اوسپہ باقی ہے ابھی دغدغۂ روز حساب

جان کے واسطے سچ پوچھو تو وہ ہی جنجال
ہے کمال اوسکا بس انسان کی لیے مین زوال

۳۲۰
اشرف الخلق بنایا ہے خدا نے انسان — علم و عقل اوسکو دیا ہے مع دین و ایمان
رہنمائی کے لیے بھیجے نبی و قرآن — ہین حقوق اوسپہ خدا اور خدائی کی عیان

سمجھے کچھ رتبہ کو پابند شریعت ہو جائے
بھٹکے بھولے سے کرے توبہ رہ راست پہ آئے

۳۲۱
نہ تعشق نہ تامل نہ مجھے عشق سے کام — فی زمانہ مرض عشق ہے پر گھر گھر عام
مبتلا عشق مین اکثر ہین خواص اور عوام — مجکو منظور تھا ہو نیک بشہ کا انجام

اسلیے عشق کے پیرایہ مین لکھی ہی پند
حال اس قال کو سمجھین نہ مگر دانشمند

۳۲۲
مین کہان اور کہان عشق کا سودائی خام — مین نکمہ نہین ہی اپنے مجھے کام سے کام
کافر عشق نہین مین مراد دین ہی اسلام — طبع موزون نے دکھایا ہی پر اعجاز کلام

عشق بھی مجکو اگر ہے تو حقیقی ہے بس
نام کو عشق مجازی کی نہین دل مین ہوس

دل کا سمجھانا جو سمجھو تو بڑی بات نہین
شعبدہ باز ہین خوبون مین کرامات نہین

۳۱۲
سر مین ہو جعد پریرو کا سر سو سودا
مارکاکل پہ دل ایسا ہی اگر ہو شیدا

ملک کفار سیہ پوش کا لیوے رستا
شوق سے پال لے ناگن کا بلا سے جوڑا

مانگ دل مانگے تو رستہ ہی بتادے اوسے صاف
ناک لے خوشۂ پروین کو بجائے سو باف

۳۱۳
ادا آجائے اگر غاصیۂ ماہ جبین
گر پھرے آنکھون مین وہ دیدۂ شوخ خودبین

ماہ نو دیکھ لے وہ اوس سے منور ہی کہین
دید نرگس کی ہے بس دل کو برائی تسکین

ناک کے غم مین جو غمناک ہو بیتا بانہ
معجز عیسے مریم کا پڑھے افسانہ + +

۳۱۴
حسن رخسار پریرو کا جو آجائے خیال
لب شیرین پہ جو ٹپکے بت چینی کی رال

شوق سے دیکھ لے دل بھر کے سوی بدر کمال
کیا شکر یوسف مصری ہی جو ہوا وسکا حال

ہمنے تسلیم کیا سلک گہر ہین دندان +
جوہری کی نہین کم کان جواہر ہے دکان +

۳۱۵
گو دہن غنچہ سہی کان ہوے گل تو کیا
گل مین بو غنچہ مین گلبانگ نہین ہے گویا

غنچہ و گل کا نہین باغ جہان مین توڑا
مارے پندار کے گنبد چپ ہی بتون کو دیکھا

ایسی مجہول صفاتون سے بھلا یارانہ
کہیے عاشق کو کہ ہشیار ہے یا دیوانہ

۳۱۶
شمع رویون کا نہو دیکھہ دلا پروانہ
بے کم و کاست لکھا عشق کا خوب افسانہ

قیس و فرہاد کا مذکور سنا ہے یانہ
کام مروان علی خان ذکیا مردانہ

حسن محبوب کا ہے صورت برق روشن
پھونک دیتا ہے دل و دین کو بیک چشم زدن

۳۱۷
دل و دین دولت و ناموس سبھی کا ہی ضرر
خانہ برباد ز خود رفتہ پریشان شد شد

زندہ درگور ہے جا ہے اگر اوسکو عورت

۳۰۶ گرم بازاری سے کرتے ہین صنم سو تدبیر
ناچنا گانا ہے سب سحر لگاوٹ تسخیر
ہے خود آرائی کی یہ وجہ کہ کیجے نخچیر
خال اگر دانہ ہے تو زلف ہے دام تزویر

فتنہ معشوق ہین اور آفت جان ہے ہر بات
سخت مشکل ہے کہ دل ایک ہی لاکھون آفات

۳۰۷ بزم یا باغ کی گلگشت مین یا بر سر راہ
ہوئی جاتا ہے کہین سامنا قصداً کوتاہ
آدمی ہے کہین پڑ جاے جو کمبخت نگاہ
آگیا دل تو ہوا خاتمہ انا للہ

اور اگر جبر سے فرمایا طبیعت کو ضبط
تو اودہر کرتے ہین سو راہ سے پیدا وہ ربط

۳۰۸ زور ہے مکر ہے اظہار محبت حاشا
رحم دل مین نہین زنہار نہ آنکھون مین حیا
قوم کسبی سے ہے نادان کہین امید وفا
دل مین دل ڈالکے دل لیتے ہین دلدار پھنسا

لیکے تصویر بنا لیتے ہین تعویذ صنم
پیار سے رکھتے ہین محرم مین نشانی خاتم

۳۰۹ خاصدان لائے گلوری کا کسیدن مہری
کبھی شکوہ ہے خبر کیون نہین کلنے بھیجی
بھیجین سر صدقہ خبر کچھ جو علالت کی سُنی
گاہ آنے کی تمنا ہے بُلانے کی کبھی

گھنٹہ کے عملہ سے سمجھا کر رفقا کو ہمراز ✤
بھاگ کر سارے حواشی کو بنا لین دم ساز

۳۱۰ عاشقانہ کوئی افسانہ سناتا ہے ندیم
کوئی کہتا ہے کہ ہے عشق سے دل میرا دونیم
بول اوٹھا کوئی وہ اس شہر مین ہی در یتیم
کرتے سب متفق اللفظ ہین سنکر تسلیم

عشق مشہور ہے گفتار سے پیدا ہو جائے
یہ وہ طوفان ہے کہ اک قطرہ سے دریا ہو جائے

انکی فطرت سے بچے گر دل و دین و ایمان
شکر صد شکر کہ ہے لاکھ خدا کا احسان
زن مریدی نہین زیبا ہے برائے مردان
مردمی شرط ہے انسان کو اگر ہے انسان

آنکھ پنجاب کی کشمیر کی لیکن کیا بات
نقشہ رجواڑہ کا اور رنگ صبیح گجرات

۳۰۱
رفتہ رفتہ ہوئی وحشت جو طبیعت سے دور — غم والم رنج وقلق ہو گئے آخر کافور
نظر آجائے کسی شہر مین جب غیرت حور — جی یہی چاہے دل اس سے ہی لگا لیجیے ضرور

یاد آجائین جو ناگاہ وہ اندوہ و محن + +
لاکھ فرسنگ طبیعت وہین اوڑ جاے سنگا

۱۸

منع تعشق و فریب سحر حسن

۳۰۲
دل لگا لینا تو آسان ہے پہ دشوار بنباہ — عیش آغاز مین انجام کو ہی نالہ و آہ
دل پہ زنہار نہین رہتا ہے قابو واللہ — صبر و ہوش و خرد اس عیش مین دیکھے ہین تباہ

عدد عشق کے حرفون سے ہے جب ننگ عیان
معنے ننگ ہین مشہور عیان راجہ بیان

۳۰۳
شکل یوسف تو زلیخا سے بھی بدتر دکھلائے — آنکھ کا نیر ڈھلے اشک بہین حیرت چھائے
طائر رنگ رخ عاشق بے پر اوڑ جاے — آنکھ پر لخت جگر پارۂ دل منہ پر آئے

موت آجائے طبیعت نہ مگر شوخ پہ آئی
جی زمانے بھی تو کچہ کھا کے بلا سے مر جائی

۳۰۴
حور و گر نظر آئین تو ادنہین سمجھے خواب — اور اگر بات کرین دے نہ حسینونکو جواب
جاے سہوا تو پھرے کوچۂ جانان سے شتاب — عشق انگیز کبھی پاس نہ رکھی اسباب

ہو مرقع جو حسینون کا تو کر دے فی النار
عاشقانہ پڑھے بھول کے شعر و اشعار

۳۰۵
کوئی خود کام جو چاہے تو اوسے سمجھے زور — پاس آ بیٹھے تو اوس جاسے ہو فورًا کافور
نار نارمی ہے وہ کافر ہے جو سمجھے اوسے نور — آئے پھندے مین حسینون کے نہ حتی المقدور

مرد عاشق ہو تو ہے موت بس اوسکو الفت

۲۹۵ ہوگئی صبح وطن یان مجھے صبح حشر ٭

رنج پر رنج ہوا سخت مجھے غم پر غم
ایک جان لاکھ قلق ایک حزین دو ماتم

صدمہ پر صدمہ ہوا اور الم پر یہ الم
شیشۂ دل پہ گرا کوہ الم چرخ ستم

۲۹۶ وہ اگر جان تھی تو یہ دل جو یہ دل تھی تو وہ جان
دل و جان کھو گئے فرمائیے پھر زیست کہان

خلوت خاص نظر آتی ہے ہر دم سن سان
گھر عزا خانہ ہے گھر بھر ہی ادھر صرف فغان

خالی خالی سا پریشان بھیانک دالان
در و دیوار پہ چھایا ہے اداسی کا سمان

۲۹۷ جا و ن مردانہ مین تو مجکو وہ یاد آتی ہے
اور زنانہ مین یہ آنکھون تلے پھر جاتی ہے

قید تنہائی مین بی او سکے ہی گھر مجکو قفس
خالق اعدا کو دکھائی نہ یہ تنگی نفس

دن قیامت ہی دم صور ہے آواز جرس
جان سے تن تنگ تھا اور جان کی لی تن مجلس

۲۹۸ کبھی یہ قصد کہ مر جائیے قصہ ہو تمام
گاہ یہ عزم کہ ماتم مین گذارو ایام ٭

الغرض دیکھ کے احباب نی یہ حالت زار
مرضئ حق سے کسیکو نہین چارہ زنہار

عرض کی آپ کو ہے صبر قضا پر درکار
خیر جو تھا شدنی اوس سے بشر ہی ناچار

۲۹۹ جی بہل جائیگا ہے دل کا لگانا بہتر
یا پائے سیر کسی ملک کا بہتر ہے سفر

سیر کا دلکو پسند آیا غرض منصو با ٭
کبھی دہلی کبھی کشمیر کبھی کلکتا

جلد سامان سفر کر کے سیاحت کو اوٹھا
لکھنؤ مالوا گجرات بنارس چنبا

۳۰۰ بنگلہ پنجاب دکن مالوہ تا کوہستان
دیکھا چل پھر کے غرض خوب طرح ہندستان

دیکھا بنگالہ کے بالون کا زمانہ مشتاق
لکھنؤ کا وہ غضب تھسکہ پر یرو دقاق

مائل حسن بنارس ہین جہان کے عشاق
حسن کشمیر ہے مشہور میان آفاق

درنمازم خم ابروے تو در یاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

۲۹۰
بال نکھرے وہ ابھی یاد ہین اور زلف دراز — نور چہرہ پہ برستا ہوا اور نرگس باز
ہنستی پیشانی وہ اور دونون لبون مین اعجاز — نام میت تھا مگر زندہ کے جیسے انداز

صورت اتبک مری آنکھون مین پھرا کرتی تھی
رات دن جان حزین رنج سہا کرتی تھی

۲۹۱
وہ جوان مرگ جو دنیا سے سدھاری ناکام — زندہ درگور ہوا زیست ہوئی مجکو حرام
جان مین غم دل مین ندامت ہی تو سر مین سودا — نہ خور و خواب نہ تسکین نہ قرار و آرام

دھیان مین رویا تو کچھ آنکھ سی لگ جاتی ہی
صورت آکر کبھی رویا مین وہ دکھلاتی ہے

تمہید ۱۷ رشک محبوبۂ ثانی و انتقال از عالم فانی

۲۹۲
عشق صادق نے کیا کام تمام آخر کار — کھو گئے تاب و توان ہوش و خرد صبر و قرار
خود بدولت نے جو دیکھی یہ مری حالت زار — رشک الفت سی جلا بے پہ بہت کھایا خار

یعنے در پردہ کیا ضبط جو دل مین غم و درد
رنگ ہوتا گیا گلرنگ کا اندوہ سی زرد

۲۹۳
لاکھ سمجھایا کیا اُس کا اونسے اظہار — عرض کی جو گیا دنیا سے پھر اوس سے کیا کار
اب وہ گل ہی نہین جسکے لیے ہم گوندھین ہار — تم سلامت رہو ہی زیست کا اب تمہید مدار

رشک سے دل نہ کڑھایا کرو بد ہے انجام
تم گئین جی سے تو بس کام ہی اپنا بھی تمام

۲۹۴
لاکھ پیرایہ مین کی اونکو نصیحت اکثر — اور تالیف بھی کی پر ہوا خاک اثر
اور بڑھتا گیا آخر قلق و درد جگر — حال زار اونکا ہوا طول مرض سے ابتر

نور کانٹا کا تھا جب دم وہ گئین جی سے گذر

۲۸۴
دم ہوا ہو گیا بس سنتے ہی محبوب کا نام

۲۸۵
رکھ کے تابوت کہا چاہ کی یہ ماری تھی
اس جوانمرگ کو کچھ عشق کی بیماری تھی
نامراد آہ یہ فرقت زدہ بیچاری تھی
زندگی بار جدائی سے اسی بھاری تھی
جان پر کھیل گئی چاہ نے مارا ہے آہ
کھا موئی طیش مین کچھ رات کو انا للہ

۲۸۶
کہہ موئی تھی مری میت سے نہ وہ شرمائین
خیر تقدیر کا لکھا تھا نہ کچھ پچھتائین
نہ پڑھین فاتحہ نے پھول مری اوٹھوائین
ہان مگر آخری دیدار تو دکھلا جائین
قبر مین چین نہین آئیگا زنہار مجھے
پھر تو محشر ہی مین دکھلائین گے دیدار مجھے

۲۸۷
کی وصیت تھی نہ ہو دین وہ حزین میرے بعد
عشق صادق ہے تو آئیگا حزین میرے بعد
ہون نہ پیش آنے سے کچھ چین چین میرے بعد
جذبۂ عشق کا آئے گا یقین میرے بعد
کہنا میت پہ بہت دل نہ کڑھائین واری
حق مین میت کے لیے اچھی نہین آہ وزاری

۲۸۸
سنتے ہی جی مین اوٹھا ولولۂ دیرینہ
صبر کب ضبط کجا کوٹ لیا سر سینہ
جی مین رہتا نہین زنہار موے پر کینہ
جوش الفت سے دل زار تھا صاف آئینہ
چاک کر ڈالی قبا ماتمی پہنی پوشاک
سر کو دیوار سے ٹکرایا ملی منہ پر خاک

۲۸۹
آیا بتیابی سے تابوت تک افتان خیزان
ٹکڑے دل ہندی جگر غمسے کلیجہ بریان
سیر جینے سے دم اوکھڑا ہوا اور لب پہ فغان
آسمان لوٹا زمین پھٹ گئی تاریک جہان
آکے بالین پہ دوشالہ سے جو کھولا مکھڑا
چشم بر راہ ابھی دیدۂ حسرت تھے وا

۲۹۰
انکھڑیان چوم لین دل بھر کے لپٹ کر رویا
عذر تقصیر کیے سخت پشیمان ہوا
بین سب سنے کیے محشر سوا کہرام مچا
دم تکبیر تھا یہ شور قیامت برپا

۲۷۸
نازنین جان پہ سنتی ہی غضب ہی ڈھایا
سر کو دیوار سے دے مارا کبھی ٹکرایا
صبر مطلق نہ ہاسب نے بہت سمجھایا
کھا کے کچھ سو رہی اور صبح کو ٹھنڈا پایا

دفعتہً شور اوٹھا ہاے قیامت آئی
دولت حسن لٹی مرگئی ہی ہی بائی

۲۷۹
شہر کی اہل نشاط آئین کیے شیون و شین
نوحہ کرتی تھی کوئی کوئی بکا کوئی بین
گرد سب ہالہ صفت ماہوش اونکی ماہین
راستے بند تھی مخلوق خدا تھی بیچین

نوجوانی پہ کوئی کرتا تھا آہ وزاری
کوئی بیہوش کہین غش کہین حالت طاری

۲۸۰
محکو اس قہر سے زنہار نہ تھی آگاہی
شب کو سویا تو مگر رات مصیبت سے کٹی
نہ سہی رسم مگر راہ ہے دل سے دلکی
خود بخود دل مین دم صبح عجب وحشت تھی

اوٹھ کے افسردہ مسہری سے دریچہ وا کر
جی کی بھلانے کو بیٹھا مین سر راہ آکر

۲۸۱
دور سے دیکھا نظر آتی ہے اک طرفہ برات
جانا نوشاہ کی تھی آج عروسی کی رات
دھوم ہے شور ہے انبوہ ہی اور مخلوقات
بیچ مین ڈولہ عروسانہ ہے لیکن بیہات

آخری اونکی سواری ہی نہ تھا یہ معلوم
نامراد آہ جوان مرگ سدھاری مسموم

۲۸۲
آیا ناگاہ مرے کان مین ماتم کا غل
شور ہے شمع سر شام ہوئی حسن کی گل
دیکھتا ہون کوئی نالان ہی برنگ بلبل
چاک دامن ہین گل اندام بہت صورت گل

پا برہنہ ہین سب اور بال کھلے خاک بسر
دھوکا جس ڈولہ پہ تھا آیا وہ تابوت نظر

۲۸۳
جوڑ قوال بھی کچھ بین سی گاتے ہین غریب
پیٹتا ہے کوئی کہتا ہے کوئی ہاے حبیب
کوئی کہتا ہے ہلی خاک ہین الفت ہی نصیب
الغرض آیا جنازہ مرے کمرہ کے قریب

مین نے پوچھا یہ گئے کون جہان ہی ناکام

۲۷۳ اپنے بوسے کبھی آپ اوسکو دیا کرتی ہین

جان کا دھیان نہ اصلا قلق رسوائی
وحشت دل نے بنایا ہی اونہین سودائی
حد سے یان تک متجاوز ہوئی بے پروائی
کوئی سمجھا ہی نہین خاک وہان شنوائی

۲۷۴ گو کہ مین خوب جھکاتی ہی اونہین آپ کی چاہ
حسن یوسف ہی زلیخائی مین لیکن واللہ

وہ جوانی یہ ستم ہای وہ صورت یہ غم
اور یہ افتاد وہ پروردگیے ناز و نعم
اوسپہ یہ قطع نظر آپ کے اللہ ری ستم
خیر سے آپ ہین سب راز سے آگی محرم

۲۷۵ برملا کہتی ہین کچہ کھاکے مین مرجاؤن گی
اس مصیبت کا مزا حشر مین دکھلاؤن گی

ہاتہ بندی کا رہان آپ کا دامن ہوگا
حال اس قہر کا ایک ایک کہونگی بخدا
عالم الغیب پہ روشن ہی جو مجھپر گذرا
اس جلا پا کا چکھاؤن گی مزا روز جزا

وہ جہنم مین جلے دل مرا ٹھنڈا ہووے
تو بھی محشر مین ذرا اپنے دنون کو روووے

واپسی قاصد و جوانمرگی معشوقہ مع مرثیہ حالیہ

۲۷۶ رحم کھاکر یہ کہا مین نے نہ لے دل کا عذاب
کچہ ہوا خوف خدا کچہ قلق روز حساب
چاہا لکھہ بھیجون مین خط مین اونہین کیا کا جواب
نامہ بر سے کہون لو دور کیا دل سے حجاب

۲۷۷ اسنے مین آئی کہا ری کہ چلین جلد حضور
مین گیا گھر مین وہان ہوگیا کافر کا فور

شدنی تھی کوئی اوٹرا وسے نہ بن آئی بات
قہر برپا وہان کیا کرتا ہی جاکر بدذات
کہدیا بات نہ کی نام کو مجسے ہمیہات
گرم صحبت ہین وہ اب غیر سے اکثر دنرات

قطع امید کرو اوسسے ملاقات کہان
وہ ہین پابند وہ دن ہی نہین وہ بات کہان

۲۶۷
زندہ درگور ہین وہ قبر کے مانند ہی گھر — دن قیامت کی طرح کٹتا ہے گھڑیان گنکر
شام کو رہتی ہے ہر روز نظر جانب در — پوچھتی ہین کبھی کچھ آنے کی ہی اونکی خبر

خیر دن بھر کی مصیبت تو گذر جاتی ہے
رات کیا آتی ہے اک سر پہ بلا آتی ہے

۲۶۸
پان سے ذوق نہ کچھ عطر سے اب غیبت ہی — مانگ چوٹی ہے نہ کنگھی ہے نہ وہ زینت ہے
درد ہے دل مین تپ غم کی بہت شدت ہی — آپ کا نام ہی اور آہ ہے اور رقت ہے

رات کا شغل جو پوچھو تو شمار اختر
دیکھیے دن کا جو احوال تو ہر دم ششدر

۲۶۹
درد کی چیز جو کمبخت کوئی گاتا ہے — حد سے تب ولولۂ شوق گذر جاتا ہے
ہوکے بیتاب طبیعت مین جو کچھ آتا ہے — گھر مین اک دم کا ٹھہرنا نہین پھر بھاتا ہے

پا پیادہ در دولت پہ چلی آتی ہین
رو کو تو سر کو وہ دیوار سے ٹکراتی ہین

۲۷۰
بول اوٹھا دھوکے سے جو کوئی کہ آتی ہین حضور — حکم طیاری کا دیتی ہین وہین غیرت حور
فرش رہ آپ ہی ہو جاتی ہین با فرق سرور — دیر ہوتی ہے تو کہتی ہین کہ ہین کتنی دور

یاس ہو جاتی ہی جسوقت تو گھبراتی ہین
ہوکے مضطر کبھی روتی کبھی ٹکراتی ہین

۲۷۱
خوش ہوئی گر کبھی وہ ماہ وشون کی سرتاج — پوچھ بیٹھا کوئی اب آپکا کیسا ہی مزاج
تو یہ فرماتی ہین مدت مین ہوئی ہی معراج — خواب مین رات مرے پاس وہ آئے تھے آج

پیار کر کے کبھی چھاتی سے لگا لیتے تھے
اور کبھی شوق سے پہلو مین بٹھا لیتے تھے

۲۷۲
اور کبھی سامنے سرکار کی رکھکر تصویر — آپ ہی آپ کیا کرتی ہین یہ دن تقریر
کبھی چھاتی سے لگا اور کبھی ہو دلگیر — پوچھتی ہین کہ ہوئی کون سی مجھسے تقصیر

پیار چھپ چھپ کے کبھی اوسکو کیا کرتی ہین

۲۶۲ رات کو عیش نہ دن کو کبھی آرام رہے

عمر بھر ہو عوض عیش نصیب اوسکو الم
اور عذابون سے دم نزع نکل جائے دم
اوسکی میت پہ کرے بیکسی آکر ماتم
تجکو یارب قسم دامن پاک مریم

۲۶۳ دن کو تابوت جھکتا ہوا نکلے باری
گور مین چین سے تا حشر نہ سوئی باری

مردوے خاک مین ملجای ترا اترانا
پھر میسر ہو کسیکا نہ تجھے کلپانا
نوج ہو تجھپہ کسی پر ہو تو ہی دیوانا
شمعرو تجکو جلائین جو ہو تو پروانا

جس طرح محکو زلیخائی نے تیرے کھویا
ہو کسی یوسف مصری کا تجھے بھی سودا

۱۵ تقریر قاصد بحال پریشانی معشوقہ اولے

۲۶۴ الغرض خط تھا کہ افسانۂ غم یا طومار
نامہ برنے کیا پھر مجسے زبانی اظہار
کرکے سوگند کہا روتی ہین وہ زار و نزار
صبر اک لحظہ نہ ونکو ہے نہ کچھ شب کو قرار

نالہ و آہ وہ دن رات کیا کرتی ہین
نام سرکار کا لے لیکے جیا کرتی ہین

۲۶۵ خواب و خور ترک ہو بینیا کہان کسکا کھانا
کیسی تعلیم کجا رقص کہان کا گانا
وہ ہین اور گھر ہے نہ آنا نہ کہین ہی جانا
بے اثر ایک سے ہے لاکھ تلک سمجھانا

بھر کے ہر دم وہ دم سرد بہت دتی ہین
جیسیکہ بیزار ہین اب جان تلک کھوتی ہین

۲۶۶ کروٹین لیکے شب غم کو سحر کرتی ہین
چاہ کو نام وہ نام آپ کا لے دھرتی ہین
نفس سرد ہو یا آپ کا دم بھرتی ہین
چونک اوٹھتی ہین کبھی خواب مین گہ ڈرتی ہین

آپ کے ذکر سے کچھ رات کو نیند آتی ہے
یا یکے دھیان مین حضرت کے جھپک جاتی ہے

۲۵۶ تیکھے نامہ و پیغام کیے سب حضور — پہلے کچھ آپ نے ثابت تو کیا ہوتا قصور
دل مین باقی ہے جگہ تو نہین اب بھی کچھ دور — اور جو دراصل وہی بات ہے جو ہے مشہور
تو مبارک ہو لڑائی کا بہانا کب تھا
راز جب کھل گیا پھر اوسکا چھپانا کیا تھا

۲۵۷ محکو واللہ نہ معلوم تھا اوسدم زنہار — سمجھی دو دن مین نکل جائیگا غصہ کا بخار
چاہ مین فتنہ مگر ہے شکر رنجی یار — اب کھلا بھید کہ وان اور ہی کچھ تھے اسرار
باعث رنج نہ تھا اور تو کچھ بھی زنہار
خیر سمجھا دل ناخواستہ عذر بسیار

۲۵۸ سوت کا لیک سہا جائیگا مجسے نہ ملال — خاک مین کی ہے جوانی مری اوسنے پامال
گو وہ ہون پردہ نشین عقد سہی اندر حال — پر رہے دل مین حضور آپ کے یہ خوب خیال
عشق صادق مرا کچھ رنگ نیا لائیگا
دیکھنا صبر قیامت ہی کبھی ڈھائیگا

۲۵۹ اب نہ جینے کی تمنا نہ غم مرگ ہمکو — حسرت و رنج و قلق سب کو دیا بسکے بھلا
عیش سب کر لیے باقی نہین ارمان ذرا — آپ کی چاہ کا انجام بھی بس دیکھ لیا
عیش اب اونکو غنی تمکو مبارک ہو چاہ
مجھسے تم زیست ہی مین چھوٹ گئے انا للہ

۲۶۰ بد دعا کیا تمہین دون اور شکایت کیسی — گو ملاقات نہو آج مگر تھی تو کبھی
ترک ملنا ہو پر الفت تو نہین دل سے گئی — سنگدل مرد سے دشمن کو بچا نا لی
خاک مین سوت کی آمین جوانی ملجاے
جسنے کلیا یا ہے اس بندی کو وہ چین نہ پاے

۲۶۱ تکتی جن دیدون سے ہو وہ نہ نگاہین سہائین — پیار جنمین منہ سے کیا ہو اوسے وہ منہ نہ لگائین
گوشین وہ ہاتھ کہ جن ہاتھون سے لی ہون مین بلائین — ہاتھ چھاتی پہ جو رکھی ہون وہ پتھر ہو جائین
کام دل سے وہ مری طرح سے ناکام رہے

۲۵۱ ناجی اسیر ہین فدا شیفتہ او سبزہ زاری

دل کو تسکین خدا دار ہی اور لطف مدام
آبرو اپنی ہے اپنون مین تو غیرون مین نام

دل مین آسودہ دلی رات کو عیش و آرام
قلق صبح نہ وہ دیدہ براہ سر شام

زن مریدی سے ہی اب دلکو نہایت نفرت
عشقبازی یہ اور اوسپہ ہی بہر دو لعنت

۱۴ خط بحال پر مال معشوقۂ اول

۲۵۲ جمع خاطر ہی مری دل مین ہی اک استغنا
لیک تھا اوسکو جو در پردہ تعشق پہلا

صورت حرف غلط محو ہوا وہ شیوا
ضبط الفت نہوا غمزدہ دل رہ نسکا

رنگ و ان لالی غرض اور ہی چاہت آخر
گل کھلا وان جو کھلا آتا ہی وہ پیش نظر

۲۵۳ اتفاقاً جو ہوا غوری کو اک دن نکلا
خط دیا لیکے اوسے جیب کے اندر رکھا

دور سے آتا سر راہ ملا ہرکارا
آکے گھر شیخ منگا کر جو کیا اوسکو وا

نام کاتب نہین پر بوسے وفا پیدا ہے
درد آمیز کچہ احوال ہے کچہ شکوا ہے

۲۵۴ تھا یہ تحریر عبث آپ کی بدلی ہی نظر
تھے وہ سب جوڑ نہین میرے فرشتون کو خبر

پھر گیا آپ کا دل اور طبیعت مین ہی شر
مین خطاوار سہی پھر بھی تو آخر ہون بشر

سو خطا بندہ کی اللہ بھی کرتا ہے معاف
تم ہی سمجھے سہی لو جانے دو ہو جاؤ صاف

۲۵۵ اور اگر جی مین کسی اور کی الفت ٹھانی
یا مراد ہو نہ لیا ہی کوئی دشمن جانی

آنکھ کے پھرتے ہی دیدہ کا ڈھلا ہو پانی
پھر بھی ایسی تو قیامت تھی نہ محشر ڈھانی

آپ کے غم مین مصیبت کوئی سہتی ہوگی
خلق فرمائیے کیا آپ کو کہتی ہوگی

۲۴۵
بات کا وضع کا انداز کا کچھ اور ہی ڈھنگ
شرم ناموس کی اور پاس حیا نام کا ننگ
طور شائستہ طبیعت میں ہزاروں میں امنگ
خوب ہی جذب محبت نے دکھائے نیرنگ

پیش خدمت ہیں پری اور جلو میں غلمان
حور دنیا میں ہی قدرت حق کے قربان

۲۴۶
تھے کبھی دور کے گاہ و سی پیام اور سلام
راز دار پردہ سے واقف تھی خواص اور نہ عوام
نہ ملاقات تھی نے آمد و شد اور نہ کلام
انس تھا اور نسی مجھ تھی وہ مرد دل سی رام

عقدہ دل کھلے جب عقد کا آیا مذکور
میرا کہنا او نہیں او نکا ہوا مجکو منظور

۲۴۷
ہیں جو حرافہ و مردار زن بازاری
اونکی خلقت میں ہی زور و طمع و مکاری
بان تصنع نہ بناوٹ ہی نہ طنازی
بولیں رنبا نہیں تمکو بھی یہ شیوہ واری

شرط توبہ پہ غرض عقد کا اقرار ہوا
پڑھ کے توبہ کی دعا جلد میں طیار ہوا

۲۴۸
دور سے ہی مشاطہ کہا آپنے جب بسم اللہ
قاضی بلوائے گئے شہر کے قصہ کوتاہ
حوصلے دونوں کے سب نکلی ہوا دھوم سی بیاہ
دی دعا سب نے مع الخیر مبارک ہو بیاہ

اللہ اللہ شب فرقت کی عوض تخت کی رات
بل یہ تقدیر کہاں حور کجاوہ بدذات

۲۴۹
کس زبان سی کروں اللہ کا اب شکر کرم
چین سے عمر بسر ہوتی ہی باز و نعم
نہ وہ اب رنج رقیبوں کا نہ اغیار کا غم
عیش سے آج مبدل ہوئی سب رنج و الم

چاہ تھی قید فرنگ اوس سے نجات آج ہوئی
قید بابل سے چھٹے عرش پہ معراج ہوئی

۲۵۰
مال کا ڈر نہیں اولاد کی اب یاس نہیں
وصل ہی آٹھ پہر ہجر کا غم پاس نہیں
بیوفائی کی کہیں نام کو بو باس نہیں
وسوسہ دل میں من الجنۃ والناس نہیں

دوزخ اور بانی تھی جنت ہے یہ خانہ داری

۲۴۰ دل کو تسکین ہوئی چھاتی کا تھہرا وترا

خط جو آتے تھے انگیٹھی مین جلا دیتا تھا
اور پیغام کو باتون مین اڑا دیتا تھا
التجا سنکے نہ دل مین کبھی جا دیتا تھا
ہمنسی مین کہتے تھے پر صاف جتا دیتا تھا

۲۴۱ نام آیا تو زبان صاف قلم کر دونگا
طرح گر صلح کی ڈالی تو ستم کر دونگا

کر دیا مین نے دل و دیدہ سبھی اوسکو مردود
ہو گئی نامہ و پیغام کے در سب مسدود
نام مردار پہ نے فاتحہ نے دم نہ درود
مجکو آج اوسکا برابر تھا عدم اور وجود

دل کو قدغن کہ خیال اوسکا نہ آنے پائے
آنکھ کو حکم نہ وہ خواب مین منہ دکھلائے

۱۳ ملاقات محبوبۂ ثانی لاثانی

۲۴۲ دل لگی کی تھی جو اک عمر سے مجکو عادت
خالی خالی مجھے بے یار نہ بھائی صحبت
اوسپہ یاران طریقت نے دلائی رغبت
آیا جی مین بھی اوسے دیکھیے رشک صلحت

شام سے مین نے دیا حکم کہ ہو طیاری
جاے لانے کو گل اندام کے گھر اسواری

۲۴۳ نامہ بر پہونچا کہ تشریف ادھر لائین آپ
روش باد بہاری چمن آئین آپ
میرے بلوانے سے زنہار نہ اترائین آپ
پیار سے بیٹھیے پہلو مین نہ شرمائین آپ

رنگ بے ساختہ پن نے یہ عجب دکھلایا
لطف برسون کی ملاقات کا اول پایا

۲۴۴ چھا گیا نور کی تصویر سے گھر بھر مین نور
شان شاہانہ تھی اور ٹھاٹھ کا کیا ہو ندکور
زور پر جوش جوانی کا وہ چشم بدور
چونچلا طبع مین باتون مین مزا دل مین سرور

فرط شوق دل مشتاق سے دیوانہ ہوا
محو نظارۂ حسن رخ جانانہ ہوا

ہے کلی چور کلی مین تہ دامن پنہان
گلبدن کا ہے ابھی پاک حیا سی دامان

۲۳۵
بلبل دل ہے اسی غنچہ گل پر شیدا
پا یجا ہہ مین ہین کلیان کہ ہی تختہ گل کا
پا سے پامال ہوئی گلشن جنت کی فضا
مرد مو آنکھ سے سہلاتی ہے نرگس کف پا

پھول کے رنگ سے پھولا نہ سمائے دل زار
کوئی گلرو سے صبا آئی تو ہو باغ و بہار

۱۲ عذر معشوقہ اول و ترک محض

۲۳۶
سبز باغ ایسا دکھائی کہ ہو غلمان شیدا
حور ہو ساتہ گل اندام کا بنکر سایا
صاف دکھلادے وہ سرسونکو ہتیلی پہ جما
باغ فردوس کا رضوان کو تماشائے فضا

پھول والون کی ہے گو سیر سے اوس گل کو کام
عیش باغ اور ہر اک جمبہ ہی اور گل اندام

۲۳۷
کر چکا جبکہ مین گلرو کے سراپا کو تمام
پوچھا گھبرا کے تحیر سے کہان کون مقام
جب مقام اونکا بتایا تو کہا آخر نام
نام سنتے ہی کلیجہ کو لیا اوسنے تھام

صورت خار بھی غیرت گل کی تعریف +
بس عرق آگیا اور دل مین ہوئی سخت تاسف

۲۳۸
پھر تو سو عذر کیے اور ہزارون اقرار
التجائین بھی کین اور قسمین بھی دین اوسنے ہزار
مین نے جب ایک نہ مانی تو وہ ہو زار و نزار
روکے خفت سے ہوئی مرنے پہ آخر طیار

جان پر کھیلنے کو کھیل ہی جانا مین نے
منتین لاکھ کین پر ایک نہ مانا مین نے

۲۳۹
الغرض پالکی منگوائی کیا اوسکو سوار
آکے پھر نا لکہ پیش آئی بہ عذر و اصرار
کہدیا صاف کہ جل بھن کی ہو ناری فی النار
تھی کیے کی یہ سزا اب نہین ہمسے سروکار

سند ڈیوڑھی ہوئی تا آئے نہ کوئی اصلا

۲۲۹ لیک خود بینی سے اک بوئے وفا ہے کافور

۲۳۰ غنچۂ باغ ہے ایدل دہن رشک چمن
سوتیا دانت تو گویا ہی زبان برگ سمن
نیلکھری پھول کی لب سرو ہی قد سیب ذقن
زعفران زار بنا خندۂ گل سے گلشن

عرق چہرۂ گلرو تو بعینہ ہے گلاب
اور جوبن جو ٹپکتا ہے تو ہمرنگ شباب

۲۳۰ گل تر چہرہ گلو شاخ گل اور قد طوبیٰ
ہے خوش آواز کی گلبانگ لاوے نرصدا
وہ نہین پھول کہ بو سونگھ لے اور پھینک دیا
طائر حسن کا پھندا ہی کہ نیلا ڈورا

کیا وہ گل پہنے بہار گل گلشن کے ہار
غنچہ ہائے دل عشاق ہین گردن کے ہار

۲۳۱ ہے عیان شان محبوب سے اک شان خدا
ہے وہ گلدستۂ رنگین کہ وہ رنگین بنجا
قد ہے طوبیٰ لہم و حسن مآب اوس گل کا
رنگ لائی ہے کہ خون ہوگئی پس پس کے حنا

اوڑ نکلیان شاخ گل تر سے سوا ہین نازک
تو سہن حسن پری کی لیے جیسے چابک

۲۳۲ سیب ہین یا یہی ہین اوسکی دو نار پستان
یا لگی نخل تمنا مین یہ دو پھل جڑوان
ہے دوپٹہ کہ ثمر پر ہے وہ گل کا دامان
طوطی حسن یہ کہتا ہی عیان راچہ بیان

آشکارا ہے عجب حسن جوانی کا وفور
مدہ سے معمور ہے جوبن سے ہی سینہ پرنور

۲۳۳ طائر حسن مین شہباز ہے شاہد چڑیا
حسن کے دام مین باآکی پھنسا ہی عنقا
لوٹ جالی کی یہ محرم ہین کہ ہی جال بچھا
مرغ حسن ایک ہین پردہ ہین نشیمن اک جا

تل کا زاغ اسکے ہی سایہ سے ہما ہوتا ہی
مرغ دل اسکے ہی صدقہ مین رہا ہوتا ہی

۲۳۴ پھول کی سیج سی ہی نرم شکم اور شفاف
صحن گلشن ہی اگر پیٹ تو گلبن ہی ناف
نور کا حوض شکم ہے تو وہ فوارہ صاف
حدقۂ دیدۂ نرگس بھی نہین کہنا لاف

۲۲۳
تار سنبل ہی نہین حبد سو کم اک سر مو
بید مجنون کی ہین شاخین کہ منم کے گیسو
عشق بیچا ہے کہ ہین کاکل پیچان ہر سو
رگ گل زلف کو باندھا تو یہ مہکی خوشبو

باغبان ہو گیا بدمست تو گلچین مدہوش
ہو گئے مرغ ہوا رہ گیا صیاد خموش

۲۲۴
ہانگ ہی ٹھنڈی سڑک گلشن خوبی کی عیان
روش تختۂ گلزار ہے یا کاہ کشان
تاک مین خوشۂ انگور ہے مو باف کہان
باندھون یا دسکو مین گلدستۂ گلزار جنان

پٹیان ہین جو خیابان تو جبین صحن چمن
چہرہ گلزار ہے اور وہ ہین سواد گلشن

۲۲۵
بھوین بیت در فردوس ہین محراب نما
خواب مین غنچہ ہے بیداری مین گل دیدہ وا
نکہت گل ہی نظر نرگس شہلا دیدا
ہے نہان صورت بوئے گل اون آنکھون مین حیا

رکھا عشاق کو دیدار کا خواہان برسون
ہجر مین آنکھون سے برسا دی سانون بھادون

۲۲۶
پھرتی سورج مکھی ہر روز ہی گرد رخ یار
ہے جو قد شاخ صنوبر تو گل تر رخسار
رخ گلرنگ ہے مثل گل تر باغ و بہار
مائل اوس گل پہ رہا کرتی ہین مرغ گلزار

ان گلون ہی ہو نکیون ہار گلے کی حسرت
رکھے ان پھولون کی بدمست ہمیشہ نکہت

۲۲۷
یہ وہ ہی باغ نہین نام کو جسن باغ مین خار
بے نشان یان ہی خزان اوسمین ہمیشہ ہی بہار
بہر گلگشت جو وہ دوش صبا پر ہے سوار
طائر رنگ چمن اوڑنے پر اب ہی طیار

باغ جنت کی فضا سبزۂ بیگانہ ہے
باغ عالم مین اسی گل کا اب افسانہ ہی

۲۲۸
گل شبو ہی کہ کمر کہون اوس بنی کو
طائر حسن کا ہے یا وہ نشیمن یارو
بالیقین کوثر و تسنیم کا پل ہے دیکھو
دونون منخر کی ٹھیک معجز عیسی سمجھو

قوت شامہ مین اور نہین کوئی قصور

اب بھی قلت ہو تو پھر حق ہے کہون آپکی — شکر ہے لاکھ مجھے تو نے یہ نعمت بخشی

تیری درگاہ تلک لائی ہے مجکو حیرت
آج دکھلا دے مجھے ساری فضائے جنت

۲۱۸

پھر کھلے غیب سے مجھپر در باغ رحمت — آستانہ پہ فدا جسکے ہون آنکھون جنت
طوبی و سدرہ کو ہو شاخ شجر پر حیرت — ہو کہین عرش سے دیوار کو اوسکے رفعت

طائر سدرہ سے کچہ بڑہ کے ہون مرغان ہزار
ہون ہما بلبلین عنقا سے ہون طوطی طیار

۲۱۹

تھا یہی دھیان کہ اتنے مین ہوا اک القا — بولا ملہم کہ نکر فکر و تامل رعنا
فیض روح القدس اللہ نے تجکو دیا — وا ہوے تجھپہ ازل اور ابد تک کی فضا

پھر نظارت کے سوا بس نظر آیا نہ کچہ اور
تب لکھا شاخ قلم سے یہ سراپا فی الفور

۲۲۰

شاخ طوبی ہو قلم کلک ہو اوس سے طیار — گل بدن کا لکھون تب وصف بخط گلزار
اور سیاہی ہو سویدائے گل لالہ ہزار — لاؤن شنگرف کی جا سرخیٔ رنگ گلنار

گل کے اوراق بھی گلچین سے خریدون رعنا
باغ مین نقد زر گل کا کہین ہے توڑا

۲۲۱

قامت سرو روان ہے کہ ہی سرو آزاد — یا قد غیرت گلزار ہے نخل شمشاد
اوسکی خوبی پہ یہ تشبیہ ہوئی ہے ایجاد — شجر نور ہے وہ نام خدا نیک نہاد

شاخ گل مین ہی وہ قامت کہ ہی سدرا کی شاخ
راست پوچھو تو قد راست ہی طوبی کی شاخ

۲۲۲

نہ تو کچہ تاڑ سا لمبا ہے نہ مانند چنار — پستہ قد بھی نہین وہ سرو سہی رنگ بہار
قد وہ بوٹہ سا ہے یا کوئی ہی شاخ گلنار — شاخ گل دیکہکے کہاتی ہے بہت شرمکہی خاز

شجر گل جسے کہتے ہین وہ ہی گلرو ہے
قمری وفاختہ کی اوسکے لیے کو کو ہے

۲۱۲
لو خبردار ہو ہشیار رہو ہو آگاہ
تمسے اب قطع نظر کرتے ہین انا للہ
پیدا اوس شوخ سے اب کرتے ہین نیت کی راہ
جس پہ نیزاد پر اک عمر سے پڑتی ہے نگاہ

اس سے کیا کام پریزاد ہے یا انسان ہے
ایک غارتگر ایمان ہے بلائے جان ہے

سراپاے بہاریہ لاثانی معشوقہ ثانی

۲۱۳
گلبدن غیرت گلزار ہے یا رشک ارم
ہے وہ گلرو سبب رونق باغ عالم
سایہ جس غیرت فردوس کا ہے ابر و کرم
اوسکا کرتا ہون سراپاے بہاریہ رقم

باغ باغ اہل جہان دیکھ کے اوسکو ہو جائین
پھولکر گل کی روش جامۂ تن مین نہ سمائین

۲۱۴
نکہت سنبل پیچان سے معطر ہو شام
لطف سیب ذقن عود سے شیرین ہو کام
نارپستان سے ہو بہاری دل کو آرام
گلرخ و گلرو و گلبدن و گل اندام

وہ سراپاے بہاریہ جانانہ ہو
باغ رضوان کی فضا سبزۂ بیگانہ ہو

۲۱۵
بلبل طبع رسا کہتی ہے اب آئی بہار
لکھ لے گلرو کے سراپا کو بخط گلزار
سرزمین سخن تازہ ہے پر گل بیخار
شوق گلرو کے سراپا کا گلے کا ہے ہار

یہ وہ گلزار ہے گلچین کا جہان نام نہین
باغ فردوس مین صیاد کا کچھ کام نہین

۲۱۶
آب جو حوض و خیابان روش و تختۂ گل
سرو شمشاد و گل و لالہ و نرگس سنبل
طوطی و قمری و طاؤس و تذرو و بلبل
نکہت و باد نسیم اور صبا تک بالکل

چیدہ چیدہ چنون گلزار جہان سے مضمون
دیکھون سونگھون پھرون دل کھولکے گلگشت کرون

۲۱۷
پھر بھی آجائے جو مضمون سراپا مین کمی
سایہ رضوان کے مین گلگشت کرون جنت کی

بندہ کافر بید ین ہو مسلمان توبہ | سایہ پرور دپری زاد ہو انسان توبہ

صحبت اخوت ابلیس کی اور محکو چاہ
توبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

۲۰۷
دور رکھہ دل سے گمان اسکا کہ مین عیاش | زن مرید اوسکا کوئی ہوگا جہان مین اوباش
پاکبازی سے تجرد مین رہا ہون ہشاش | بشریت سے ہو اگر طبع کو کچہ بھی پرخاش

تو زنانہ مین حسین ایک سے ہی اک بہتر
گو نہو لکھنؤ آباد رہے امرتسر

۲۰۸
ضبط الفت کو کرون پہلے تو حتی المقدور | بلکہ مین نام تلک دل سے کرون عشق کا دور
اور اگر دل سے مین ایسا ہی ہون اپنے مجبور | دل لگانا ہی پڑے ماہ جبینون سے ضرور

تو کسی اور پریرو سے ملاقات کرون
عیش سے دن کو تو عشرت سے بسر رات کرون

۲۰۹
زعم باطل ہے تجھے مجھسا نہوگا دلبر | تو ہے کیا خام خدا حور و پری سے بڑھکر
قدردان اور وفادار ہو بندہ پرور | نور کا پتلا ہو پریون کی جلین اوس سے پر

بزم عالم مین کرون آفت جان وہ پیدا
دم اولٹ جاے اگر دیکھہ لے تو بھی کھڑا

۲۱۰
رونمائی پہ جو تو اپنا لگا دے جوبن | سایہ تک دیکھنے پائی نہین یہ ہو قد غن
تو لگاوٹ کرے وہ دلسی ہو تیری دشمن | آتش رشک سے جلجاے ترا سب تن مین

بندہ خلوتکدہ اوس حور سے آباد کرے
تو اسی رشک مین ہی نالہ و فریاد کرے

۲۱۱
عشق بازی سے ہی مشہور مرا ملک مین نام | جابجا سے مجھے آتی ہین حسینون کی پیام
سب وفاداری سے واقف ہین مرے دل آرام | کلمہ پڑھتے ہین مومن مرا اور بت ہین رام

عشق بازی سے مرے فخر ہے دلدارون کو
ناز چاہت پہ ہے ہر طرح طرحدارون کو

شوق سے کھول کے دل جو نہین کرنا ہے کرو
تمکو واللہ ہوس دل کی نہ باقی رکھو

۲۰۱
پر ذلیل ایسا کرون تمکو کہ بس رکھو یاد
نام کیا بلکہ نشان کردون تمہارا برباد
خیال مین بھی ہو نہ خرم نہ کبھی خواب مین شاد
تم ہو علامہ تو ہون ایک ہی مین بھی اوستاد

جین اک دم بھی جلاپے مین نہ پاؤ واللہ
روؤ قسمت کو کرو آٹھ پہر نالہ و آہ

۲۰۲
فرش ہو جاے تو پر سوؤن نہ اک رات کبھی
لاکھ اترائے مگر مین نکرون بات کبھی
جان جاتی رہے پر ہو نہ ملاقات کبھی
خواب مین تیرا خیال آیا نہ بدذات کبھی

بلکہ جس بزم مین تو جائے نہ جاؤن واللہ
بھولکر جاؤن بھی تو منہ نہ لگاؤن واللہ

۲۰۳
تیری ہمشکل کو بھی تجسے مین سمجھون بدتر
تیرے ہمنام کا بھی نام نہ آئے لب پر
جلد پیش آئین گے کردار کی تیری کیفر
تجسے پھر جاے خدائی جو پھری اپنی نظر

جسکا دم بھرتی ہے تو ہو وہی تجسے بیزار
آج سے دم مین ترے آئی نہ کوئی زنہار

۲۰۴
آپ اس حسن جوانی پہ عبث ہین مغرور
صاف ہو جائیگا دو روز مین جوبن کافور
آدمی زاد ہین کچھ آپ نہین خلد کی حور
ماہ و خورشید ہی دن چاند کا رہتا ہے نور

طائر رنگ پری بنکے کریگا پرواز
خاک مین آپ کا ملجائیگا سب تخت و ناز

۲۰۵
بل کی لی زلف سے آئینگی نہ پھر اوسکو تاب
صاف دیکھائیگا حسن رخ پرنور جواب
چند ہی روز کی ہے گوہر دندان مین آب
ڈھل گیا سینہ تو یاد آئین گے ایام شباب

گرمی سوزاک سے عورت کا بگڑتا ہے خمیر
کسبی دکھلائی سے ہو جاتی ہے آنکھون مین حقیر

۲۰۶
زن مریدی کرے مردان علیخان توبہ
آئینہ رو کا سکندر بنے حیران توبہ

۱۹۵
تیرا اوستاد ترا پیر بھی تو بھی جھوٹی

۱۹۵
فکر و اوہام و خیالات تھے یہ ساری خام
تھی کوئی خواب پریشان کہ ہذیان احلام
کسکا عاشق ہون سراپا ہی کسیکے کیا کام
کسکے محبوب ہو بتلاو ذرا اپنا نام

بشریت سے ہوا سہو خطا کیجے معاف
جو لکھا مین نے نزی شان مین تھا لاف گزاف

۱۹۶
غیر سے تو نے جو در پردہ کیا یارانا
ہمنے بھی تاڑ لیا جانچ لیا پہچانا
عذر و انکار و قسم ہیچ ہے اب شرمانا
اپنی اوقات پہ آخر تھا تجھے آجانا

تو نے احسان فراموش کیا ترک وفا
چھٹ گیا تجھسے دل اب نام نہ لونگا تیرا

۱۹۷
مشکلین جھیلین سہین روز یہ ناز بجا
شہر در شہر ہون بدنام تو گھر گھر رسوا
اپنی پچھتائین ہنسین غیر نصیب اعدا
لعنت اس چاہ پہ لعنت زیست پہ لاحول ولا

طوق رسوائی ہے آفت ہے مصیبت یاری
ایسے بیرحم سے دشمن کو بچائے باری

۱۹۸
عشق بازی کا جہان مین جو یہی ہی انجام
حضرت عشق کو تسلیم ہے اور تمکو سلام
جیتے جی نام نہ لون میرا جو رعنا ہی نام
آج سے تمسے مجھے ہے نہ تمہین مجھسے کام

با تو آن چشم نہ مردان علیخان دارد
قول مردان نہ شنیدی صنما جان دارد

۱۹۹
میری پاپوش کے صدقہ سے مرو پاکر جھو
چال دکھلاؤ ہوا کھاؤ چلو رستہ لو
باز آیا مین ملاقات سے بیجا چھوڑو
ہے جو کچھ شرم تو بس جاکے کہین ڈوب مرو

برملا کہتے ہین چوری نہین پر یاری ہے
بندہ آزاد تمہین فعل کی مختاری ہے

۲۰۰
دل لگی دل کی ہے بھلائی کو یا آفت جان
ہی مثل ٹوٹ پڑی سونا پھٹے جس سے کان
کیا سنا تمنے نہین کہتے ہین جی ہی تو جہان
جائیے آپ کو رخصت ہی علی کی ہے امان

۱۸۹
بخت بیدار جو تو ہو تو بنون خواب عدم
تو جو شادی ہو تو ہو جاؤن معاً صورت غم
بت شکن مثل خلیل اللہ ہون گر تو ہو صنم
نام کو نام نہ لون تو ہو جو اسم اعظم

خواب مین اُٹھے پری سنکے تو کروٹ بھی نہ لون
حور بنجائے تو جنت مین نہ پھر کر دیکھون

۱۹۰
آب حیوان بھی جو تو ہو تو عطش سے جان دون
تو مسیحا ہو تو جینے کی تمنا نہ کرون
تو فرشتہ ہو تو مین دم کو چرا ہی جاؤن
تو ہو محشر تو کبھی خواب عدم سے نہ اوٹھون

جیتے جی نام بھی بھولے سے نہ لون تیرا
سر رو فصد لون گر سر مین ہو تیرا سودا

۱۹۱
تو ہو گر صبح وطن شام غریبان مین ہون
تو ہما ہو تو ترے سایہ سے بچکر نکلون
لے جو بھگوان کا اوتار تو درشن نکرون
تو پیمبر ہو تو اعجاز کو جادو سمجھون

دختر رز ہو اگر تو تو نہ تاکون حاشا
تو جو ساقی ہو تو ہو صوفی کا مشرب میرا

۱۹۲
دے چکا لے تری یارانہ کو اب استعفا
لکھ دیا مین نے محلکہ کہ نہ لون نام ترا
کوچہ کیسا نہ چلون شہر کا تیرے رستا
بھول کر بھی نکرون رخ تری جانب صلا

تو جو مر جاے تو رو دون نہ تری میت پر
میرا دم نکلے بھی تو مین چھاتی پہ کھلون پتھر

۱۹۳
جا لیے تو جہان جانتا ہی خبر ہے ساری
ہون اوس اوباش سے واقف کہ ہی جیسر واری
جن رقیبون کے لیے کرتی ہے آہ وزاری
گھات سب تاڑ گیا بل بے تری عیاری

دل مین کچھ اور منافق کے ہی ظاہر کچھ اور
ڈھنگ بدلے ہوے ساری ہین ترا سب طور

۱۹۴
عشق و ناز یہ بجا ہین بس ترا وہنین
بجیا دیدہ کو مکاری سے شرماؤ نہین
بغلین جھانکو نہین چھپو نہین گھبراؤ نہین
دیکھ لی شرم بناوٹ مجھے دکھلاؤ نہین

رنگ فق خشک ہین لب منہ پہ ہوائی چھوٹی

ناف ابھری ہوئی گھونگھی سے زیادہ ہے سخت

۱۹۴ کولے ٹھہری ہی سے سپاٹ اور بہت ناہموار
اور پستی کا سُرینون کے کرون کیا اظہار

ذکر کرنے سے ہے اک چیز کے اب نفرت و عار
بن مین اثر در کی ہو جس شکل سی بانی کا غار

زن مریدون کے لیے راہ زن اسجا ہے نہان
جان کے لالے ہین اور مال کا مفقود نشان

۱۹۵ ران پر گوشت نہین اور نہ اوسپر پھلی
ساق پر بال ہین اور سخت ہے لکڑی جیسی

پنجہ جنی کی طرح کج ہے کڑی ہے ایڑی
اونگلیان پاون کی بد وضع ہین ٹیڑھی میڑھی

پا مین چکر ہے تو مانند فلک کج رفتار
نام پر مارے ہر جائی کے ہیزار ہزار

۱۹۶ خاک صورت پہ ادا کا بھی نہین نام کو نام
ہے سراپا وہ مخنث کی طرح بد اندام

رنڈی پن سی ہے نہ خود کام کو کچھ لوچ نہ کام
نام ہر جائیکا آوارہ ہے اجلشت ازیام

ایک پر بند نہین لاکھ سے انکار نہین
تجسی بد کار جہان مین کوئی مُردار نہین

بیزاری و ترک از معشوقہ

۱۹۷ تند خو عربدہ جو کافر و بیدین مکار
بے حیا دیدہ شتاح نہ کچھ ننگ نہ عار

خود غرض بسکہ ہے خود مطلب و خوبین خود دار
نہین قول قسم جھوٹھ ہے باطل اقرار

ضد ہے نفرت ہے مراناک مین ہے تجسی دم
ترک الفت مجھے منظور ہے لے مجھسے قسم

۱۹۸ تو معاذ اللہ خدا ہو تو مین بندہ نہ بنون
تو پیمبر بھی اگر ہو تو مین ساحر سمجھون

تو جو قرآن ہو تو اک حرف نہ مین اوسکا پڑھون
تو ہو کعبہ تو مین اوس سمت کو سجدہ نہ کرون

تو جو فردوس ہو تو ضد سی بنون مین ناری
تو اگر دین ہو تو مین ترک کرون دینداری

ہان مگر صدقہ مین رعنا کی یہ رعنائی تھی
خوش نصیبی تری واللہ یہان لائی تھی

۱۷۹

کیا تم ایسے تھے لکھا مین نے سراپا جیسا
شعرا کاہ کو چاہین تو بنا دین طوبیٰ
تم گریبان مین منہ ڈالکے دیکھو تو ذرا
تھا مرے سحر بیانی سے تمہارا شہرا

جی مین آتا ہے تری صاف حقیقت کہدون
پھر یہ کہتا ہون کہ کیا واسطہ لعنت بھیجون

۱۸۰

تو ہمارا ہے بہت روز سے دیکھا بھالا
ہم سلامت ہین تو تجھ ایسی ہون لاکھون پیدا
تو تو کیا مال ہی کیا چیز ہے اور کون بلا
گر پری ہمسے اوڑے چھوڑ دین اوسکا سایا

آئینہ لیکے ذرا دیکھ تو اپنی صورت
اسپہ اترائی ہے اللہ ری تیری قدرت

سراپائے ہجویہ معشوقہ

۱۸۱

شکل بھونڈی سی ہی گھامڑ ہی بھدا لیر نقشا
تارا دمدار ہے یا چھد کہ سر مین سودا
تنگ پیشانی ہے اور بھیڑ کا جیسے دیدا
ناک چپٹی ہی اوسے کانگڑہ جا بنوا

رنگ روپھیکا ہے چہرہ پہ ذرا نور نہین
داغ چیچک کے ہین یہ خانۂ زنبور نہین

۱۸۲

ہے دہانہ جو دریدہ تو زبان سخت دراز
کچھ بناوٹ ہے نہ انداز نہ عشوہ ہی نہ ناز
چھوٹی گردن ہے گلا بونگا بہت بدآواز
طبع اقدس ہو نہ کیون گندہ بغل سے ناساز

ناتراشیدہ ہی تو کندا تو دو ہاتہ ہین چوب
پنجہ انگشت نما جیسے پریشان جاروب

۱۸۳

سینہ بد قطع سپاٹ اور بہت نازیبا
گول محرم نہین اور بند ہی ڈھیلا اوسکا
فاختہ اتو کی دم کیے کہان ہی چیڑیا
کرتی پیڑو سے ہی لٹکی ہوئی ڈھلم ڈھیلا

پیٹ ہے پیٹھ کے مانند سپاٹ اور کرخت

چالیہ مکر سے کرنے لگی چھپ چالیہ پن

۱۷۳
اختیار اوسنی کیے جبکہ یہ فعل اور کرتوت
پھر تو مین نے بھی بہر طور کرا اک کا ثبوت
اگیا طیش چڑھا غصہ کا سر پر جب بھوت
ضبط کی تاب کسی صبر کہان کسکا سکوت

دل سی تنگ آکے کہا صاف کرو جو چاہو
منہ نہین دیکھون گا رادھا کو لبس اب یاد کرو

۱۷۴
نالہ و آہ پریشانی و اندوہ و بکا
صدمہ و رنج و قلق درد و ملال و ایذا
غصہ و حسرت و افسوس سہین مطلب کیا
کیون عبث کھوئین دل دولت و دین ننگ و حیا

کیون کسی کافر ہرجائی سے دلکو الجھائین
نام عیاش ہو اور رنج سہین کونسا اوٹھائین

۱۷۵
ننگ و ناموس و حیا غیرت و عزو اکرام
دین و ایمان دل و جان راحت و عیش و آرام
مال و جاہ و حشم و دولت و دین اسلام
سب کو برباد کرین اور پھرا و لٹے بدنام

نقد جان دیکے کبھی ہم نہ خریدین جھگڑا
جاہ کا رکھتی ہے یوسف کے زلیخا سودا

۱۷۶
یاد وہ روز ہین یا بھول گئے ہو فرماؤ
یاد الفت کی کرو مکر کی باتین نہ بناؤ
پردہ رہنے دو زبان دیکھو نہ اب بھی کھلواؤ
دور ہو جاؤ چلو آج سے بس منہ نہ دکھاؤ

یہ مصیبت مجھے تقدیر سے پیش آئی تھی
آدمیت تجھے سکھلا کے دغا پائی تھی

۱۷۷
یہ تو فرماؤ پریزاد بنا یا کسنے
چھب ادا ناز و کرشمہ یہ سکھایا کسنے
سبق عشوہ و انداز پڑھایا کسنے
طرز دلداری عشاق بتایا کسنے

میری چاہت سے ہوا نام ترا طشت از بام
مجھسے تھی گرمی بازار تری اے خود کام

۱۷۸
بے تمیزی کا ترے شاہد و واقف ہی جہان
بات کا بھی نہ سلیقہ تھا تجھے ای نادان
چال بھونچال تھی یہ چھیل چھلاوا تھی کہان
اب یہ اترائی کہ سارے وہ بھلائی احسان

شکر صد شکر کہ پھر آئی گلستان مین بہار
دیدۂ غیر مین پھر رشک سے چبھنے لگی خار

۱۶۸
کھاتے پیتے تھے بہم رہتے تھے ہر دم یکجا
سوتے تا صبح تو مل بیٹھتے تھے تا بہ مسا
ساتھ ہی جاتے تھے اکثر پے سیر دریا
لو قسم کی ہو جو گلگشت گلستان تنہا

ساتھ حمام کو سرما مین گئے شام و سحر
یکدلی سے ہوی الفت مین ہم شیر و شکر

۱۶۹
چاندنی چوک شب ماہ ہوا کھانے مین
دلکو برسات کے جھولے مین بھی بھلانے مین
عیش سے جاڑا کٹا گرمیان جشن خانے مین
شکل جز ارہی تصویر کے کھنچوانے مین

فرط سے چاہ کے اک جان دو قالب گویا
دونون مطلوب تھے اور دونون ہی طالب گویا

بنیاد شر و شکوہ

۱۷۰
رشک ہوتا تھا مجھے دیکھ کے عیارون کو
طیش آتا تھا اونہین دیکھ کی دلدارون کو
جوڑ کچھ چھوڑ لیے سو بھی یہ غرض یارونکو
جمع اک جا کہین دیکھا ہی فلک پیارون کو

آخر کار زوال آئے جو ہو جاے کمال
ہے ہمیشہ یہی نیرنگی گردون کا حال

۱۷۱
الغرض اوسکو در اندازون نے بھڑکا بھڑکا
کچھ تو چکمہ دیی کچھ طمع دی کچھ دم دھاگا
ایک عیار سے در پردہ ملاقات کرا
ناقص العقل تو مشہور ہے یہ قوم نا

رنگ بدلا نظر آیا مجھے آخر اوسکا
ہونے سرگوشی لگی غیر سے کھلکم کھلا

۱۷۲
دوسرے تیسرے حیلہ سے کبھی گھر جانا
اور کبھی باغیون کو باغ مین بھی بلوانا
کر لیا غیر سے کافر نے غرض یارانا
مجھسے کچھ چھپنا کچھ بھاگنا کچھ کترانا

تب سے حیلہ سے ہر اک بات پہ کرنا اوجھل

وہ مرے دید سے ہین وصل سے اونکی محروم

۱۶۲
فرطِ غم سے نہین رہتا ہی جو دلبر قابو
دل بھر آتا ہے تو روتی ہین وہ آٹھہ آٹھہ آنسو
ضبطِ گریہ سے دم آتا ہی نکل تا بہ گلو
غم ہے یون دل مین نہان غنچہ مین جیسے بو ہو

شمع و شمع صفت رات کو ہی زار و نزار
دن کو ہین ابر بہاری کی طرح اشک کے تار

۱۶۳
نقشِ حُب لکھتا ہون پڑھتا ہون کسی کی اعمال
اور بلاتا ہون نجومی کبھی گاہے رمّال
بیچ والون کو کبھی زر سے کیا مالا مال
تا ہو پیدا کسی صورت سے کوئی شکل وصال

منتین مانین بہت چلے بھی کھینچے اکثر
التجائین بھی کین مردانِ خدا سے جاکر

۱۶۴
وہ پریشانی کہ اللہ نہ دشمن کو دکھائی
وہ مصیبت کہ خدا اوس سے عدو کو بھی بچائے
اختیار اپنا جو دل پر ہو تو سب کچھ بن آئے
دل ہی پہلو مین نہو اوسکو کوئی کیا سمجھائے

جان قالب مین کہان جان جہان جب سے نہین
آسمان ٹوٹ پڑا تنگ ہوا صحن زمین

۱۶۵
آخرِ کار محبت نے دکھایا ہے اثر
عالم یاس تھا اور آگیا تھا دم لب پر
غیب سے آکے یہ اک شخص نے دی مجکو خبر
فعلِ مختار عدالت مین ہوئین وہ جاکر

لیجے اتنے مین وہی خیر سے لائین تشریف
دوڑ کر چھاتی سے لپٹا کے بہت کی توصیف

۱۶۶
روئی دل کھولکے خوب آہ و بکا گردان بھی
کچھ خجل نالکہ کے جبر سے اور نالان بھی
فعلِ مختاری پہ پھولی ہوئی کچھ نازان بھی
عذر کچھ شکر گلے پیار کبھی احسان بھی

شکر خالق کیا اونپر سے تصدق اوترا
آکے زہرہ نے کیا چرخ برین سی مجرا

۱۶۷
پھر وہی جشن وہی لطف وہی عیش مدام
راحتِ جان کا آنا تھا کہ آیا آرام
خلوت آٹھون پہر اور بند درِ خاص و عام
نہ ملاقات نہ دربار نہ مجرا نہ سلام

۱۵۶
اونکو یہ قید کہ گھر سے نہ نکلنے پائین
در کجا تا بدریچہ بھی نہ ہرگز آئین
گھر مین جو چاہین کرین لیک نہ باہر جائین
نام بھولے سے بھی میرا نہ زبان پر لائین

قفل ڈیوڑھی پہ سرِ شام سے پڑ جاتے ہین
غیر در آتے مگر شوق سے در آتے ہین

۱۵۷
ناگہ سخت وہ بد ذات کہ خالق نہ دکھائے
سیدھی گر ایک کہو اس سے تو سو ٹیڑھی سنائے
لیکے سنکر ہو اگر پانو پڑو سر ہو جائے
موت بھی تو نہین خرانٹ کو آتی ہے ہائے

ہین وہ مجبور ادھر اور ادھر مین حیران
وہ ہین مشکل مین گرفتار یہان ضیق مین جان

۱۵۸
طبع گر دیجے تو کان نہین دھرتی ہے
اور سمجھائیے تو بات نہین کرتی ہے
فعل مختار نہ ہو جائین یہی ڈرتی ہے
نام میرا کہین آجائے تو بس مرتی ہے

کارگر ایک بھی زنہار نہ تدبیر ہوئی
مجھسے برگشتہ ہی آخر مری تقدیر ہوئی

۱۵۹
بچھڑا محبوب جو یک لخت مری پاس سے آہ
لٹ گیا کشور دل لشکر غم سے ناگاہ
دولت صبر و تحمل ہوئی فرقت مین تباہ
درد و غم بے دل ناشاد سے پیدا کی راہ

بہہ گیا خون جگر آنکھ سے دریا ہو کر
جان بھی تن سے ہوا ہو گئی شعلا ہو کر

۱۶۰
غمکدہ ہو گیا بے یار کے خلوت خانہ
مین ہون تنہائی ہے دلدار کا ہی فسانہ
عرض کی صبر نے رخصت کا ملے پروانہ
عقل بولی چلو آباد کرو ویرانہ

چھوڑ کر جان حزین ہو گئے غمخوار جدا
بخت برگشتہ ہوے جب سے ہوا یار جدا

۱۶۱
حال زار اپنا وہ پر غم تھا نصیب اعدا
یعنے دشمن کی بھی دشمن کو نہ دکھلائی خدا
اوسپہ غم اونکا دوبالا کہ نہ دیکھا نہ سنا
اونکو غم میرا مجھے اونکا قلق صبح و مسا

ہون عجب اک جان دو قالب تو نہون کیون مغموم

ہفتہ بھر گذرا یہ آنیکا وہان کیا مذکور
دل مین حیران ہون کہ ایسا ہوا کیا مجھسے قصور

آدمی جاتا ہی پر اونسے ملاقات کہان
نائکہ پھولی ہوئی بیٹھی ہے وہ بات کہان

۱۵۱

گاہ یہ چال کہ درگاہ کو جاتی ہین وہ
گہ عمل گاہ یہ جل جائے آتی ہین وہ

اور کسی روز یہ کھڑاگ کہ گاتی ہین وہ
کبھی یہ فیل کہ موقع نہین پاتی ہین وہ

قصہ کوتاہ کہا صاف ہوا جب اصرار
وہ نہ آئین گی کہو اب نہ بلائین زنہار

۱۵۲

خانگی رکھہ لین نہین شوق سے کرلین شادی
کسبیون کی نکرین گھر کی مگر بربادی

کھل گئی اونکی مجھے خوب سب اوقات ادی
ایک تنخواہ کی پیچھے ہے یہ سب حلاوی

ناچ مجرے سے گئی شہر کا ملنا چھوٹا
کیا ملاقات کرے قہر خدا کا ٹوٹا

۱۵۳

دس بھلے آدمی آن آن کے پھر جاتے ہین
سب رئیس اور امرا شہر کے بلواتے ہین

کنچن آ آکے برا کہتے ہین شر ملتے ہین
طعنہ سازندون کو دن آئے کسی بھاتے ہین

دین دنیا سے گئی مفت ہوا گھر برباد
کہدو سرکار سے لونڈی کو کرین اب آزاد

۱۵۴

مار بے بصری کی ان چھو کر یون پر آمین
لٹو ہو جاتی ہین دیکھا جو کہین مرد حسین

اور جو خاطر کی تو مردار پھر آپے مین نہین
لگگیا دھگڑا جو عیاش تو اوسکی ہولین

پاس خدمت تو کہان خاک وہ کردین گھر کو
بیٹھتی لاکھہ پھرے نائکہ اپنے سر کو

۱۵۵

سبز باغ اونکو دکھا دیتی ہین کیسا عیار
کسبیان ایک ہون عیاش مگر سو مکار

زر سے زیور سے اطاعت سے وہ ہون یار عمار
بات جب کوئی نہ بن آئی بنے عاشق زار

مڑھ جائین کرین جی جان سے صدقے ہو جائین
الغرض لاکھہ جگت پیچ کرین گھر مین بٹھائین

۱۴۵
خالش پردہ ہوا جب آئینہ زانو کا
سر کی بل پھینک کے آئینہ سکندر آیا
اب آئینہ سے پانی ہو بہت سا جاہا
ڈوبتا چینی مین پانی بھی نہ یوسف کو ملا
آئینہ رویون سے یون نسبت زانو ہے عیان
آئینہ داری ہے جس طرح حضور کورا ان

۱۴۶
شوخ شتاخ ہے وہ کافر بیدین عیار
رام اوس بت نے کیے زاہد و مومن دیندار
ہے قیام اوسکا قیامت تو بلا کی رفتار
ستم و جور و جفا سب کے نرالے اطوار
ڈھنگ ہین ساری نئے چھب نئی انداز نئے
طور تازہ ہین کرشمہ مین نئے ناز نئے

۱۴۷
ایسا معشوق اور اوسپر ہو وہ اپنا مفتون
کس زبان سے کہو اللہ کا مین شکر کرون
عیش ہے وصل ہے خلوت ہے وہ ہین اور مین ہون
اونکا مین بندۂ احسان ہون وہ میرے ممنون
اتفاقون مین طبیعت کے ہے کچھ لطف عجیب
خوش نصیبی ہے کرے جسکو کہ اللہ نصیب

بنیاد مفارقت و بحث نالگہ وحال فراق و وصال

۱۴۸
میرے اور اوسکے جو آپسمین بڑھا یارانہ
اک زمانہ مین وہ گھر گھر کا ہوا افسانہ
مین اگر شمع تو وہ سوزی سے وہ پروانہ
وہ جو لیلی تو مین مجنون کی طرح دیوانہ
آفت جان ہوئی میرے لیے اونکی شہرت
ایک عالم ہوا مشتاق جمال صورت

۱۴۹
نالگہ جو ہوا حال یہ سارا معلوم
دیکھا عشاق کا رہتا ہے سر راہ ہجوم
جیمین اتر آگئی سمجھی مرے جاگے مقسوم
آیا حرافہ کے دل مین یہ خیال مذموم
پڑ گئی گھر مین تو بس ہو گئی خانہ برباد
آج سے آمد و شد کیجیے موقوف اوستاد

۱۵۰
تھا ہر اک جمعہ کو گھر جانیکا اونکا دستور
کر کے حمام چلی آتی تھین ہفتہ کو ضرور

غنچۂ باغِ جنان ہے نہ لگی جسکو ہوا
دون وہ تشبیہ کہ حسنت کہی سنکے حیا

چاک دامانِ صبا کا ہے یہ گلپرسایہ
عکس پا شیشہ مین ہی چشمِ پری کا اوترا

۱۴۰

کوہکن لایا تھا جسکو وہ سی جوئے شیرین
سنگدل شوخ کی ہین کوہ سی وہ دونون سُرین

زینتِ کرسی و ہم مسندِ عشرت و تمکین
گود مین بیٹھین تو عشاق کو آئے تسکین

گہ گدے نرم ملائم ہین صفا مین صندل
غیرتِ قاقم و سنجاب و سمور و مخمل

۱۴۱

ران کے وصف مین حیران ہون از سر تا پا
نسبتِ نقرہ و بلور نہین ہے زیبا

ران کا زانون مین ہی خوابِ خیالِ لب و عنا
ران کی یاد نے مچھلی کی طرح تڑپایا

سخت بیدار ہین تو رکھین گے ہم ران پہ ان
طالعِ خفتہ اگر ہین تو رہین گے ارمان

۱۴۲

یا تو ہر فخر سے سر رکھتے ہین سر خیلِ بتان
گلشنِ دہر مین کیا خوب ہی یہ سرو روان

نقشِ پا قبلہ نما ہے یہ ہی اپنا ایمان
ملتے ہین یا ہی صنم آنکھون سے حور و غلمان

سجدہ گاہِ ملکوت اوسکا ہوا یا انداز
ٹھوکرون مین ہے مسیحا کا سراپا اعجاز

۱۴۳

دیکھنا چاہیے لیلےٰ کو بچشمِ مجنون
اوسکا سایہ ہے پری بنکی اوسی پر مفتون

معجزِ عیسیٰ مریم کا ہے رفتارِ سی خون
جھوٹ نا سحر اور اٹھکھیلیون کی چال فسون

کمسی مستانہ قیامت کی چھبیلی ہے چال
کبک اور ہنس زخود رفتہ ہین آہو پامال

۱۴۴

یا تہ اک کولی یہ اور ایک ہو بالائے دہان
کب لچکتی ہوئی اوس چال سی ہو دل کو امان

سینہ اوبھرا ہوا گرد مین خم اور کچہ خندان
تکمتی دزدیدہ نگاہون سے چلے شرم کنان

پاؤن ٹھکرا کے جو پازیب کی جھنکار کرے
خفتۂ خوابِ عدم کو ابھی بیدار کرے

جان و دل دونون کی آتی نہین اب خیر نظر
بنکے صیاد شکار آپ ہوے چڑیا پر
۱۳۴

مدتون وصل مین اوس سینہ سے پایا ہی سرور
برسون فرقت مین کیا کوٹ کے چھاتی کو چور
گات کو کول مین بھر بھر کے دبوچا ہی ضرور
آج خمیازۂ حسرت سی ہین دل مین ناسور

بے کسا دل کیے اوس سینہ کو چھاتی سی لگاے
شوق کی فرط سے مشتاق کی چھاتی پھٹ جاے
۱۳۵

بدھیان پھولون کی کیا دیتی ہین سینہ پہ بہار
بلبل دل کی نظر مین گل گلزار ہے خار
رشتۂ جان کی لیے ہوگیا دلکش زنار
سینہ نارنج ہے یا سیب بھی ہی کہ انار

دل ہی یوسف کی طرح ایک خریدار کہی
ہے انار ایک مگر اوسکے ہین بیمار کئی
۱۳۶

رشک نرمی سے ہوا میدہ کا آٹا گیلا
زنگ قاقم کا مکدر ہے قمر کا پھیکا
جان دے مرمر کے اگر دیکھیے مرمر وہ صفا
قلزم نور شکم ناف ہے گرداب بلا

بحر خوبی ہے صنم صاف شکم عین حباب
فرش ہوجاے پھری پیٹ کو پکڑی سیماب
۱۳۷

وہ تراقہ کی بنت دار نکیلی انگیا
کرتی جالی کی اور اوسپر وہ سنہری لچکا
چشمۂ خورمین ہے یا جال شعاعی پھیلا
گدگدی پیٹ کی لیتی ہی بھڑکا پھڑکا

اونچی کرتی سے شکن صاف نظر آتی ہی
لین جو انگڑائی تو تصویر سی کھنچ جاتی ہی
۱۳۸

کمر کلک مین آئیگا نہین گر لچکا
بال باندھا لکھون مضمون کمر کا سیدھا
موشگافی سے پریشان ہو طبع شعرا
پھر نزاکت کا یہان نام نہ لیوے جیتا

گر نہ ہاتھ آئے کہ ہو وصف کمر کو اغماض
خالی اک بند کی جا چھوڑ لکھون صاف بیاض
۱۳۹

قافیہ تنگ ہو شاعر کا وہ مضمون سوجھا
صدف گوہر عشرت ہین ہم دو یک جا

لفظ اللہ کا لکھا ہوا ہے نام خدا

۱۲۸

یار کے دست نگارین پہ نہین رنگ حنا
خون بہا در دحنا نے ہے یہ قاتل سے لیا

ہاتہ مل دل ہوے خون ہاتہ نہ آیا بوسا
افق نور ہتیلی وہ شفق ہے حمرا

۱۲۹

روز روشن مین یہ اندھیر کہ شب خون مارا
کہہ دو ہائی ہے شہ حسن کی اس درد حنا

۱۳۰

ناخن ابیض و شفاف و مصفا اوسکا
آب اور تاب مین وہ مہر تو ہیرا ذرا

لال ہے رنگ حنائی سے کہ یاقوت نما
چرخ خوبی کا بنا چاند جو ناخن ترشا

عقدۂ فرقت عشاق کے کھولے ناخن
اوسکی الفت مین کبھی جو رو بری تنکی چین

۱۳۱

دست محبوب کا جب مین نے کیا وصف تمام
قاف تک دست بدست اوسکا ہوا شہرہ عام

آئین لینے کو بلائین مری پریان گلفام
ہاتہ جھٹکا تو چڑیلین لگین دینے دشنام

ہاتھا پائی مین مرا ہاتہ یکایک جو پڑا
سیب پستان پر نیرا دم مرا ہاتہ آیا

۱۳۲

گول گول اوبھرا کڑا اونچا نکیلا سینہ
گنج خوبی کا ہے وہ مہر سہ گنبد سینہ

صاف باطن ہے وہ سینہ صفت آئینہ
حسن معراج اگر پائے تو وہ ہو زینہ

حسن و خوبی سے ہین یہ دونون خزانے معمور
وہ سہی معمور ہین جوبن سے سراسر پر نور

۱۳۳

محرم راز سے در پردہ ہے وصف انگیا کا
حال مشاطہ سے سخت اوسکی کساوٹ کا کھلا

دم کے رکنے سے یہان بند ہے اک اک ڈھیلا
طائر حسن ہے وہ کہتے ہین جسکو چڑیا

لوٹ جانے کی پہنسا ئینگی اوسی جال مین ہم
آب و دانہ کی بنائین گے کنوڑی محرم

۱۳۴

مرغ دل کے لیے ٹھہرایا جو اوسکو جوڑا
مرغ بسمل کی طرح شوق سے تڑپا پھڑکا

طائر روح اودھر مائل پرواز جدا
ایک مادہ کو جو دو نر سے پڑا ہے پالا

۱۲۲
دہن اور سر وسہی کا ہی عجب سیب جنان
نخل آزاد ثمر لایا پھلا سرو روان
عرصۂ حسن کے مابین سے چاہ کنعان
چاہ مین ڈوبا زلیخا ئی مین یوسف جوان

تہ نہین جسکی کہین ہے یہ وہ گرداب بلا
خضر سے کہدو کہین نوح نہ کھائین غوطا

۱۲۳
بولے کر دی وہین مجسے لگا کان ہی کان
کان دھر کر جو سنو تم تو کرین راز بیان
گل رضوان نے عجیب آج کیے ہین سامان
کرتے ہین حلقہ بگوشی تری حتے الامکان

نسبت گوش گل غبی سے کیجے اقرار
کان پر ہاتہ کو رکھکر کیا مین نے انکار

۱۲۴
گوری گردن ہے کہ بلور ہی سانچے مین ڈھلا
گل ترچہرہ گلوشاخ گل اور قد طوبے
موتی مانند صراحی ہے گلے کا منکا
عاشقون کو ہے یہی تار نفس دم دھاگا

غنچہ ہاے دل عشاق مین گردن کے ہار
عشق مین اوسکو مجھے پھانسی ہی تار زنار

۱۲۵
سخت حیرت ہی مجھے بلکہ عجب کا ہی مقام
گردن اور بازو پہ رشتہ ہی بندھا نیلی فام
حسن محبوب جو کعبہ ہی تو وہ کفر و ظلام
کفر کعبہ سے جو اوٹھے تو کہان پھر اسلام

ہے تعصب مجھے مین اوسپہ چلاؤن گنڈا
کفر و اسلام کا اس رنگ سے توڑون رشتا

۱۲۶
اونچے شانون سی عجب شان خدا ہی پیدا
جی اوٹھون گردہ سری پر بھی مجھی ہی کاندہا
ہاتہ ہین حور و پری نے کیے یا شہپر وا
صاف بلور کی ہے شاخ کلائی گویا

ہاتہ ہین نام خدا قدرت حق کی صورت
ہاتہ گر ہو سچا تو مین چومونگا ید قدرت

۱۲۷
دست رس آج مری طبع کو ہی دست نگیر
لو سر دست دکھا دیتا ہون مضمون کی سیر
کون کافر اوسے کہتا ہی صنم صاحب دیر
دست آویز یہ اسلام کی ہی کفر سے غیر

دیکھہ لو ہو صنو با دیدۂ حق بین پنجا

بو ہے غنچہ مین نہان یا ہے یہ ہونٹون مین ہنسی ہے حیا آنکھون مین یا بند ہے شیشہ مین پری

لب مین جو بات ہے کب قہقہہ دیوار مین ہے
بوے خوش ایسی کہان غنچۂ گلزار مین ہے

۱۱۷

ہے عجب نکتۂ موہوم پر یرو کا دہن بالیقین غنچہ ہے گویا دہنِ رشکِ چمن
برگ گل لب ہین دہن ہے جو رگ برگ سمن قافیہ تنگ ہے خاموش نہین جاے سخن

کب سکندر کو ملا قطرۂ آب ظلمات
خضر رہ خضر ہوا تم نہ آیا ہیہات

۱۱۸

ہے زبان بندی لسان کا نیا ذکر بیان ہے زبان زد وہ زبان جسکی فصاحت ہے بیان
لال ہو جاے زبان گو سہی بلبل لسان عربی مین اوسے کہتے ہین فصیح اہل زبان

سنبد کچہ ناطقہ بلبل شیراز نہین
طوطی ہند کو لکنت ہے یہ آواز نہین

۱۱۹

گال ہین اونکے قیامت وہ گلوری کا ابھار شان اللہ کی معراج مین حسنِ رخسار
پان کا ناز سے پھر منہ مین چبانا ہر بار قہر اوگال اونکا نہ دینا وہ دم بوس و کنار

رنگ پان پر دلِ عالم تو ہوا پہ کے فدا
اک زمانہ کو ہوا رنگ مسی پر سودا

۱۲۰

وصف دندان مین گیا جسے مرا فکر و قیاس فق ہوا نور جو انجم کا تو کافور اداس
دانت لولو کا ہے جس روز سے ٹوٹی ہے آس سخت حیرت مین ہے انگشت بدندان الماس

ایک بوسہ لب و دندان کا ہے لینا منظور
لعل و مرغوب ہین رعنا کو مگر موتی چور

۱۲۱

قد الف شین کہ دندانی وہ دندان ہین تمام لام ہوتی ہین نہین کاکلِ پرخم کے کلام
اک الف بینی ہے تشبیہ دہن میم سے تام مسلمو نام خدا ہے وہ مجسم اسلام

ابروِ یار تو ہین کعبۂ دل کی محراب
عاشق روے کتابی ہون کیون اہل کتاب

اوسکی خود بینی سے عشاق کا دم ناک مین آئے
اور جو خود بین ہون تو وہ ناک چنی ہی چوا ئے

۱۱۱
دیکھہ نتھنون کی پھڑک ہی دل عاشق بیتاب — مرغ بسمل ہے یہ پہلو مین کہ ماہی بے آب
آتش حسن جو شعلہ ہی تو دل ہے سیماب — دونون منخر ہین حرم کے لیے باب الابواب

کعبۂ ابرو کا ہے کوہ صفا سے رستا
قارن حسن کا اس پل سے گذر ہی سیدھا

۱۱۲
معجز فکر ہے یا معجزۂ پیغمبر — طشت از بام ہے یہ مخبر صادق سی خبر
شق کیا آپ نے انگشت مبارک سی قمر — یہ وہ ہے مظہر اعجاز ہے روئے انور

ماہ دو ہفتہ دو حصہ ہی وہ چیرہ الحق
درمیان بینی ہے انگشت ہوا جس سے شق

۱۱۳
گورے گورے سے وہ رخسار ہین نازک ازبر — عمر بھر بوسۂ لب کی ہو جسکے ہوس
مفت ہی جان کی عوض بھی جو میسر ہو مجھے — بل بے مدہ ٹپکا ہی پڑتا ہی جوانی کا رس

دیکھکر کہتے ہین صورت کو ملک صل علیٰ
رخ سے رخ چھوٹ گئے حور کے حاشا کلا

۱۱۴
سوف گلقند بنا ہو گئی تختی کو زات — ننگ شکر ہے دوات اور قلم شاخ نبات
بت چینی کی ہی یہ یوسف مصری کی نبات — ہین یہان قند مکرر لب شیرین کی ذات

بوسہ لعل لب شیرین دہنان کا لیجے
طائر روح کو زنبور عسل کا کیجے

۱۱۵
لعل سے دینگے نہ تشبیہ لب جانان کو — ہے کہان اوسمین یہ لطف اور تبسم دیکھو
دونون لب کو ترجیحان سی بھی بڑھکر ہین خیر — دانت کھٹے ہوی فرہاد کے شیرین سی کہو

لب بلب ہون تو مزا قند مکرر کا آئے
جان بلب ہون تو وہ لب معجز عیسی دکھلائے

۱۱۶
لب مین اعجاز مسیحا ہی خواص عیسی — واہ کیا خوب مبہم ہے یہ مضمون ذکی

۱۰۵
ہے وہ انداز حسینون کا تو یہ ہے زیور
بحر خوبی کی وہ موجین ہین کہ ہین چین بچین
رشک ہی ماتھے کو پکڑا ہی بھری لعبت چین
چاند تارہ کی عجب زیب ہے ماتھی کے قرین
ہے جو یہ ماہ تو وہ صاف ہی عقد پروین

۱۰۶
عرق ناصیہ کے قطرون سے یہ پیدا ہے
چرخ خوبی کا یہ ثابت ہے وہ سیارا ہے
ہین کمان ابروے خمدار نہین شک اصلا
قاب قوسین سے بھی بڑھکی ہی اونکا رتبا
برق سان جنبش ابروی صنم ہے گویا
چلہ کش گوشۂ خاطر سی بھلائین اوسی کیا
وہ کمان ہے تو نگہ ناوک صید افگن ہے
لب معشوق ہوا اس تیر کو یہ قدغن ہے

۱۰۷
آہو ناز بعینہ ہین وہ چشم جادو
لوگ کہتے ہین اوسے ابلق ایام ہی تو
تازیانہ ہوا دنبالۂ سرمہ ہر سو
سرگین آنکھین ہین آہو تو وہ شاخ آہو
مرد موشیشے مین اوتری ہے بعینہ یہ پری
چشم بد دور ہے یا مردمک چشم اونکی

۱۰۸
چشم ابیض مین نہین ہی یہ رگون کی سرخی
ہی خط نسخ مین تفسیر لکھی بیضاوی
آنکھہ محمل ہے بعینہ تو ہے پتلی لیلی
ماہ دو ہفتہ گھن مین ہے یہ پھبتی ہی نئی
ہی نظر بندی کہ پتلی کا تماشا ہے آج
یا یہ پریون کو ہوئی عرش برین پر معراج

۱۰۹
چشم انصاف ہی ہم چشم سی مردم کو مدام
چشم جانانہ کو بی مغز ہین کہتے بادام
نام سے نرگس بیمار کے ہوتا ہی ذکام
صاد ہم اوسپہ کرین جو لکھی تشبیہ تمام
وصف تھا دیدۂ خودبین کا مجھے مدنظر
دھیان مین چشم تغافل کے رہی کچھ نہ خبر

۱۱۰
حسن کی ناک ہی بینی کا کہون کیا انداز
سحر نتھنون مین اگر ہے تو پھڑک مین اعجاز
بینی و رخ مین ہی خوبی کا نشیب و فراز
پست خودبینون کا ہی سامنے سب تجمل و ناز

۹۹
کیا اوڑا لیگئی کاکل کی صبا مشکین بو
ناز نافہ کو ختن مین جو ہوا ہے ہر سو
پھرتے آوارۂ وحشی ہین خطا سے آہو
سو بسو سحر سے مامور ہین موے گیسو

زلف جادو کا اگر سایہ پری پر پڑ جاے
نقش تصویر ہو تصویر سے سایہ نظر آے

۱۰۰
حال زلفون کی پریشانی کا کچھ بھی کہیے
بکھرے دل سینہ مین دندان ہین زبان بھی ادھیڑے
نہ بنفشہ کو نہ سنبل کو ہے نسبت اوسسے
اوسکے جنجال مین دل سیکڑون اولجھے دیکھے

لاکھ مشاطہ سر شام سے سے سلجھاے
دل عاشق کہین ممکن ہے کہ باہر آے

۱۰۱
رات چوٹی ہو تو ہے ماہ جبین ماہ مراد
وہ ہے واللیل یہ والشمس کی دیتا ہے یاد
صبح صادق بھی اوسی کہتے ہین اہل اوراد
سورۂ نور کا مطلع ہے وہ بالرب عباد

حسن مطلع ہے جبین اور ہے مطلع ابرو
ابرو محراب حرم کی ہین تو آنکھین آہو

۱۰۲
اژدہا چوٹی ہے کافر ہے بلا ہے جادو
کاکلین سانپ ہین اور زلف چلیپا بچھو
دام دلکش ہین بلا کی وہ پریشان گیسو
ہو گئے صید و شکار اوسکے حرم کی آہو

خم کاکل نے تو پھندے مین پھنسائی یہ غزال
آہو چشم کو ہے زلف کا جال اک جنجال

۱۰۳
عید کا چاند ہے یا ہے وہ جبین مہ پارا
افق مطلع انوار ہے یا جلوہ نما
صبح صادق ہے شب قدر کی یہ نام خدا
ہے مہ و مہر کا نور اوسکے مقابل پھیکا

حرف تقدیر نظر آئے تہ پیشانی
ہے سکندر کا بھی اب آئینہ پانی پانی

۱۰۴
دامنی ماتھے پہ زیبا ہے بصد خوش وضعی
جس طرح گرد ہو مہتاب کے ہالہ کوئی
چاند کا ماتھا ہے ٹیکے پہ ہے تارا چمکتی
زلف سے تا بکمر لٹکی ہے موتی کی لڑی

مار گیسو ہو تو ہے نیچلی سلک گوہر

تیرہ بختی جو کٹی کفر مین کیا اوسکو لکھون
تیرہ اوس سودی مین جل بل کی ہوا دل کا خون

۹۴
الف لیلی کی بھی ظلمات مین کاٹے چلے
مثل موسیٰ کے پریشان عدم مین بھٹکے

۹۵
شب دیجور ہی کافر کی سر سر چوٹی
ہے وہ ظلمات پھری خضر بھی بھٹکا تا جی
ہے شب ہجر سی عشاق کی چوٹی لنبی
ناگ کالا سر گنجینہ پہ بیٹھا ہی کوئی

دیکھ چوٹی مین یہ موباف زری ہے لٹکا
صبح کاذب ہے کہ ہے جلوۂ فرقد پیدا

۹۶
لوگ کہتے ہین کہ واللیل ہی اوسکی چوٹی
مین یہ کہتا ہون شب قدر ہی جانباز ون کی
کھولکر اوسکو چھپا لیتی ہین چہرہ جو کبھی
ہی خسوف قمر آتا ہے یقین سب کو نہی

ہو نہ کافر کو بھی سودا کبھی اوس چوٹی کا
تیرہ بختی ہو یہ دشمن کو نصیب اعدا

۹۷
عنبرین جعد سی ساری ہوئی جب کیسو بو
لوگ کہنے لگے تب عنبر سارا ہر سو
فرق رکھتی نہین کچھ نکہت عنبر سے مو
کاکل و زلف بلا دام ہین جعد و گیسو

مشک چین مشک ختن ناقۂ تبت تاتار
سامنے چارون کے کافور ہوئی ہر چار

۹۸
مانگ دل مانگ کی عاشق کا نہین دیتی آہ
کہکشان ہی شب یلدا مین کہ ظلمات کی راہ
خال تابندہ ہی وہ یا ہی گہن مین یہ ماہ
جا پڑے گر دل عاشق تو بس انا للہ

دو لڑی موتیون کی اوسمین پڑی ہین زیبا
صبح کاذب کا شب تار مین یا ہے جلوا

۹۹
زلفین یہ ہاتھی یہ اوتری ہین کیا رخ کو گھیر
ہے یہ سورج گہن اسوجہ سی چھایا اندھیر
کاکلین دوش سی اور رخ سی ہوئین زلفین تیر
کالی ہوتی نہین ان گیسوون کی سیر سے سیر

مرغ دل ایک ہی پر اسکے لیے دام کئی
کیسا اندھیر ہے دن ایک ہی اور شام کئی

جب کہ ممدوح کو پروائے تشابیہ نہو
خود جو ہو ضرب مثل پھر اوسکی تشبیہ بھی دو

۸۹
کرکے یک لخت مین اب قطع نظر ای رعنا
چشم پوشی کرون تشبیہون سے از سر تا پا
قلم انداز کرون یک قلم اونکو بخدا
حق بجانب ہے سراپا لکھون سیدھا سیدھا

بندہ منت کش رضوان و سلیمان نہوا
شکر خلاق کہ شرمندۂ احسان نہوا

۹۰
آفتاب فلک حسن ہے وہ ماہ لقا
ماہ کامل ہے کہ ہے برج شرف کا تارا
مطلع حسن ہے یا جلوۂ طور سینا
الغرض نور کا عالم ہے عجب صل علیٰ

خوبی و شوخی و حسن و رخ زیبا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

۹۰
واہ کیا حسن خداداد ہے اوس گلرو کا
ہے اوسی غیرت بلقیس پہ عالم شیدا
طشت از بام ہوا حسن کا اوسکے شہرا
جا بجا دیر و حرم مین ہے اوسیکا چرچا

پیر گردون نے کہان دیکھا ہے اوسکا ثانی
خاک بر سر ہو اگر دیکھ لے خاکہ مانی

۹۱
قد ہے مصرع تو جبین حسن کا مطلع گویا
شعر کاکل سے ہوا ہلکے مثلث خمسا
بیت ابرو کی ہے تضمین سے مشبع ایسا
نرہا سبع معلق کو ذرا بھی رتبا

ہاتھ میرے جو بیاض آئی تو ڈھونڈھون مضمون
شعر باریک کرون موے کمر کا موزون

۹۲
قامت راست کو شمشاد کہون دلبر کے
یا کہ دون سرو کی تشبیہ قد جانان سے
الف نور لکھا ہے ید قدرت نے ولی
قامت یار کو زیبا ہے قیامت کیہے

فاختہ سرو روان کہکے پکاری کو کو
بولی حق سرۂ قمری پہ ہو گویا جادو

۹۳
راتون سوچے ہین شب تار مین میں نے مضمون
جیسے لیلی کی تصور مین ہو حیران مجنون

۸۲
گر ہون منظور تو لونڈی رہین حور و غلمان

آمد آمد ہی تھی حورون کی کہ بانفس نفیس
خط سلیمان کا چلے لیکے سبا سے بلقیس
لاکھہ پریان تھین سواری مین انیس اور جلیس
ہر پریزاد پر از حیلہ و مکر و تلبیس

۸۳
سعی بلقیس سلیمان نے یہ کی تھی مسطور
لکھیے کچھ حسن کی اوصاف مین اسکا مذکور

۸۴
رشک سے قلزم و عمان مین جو اک موج اوٹھی
کھیپ بھجوائی پر از لولو لالا سے جلی
لعل نے بھیجے بدخشان سے بھی پیغام کئی
گٹھری آہو نے بھی نافون کی خطا سے بھیجی

۸۴
خضر بھی چشمۂ ظلمات سے لائے پانی
لائے الیاس بھی یاقوت کئی رمانی

۸۵
رکھکے پھر آئینہ کی اہل حلب نے تقریر
ہے صفائی کی اگر یہ نظر کچھ تحریر
کیجے بیساختہ وصف آئینہ رو کا تسطیر
اوترے شیشہ مین پری کھینچے ایسی تصویر

۸۵
لوح محفوظ سے خوبان جہان کا حکیا
عالم نور سے جبریل بھی لیکر آیا

۸۶
عین آنکھون کا تصور تھا جو منظور نظر
سحر کا سامری نے رکھدیا چشمہ لاکر
مردمو ہو گئی حیرت سے جو نرگس شدر
چشم امید سے کی قطع نظر اوسنے ادھر

۸۶
چشم زخمی سے ہوا آہو چین کے بسمل
چشم پوشی سے مرے ہو گئے بادام خجل

۸۷
فکر و اوہام مین یہ بیجا تھی خیالات فضول
مختصر وصف سراپا کا ہے لاطائل طول
لاو بالی یہان فرمائشین کب ہین مقبول
ایسی تشبیہون سے ہی ذہن رسا سخت ملول

۸۷
اوسکا وہ حسن خداداد ہے ماشاء اللہ
ہین مہ و مہر فروغ رخ روشن پہ گواہ

۸۸
ہاتھ کنگن کا بھلا آرسی کا ہے محتاج
رنگ رو سے رخ زیبا کو نہین ہے معراج
کھوٹی چیزون ہی مین ہوتا ہے تکلف کا رواج
تمسے کہتا ہون مین اے اہل سخن استمزاج

شکل وہ پاک کہ سو دل ہون تو کیجے قربان
جلوۂ حسن کہ غش سایہ پہ ہو وین پریان

سراپاے معشوقہ اول

۷۷
حور سے بڑھ کے ہی اوشوخ مین نازک بدنی
گل ہی رخسار لب لعل ہین لعل یمنی
سخت مغرور ہی اور خو مین بہت کم سخنی
حیلہ عادت مین ہی خصلت مین ہی توبہ شکنی

حسن محبوب مین قدرت کا تماشا دیکھا
اک خدائی کو صنم کے لیے شیدا دیکھا

۷۸
جذب الفت کا یہ عالم ہے کہ ہی عالم گیر
ایک عالم کو کیا حسن پری نی تسخیر
سحر باتون مین ہی اعجاز کی گویا تقریر
کوے محبوب مین رہتا ہی عجب جم غفیر

دل فریبی سے ہی خود رفتہ و وا لہ عالم
کون دل ہی جہان مین جو نہین وقف ستم

۷۹
ہمہ تن محو خیال رخ جانان ہین ہم
دل کے آئینہ مین بھی ثبت ہی تصویر صنم
جب سراپا کے لیے مین نے کیا عزم رقم
او تری شیشہ مین پری آئی او دھر حور ارم

ہے قلم وصف سراپاے صنم مین جو روان
قلزم طبع مین مضمون سے بپا ہے طوفان

۸۰
جب یہ چاہا کہ کرون وصف سراپا رقم
جلوۂ حسن مضامین کی پڑی ملک مین دھوم
لیکے موجود سے افراد تھے جو جو معدوم
سنکے فرمائشون کا سب نے کیا آکے ہجوم

ہر طرف سے مجھے آتے تھے برابر پیغام
سب نے بھیجے مجھے تشبیہ کہ اکثر پیغام

۸۱
خط فردوسیہ مین خط مجھے رضوان نے لکھا
نامہ بر ہو کے او سے خلد سے غلمان لایا
ورق گل پہ کیا صاف یہ تازہ انشا
ہے اگر مد نظر وصف کسی گلرو کا

بہر تشبیہ سراپاے قد جان جہان

مجکو چین آگیا اور راحت جان کو آرام

۷۱ دیکھیے جو تیزی کو ناگاہ ہوا اندیشا — خون بہا دیکھیے اس خون کا دینا ہو کیا
ہد موسر خرد قسمت سے مگر ہونا تھا — پیار کر بوسہ لیے چھاتی سے لپٹا لیٹا

نازنین ہاتہ سے چٹ چٹ لین بلائین اوٹھکر
آئین تعریف پہ کر شرم سی نیچی سی نظر

۷۲ دیکھا گھبرا کے تو کچہ پنڈا ہے پھیکا پھیکا — رنگ گلرنگ کا کافور ہے اور دم ہی فنا
سنسناہٹ ہی جو سینہ مین تو دل ہی ڈوبا — نبضین چھوٹی ہوئی اور ڈھیلی ہین اعضا اعضا

پتلیان پھر گئین اور آیا ہی گردن مین خم
ہوش جاتی رہی دیکھا جو یہ غش کا عالم

۷۳ عرق شرم مین ڈوبا ہوا پانی پانی — دلمین پچتاتا ہون کیا سخت ہوئی نادانی
التجائین بھی کین اللہ سی منت مانی — پیار سے مین نی کئی بار پکارا جانی

ہون بجا ہوش تو سو بار وہ دی مجکو جواب
دیکھا بیخود اوسے گھبرا کے اوٹھا پھر مین شتاب

۷۴ کر تیمم وہین قرآن کی ہوا دی لاکر — اور ملی خاک شفا اوسکے دل و دیدہ پر
پانی دم کر کے دیا تھا جو نہایت مضطر — تین ماش اوتر اوتارا گہر و نقرہ و زر

اونکے اوپر سے کبھی پی گیا پانی کو اوتار
گہ مسہری کے پھرا گرد ہوا گاہ نثار

۷۵ رکھہ کے سر زانو پہ پھر بیٹھہ گیا اونکے پاس — کھول کر زلف معنبر کی سنگھائی بو باس
نکہت زلف پریشان ہی ہوی جمع حواس — کھول دی آنکھہ مجھی رنج مین دیکھا جو اوداس

دل کو ڈھارس دیا فرمایا سنبھل کر کیا ہے
عرض کی مین نے کہان شکر ہے جو گذرا ہے

۷۶ پھر تو اور اوسکو بڑھا مجسی تعشق واہ — پھر تو مجکو بھی ہوئی یوسف ثانی کی چاہ
جاے انصاف ہی کیون دل کو نہو دل سی راہ — حسن تھا قدرت حق پڑتی تھی قدسی کی نگاہ

بیکلی مین نہین بھاتی ہے کلائی مہیات
پنجۂ شل ہوے اب دست حنائی مہیات

۶۶
جادو ٹونے کیے اور لاکھ سیانے بلوائے
چلہ درگاہ مین نوچندی کو جاکر باندہ آئے
منتین مانین لکھے نقش عمل تک پڑھوائے
تا وہ بلوائے مجھے خواہ وہی پاس آجائے

کوئی درجہ نہین تدبیر کا باقی رکھا
کس کو بھیجا نہین کس کس سے نہین عرض کیا

۶۷
چاک جامہ تن پر نور پہ ہے مثل کتان
کیا آرام ترے ہجر مین اے راحت جان
تھی ادا بگڑی ہوئی جسپہ نباوٹ قربان
ہوگئی ترک خود آرائی کے سارے سامان

آس جب ٹوٹ گئی عشق نے پیدا کی راہ
صدقہ اللہ کے بلوایا ہے قصہ کوتاہ

۶۸
اب اگر اور مفصل کہون دل کا احوال
بار خاطر ہو تو بندی سے ہو صاحب کو ملال
آپ کے سامنے جاتے رہے سب وہم و خیال
ماجرا ہجر کا یاد آتا ہے کب وقت وصال

طول ہے قصۂ دل رات نہایت کم ہے
اب چلو سو رہین کہ لین گے جو دم مین دم ہے

ہنگامۂ خلوت و معاملہ وصلت

۶۹
خلوت خاص ہوا اور نام محل تک کافور
پاک پروانہ سے ہو دامن شمع پرنور
اوسپہ وہ دونون طرف جوش محبانہ و فور
پھر یہ اصرار کہ مین آپکی لونڈی ہون حضور

محبوب ہے ہے کرے گا ری میرا کھائی حلوا
گر کہا آج نہ مانے مرا دیکھے مردا

۷۰
برطرف پھر تو تکلف ہوا اور شرم و حجاب
یعنے باہر ہوی جامہ سی اوٹھا رخ سی نقاب
آتش شوق سے مشتاقون کے دل تھے بیتاب
اختلاط ایسے ہوے گرم کہان تھی پھر تاب

عشوہ و ناز نے آخر یہ دکھایا انجام

اڑی چوٹی پہ ہوے عشق کو قربان کرون

۶۰ دل ہوا تمپہ فدا تم نہین واقف پیاری
ہوکی خون رہ گئے آخر دل وجان بیچارے
دن جو حسرت مین کٹا شام الم کی مارے
رات بھر صبح ہوئی ہجر مین گن گن تارے

خاک مین آپ کی الفت نے ملایا جو بن
آتش عشق نے پھونکا دل وجان کا خرمن

۶۱ چوٹی اک کالی بلا سر پہ ہے میری اسوار
آہوے چشم ہوئی دام مین کاکل کی شکار
آستین کے ہین وہ افعی جو گلے کی ہین ہار
مانگ چوٹی ہے نہ کنگھی ہے نہ سرمہ نہ سنگار

بوے کاکل سے دماغ اپنا اوڑا جاتا ہے
طائر حسن بھی جنجال مین گھبراتا ہے

۶۲ دم اوجھتا ہے اگر زلف مین اوجھا شانہ
تاب سے ہے دل سودا زدہ بیتابانہ
کان کی بالیون تک بار ہوا دُر دانہ
ہے سدا گوش بر آواز دل دیوانہ

صاف تقدیر کا بل ہوگئی ماتھے کی شکن
خاک افشان کی جگہ ملتی ہون نبکر جوگن

۶۳ ابرو خنجر کو پیر ابتو تہ خنجر ہے گلا
حیرت آنکھون مین سمائی ہوئی ہے خواب کی جا
آنکھ جب دن سے لگی پھر نہ لگی آنکھ ذرا
لی کبھی خواب مین کروٹ نہ کھایا مکھڑا

پیار سے شب کو نہ بستر پہ سلانے آئے
ناز کی خواب سے اک دن نہ جگانے آئے

۶۴ طائر رنگ نے بھی رخ سے کیا ہے پرواز
ناک مین دم ہے نہین بجاتا ہے بینی کا فواز
بے اثر ہوگیا نتھنون کی پھڑک کا اعجاز
نکہت اوس گل کی ہوا دیکھے کس دن دمساز

منہ ہے چھوٹا سا بڑی بات ہے کہنا مشکل
چپ بھی بے ماجرا کہنے کے ہے رہنا مشکل

۶۵ رنگ پر سینے نخدان کی اوداسی چھائی
جی مین آتا ہے گلوبند سے لیلون پھانسی
نہ تو شانہ ہی پھرتا ہے نہ بازو ہی کبھی
ڈالدون ہاتھون کو گردن مین تری بہ خوشی

ہر جوان لیگیا محبوب کو اپنے ہمراہ
داد دی عیش کی عیاشون نے قصہ کوتاہ

طرح عشق و سراپای پریشانی معشوقہ کی زبانی

۵۵
اوٹھ کے مین اپنی چھپر کھٹ کیطرف جبکہ بڑھا
ساتھ کیا کہون اوسوقت جو کچہ پیش آیا
پہلے کچہ آہ کی آئی مرے کانون مین صدا
دیکھتا کیا ہون کہ افسردہ ہی اک ماہ لقا
پہر وہ جسوقت مسہری کا اوٹھایا مین نے
روتا دیکھا اوسے تب ماجرا پوچھا مین نے

۵۶
ہچکیان لیکے لگی اور زیادہ رونے
نازنین جان کو حسرت مین لگی وہ کھونے
تخم الفت کا لگی مزرع دل مین بونے
بولی کیون پوچھتے ہو چلی ہم بھی سونے
پہر یہ فرماو گئے سب تو ہر اک یار کی ساتھ
اب رہا کون کہ لیجاے پکڑ میرا ہاتھ

۵۷
پیار کرتی ہون تمہین تمکو مری چاہ نہین
آپ اتراتے ہین یا عشق سے آگاہ نہین
کہا کے سوگند کہا مین نے کہ واللہ نہین
تمسے کیا رسم ہو خوبون سے مجھے راہ نہین
حال دل کہنے مین اغماض نہو تو فرماؤ
بولی کہتی ہون ذرا ٹھہرو مجھے پاس بٹھاؤ

۵۸
مین نہ سمجھا کہ بناوٹ کی ہی اسکی تقریر
یعنے باتون مین بچھاتی ہی یہ دام تزویر
ہوتا عیار اگر مین بھی تو کرتا تدبیر
مین نے پوچھا دل دشمن ہی کسیکا نخچیر
ہنس پڑی اوٹھ کے مسہری مین مری آئی پاس
بولی کہتی ہون ولے اب جمع ہوے میری حواس

۵۹
یعنے دلباختہ وصف آپکا سنکر مین تھی
یاد آتی تو عجب ہوتی تھی حالت دل کی
دیکھکر بانکی ادا کھب گئی جی مین ترچھی
ضبط دلبر نہ رہا صبر نے بھی رخصت لی
ہوگیا جان کا لیوا مجھے کرکے مفتون

یا پریرویون کے جھرمٹ سے پری خانہ تھا

۴۹ جمع احباب تھے اک جان دو قالب باہم
بزم خلوت تھی نہ اغیار کا تھا نام کو غم
جسقدر یار تھی بس اونہی ہی محبوب و صنم
گروہ غلمان بہشتی تھے تو یہ حور ارم

تھا تجرد سے مجھے شوق نہ تھا عیش کا غم
دل لگی تھی نہ کسی سے نہ حسینون کی تلاش

۵۰ رقص کے بعد خورونوش کی آئی نوبت
طائفہ آئے جمی محفل عیش و عشرت
حیرت اک چھاگئی پریون کی جو دیکھی صورت
حسن محبوبون کا اللہ کی شان و قدرت

ساز نے ملکی سمان باندھا بجاے کھماچ
لو لیے چرخ کو بھی ناچ نے نچوایا ناچ

۵۱ رقص پر چشم پری کی بھی نظر جائی جھپک
شور زنگولہ سے شورش نہ سماتا بہ سمک
گرم نظارہ ادھر دیدۂ انجم سے فلک
اسطرف محو تماشا شہ و جن و ملک

چھپ بلا قہر ادا غارت ایمان چتون
جی اوڑائی لیے جاتی تھی ہوائے دامن

۵۲ سنتے مردنگ تو ہو جاتی تھی کروبی دنگ
دلربا طبلہ کی پرنون سے اوٹھی دلمین امنگ
اونچی تانون نے ملائک پہ کیا عرصہ تنگ
دل کجا راگ کی تاثیر سے پائی تھی سنگ

ولولہ دل مین اوٹھا آنکھ سے آنسو جاری
سنکے کروبیون پر ہو گئی حالت طاری

۵۳ چاند ششدر ہوا باندھی یہ کیدارہ نے ہوا
آسمان سکتے مین ثابت تھا ہر اک سیارا
دلیس کو دلیس کی تاثیر نے پردیس کیا
اور سورٹھ سے دلون مین ہوئی شورش برپا

رات آدھی جو گئی بھاگ گیا دلچسپ بھاگ
اور خنکی خواب مین گاتی تھی پری جاگ ری جاگ

۵۴ نشۂ خواب کا آنکھون مین ہوا جسکے ظہور
اور جگرانی سے تھا نیند مین ہر اک مخمور
وقت کے راگ کی تاثیر کا اور اوسپہ وفور
ٹھہری آرام کی موقوف ہوئی بزم سرور

۴۳ جمع تھے باغ مین اک رات بہت شاطر یار
ساز و سامان طرب و عیش کا سب تھا طیار
ہر روش نکہت گل آمد ایام بہار
نشۂ جوش جوانی مین ہر اک تھا سرشار

چند محبوب تھے اوس بزم مین گانے والے
شوخ طرار طرحدار رجھانے والے

۴۴ باغ مین بوے گل تر سے معطر تھے دماغ
تھا مکان چرخ ثوابت تو کواکب تھی چراغ
لالہ رویون سے دل لالہ یہ تھا رشک کا داغ
باغ رضوان سے بھی بڑھکر تھا کہین پائین باغ

چاندنی رات مین تھا چاندنی کا فرش تمام
ماہتابی کے مقابل تھا قمر بھی لب بام

۴۵ رونق بزم تھا دور مے ناب انگور
کوئی مدہوش تھا نشہ مین تھا کوئی مخمور
اختلاط ایک کو تھا ایک سے وہ عیش و سرور
اک پری نازنین خاموش سی بیٹھی تھی دور

بت کی صورت تھا مگر آفت جان کو سکتا
دل تھا ڈوبا ہوا کچھ ہوش نہ تھا اوسکے بجا

۴۶ چشم رضوان مین کھٹکتی تھی وہ پچھ پہار
چہچہے کرتے تھے ہر شاخ پہ مرغان ہزار
سبزہ خط رخ غلمان تھا تو طوبیٰ اشجار
خضر کے دل کو بہالے گئین موج انہار

شور گل بانگ ہوئی صاف صدائے قلقل
دل بلبل یہ اودھر شور نمک خندۂ گل

۴۷ روش باغ تھی یا خطرہ کاہکشان
جا کے طوبیٰ سے ملا نخل کا شجرہ رضوان
خوشۂ تاک یہ تھا خوشۂ پروین کا گمان
تھا مکان نور محل باغ تھا گر نور افشان

دلربا صوت مزامیر مسرت انگیز
روکش حور تصاویر پری حیرت خیز

۴۸ صاف شفاف عجب نور کی وہ بارہ دری
قصر قیصر تھے بلندی مین کہ وہ کوہ مری
ہووے شش در کہین بھی ایسی جو آجائے پری
دیدۂ ماہ مین تھی تاب سے خیرہ نظری

ٹھاٹھ سے شیش محل نور کا کاشانہ تھا

قد سیو زہرہ مری چاہ کا دم بھرتی ہے

۳۸
نام تھا اپنا طرحداروں مین گھر گھر مشہور
آپ تھی حسن و صباحت پہ ہم اپنے مغرور
سر مین تھا نشۂ جوانی کا تو سینہ مین سرور
نام لیتے تھے حسینون کا نہ حتے المقدور

روز آئینہ مین قدرت کے تماشائی تھے
رات دن شوق سے ہمشکل کے شیدائی تھے

۳۹
لطف محفل کا تھا باعیش و طرب یارون سے
روز نوروز تھا صحبت تھی عجب یارون سے
تھا تکلف نہ حجاب اور نہ ادب یارون سے
ایک کا ایک سے دل شاد تھا سب یارون سے

رات مانند شب قدر گذر جاتی تھی
دن کے جلسون مین کبھی عید نہ یاد آتی تھی

تمہید ۳ معاشقہ و بزم و باغ

۴۰
صاحبو عشق کے آغاز کا اب ہے مذکور
ہے مثل است کہ تقدیر سے سب ہین مجبور
عشق ہے آب و گل آدم خاکی مین ضرور
جان بر اوس سے ہو یہ انسان کا نہین ہے مقدور

شدنی جو کہ مقدر ہے وہی ہوتا ہے
اپنی تقدیر کے لکھے کو بشر روتا ہے

۴۱
حضرت عشق کی آمد ہے خبردار ایدل
آفتین جھیلنی ہونگی تجھے ہشیار ایدل
طاقت و صبر تحمل کو نہو بار اے دل
قلق و رنج سے کرتا نہین انکار ایدل

جور معشوق کے سب تجکو اوٹھانی ہونگے
اشک حسرت تجھے فرقت مین بہانے ہونگے

۴۲
درد وہ آتا ہے جسکا نہین درمان اصلا
غم ہے جسکا نہین غم خوار جہان مین پیدا
صبح محشر ہے کہ دنیا مین نہین جسکی مسا
ہے مرض جسکی میسر نہین عیسی کو دوا

ہے وہ شعلہ جو بجھاؤ تو لپس اور آگ لگائے
ہے وہ ناوک کہ نکالو تو کلیجہ نکل آئے

۳۳
خط کی خوبی یہ لکھے خط غلامی غلمان
حسن خط نور کے چہرہ پہ عیان راجہ بیان
چاند سے چہرہ پہ اس خط سے ہی ہالہ کا گمان
خط ہی تفسیر اگر مصحف روشوق آن

خط سے پہلے تو دل حور پھسلتے دیکھا
آج پروانہ ہے پریون کو وہ خط طغرا

۳۴
جب گلے سے کوئی محبوب لگا شوق سے آ
زور بازو مین سبے کیا نام خدا ہی بچا
جذب الفت سے رہی پھر نہ اوسی تاب ذرا
تیغ ابرد کی طرح قبضہ مین زیبا تیغا

قتل اسی ہاتہ پہ مارے ہوی بیٹھی ہین حسین
جسکے سینہ پہ رکھا ہو گئی فوراً تسکین

۳۴
سینہ زوری مری سینہ سپری گرد کھلای
شیر منہ موڑ لے جی چھوڑ دی چھاتی پھٹ جاے
جتنی دل باختہ محبوب کہ چھاتی سے لگای
آجتک کوٹ کی چھاتی ہی کہتی ہین ہاے

کب وہ دن آئے کہ رعنا ہمین چھاتی ہی لگائین
پیار کرلین ہمین منہ چوم لین پہلو مین بٹھائین

۳۵
دل مین رہتی ہی مری یاد خدای متعال
مالزادی کو سمجھتا نہین یہ ہین کیا مال
خواب مین بھی نہین آتا ہی حسینون کا خیال
آئے گر دل مین ارادہ بھی نوکر تا ہون حلال

دل مین الفت بھی اگر ہے تو خدا کی الحق
وسوسہ تک نہین مردارون کا جیمین مطلق

۳۶
آپ ہی کیجے انصاف اب ای بندہ نواز
جسکو خالق نے دیا سیرت وصورت انداز
زر بھی اور زور بھی پھر اوسپہ جوانمین مختار
ناز نہین کیون نکرین ناز کی جا اوس سے نیاز

ای صنم ملتا ہی قسمت سے جوان رعنا
شاذ و نادر ہے جو اللہ ملائے جوڑا

۳۷
چشم بد دور خدا داد ملی صورت پاک
جامہ زیب ایسا ہی خوش وضع بھی اور خوش پوشاک
طبیعت ہی کہ پہونچے نہ ملک کا ادراک
خلق خلقت مین ہی طینت مین مخمر ہی تپاک

مثل یوسف مری تصویر بنا کرتی ہے

عشق کہتے ہین کسے کون ہے یہ خانہ خراب
آتش عشق سے دل جلکی ہو کس رنگ کباب

نام تک نام سے بھی عشق کے آگاہ نتھا
حسن کیا چیز ہے واقف کبھی واللہ نہ تھا

۲۷
ذوق سے رہتے تھے ہر رات کو ہم بادہ پرست
عشق مین دن کو رہا کرتے تھے ہم مست الست
دیکھتے تھے نہ کبھی سوے بیابان سرشت
سر بازار تھے اصلا نہ سر راہ نشست

نہ تو کچھ آگے کی شادی نہ گئی کا غم تھا
خود طرحدار تھے جوبن تھا عجب عالم تھا

۲۸
وضع دلکش تھی جوانی کا عجب تھا عالم
دل سے خوبان جہان رہتے تھے مائل ہر دم
آنکھ تھی نرگس شہلا تو نگہ تیر ستم
شکل یوسف کی تھی دم خم مین مثال رستم

ہے جوانی کا جوانون مین فسانہ میرا
خود ستائی نہین شاہد ہے زمانہ میرا

۲۹
دام دلہای حسین حلقۂ موے خمدار
تار مو لعبت ہندو کے تھے زنار
طرہ چھوٹا ہوا اور سر پہ تھی بانکی دستار
اور ٹیڑھی کبھی ٹوپی تھی مرصع زرکار

صاف پیشانی سے تھی بخت بلندی پیدا
چاند تھا ماتھا تو سجدہ کا نشان تھا تارا

۳۰
ابروؤن مین جو بل آجاے نصیب اعدا
قوس کا تیغ ہلال آکے اوتارے چلا
کوٹ کر آنکھ مین اللہ نے بھر دی ہو حیا
آنکھ جس بت پہ پڑی اوسکو مسخر ہی کیا

شیر سے بھی نہین زنہار جھپکتی ہے پلک
مردم چشم کو رستم سے رہی ہے چشمک

۳۱
ناک کے وصف کے اظہار سے ہو خود بینی
خود ستائی نہین مومن کو کم از بد دینی
منہ پہ وصف دہن آئی تو ہے نکتہ چینی
شیرین لب چاٹ لے باتون مین ہو شیرینی

طور کا نور ہے دندان منور سے عیان
معجز عیسی مریم ہے لبون مین پنہان

۲۱ کوئی شے عشق سے خالی نہین ہرگز واللہ — مومن و کافر و درویش سے لیکر تا شاہ
کونسی شی ہے کہ جسمین نہین اس عشق کو راہ — ذرہ سے مہر تلک مہر سے لیکر تا ماہ

اسنے عالم مین عجب اپنا دکھایا جلوا
کونسی چیز ہے جسنے نہین پایا جلوا

۲۲ عشق اور حسن ہین آپسمین نہایت مانوس — عشق اگر شمع ہے تو حسن پری ہے فانوس
بتکدہ عشق ہے اور حسن صنم ہے ناقوس — ہے فریب دل عاشق کو بڑا جالینوس

ہر طرح سے دل انسان کو لبھا لیتا ہے
ہر بہانہ سے یہ عاشق کو پھنسا لیتا ہے

۲۳ عشق ہوتا نہ جہان مین تو نہوتی الفت — قیس کو لیلی سے زنہار نہ ہوتی رغبت
ہوتی گلدیون سے کب باغ جہان کو زینت — شوق وصل اور غم ہجر سے ہوتی فرحت

لطف کیا زیست کا انسان کو حاصل ہوتا
ایک گر ایک پہ دنیا مین نہ مائل ہوتا

۲۴ فاختہ اشک سے اپنا نہ کبھی منہ دھوتی — حلقہ طوق سے قمری کو نہ زینت ہوتی
صحن گلشن مین نہ گل کے لیے بلبل روتی — کبک گر قطع نظر بدر سے شب کو سوتی

صاف پروانون سے ہر شمع کا دامن ہوتا
شہر خاموش بہاران مین بھی گلشن ہوتا

۲۵ قیس کیون نجد مین سرگشتہ و حیران ہوتا — سنگدل شیرین کا فرہاد نہ خواہان ہوتا
نہ کبھی مائل بلقیس سلیمان ہوتا — مصر کے تخت پہ کیونکر مہ کنعان ہوتا

عشق ہر چیز مین اک شان دکھا دیتا ہے
ذرۂ خاک کو خورشید بنا دیتا ہے

تمہید ۲ عشق و سراپائے عشق

۲۶ سنیے افتاد مرے اگے جو ایام شباب — رات دن جمع رہا کرتی تھی اکثر احباب

عاشقون کو بھی مگر چاہیے صبر ایوب
ہے رہِ عشق مین اظہار محبت معیوب

جلوہ دکھلاتا ہے گہ طور پہ محبوب کی طرح
دل کو لیجاتا ہے گاہے وہ رخ خوب کیطرح

۱۶ عرش پر حضرت انسان کو دکھائی معراج
وصل بلقیس کا ہو جاے سلیمان محتاج
ہے یہی عشق کی سرکار مین مدت سے رواج
دین و ایمان دل و جان سب ہین شہ حسن کے باج

چاہ انسان کی چاہت مین فرشتو کو جھکائی
چاہ مین لاکے کبھی یوسف مصری کو گرائی

۱۷ سہل ہو عشق کی تاثیر سے کار سنگین
کوہ کن کوہ سے لائے کبھی جوئے شیرین
نجد سے قیس کرے شوق مین طی حرکی زمین
درد فرقت سے زلیخا کو معا ہو تسکین

صبر عشاق کو کیا کیا نہ کرشمے دکھلائے
حور کو چاہے تو جنت سے زمین پر لائے

۱۸ جسم مین عالم ایجاد کے یہ عشق ہی جان
روح ہے عشق خداداد جو ہے جسم و جان
شعلۂ طور ہے یا نور کہ مہر رخشان
سبب وصل خدا ہے یہی بہر انسان

لوگ کہتے ہین کرامات جسے ہے وہ عشق
سنتے ہین چشمۂ ظلمات جسے ہے وہ عشق

۱۹ عشق کو نار اگر کہیے تو ہے نار خلیل
آب فرماؤ تو ہے آبحیات اسکی سبیل
ہو اگر خاک بھی تو خاک شفا ہے بدلیل
ہے اگر باد تو ہے باد جناح جبریل

نفس ناطق اوسے سارے حکما کہتے ہین
عقل اول اوسے عاقل بھی بجا کہتے ہین

۲۰ ہر فلک صفحہ ہر اک نخل قلم گر ہو جاے
آب ظلمات سیاہی مئے کوثر ہو جاے
گذری گر نوح کی بھی عمر میسر ہو جاے
عشق کا حرف بھی لکھیے تو وہ دفتر ہو جاے

حضرت عشق کی القصہ ہے آخر تقریر
عشق وہ چیز ہے سب کہتے ہین جسکو تاثیر

دل مین آکر نہین ممکن ہے نکلنا اسکا
ہے زمانہ کیطرح رنگ بدلنا اسکا

۱۰ عالم آشوب ہین اس عشق کی اسرار نہان — چاہتا ہون کہ کرون چاہ کا احوال عیان
نارہ عشق سے آگاہ ہو ہر پیر و جوان — دل یہ کہتا ہے کہ ہی عشق عیان را چہ بیان

ابتدا دھوم ہے انجام کو بربادی ہے
شادی و مرگ اسی عشق مین دل شادی ہے

۱۱ سوتے فتنون کو یہ کمبخت جگا دیتا ہے — سرد سینون کو یہ دم سوز جلا دیتا ہے
خون دل دیدۂ عاشق سے بہا دیتا ہے — چاہ مین چاہ فرشتون کو جھکا دیتا ہے

زندہ مردے کو کرے معجز عیسیٰ دکھلائے
مردہ زندے کو کرے پھر اسی زندا فرمائے

۱۲ دام مین لاتا ہی یہ طائر دل کو دم مین — اس سے آخر کو زوال آتا ہی جاہ حشم مین
ملک دل کرتا ہی تاراج یہ فرط غم مین — ننگ و ناموس کو چھوڑا ہی کہین عالم مین

اس سے بدتر نہین دنیا مین کوئی بیماری
ہین مسیحا اسی آزار کے اب آزاری

۱۳ عشق جادو ہے کہ ہی سحر و طلسم و نیرنگ — اوسکو اعجاز مسیحا بھی ہی اب دیکھ کے دنگ
پانی ہو جاتا ہے اس عشق کی تاثیر سے سنگ — عجب انداز ہین اور اسکی ترائی ہین ڈھنگ

عرش سے فرش پہ لا چاہ فرشتہ کو جھکائی
فرش سے عرش پر انسان کو چاہی پہونچائے

۱۴ معجزہ ہے کہ کرشمہ ہے کہ تسخیر ہے عشق — نقش حب ہے کہ عمل بسط کہ تکسیر ہی عشق
کیمیا کہتے ہین جس شے کو وہ اکسیر ہی عشق — نوجوان دل ہی مسخر ہون وہ تاثیر ہے عشق کی

قائم النار ہو سیماب تو کچھ دور نہین
شعلۂ عشق کم از برق سر طور نہین

۱۵ عشق صادق مین عجب ہے اثر جذب قلوب — کیون نہو جذب محبت سے مسخر محبوب

عاشقون

آئین عیسےٰ بھی تو جیتا نہین مارا اسکا

عشق وہ سم ہے مرے مار جو اسکا نام
اسکی تاثیر کو سب جانتی ہین خاص و عام
اثر دوا دیکھے تو ہو جائے وہین کام تمام
اسکا آغاز ہی انسان کا جو ہے انجام

خون سیاہی دم تحریر تعشق نظر آئے
خاک کاغذ ہو قلم سوکھ کے کانٹا بن جائے

گاہ دریا مین نظر آتا ہے وہ بنکے بھنور
موج بنکر کبھی تلزم مین یہ آتا ہے نظر
کشمکش جذر و مد شوق سی ہے آٹھ پہر
کبھی طوفان کی طرح جاتا ہی یہ سر سی گذر

ہو وین ناکام دم تشنہ دہانی عشاق
ایسا ترسائے نہ مانگین کبھی پانی عشاق

بیقرار اسنی ہی سیماب کو کر ڈالا ہے
سم کا الماس مین قاتل نے اثر ڈالا ہے
اشک نیسان کو بنا اسنے گہر ڈالا ہے
سینۂ سنگ مین آتش کا شرر ڈالا ہے

ہے یہی کاہ ربا اور اثر مقناطیس
ورنہ ہے کون سلیمان کہان کی بلقیس

چاشنی قند مین اپنی کبھی دکھلاتا ہی
اور کبھی زہر ہلاہل مین یہ کر دیتا ہے
گہ نمک مین نمکین شور یہ بن جاتا ہے
ذائقہ بنکے ہر اک چیز مین در آتا ہے

مشک مین عطر مین گل مین یہی بو دیتا ہی
بنکے خنجر کبھی عاشق کا لہو لیتا ہے

راحت مین سحر کی دکھلاتا ہی گاہے تاثیر
دام کاکل مین یہ دل کو کبھی کرتا ہی اسیر
طوق بنتا ہی گلے کا کبھی پا مین زنجیر
تیر خرگان سے کبھی کرتا ہی ظالم نخچیر

گاہ صورت کبھی سیرت مین یہ در آتا ہی
دل عشاق کو ہر طرح سے لیجاتا ہے

مہر تابان ہے کبھی چرخ پہ گہ ماہ تمام
گاہ ثابت ہی کبھی اختر سیارہ نام
کہکشان گاہ کبھی عقد ثریا خود کام
شب کبھی روز کبھی گاہ سحر گاہ شام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید حسن و عشق

عشق موقوف نہیں ہو دل انسان پر آہ
کونا دل ہو کہ اس عشق سے ہو اوسکو پناہ

کی ہو اس عشق نے سو راہ سے ہر چیز مین راہ
عشق کا شان نزول آیا ہے انا للہ

عشق صیاد ہے اور شوق پر و زنجیر
حسن ہے دام بلا طائر دل ہے نخچیر

تہ کو پہونچین نہ کبھی خضر کہین لاکھ شنا
قلزم عشق کا ہو کسنے کنارا دیکھا

عاشق زار نے اشکون سے بہائی دریا
آشنا ڈوب گئے پر نہ لگا تھل بیڑا

کشتی نوح کا گر اسمین گذارا ہوتا
ڈوب جاتے نہ کبھی یار اوتارا ہوتا

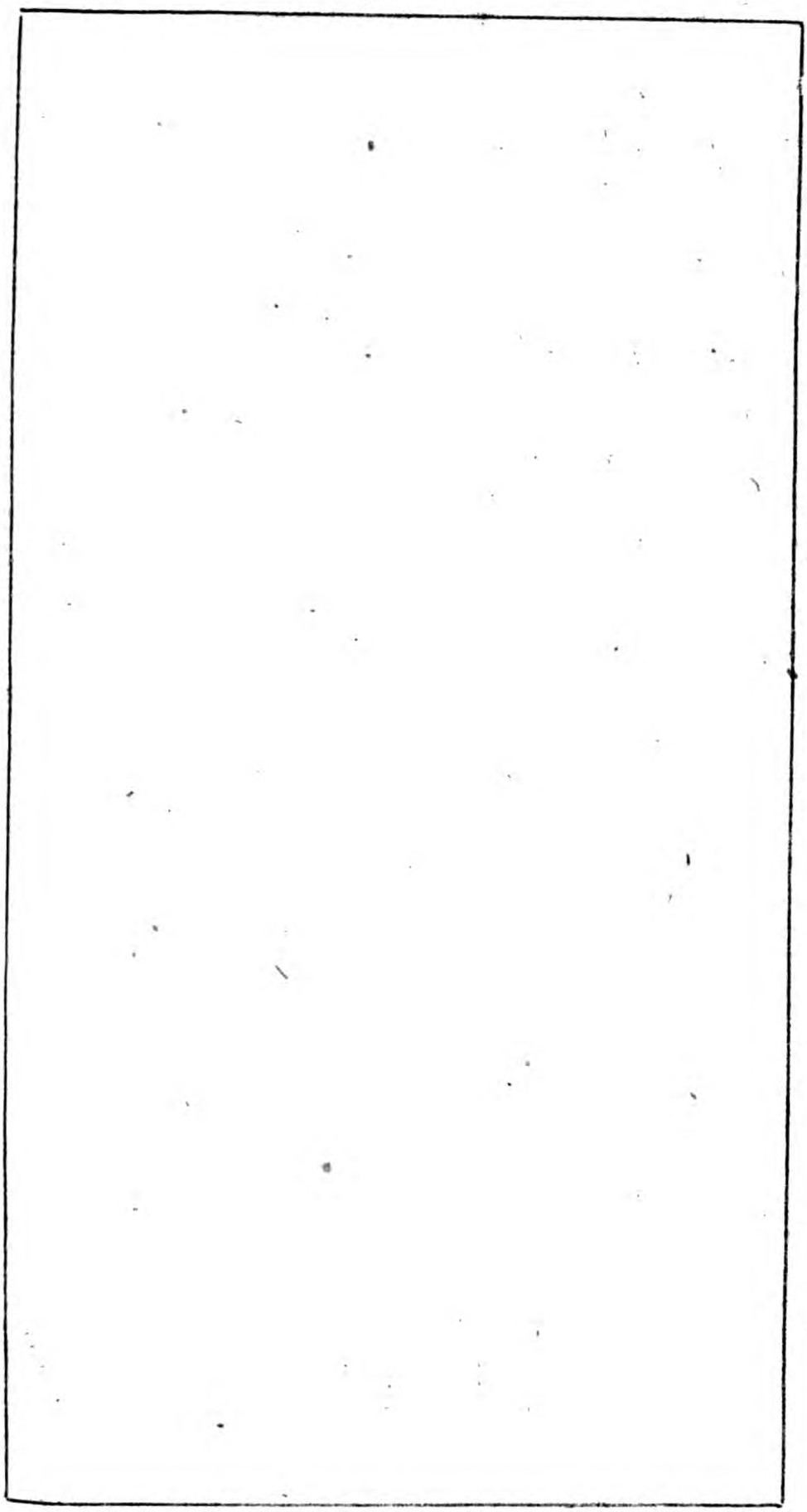
عشق دوزخ کے دھوئین دم مین اوڑا دیتا ہے
برق سان خرمن ہستی کو جلا دیتا ہے

خاک مین عالم و آدم کو ملا دیتا ہے
جلوہ خورشید کا ذرہ مین دکھا دیتا ہو

نار دوزخ کی ہے بس ایک شرارا اسکا

ضبط عشق

۱۲۸۱ھ



کاکلِ حور سے موتی کی لڑی گوندھی ہے
دیکھا نیسان کا گہرباری مین اوسکی عالم

کان مین لعل سہی اور نہ صدف مین گوہر
شامیانہ مین ٹکی ہو جبھی بھاری بھرکم

دیکھ رنگینی کو یہی انس و ملک مین یہ بحث
تم کہو قوس قزح ہم کہین گلزار ارم

بادریشہ کی ہوئی مجکو جو فکرِ تشبیہ
ماہ و خورشید ملے لیکن ابھی دو ہین کم

معجزِ شق قمر سے ہوے اک ماہ کے دو
چار پورے تھے کیا جب مہ نخشب کو رقم

چوب کو پوچھے تو فرہاد سے کہنا شیرین
طور و سدرہ و موسی کا عصا اور قلم

کاکلِ حور کو یا ہور کے لے تارِ شعاع
رشتۂ الفتِ یعقوب کو کرواوس سے بہم

ڈور گوندھی ہے کہ تارِ نظرِ عاشق ہے
کہکشان حبل متین کہیے کہ زلفِ پرخم

صرف کا اوسکے قیامت ہے گوشوارہ گا حساب
عقل کل کو نہین معلوم مصارف کی رقم

الغیاث آپ ہی میری ہے یہ غوث الثقلین
دستگیر آپ ہون مداح اوٹھائے جو کھم

دم عیسیٰ ید بیضا کا دکھا دو معجز
دستگیر آپ ہین بھرتا ہے نظام آپکا دم

تمام شد مہر نبوت



کیا عجب ہاتھ سر دست ہو ید قدرت
لوح محفوظ ہو کاغذ تو بنے کلک قلم

نام سے جسکے نشان شرف عالم ہے
ورد وہ نام خدا ہے مرا اسم اعظم

جان بیجان مین سن پائی تو آجائی ابھی
دل سی بھرتا ہی سرافیل کا صور اوسکا دم

یعنی محبوب خدا سید عبد القادر
اسم اعظم کہو حضرت کو کہ غوث الاعظم

خرق عادت مین ہی ہر بات مین اونکی اعجاز
غوث ثقلین کے تابع ہی حدوث اور قدم

حسن صورت کی ہی یہ وجہ کہ وہ ہین حسنی
حسن سیرت مین ہین وہ بہتر نسل آدم

خلق مین ثانی احمد ہین تو خلت مین خلیل
حلم مین نوح ہین موسی کلیم وعیسی دم

اونکی مدحت تو بڑی بات ہی اور چھوٹا منہ
سائبان کا ہی غنیمت ہی جو ہو وصف رقم

شامیانہ کہین ایسا بھی سنا ہے فرما
تجکو یارب قسم دامن پاک مریم

جیسے قرآن سے ہی جزدان کو اوسکی نسبت
خواہ ہے واسطہ مابین غلاف اور حرم

مرقد پاک کو نمگیرہ سے نسبت ہی وہی
علم نور ہی روضہ تو وہ اوسکا پرچم

نور یا فون نے اوسے تار شعاعی سی بنا
خلد کے کرمک شب تاب کا ہے ابریشم

صبح صادق کا ہو جس رنگ سی خیط ابیض
نور کی چادر مہتاب کا یا ہے عالم

کیا عجب چادر مہتاب کتان کی مانند
قالب ماہ پہ ہو چاک مثال شبنم

قد سے جو چاہین کہین فکر ہی اپنی اپنی
دامن چادر تطہیر کیا مین نے رقم

عرض کا اوسکے بیان طول ہے اللہ اللہ
سائبان کی ہی فضا ساحت عرش اعظم

شامیانہ سے ہی یہ فرق نوائی احمد
ظل حق وہ ہے تو یہ دامن عصیان ارم

اوسکا سایہ ہوا محبوب خدا کا سایہ
سائبان کا ہے جو ہمسایہ تو گلزار ارم

بیل بوٹہ ہی عجب دلکش رضوان جس سے
تا قیامت نہ کبھی بھول کی نکلے آدم

بیخزان ہووے نہ کس رنگ سا اوسکی بہار
جبکہ نمگیرہ پہ پڑتی ہے ہمیشہ شبنم

کام جان کیون نہ لبین خلق حسن کی بو ہی
اٹھ جنت ہین نوان دیکھا ہی یہ رشک ارم

کار چوبی پہ ہوا طوبے سدرہ کا گمان
پھوٹ نکلے دم تحریر صفت شاخ قلم

کہکشان وہ ہی تو جھالر ہے مقرر پہ دین
موتی لٹکائے ہین یا گوہر انجم ہین بہم

نعل تھے شب نیر ماہ مرتضے کی جو ہلال
چار دن کی چار سو تھی ہر قدم پر چاندنی

عترت ماہ امامت بے ردا ہوں شام مین
منہ نہ کھلائے علی کو روز محشر چاندنی

آسمان دین کی ہو بزم عزا مین کیا عجب
شمع کی لو ماہ دامان منور چاندنی

ماہ دامان لگن ہے روضۂ پر نور مین
بنگئی ہے شمع کافوری سمٹ کر چاندنی

کربلا مین چرخ نے نعش شہیدان کے لیے
چادر مہ دی اوڑھا کی فرش بستر چاندنی

ہو گیا شق القمر سے مور کوہ بو قبیس
ہو گیا ید بیضا کہ اعجاز پیمبر چاندنی

باغ زہرا کٹ گیا جب چاندنی کی کھیت مین
ہو گئی برباد آخر مثل صرصر چاندنی

عام یون عالم مین فیض چاردہ معصوم ہے
ایک سی پڑتی ہے جیسے خشک و تر پر چاندنی

ماہتابی پر ہوا اطلع جو ماہ فاطمہؑ
ماہ نے مجرا کیا لوٹی قدم پر چاندنی

ماہ کو اصغر سمجھکر گیند جب دم کھیلتے
سامنے آتی کبھی پہلوے اصغر چاندنی

عابد بیمار کا ہیدہ رہے مثل ہلال
کربلا مین ہو گئی گھٹ گھٹ کے لاغر چاندنی

دیکھکر ماہ محرم شاہ فرمانے لگے
اب نہ دنیا مین دکھائیگا مقدر چاندنی

بعد قتل شاہ تیرہ ہو گیا ماہ منیر
جا چھپی ظلمات مین مانند شپر چاندنی

پاسبانی ماہ کرتا تھا در شبیر پر
شب کو دیتی تھی طلایہ گرد لشکر چاندنی

حر کے آتے ہی تبسم ماہ دین کو آگیا
نور دندان سے ہوئی گویا مکرر چاندنی

نقطے ہین عقد ثریا دائرے ہین مشکل ماہ
ہی بیاض وصف شہ مین طرف مسطر چاندنی

نور کے مطلع لکھے رعنا نے وصف شاہ مین
کی غرض معجز بیانی سے مسخر چاندنی

قصیدۂ غوثیہ در تعریف شامیانۂ مزار پر انوار

زیر فرمان ہین سبھی آج حدوث اور قدم
جی مین آتا ہی نئی ڈالدون طرح عالم

دل مین نور ہے نور مین ہے عالم وحی یوحی
بس مین ہے معجزۂ عیسی ابن مریم

میری عظمت کا یہ عالم ہے کہ اللہ اللہ
مین نہ عالم مین سماتا ہون نہ مجمہ مین عالم

شامیان تیرہ باطن مین تجب اندھیر تھا
کہتے تھے جائے نہین خیمے کے اندر چاندنی

کیا منور ہے مزار فاتح بدر و حنین
چاند سے بھی ہے بہت بڑھکر منور چاندنی

حلقۂ ماتم ہے گرد ماہ یہ ہالہ نہین
ہے صف ماتم عزا خانونمین گھر گھر چاندنی

دیر کیا تھی لب ہلا دیتے جو شاہ تشنہ کام
جام بنتا ماہ اور پانی سمٹ کر چاندنی

فاطمہ صغرا نے خط جب ماہ حیدر کو لکھا
کربلا مین بنکے لے آئی کبوتر چاندنی

دی عروس ماہ شبر کو عروسی مین جو نتھ
ماہ گوہر بنگیا اور آب گوہر چاندنی

ماہ سے ماہی تلک ہے دھوم جنگ بدر کی
ماہ نو تیغ علی ہے عکس جوہر چاندنی

ماہ زہرا کربلا مین شب کو چلتے تھے جو راہ
آگے آگے تھی جلو ریزی مین رہبر چاندنی

جبکہ پنہان خاک مین ماہ امامت کو کیا
بنگئی برج مزار ماہ حیدر چاندنی

روضۂ ماہ امامت کی سفیدی مین مدام
شکل ابرک کے پھرا کرتی ہے پسکر چاندنی

خیمۂ زنگاری شہ پر کلس تھا نقرئی
یاسمن کر ہوگئی تھی وہ منور چاندنی

آسمان احمد علی خورشید ماہ دین امام
جلوۂ نور ہدایت ہے یہ گھر گھر چاندنی

ماہ پارون نے جو کی صیقل سلح پر بہر جنگ
اہل نبی بہر جلائی خود دمکتہ چاندنی

جب جلایا شامیون نے خیمۂ ماہ نبی
ہوگئی سیماب کے مانند مضطر چاندنی

خاک مین ہے چاند سی صورت علی کی ماہ کی
اسلیے دنیا مین ہے خاک برسر چاندنی

ماہ پارے صاحب لولاک کی عریان رہے
چاک ہو مثل کتان جسم قمر پر چاندنی

داغ بر دل منبر گردون پہ دا کر ہے قمر
فرش ہے بہر عزا داران اکبر چاندنی

چاہ نخشب قبر مومن جب ماہ دین مین ہے
شمع باہر جلوہ گر ہے اور اندر چاندنی

خاک ہے زندان مین بستر بہر اہل بوتراب
ای فلک اندھیر ہے فرش ستمگر چاندنی

ماہ ہے قندیل ہالہ دامن قندیل ہے
ہے ضیا شمع یا روضہ کے اندر چاندنی

جو اوجاے صاحب شق القمر کے گھر کی ہون
حیف زندان مین تھا اونکو میسر چاندنی

ہوگئے نوری بھی جینے سے دل برداشتہ
جب شب عاشورہ مین نکلی مکدر چاندنی

مین دلائی پنجتن کے چرخ پر پانچون گواہ
کہکشان مہر و ثریا ماہ انور چاندنی

فرد خمسہ

بیان کرتی تھی صغرا یہ ماجرای فراق
امید دید عزیزان نہین سوائے فراق
خدا کسی کو نہ دکھلائے صدمہ ہای فراق
کسی مباد چو من خستہ مبتلای فراق
کہ عمر من ہمہ بگذشت در بلای فراق

ہوے مدینہ مین داخل جو عابد ذی شان
تمام جمع ہوی آکے اہل شہر و ہا ن
جو پوچھا کون ہو کہنے لگے امام زمان
غریب بیکس و مسکین فقیر سرگردان
کشیدہ محنت ایام دردہای فراق

سلام نظام

بسکے پھولون مین سوم کی تھی معطر چاندنی
قبر شہ پر بنگئی پھولون کی چادر چاندنی
بنگئی روضہ کی خاطر سنگ مرمر چاندنی
قبر ماہ فاطمہ پر ہے مجسر چاندنی
جا نہین سکتی ہے جب روضہ کے اندر چاندنی
کربلا مین رات بھر رہتی ہے ششدر چاندنی
پھرتی ہے کسلیے حیران و ششدر چاندنی
کس قمر کو ڈھونڈھتی پھرتی ہے گھر گھر چاندنی
یون فلک مین ہے درون دیدۂ تر چاندنی
جسطرح جھلکے تہ آب سمندر چاندنی
تا نہ جسم عابد بیمار پر گذرے گران
تھی سفر مین نکہت گل سے سبکتر چاندنی
چادر مہتاب آخر سیج پھولون کی بنی
جب بچھائی روز عقد ماہ شہر چاندنی
روضہ شاہ دو عالم مین ہے عالم نور کا
شمع کافوری ہے اندر اور باہر چاندنی
نوریون کے زخم تن پر مرہم کافور تھی
ناریون کی گھاؤ پر تھی مثل اخگر چاندنی
ظلمت زندان مین کام آئی نہ بہر اہلبیت
کیا جواب احمد کو دیگی روز محشر چاندنی
رفعت شان خیام چرخ دین صل علے
تھا کلس گرماہ تو خیمے کی چادر چاندنی
شام کے رستے مین عابد نے یہ دیکھا گرم و سرد
دن کو سر پر دھوپ تھی اور شب کو بستر چاندنی
ای زہی طالع جنان مین نوریون کیواسطے
جام کوثر ماہ ہوگا آب کوثر چاندنی
معجز شق القمر کا مدعا روشن ہوا
نصف لین شیر اور لین نصف شیر چاندنی

نور ایمان ہی جسے کہتے ہین حب علی
ہین نبی محبوب حق اور وہ نبی کی ہین وصی
گو ولای پنجتن کافی شفاعت کو سہی
تنگے وتاریکی مرقد سے گھبراتا ہے جی

یا علی ہو سوی جنت میری رہبر چاندنی

بند خمسہ و سلام نظام

چودھوین شب کو رہی مقتل مین شب بھر چاندنی
تین دن خون شہید انمین رہے تر چاندنی
تھی مہک مین عطر و عود و مشک و عنبر چاندنی
بسکے پھولونمین سموم کی تھی معطر چاندنی

قبر شہ پر بنگتی پھولونکی چادر چاندنی

ماہتاب دین کے تھی الحق مسخر چاندنی ++
نور نور مصطفےٰ سے تھی منور چاندنی
ہوگئی مرتے ہی شاہ دین کی پتھر چاندنی
بنگتی روضہ کی خاطر سنگ مرمر چاندنی

قبر شاہ فاطمہ پر ہے مجسمہ چاندنی

روضۂ انور کے آگے ہے مکدر چاندنی
نور یونکی فرش رہ ہے گو مقرر چاندنی
بچھتی ہے روضہ مین پر باہر ہی باہر چاندنی
جانہین سکتی ہے جس روضہ کے اندر چاندنی

کربلا مین رات بھر رہتی ہی ششدر چاندنی

چار دن کیا ہی پریشان بلکہ اکثر چاندنی
خاک چھانی کو بکو اس سے معنبر چاندنی
سوگوار یمن ہوئی ہی کسکی مضطر چاندنی
مجرئی ہے کس لیے حیران و ششدر چاندنی

کس قمر کو ڈھونڈتی پھرتی ہی گھر گھر چاندنی

جای شمع طور راہ شام مین تھی سایہ سان
پاکہ تھے مانند شبنم پھول سی تن پر عیان
چادر مہتاب تھی جسم منور پر کتان
تانہ جسم عابد بیمار پر گذرے گران

تھی سفر مین نکہت گل سی معنبر چاندنی

شامیان تیرہ باطن کی بڑھی جب دشمنی
حیف شادی مرگ قاسم عین ہفتم کو ہوئی
جای نگیرہ محبو چادر شبنم تنی +
چادر مہتاب آخر مسیح پھولونکی بنی

جب بچھائے روز عقد ماہ شہر چاندنی

گر شہاب اے تو مہر آسا اوسے بھی موڑ دین | ہم وہ ہین گر منع کر دین بے تامل چھوڑ دین
مہر ضو سیارہ گردش ماہ انور چاندنی

صاف آجائے رخ ماہ منور پر سحاب | اور گہن سے تا قیامت بھی چھوٹے آفتاب
مہربانی کی نظر سے گر نہ دیکھین بو تراب | گر خدا نا خواستہ ہو ماہ پر چشم عتاب
جون رگ بسمل رہے پیوستہ مضطر چاندنی

حشر کے دن کی مصیبت کو نہ دکھلائے خدا | سارے گھبرا جائینگے بے چین ہو کر انبیا
ہان ہماری ہاتھ ہوگا رحمت حق کا لوا | جسکے سر پر سایہ ہوا نپے ہمارے مہر کا
اوسکو ہوگا آفتاب روز محشر چاندنی +

آسمان پامال ہو جائے تو اسکا کیا عجب | ہم فقط ایجاد عالم کے ازل سے ہین سبب
اہل بیت مصطفے کا حق نہ دکھلائے غضب | اختیار اپنا ہی گر چاہین زمین ہو منقلب
جسطرح ہو جای درہم کھا کے ٹھوکر چاندنی

بدر ہین ناخن مگر تر شین تو ہین رشک قمر | ناخن مشکلکشا سے بدر کے عقدے ہین سب
نور حق سے مقتبس ہین مہر و مہ شام و سحر | مصدر نور الٰہی ہون جو ہو مد نظر
ہر سر ناخن سے ہو میری منظفر چاندنی

خرمن اعدا پہ نازل گر مثال برق ہو | صاف دو کر دے زمین و آسمان کا فرق ہو
غرب سے لے ذوالفقار آخر محیط شرق ہو | سر کشو گو آہن و پولاد مین تم غرق ہو
ہے ذرہ مثل کتان تیغ دو پیکر چاندنی

بسکہ اخلاق مجسم تھے وہ شاہ نشہ کام | بات تھی اعجاز عیسی جس سے تھے وحشی بھی رام
دشمن دین بھی سنکر دل سے ہوتے تھے غلام | کیا فصیح و روشن و شیرین تھی حضرت کے کلام
شیر و شکر آب حیوان قند و گوہر چاندنی

میرے خمسے پر کہین جب پنجتن صل علی | اس سے بہتر کونسا رعنا کی حقین ہے صلا
دین تو ہی نور علی نور اور بھی نام خدا | حاسدون کو چاہیے قسمت کا اپنی گلا
ختم مجیر کر چکا کلک مقدر چاندنی

واسطے زینت کے آتی ہو گے معجر چاندنی

آفتاب چرخ دین ہین برج ایمان کی ہین ماہ
کہکشان ہی حق بجانب روضۂ اقدس کی راہ
فتح جنگ بدر سی اظہر من الشمس انکا جاہ
روضۂ شاہ نجف کی بھی عجب عظمت ہی واہ

شمس سمسہ چرخ گنبد پردۂ در چاندنی

ایک تو مرقد منور اوسپہ حق کا پرتوا
نور حق رہتا ہی نازل رات دن صبح و مسا
نور کا عالم نجف مین ہی غرض صل علے
وہ سپیدی وہ در و دیوار وہ فرش صفا

رہگئی جس در سے آتی ہو گی شش در چاندنی

ماہ کامل ایک سا رہتا ہی جیسے صبح و شام
بدر کامل کیطرح ہین اس سی وہ ماہ تمام
ہی مہ دین پر ہی آخر دین حق کا اختتام
بعد مہدی کے ہوا کوئی نہو یگا امام

چودھوین شب کو رہا کرتی ہی اکثر چاندنی +

شام میان تیرہ باطن مین پڑی بس ہل چلی
ماہ سے ماہی تلک ظلمت زمانہ سی ٹلی
آشکارا ہو گیا راز خفی و ہم جلی
آئے میدانمین ذرہ پہنے حسین ابن علی

دام کے اندر قمر تھا اور باہر چاندنی

نور حق تھا چہرۂ انور سے روشن برملا
محو تھے قدسے زبا پر تھا کہ ای صل علے
کور شمسہ سے دبی خورشید کی صبح و مسا
نور رخ سے آفتاب چرخ پھیکا پڑ گیا

جسطرح خورشید کے آگے ہو مستر چاندنی

تھی ہلال آسا بشکل ماہ نو وہ نور بار
چاندنی ماری جسی زخمی کری وہ خون فشار
آئے جنگ بدر کی بس یاد جسدم اوسکو ور
اک اشاری مین نکل آتی میان سی ذوالفقار

جسطرح بدلی کی ٹکڑ لیے نکھر کر چاندنی

معجز شق القمر دیکھو اسی طرہ مین ہوا
رجعت خورشید تھی صہبا مین بہر مرتضے
فتح جنگ بدر کے باعث ہمین ہین مہ لقا
یہ رجز تھی لب پہ ہم ہین ماہ برج مصطفے

ماہ کا در ماہ ہے ہمسے مقرر چاندنی

چاندنی سے مہ تابان کا سینہ نور دین
نور سی گا وزمین کو شکل جو زا جوڑ دین

ناز پروردہ علیؑ کا فاطمہ کا لاڈلا + +
زیر طوبیٰ روز جبریل اونکو لیکر جھولتا

چشم جان و دل مین بچھلاتی تھے جنکو مصطفےٰ
ہاے اونکی نعش ہو اور ریگ دشت کربلا

دھوپ دکھلاتے جسے حیدر نہ مادر چاندنی

چادر مہ مدتون سے زیر استعمال ہے
فرش درگاہ مہ زہرا وہ ماہ وسال ہے

پھر بھلا نظرون مین نور حق کو وہ کیا مال ہے
یہ تو اک مدت سے بزم شاہ مین پامال ہے

اے فلک اب تو بچھوا دے بدلکر چاندنی +

ماہ سے انجم کبھی ہوتے نہین جیسے جدا
یاور شہ مثل پروین تھے تو وہ بدر الدجےٰ

تھے مہ زہرا کے عاشق کبک وش صل علےٰ
سایہ سان ہمراہ شہ تھی ہو جدائی دخل کیا

چاند تھا سبط نبی اور تھے بہتر چاندنی

چادر مہ مرہم کافور تھی اے بو العجب
چاندنی کی کھیت مین گلزار تھا زہرا کا سب

کربلا مین جب قلم وہ ہو چکا ہے غضب
ایسے گل زخم شہیدان کی کھلی ہنگام شب

ہو گئی مثل گل شبو معطر چاندنی

چاندنی کھلتی رہی یون شام کی گو راہ مین
تھا جہان تاریک چشم بانو ذیجاہ مین

غم سے گھٹ گھٹکر ہلال آسا یہ درد و آہ مین
کہتی تھی بانو کہ شبہاے فراق شاہ مین

دل پہ ہے قائم مقام نوک نشتر چاندنی

جنکے نانا نے کیا اعجاز سے شق القمر
فتح جنگ بدر کے باعث ہوے اونکے پدر

ماہ انور کے نہ ہے طالع کہ اوسکا ہو گذر
ذکر کیا نعش مہ زہرا سے سر کے تا سحر

تھی سلیمان کی قرین جون مرغ بے پر چاندنی

ہو نصیب دشمنان یارب مصیبت جو سہی
سازہا یحتاج کو محتاج تھے الحق سبھی

چادر تطہیر تھی بیبیات اک باقی رہی
عترت اطہار کی زندان مین کیفیت یہ تھی

تھا فقط نگرہ اک تبنم کا بستر چاندنی

بدر کی فتح اور ہو اشق القمر اونکے حضور
گھر مین نازل جنکے ہو تین سورہ و آیات نور

پاتے معراج اونکے در پر حضرت موسیٰ کا طور
پردہ پوشی امت عاصی کی تھی ورنہ ضرور

مرقد حر چاہ نخشب سے بھی اعلا ہو گیا | اوج پر تھا اختر طالع اوجالا ہو گیا
قبر حر مین ہو گئی زہرا کی چادر چاندنی

جلوہ گر تھا جس قمر کا نور کل افلاک مین | تھا شرف اوس ماہ کو بیت شہ لولاک مین
کیون نہ چھا جائے اندھیرا ہر دل غمناک مین | چاند زہرا کا چھپایا آسمان نے خاک مین
ڈھونڈتی پھرتی ہے اب تک اوسکو گھر گھر چاندنی

حلقہ ماتم ہے ہالہ ماہ ہے وقف بکا | باعث شق القمر آخر یہی تھا ماجرا
کیون ہلال اس غم سے گھٹ گھٹکر نہو بدر الدجی | اکبر مہرو کا نقشہ دھوپ مین جلتا رہا
لوٹتی ہے خاک پر اس غم سے اکثر چاندنی

اہلبیت پاک حق کی نور کی تصویر ہین | بالیقین شان نزول آیہ تطہیر ہین
پنجتن مثل حواس خمسہ شکر شیر ہین | احمد و حیدر بتول و شبر و شبیر ہین
آسمان خورشید و حسن ماہ اختر چاندنی

نور پاک پنجتن ہے صاف اس جا پر بہم | مہر و مہ قندیل پروین جھاڑ سیارے حشم
نور کا صل علی عالم ہے گویا مہبدم | روشنی بزم عزا کی لکھ سکے کیونکر قلم
ہون جہان انجم سپند اور دود مجمر چاندنی

تین دن تھا ہاے نے گور و کفن وہ مہ تھا | سایبان تھا آسمان اور فرش خاک کربلا
خرمہ و خورشید لیکن رات دن صبح و مسا | نعش شہ کا اور تو کوئی خرگیران نتھا
دھوپ تھی دن بھر نگہبان اور شب بھر چاندنی

چرخ نوچکر مین تھا اور زلزلے مین تھی زمین | کانپتا تھا عرش پر تھا نے تھی جبریل امین
لوٹتا تھا غم سے انگارون پہ خورشید مبین | روز قتل شاہ دین اجرام علوی تھے حزین
مہ کے دل پر داغ تھا اور تھی کمر چاندنی

جس طرح اعجاز سے واقع ہوا شق القمر | چاک یا جیسے ہو وقت صبح دامان سحر
رنج مین مہ پارہ احمد کے ہون شوریدہ سر | ناوک سوگ مہ زہرا سے زخمی ہے جگر
میری مرہم مین ملا دے اور دھو کر چاندنی

شام کے کفار کا مشہور ہے ظلم و ظلام | عالم ظلمات سے کچھ کم نتھا زندان شام
جب وہان جاتی تھی ہوتی تھی مہ چاندنی

داغ رنج ماہ دین ہر دلمین ہی ماہ منیر | ہین عزاداران حضرت اسلیے روشن ضمیر
قبر غنا ہے تماشا گاہ ہر برنا و پیر | اک مہ داغ غربا ہین کتنے جلوی ہین دیر
قبر پر باہر چراغان اور اندر چاندنی

خمسہ نظام بر سلام باکی

خاک ڈالے سے نہین چھپتی قمر پر چاندنی | رہتی ہی ہر حال مین مہ کی برابر چاندنی
چاندنی ہی فرش تھی اور مہ کی چادر چاندنی | شہ کے جسم پاک پر تھی جلوہ گستر چاندنی
مجرئی کیا نور تھا تھی چاندنی پر چاندنی

سایۂ ہمشکل احمد ہی مقصر چاندنی | گرد ہے پھیکی ہی پیش روی انور چاندنی
سامنے اسوا سطے ہوتی ہی ششدر چاندنی | مجرئی ہی ماند پیش روی اکبر چاندنی
چاند مہر فاطمہ کا ہے مصور چاندنی

عرش سے اوتری اگر ہو کہ منور چاندنی | ماہ دھولائے کنار آب کوثر چاندنی
چادر تطہیر سے کب ہو برابر چاندنی | رنگ بدلے روز اگر بہتر سے بہتر چاندنی
پای ہمشکل نبی سے ہو نہ ہمسر چاندنی

مرتبہ اظہر من الشمس اونکا ہی شام و سحر | جدا مجد نے کیا تھا آپکے شق القمر
رجعت خورشید کی باعث تھے حضرت کی پدر | جس جگہ مہتا بیان چھوٹین رخ خورشید پر
ماہ کا کیا منہ اور لائے کیا برابر چاندنی

رشک سے ہوتے مہ کنعان مقابل سرنگون | حضرت معصوم کا مل چار دہ ہون جو گنون
لال ہی گویا زبان کس منہ سے اونکا نام کون | مدح حسن یوسف آل محمد گر لکھون
ہو قلم خط شعاعی اور دفتر چاندنی

گنبد قبر اوسکے گرد نعش ہالا ہو گیا | نور ایمان حق مین نوری کے دوبالا ہو گیا

مہر کے چشمہ مین دھوای ماہ انور چاندنی

شام سے تھا شامیون کی تاک مین ناصبگاہ
گرد لشکر صورت ہالہ پھرا کرتا تھا ماہ

احتیاطاً اور اگر جاری ہوا فرمان شاہ
لی طلایہ کی جوان ماہ بنی ہاشم ذرا

روشنی لیکر بڑھی پیش دلاور چاندنی

نور یو نور علی نور اسلیے اونکو کہا
تھے اوجالے جو خدا کی گھر کے نور مصطفےٰ

ایک جلوہ سے منور ہوگئے ارض وسما
عکس خورشید جبین و ماہ عارض جو پڑا

آسمان پر دھوپ نکلی اور زمین پر چاندنی

جسکی مجسم نور سے روشن ہوا سارا جہان
تھا فروغ وادی ایمن زمین سے تا زمان

چاک چلتہ تھا تن پر نور پر مثل کتان
نور تن چھن چھنکے گریوں سے زرہ کی تھا عیان

چار سو چار آئینے سے تھی برابر چاندنی

لشکر انجم کی صورت تھا کروہ باوفا
عقد پروین اہلبیت اور ماہ دین تھا مہ لقا

وہ براق مصطفےٰ حضرت شبیہ مصطفےٰ
زیر ران شبدیز وہ تھا یال جسکے سنبلا

زین ماہ نو عنان جمز انتھی پاکھر چاندنی

مہر کی تنویر ہر ذرہ کی آب و گل مین ہے
روشنی شمع دین ہر گھر ہر اک محفل مین ہے

ایک پرتو مہر کا جیسے مہ کامل مین ہے
نور ایمان فیض حب شاہ سی ہر دل مین ہے

اک مہ ہجر امامت کی ہی گھر گھر چاندنی

دشت دنکی دھوپ مین گلزار ابراہیم تھا
چاندنی کا کھیت مشک خلد تھا صبح و مسا

نکہت پیراہن یوسف ہوئی موج صبا
نکہت باغ نبی سے بس رہی تھی کربلا

ہوگئی منقل مین کھیتی ہی معطر چاندنی

صاحب شق القمر کو ناز ہو لولاک پر
مرتضےٰ کا حکم ہو معجز نما افلاک پر

لوٹتا تھا ماہ اس غمسی حرس و خاشاک پر
فاطمہ کی بیٹیان بیٹھی تھین فرش خاک پر

شرم سے جاتی نہ تھی مذان کے اندر چاندنی

ہمنے مانا کو نہین ہی نور کو سایہ سے کام
لیک گردش سی گہن مین آگیا ماہ تمام

اسم اعظم نام ماہ دین ہی اللہ الصمد
ہیجدہ اعداد ہین نام خدا بالاے صد

فخر حسن اتفاق اوسکو نہو کیون لاتعد
ای خوشا طالع کہ ہی نام حسن سے ہمعدد ۱۱۸

کیون نہو روشندل ونمین نام آور چاندنی

بیزبان کی پیاس کا صدمہ ہوا شبیر کو
ماہ نے بہر پایا جب فرات وبر کو

التجا سے اوسنے بھیجا تاب پر تنویر کو
اشتیاق شیر جنت دیتی تھی بے شیر کو

قاصد نہر لبن تھی بہر اصغر چاندنی

نور اول سے محمد کے ہوا روشن جہان
آفتاب حشر ہونگے مہدی آخر زمان

راہ دین احمدی سیدھی ہی مثل کہکشان
احمد مختار ہین نور خدا کے آسمان

حیدر روز ہر اقمر شبیر و شبر چاندنی

آیا عاشوری کو جسدم قتل کا حکم یزید
یان صف ماتم بچھی تھا شامیونمین جشن عید

تھی سلح بندی کہین ترتیل قرآن مجید
شام سی سامان صبح قتل کرتے تھے شہید

نور کا تڑکا تھی بہر فوج سرور چاندنی

خار ہو سوسن بھی پروین بھی خوشہ چین بنے
کیا عجب گر ذرہ خاک شفا پروین بنے

صورت گلزار ابراہیم وہ تزئین بنے
روضہ سرور کے گلشن مین اگر گلچین بنے

بھر لے دامن مین گل خورشید انور چاندنی

ہی جو حب بو ترابی سے مخمر آب و گل
ہین ہلال آسا محب کا ہیدہ و لبس مضمحل

یون مصائب سی تو دل ایک ایک کی جاتا ہی ہل
ظلمت زندان عابد سی ہی زخمی انکا دل

ہی نمک پاش دل احباب حیدر چاندنی

شامیان تیرہ باطن کا اودھر وہ مکر و کید
جس طرح پالے پڑے صیاد کے بیچارہ صید

خانمان آوارہ گھر برباد اوسپر آپ قید
ہوگیا تھا خون غم سی خشک رنگت تھی سفید

فرش پر سجاد کا تھا جسم لاغر چاندنی

ہی بخت جای اخی صاحب شق القمر
فرش راہ قبلہ دین ہین وہان قدسی کے پیر

ذرہ پرور مہر کی فرمائین گر بچھر نظر
روضہ پر نور مولی مین بچھائی ہے اگر

اس سے بھی بڑھکر تعجب خیز ہی ایک اور بات | جبکہ سقائے سکینہ نے کیا قصد فرات
فرش ہوئی کوہنی پھولونکی چادر چاندنی

زخم تن سی مہ لقا تھی صورت شق القمر | چادر مہ چادر مرہم خوشی سے تھی مگر
نور یو یہ ہے بیان راوی باد سحر | کہتے تھے لاشے شہیدونکی ہوا ٹھنڈا جگر
مرہم کافور تھی ہر زخم تن پر چاندنی +

عین ایمان ہی زیارت ہر مسلمان کیلیے | فخر مولی کی حضوری کا ہی انسان کے لیے
وقف کے حق نے سعادت ماہ تابان کیلیے | رہروان روضۂ شاہ شہیدان کے لیے
فرش کرتا ہی قمر اک قدم پر چاندنی

سایہ کی ہمسایگی نانا کو جنکے ناگوار | آیۂ تطہیر کو عصمت پہ اونکی افتخار
بند رہتی تھی جبھی چشم فلک لیل و نہار | کربلا کی راہ مین زینب جو ہوتی تھین سوار
چاند کو کرتی تھی پنہان ابر بنکر چاندنی

کوچ ہوتا تھا اگر دنکو تو ہو جاتی تھی رات | دیکھ لے سایہ پری کی تھی کہان یہ کائنات
دور تک دیتے تھے پہرہ اہلبیت پاکذات | سامنے شاہ دو عالم روک دیتے تھے فنات
تھا تنی تھے راس و چپ عباس و اکبر چاندنی

گردش تقدیر سی نیرنگ دیکھے خوب خوب | یہ گھڑی دشمن پہ بھی لاوی نہ غفار الذنوب
کیون نہ سیل اشک مین یہ سنکے جائین لوگ ڈوب | ایکدن وہ تھا کیا جب ماہ زہرا نے غروب
گاہ منہ پر دھوپ تھی اور گاہ سر پر چاندنی

کب شب عاشورہ مین تاب مہ تابان رہی | حلقہ زن ہالے مین تا چشم قمر گریان رہی
چادر مہ نور یو مثل کتان پران رہی | لاش زہرا کے قمر کی دشت مین عریان رہی
لوٹتی ہی خاک پر اس غم سے گھر گھر چاندنی

گرد مہ ہالہ نہین یہ حلقۂ ماتم ہے آہ | ہر مہینے داغ بر دل شام سے تا بگاہ
گاہ ہی غرہ مین پھر ہی خاک بر سر پھر سیاہ | اوس مہ کامل کا یہ غم ہی کہ کشتہ رہو کر ماہ
ماتمی صف کیطرح بچھتی ہی گھر گھر چاندنی

یہ نہ سمجھا ماہ سے چھوٹی کیونکر چاندنی

ماہ ہی سوز جگر سے صاف چونہ کی ڈلی
آج کیا ہے روز شق قلعی قمر کی کھل گئی
تھا مسخر حل بنا پسکر مہ کامل جبھی +
جب سپیدی روضۂ شبیر مین ہونے لگی

گرد روضہ کے پھری چونہ مین ملکر چاندنی

جسطرح سے آنکھ دو ہین ایک ہی لیکن نگاہ
صورت پنجتن ایک معنا پنج ہین بے اشتباہ
رات دن شام و سحر ماہی سی لیکر تا بماہ
اتحاد پنجتن پر ملکے ہین چارون گواہ

دھوپ خورشید درخشان ماہ انور چاندنی

عمر و دولت غافلو دنیا مین ہی خواب خیال
بدر کامل صاف ہوجاتا ہے گھٹ گھٹکر ہلال
ہے مثل مشہور آخر ہر کمالے را زوال
مال و زر کیا چیز ہے بس چاہیے فکر مآل

فی المثل ہی چارون کی ای تونکر چاندنی

قوس ابرو ابر مین اور بدر مین وہ تھی کمان
تھا شب معراج مین قوسین کا اوسپر گمان
گہ ہلال عید تھی وجہ فروغ آسمان
ابرو ماہ بنی ہاشم سے روشن تھا جہان

بدر سی اس ماہ نو مین ہی فزونتر چاندنی +

روح کوکب جسم خاکی مانع ادراک ہے
لوث ہی کچھ جسم سے جانکو نہ مطلق باک ہے
نور تو ہے نور اور جو خاک ہی وہ خاک ہی
خاکسار ونکا ہر اک دھبہ سی دامن پاک ہی

گرد آلودہ نہین ہوتی زمین پر چاندنی +

ہے ولای اہلبیت مصطفے جنت کی رہ
غم نہین عصیان سی پیش آئے اگر روسیہ
ماہ جب سے قبر مومن ہوگئی تختہ کاہ
پنجتن کا داغ ماتم ہے وہ ماہ چاردہ

بنگئی تاریکی مرقد سراسر چاندنی +

آب کوثر کیون نہ جینے کی تمنا مین پیا
مثل عیسی کیون نہین نادعلی پڑھکر جیا
خضر نے گر مشورہ یہ ہی دیا
نام روشن کیون نہ حیدر کا سکندر نے لیا

پردۂ ظلمات مین جاتی مقدر چاندنی

نور یو کیسی معور تھی وہ عاشوری کی رات
کوئی سمجھا تھا شب قدر اوسکو کوئی شب برات

چاندنی کا کھیت رہجائے کٹے زہرا کا باغ
ماہ دین چھپ جاہی چمکائی قمر سینہ کا داغ
روشنی شامی کرائین تیرہ باطن بد دماغ
اہی فلک اندھیر ہی عابد کا زندان ہیچراغ
اہی زمین کیا قہر ہے فرش سنگر چاندنی

فرض کیجے گر ہلال دین رسول اللہ کو
چودھوین مہدی مہ دین بدر کامل دیکھ لو
اسلیے نور خدا کا پرتو اسے مومنو
تاکمال چاردہ معصوم روشن سب ہی ہو
چودھوین شب کو رہا کرتی ہی شب بھر چاندنی

نور مقدم سے ہوا حضرت کے روشن اک جہان
آسمان ہی زمین بدعت سی پاک اور ظلم سی صاف
صبح صادق ہو فروغ مہر کا جیسی نشان
مہدی دین ہین نہان فیض ہدایت ہی عیان
چاند جیسے ابر مین اور جلوہ گستر چاندنی ؛

کسکو یہ معلوم تھی تقدیر علام الغیوب
فلزم رشک مصیبت مین ہر اک جائیگا ڈوب
پیر گردون دور مین دیکھا تری اندھیر خوب
ہوتے ہی طالع کیا ماہ جوانی نی غروب
چار دن بھی دیکھنے پائے نہ اکبر چاندنی

تیرہ دل سی نور یونکو ہی ازل سی عار و ننگ
ہین جو وہ سایہ تو یہ ہین نور وہ شیشہ یہ سنگ
شامیون کی ہی فرشتون تک غرض عرصہ تنگ
ہر مہینے دشمنان دین سی ہی سرگرم جنگ
خیمہ پر رکھتی ہی ماہ نو کا خنجر چاندنی

رجعت خورشید اور شق القمر اعجاز تھا
عقل کل کیا کارفرمای ازل ہمراز تھا
صاحب لولاک پر اونکو نہ کیا کیا ناز تھا
عرش اعظم جنکے گھر کا فرش یا انداز تھا
فرش کی خاطر نہ تھی اونکو میسر چاندنی ؛

فتح جنگ بدر سے وہ شہرہ آفاق تھے
صف شکن تھے من چلے تھے جنگ کے مشتاق تھے
غازیون کی قاسم جنت یہ استحقاق تھے
حلۂ نورانی فردوس کے مشتاق تھے
دیکھکر عاشورہ کی شب کو دلاور چاندنی

اس قران سعد سے کیونکر نہ وقف یاس ہون
نور عین شیر حق جب ماہ دین کے پاس ہون
شامیان تیرہ باطن تا بلا وسواس ہون
شمر نے چاہا کہ حضرت سی جدا عباس ہون

پیری مین شباب یاد جب آتا ہے
دل مثل حباب پھوٹکے بہ جاتا ہے
اکبر کی جوانی کا قلق ہے رعنا
نوشاہ کا غم اور بھی رُلواتا ہے

ایضاً

اکبر کا قلق جہان مین ہے عالمگیر
روتے ہین بہشت مین بھی اکثر شبیر
اکبر کا الم نام خدا ہے ہر دم
آخر دم ذبح بھی یہی ہے تکبیر

ایضاً

تل رکھنے کی واللہ نہین دل مین جا
نور خورشید سے ہے روشن ذرّا
یہ عالم حب پنجتن ہے یعنے
کوزے مین سماتا نہین جیسے دریا

ایضاً

سیراب ہوا فرات پر لشکر شام
پیاسے رہے تین روز دریا پہ امام
اسرار یہ تھا کہ ساقی کوثر تھے
القاسم محروم بنی کا ہے کلام

ایضاً

شادی رچی مہندی لگی سہرا بھی بندھا
کام آیا بروز عقد لیکن دولھا
القاسم محروم بنی کا ہی قول +
یہ شادی مرگ عقد سے عقدہ کھولا

تمت

خمسۂ نظام بر سلام دبیر

داغ بر دل ماہ ہی اور خاک بر سر چاندنی
چاک ہی مثل گتان جسم قمر پر چاندنی
ماہ ہے حلقہ زن ہالہ مگدر چاندنی +
مجرتی ہے سوگوار ماہ حیدر چاندنی
اشک ہی شبنم بکا کرتی ہی شب بھر چاندنی

ماہتاب دین پیمبر تھے تو حیدر چاندنی
نور حق کے سامنے کیا ہو سنور چاندنی
چادر تطہیر ہے اور ہو برابر چاندنی
فرش ایوان علی سے کب ہو ہمسر چاندنی
چاندنی جھاڑون تو جھڑتی ہی زمین پر چاندنی

عثمانؓ غنی ست باذل و مرد خدا
در آب و گلش بود سخاوت رعنا
اعداد حروف نام عثمانؓ کن جمع
از دیدۂ حق ببین کہ پیداست سخا

قطعہ

چون محمد روان و قلب علیؓ ست
بوتراب ست قالب اسلام
چشم صدیقؓ گوش او فاروقؓ
ہست عثمانؓ چون زبان در کام

رباعیات در شان اہلبیت علیہم السلام

رونا غم شبیر مین عادت یہ ہے
بس اپنے طریق مین عبادت یہ ہے
بیداری مین گریہ خواب مین ہی رونا
ای مومنو رویں کی شہادت یہ ہے

ایضاً

مومن کی نجات ہے رہے گر مغموم
سنے ماتم شبیر کی بخشش معلوم
دنیا مین کیا اگر غم سر دین ؛
غم دین مین ترا کہا کھینگے شاہ مظلوم

ایضاً

بیغم غم شاہ سے نہین کوئی پیر
اکبر کے قلق مین نوجوان ہین دلگیر
ہین سوگ مین ناموس کے اہل عصمت
نالان غم اصغر مین ہین اطفال صغیر

ایضاً

شبیر نہین جو جان کو فدیہ کیجے
شامی بھی نہین جو اونکو کشتہ کیجے
رعنا قلق شاہ فقط باقی ہے
آنکھین جب تک ہین خوب دیا کیجے

ایضاً

شبیر نہین نہ عترت کرب و بلا
شامی بھی نہین جو اونسے لیجے بدلا
باقی ہے غم شاہ بس ای مردم چشم
دل کھول کے خوب رو دو ہر صبح و مسا

ایضاً

ایضاً

یوسف کا جمال تھا تو حب یعقوب
نوح کا حلم تھا تو صبر ایوب
مقصود دو عالم ہین علی نام خدا
محبوب الہی کے علی ہین محبوب

ایضاً

بھائی تھے نبی کے پسر بو طالب
اللہ کے شیر تھے علی غالب +
دو آنکھہ کی اک نظر ہو جس طرح نظام
یک جان تھے نبی علی مگر دو قالب

ایضاً

افضل ہین سلیمان سے گدایان علی +
یوسف سے عزیز ہین غلامان علی
خورشید کرم ہین بوتراب اے نظام
ہے وزنہ خاکسار مردان علی

ایضاً

بر بارگہہ علی ملک گرد سجود + +
بر نام مبارکش بخوانیم درود
عادل بدو دال نام نامیست بعدل
در پنجتن ست زین دگر پنج فزود

ایضاً

گوہر سے زمانے مین صدف کو ہے شرف
بیمغز ہے استخوان جو نے در ہو صدف
پیدا ہوے کعبہ مین علی نام خدا
کعبہ جو صدف ہے تو علی در نجف

ایضاً صحابہ کرام

وصف بوبکر فخر یار و اصحاب
یکسانست ز طفلی و بہ پیری شباب
اعداد حروف بکر و نے صفر ببین
رعنا ز احد عشر و صد گیر حساب

ایضاً

از ذات عمر کہ یافت شوکت اسلام
حقا کہ بدست از ازلش شاہی رام
از حرف عمر بر آر اعداد و ببین
شاہیست کہ در گدائیش یافت نظام

ایضاً

ہمنام خدا کے ہین علی نام خدا | حیدر اسد اللہ ہین ای صل علی
یان شیر نیستان تو ہی شیر قالی | ہے شیر ژیان اونکے مقابل چیتا

ایضاً

از بار غم جہان سبکدوش کنی | درماندہ شدم بعرض من گوش کنی
ای صاحب حل مشکلات عالم | بیچارہ شدم باز فراموش کنی

ایضاً

از بسکہ بفکر اینم و انم حیران | ہم چارہ کار خویش ہرسو جویان
جز یار گہت نیست مرا عقدہ کشا | بکن مشکل رعنای پریشان آسان

ایضا

ہے نام خدا شان خدا شان علی | انور جہم جہان کی جان ہی جان علی
گر بعد نبی فخر دو عالم کہیے | شایان ہے شایان ہی شایان علی

ایضاً

ہے ورد مجھے آٹھہ پہر یاد علی | اسم اعظم ہے حرز جان نا د علی
حیدر در شہر علم دین ہین رعنا | دیوارین ہین اس شہر کی اولاد علی

ایضا

ہر وقت خدا کو کرتے تھے یاد علی | راضی تھے رضا قضا پہ تھے شاد علی
حیدر کے سوا مالک کونین ہے کون | ہین دست خدا نبی کے داماد علی

ایضا

محبوب نبی تھے عاشق زار علی | ہین احمد مختار کے مختار علی
کفار کے سر پہ دست مومن مین ہین | شمشیر ظفر حیدر کرار علی

ایضاً

فردوس کے ہین رونق گلزار علی | گلزار خلیل مین تھے گلنار علی
آنکھون مین محبون کی بسین گل تر | ہین دل مین عدو کے صورت خار علی

ہی یمن و فیض مقدم و رنہ یون لاکھون سنا رہے تھے
بڑہا ہی پایہ وسی سے اونہین کی رتبہ فرقد کا

قضا و قدر ہی عین رضاے رحمت عالم ✤
نہین ہی اسلیے تیر قضا محتاج کچہ رد کا

ازل سی ہی او سیکے ہاتہ مین شیرازۂ امکان
مجرا کرنے والا بھی وہی ہے اس مجلد کا

منافق اور مومن کو محک تھی آپکی صحبت
مثال آینہ کہلتا تھا جوہر نیک اور بد کا

نہ دیکھا کوہ سیم و زر کو جنچتے اونکی نظر مین
غنا سے سنگریزہ مرتبہ سمجھے زمرد کا

ازل سے تا ابد وہی معلم عقل کل کا ہی
وہ ہی مشتاق تعلیم اس خط لوح زبرجد کا

دو عالم ہین دو حرف کن سی کن دو لب سی نکلا ہی
مشیت مین خدا کی کام تھا کیا کاوش و کد کا

وہ شاہ انبیا نائب جناب کبریائی ہین
جہان مین ہر نبی کو فخر ہے اونکی خوشامد کا

پڑہی معنی و رمز وحی عقل کل نی یون اونسی
سبق خوان جسطرح ہوتا ہی کوئی طفل ابجد کا

فیوض ظاہر و باطن کا مطلق ہے وہی مبدا
ازل سی تا ابد منعم وہ ہے انعام بیحد کا

نجات عاصیان ہی منحصر تیری شفاعت پر
بروز دستگیری آسرا ہے بس ترے ید کا

بھروسا ہی ترا بس مجکو اپنی کامیابی پر
مکفل ہے تو ہے درگاہ رب مین سبکے مقصد کا

زبان پر ہو درود اور آنکھ سی ہو دین روان اشکو
روان جسدم روان ہو جبہہ ساہون تیرے مرقد کا

احد تک کچہ نشان عالم امکان نہ تھا رعنا
یہ موجودات صدقہ ہی فقط اک میم احمد کا

قبول خاطر اقدس نہو کیون عرضۂ رعنا
واما السائل آیا ہے حسن خلق احمد کا

مناقب در شان جناب امیر حضرت علی علیہ السلام

رباعیات

جس نام سی ہے شفا وہ ہی نام علی
مفتاح در دین کی ہے صمصام علی

ہے ساحت عرش اونکا صحن دیوان
کرسی جسے کہتے ہین وہ ہے بام علی

ایضا

خبر جہان نے دی، زیب مکان امت سے
شگوفہ خلد سے رضوان بھی لایا پیش نظر

کہا یہ مالک دوزخ نے دور سے بادب
ہے تیز نار جہنم تمہارے دشمن پر

سنایا حوروں نے سہرا ادب سے کر مجرا
سلامتی دو عالم کے ہو تمہین مظہر

چلی ہوا ہی خنک یہ شجر سے طوبی کے
شگفتہ غنچہ ہو جیسے ہمین باد سحر

نثار لقد بنجوم فلک ہوا یا تنک
فلک سی عرش نمک فرش ہو گئے اختر

دیا حضور مین آمژدہ مبارکباد
دبیر چرخ کا یعنی یہ قطعہ لایا نظر

ازل سے تا ابد تمسے ہے جہان آباد
تمہارا سایہ رحمت ہے تاج خسرو بر

نثار جان و دل اہل عالم امکان
ترے وجود مقدس پہ ہو لصلوت نذر

قصیدہ

مہ و خورشید فدہ ہی جمال روی احمد کا
جہان کا نور ہے اک پرتو نور محمد کا

نہ تھی آگے شب قدر راب جو ہی قدر و شرف اوسکو
سبب ہے پڑا ہی سایہ اونکی زلف اسود کا

وہان جب تھے تو مثل ابر رحمت تھا یہان سایہ
یہان آئے تو اوس عالم مین ٹھہرا سایہ اونکا

شب معراج گذری فرش سی تا عرش اکدم مین
نہ گذرا دل مین کچھ بھی وسوسہ افلاک کی سیر کا

کہان ایسی ہوئی معراج ابراہیم و آدم کو
بڑھایا آپ نے ہی مرتبہ اپنے اب وحد کا

شب معراج حضرت انبیا بولے یہ حسرت سے
یہ کچھ شان نبوت سب ہی مظہر شان ایزد کا

زمین و آسمان کا فرق ہی عرش و کرسی مین
دوبالا مرتبہ ہی اونکی مسند اور مسند کا

حیات سرمدی ہی روح حضرت کو دو عالم مین
خلاف اسکے عقیدہ دے خدا ہرگز نہ مرتد کا

میان خالق و مخلوق ہی اک واسطہ اونکو
وجود پاک مین ہے سلسلہ حرف مدد کا

ہے اسماعیل سی شان نبوت آپکی بالا
یون ہی کبھی سی رتبہ کم نہین ہی اونکا مرتد کا

بنی ایسا ہوا ہی اور نہوگا حشر تک پیدا
یہی ہی اعتقاد و قول و ایمان پیرو مرشد کا

نہو متروک مجھسی کوئی سنت تیری صدقے
بجا لاؤن رہون غیر موکد اور موکد کا

مین ہندی ہون و لیکن فیض پایا میر آسان سے
معرب کیا جیسی سہل ہے لفظ مہند کا

ہی ترے لطف سے گلزار عالم امکان ++ کرم سے آپکے باغ جہان ہے تازہ وتر
نہال دین کو ہے سبز بختی جاوید نگاہ آب بقا سے ہے خضر کے برتر
بہا تھا ایکی انگشت سی جو آب زلال اوسیکا قطرہ ہی تسنیم و زلزم و کوثر
تمہین ہو باعث ایجاد عالم تکوین + تمہین ہو صاحب لولاک حضرت سرور
بسا خیال مری دلمین قد موزون کا کیا ہی یا کہ عنقا نے میرے دل مین گھر
وہ قد ہے صورت شمشاد یا کہ نخل مراد جھکا یا طوبے و سدرہ نے جسکے آگے سر
ہے سر خزینہ اسرار و معرفت یکسر ہین مہر و ماہ و شب قدر صدقے اوس کے
اوڑایا خاکہ فلک نے بنا کے کاہکشان ہی فرق بانگ سی ارض و سما کا تاجور
اوسیکی شانین ہے ادنا الصراط آیا اوسیمین سالک و عشاق کی ہین دل شدید
نہین ہے کوئی شب قدر لیک سایہ زلف خدا رسی کی کمندین ہین زلف پر عنبر
نہ موشگافی مضمون کا ہے یہان یارا نہ شعر طبع سے موزون ہو بہر وصف گہر
جہان مین نام ہی سنتے رہی ہین عنقا کا مگر کسینے نہ دیکھا نہ ہے کچھ اوسکی خبر
ادب سی پانون کو چومون لگاؤن آنکھو نسی رکھون مین سر پہ سر فخر سے بدیدہ تر
مین خاک پا کو کرون طوطیای دیدہ جان کہ سیر ہے مجھے ہر دو جہان کی مد نظر
چلے نہ گلشن ہستی پہ پیری باد خزان نہ آئے گلشن امت پہ اونکی جب صرصر
لقب ہی ہاشمی و مطلب ابوالقاسم ہے اسم اعظم احمد خطاب پیغمبر
کہا ہے وحی مین مزمل اور کبھی طہ ہے ق ن الم بھی مضمر +
سناؤن حال مین معراج کا تجھے اونکی یہ راز کھولون مین برستہ تجھے اے مضطر
ہوتی کسیکو نہ معراج اور نہ ہو ایسی نبی بھی ایسا ہوا ہے نہ ہوگا تا محشر
بلایا حضرت باری نے جبکہ جانب عرش چلے تو فرش سے تا عرش ہو گیا اطلس
ہوے براق پہ بہر عروج جب وہ روان ہوئی روان کو روانی سے آپکی نہ خبر
کہتے وہ عالم امکان سی لامکان دم مین کہ جیسے شرق سی لے غرب تک پہر آئے نظر
تھے انبیا سر تسلیم کو جھکاتے ہوئے صف ملک تھی ادب سے جلو مین تو پر

اجابت آن کے صدقے ہو رونمائی پر | کہے یہ رحمتِ غفار فخر سے بڑھ کر

بصورتِ تو نگاری آفریدِ خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ترے جمال نے ہر دلمین کر لیا ہے گھر | ہر ایک دیدۂ حق بین کا تو ہے نورِ نظر
ہوا ہے اور نہو گا بھی تجھسا پیغمبر | جبھی ازل سے ہی ورد نظام آٹھ پہر

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

تمت

قصیدۂ ناتمام

کونسا دن ہو وہ فخرِ ملک و جن و بشر | کہ کروں ہند سے بطمانے مدینے کا سفر
خوابِ غفلت سے کہین چونک اوٹھون وقتِ سحر | دوش پر کلبۂ احزان سے اوٹھاؤن بستر
من و سلوی مری کھانیکے لیے موسی لاتین | مائدہ عیسی بھی افلاک سے اوترے لیکر
خوانِ نعمت کو کروں دور سے جھک کر تسلیم | ردِ دعوت نکروں لبیک لٹا دون تمپر
گو نہین شرمانمک مجسے ادا ہو سکتی | پر مین ایسا بھی تو زنہار نہین تن پرور
خوانِ یغما سے تیرے رزق مجھے دے رزاق | کیا مین کمظرف ہون جو اور کا ہون دست نگر
رہنمائی کو جو خضر آئین مری بر سرِ چشم | پر ہدایت مین نہین آپ سے کچھ وہ بڑھکر
ساز بیسازی ہو ساماں ہو بیسامانی + | دمبدم آہ کا نعرہ ہو مرا کوس سفر
ہمسفر دھوم سے ہمقافلہ عصیان ہون | نقدِ ایمان مجھے کافی ہے نہین حاجتِ زر
آبرو خاک رہ غازہ سے ہو گی میری | پانون کے آبلے ہون مردمکِ دیدۂ تر
پشت ہو بار ندامت اگر میری دونا | سمجھون تعظیم بجا لایا ہون ہو فخر اوسپر

ایضاً

کدھر ہے نکہتِ روحِ روانِ پیغمبر | غذائی روح و دل و دین شمیم جان پرور

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

نگاہ جب شبِ معراج میں پڑی ناگاہ
کہ ایک نور کا پتلا ہے جیسے چاردہ ماہ
ملک جلو میں ہیں حوروں پہ تخت تخت شاہ
یہ بولے دیکھتے ہی آدمِ صفی اللہ

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

مسیح کر گئے دم آ کے اسمِ ربانی +
ادب سے چوم لی یوسف نے بڑھ کے پیشانی
سپند لائے جلانے خلیلِ یزدانی +
درود پڑھکے یہ کہتے تھے آدمِ ثانی +

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

در آئے خلد میں گلگشت کے لیے جو حضور
ارم تھا رونق تازہ سے ایک عالمِ نور
کہیں نبی کہیں قدسی کہیں جماعتِ حور
کہا یہ دیکھکے ہر ایک نے بفرطِ سرور

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

بڑھے جو عرش سے طے کر کے آپ چند حجاب
سنا تعال تعال ای نبی شتاب شتاب
ادب سے پہونچے جو محبوبِ حق قریبِ نقاب
جنابِ حق سے ہوا تب حضور کو یہ خطاب

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

میں پل صراط پہ ٹھہرونگا جب کے روزِ جزا
تماشا دیکھونگا اک اک کے حسنِ صورت کا
نظر پڑیگا مجھے جبکہ آپ کا مکھڑا
پڑھونگا شعر یہ ہر بار کہکے صل علے

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

پے شفاعتِ امت بعرصۂ محشر
کمال ہونگے مشوش تمام پیغمبر

ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

مین ایک شب کا بیان تمسے کیا کرون حضرات
ردای سرخ تھی کاندھے پہ اور چاندنی رات
ہوا غرض رخ روشن کے آگے بدر کو مات
صحابہ بولے معاً بھیجکر درود و صلوات

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

شکار مردم دیدہ ہوئے غزال حرم
خدا رسی کی کمند مین ہین گیسوی پرخم
خلیل خلت و یوسف جمال و عیسے دم
جبین پہ صاف ہی ابرو کی بیت مین یہ رقم

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ہزار مانی و بہزاد نے لکھے نقشے
پر ایک خاکہ تلک خاک اونسے بن نہ پڑا
ہوا بصورت تصویر اونکو جب سکتا
زبان حال سے وہ دونون یون ہوے گویا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

پری پرون سے ملک بال حور گیسوسے
مزار پاک پہ جاروب کش ہین ہر سوسے
مہک رہا ہے مدینہ بہشت کی بو سے
بپا ہے شور یہ کوثر فلک لب جو سے

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

نبی کا تھا جو حقیقی تمام حسن و جمال
کبھی نہ دیکھ سکا اوسکو کوئی اہل کمال
کیا بھی دیدۂ حق بین نے خواب مین جو خیال
تو بیخودی مین یہ آیا زبان پہ شعر مثال

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

احد مین اور ہی احمد مین حرف فارق میم
یہی ہی وحدت و کثرت مین باعث تعمیم
جمال مظہر حق مین ہی نور ذات قدیم
خدا شناس اسیوجہ کرتے ہین تسلیم

ہزار ہیجدہ عالم ہوتے ہین جو پیدا
سنا نہ کان سے ابتک نہ آنکھ سے دیکھا
تمہارا ہی شہ لولاک ہے یہ سب صدقا
نہین خدائی مین تمساوہ تم ہو مستثنا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

عجب حسن خداداد ہے یہ صل علے
وہ نور پاک کہ روشن ہی جس سی ارض و سما
نہین جو سایہ تو نور خدا ہے نام خدا
اسی سی اول ما خلق حق ہے فرمایا

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

مسیح دم پہ ہین یوسف ہین حسن پر مغرور
غلام خلد کے غلمان کنیز آپ کے حور
ازل سے دیدۂ حق مین جو آپ تھے منظور
تو نور ذات نے آخر کیا اوسی مین ظہور

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

کیا اویس سی حضرت نے خواب مین یہ سوال
نبی تھی اور بھی کیون ہمسے ہی سوال و صال
کہا اویس نے ای بادشاہ حسن و جمال
مین کون تم تو ہو محبوب ایزد متعال

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

بڑھا جو حسن کا یوسف کے ایکدن مذکور
تو دل گرفتہ ہوے سنکے اوسکو شاہ غیور
معاً امین یہ لاتے پیام رب غفور
ذرا جمال کو دیکھین تو آئنے مین حضور

بصورتِ تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

جمال صورت و معنی ہوا و سپہ خلق عظیم
خدا کے پیارے ہون بندون مین واحب التعظیم
شفیع امت و ختم الرسل رسول کریم
ہر ایک سورت فرقان مین آیا وصف عمیم

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا

مجھی سے ہے فخر فخر انبیا کی بس حضوری سے | فراغ دل سے گزران زندگی کا کوئی دم کر لے

حسد ہو خضر و عیسی کو مری عیش مخلد کا

مرے تعین مدینے کی ہے خاک اکسیر اے مولے | حیات سرمدی سے ہوں اگر در پر ترے کشتا
بلا سے بے نشان کا گور نہ بنواتے کوئی روضا | مدینے کی زمین کی گور نہ لائق ہو مرا لاشا

کسی صحرا میں دانکی طعمہ ہو نمین دام اور دد کا

مجسم معصیت کشتی ہین جسکو سودہ ہے عنا | کجا یہ روسیہ اور خاک پاک شیر و بطحا
زہے قسمت خدا دکھلائے گر وہ روضہ اے مولے | مدینے کی زمین کی گور نہ لائق ہو مرا لاشا

کسی صحرا میں دانکی طعمہ ہو نمین دام اور دد کا

ہوای طوبی و سدرہ اوٹھادے مزرعہ دل سے | یہی ہے آرزو بس ہم صفیرون مین رہون اپنے
دم آخر پر مرغ روح بھی گر ہو ترے صدقے | تمنا ہے درختون پر ترے روضے کی جا بیٹھے

قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

خیال رشک تھا گو مجکو مدح ذات حضرت سے | صلہ صل علی حق نے دیا پر فرط رحمت سے
بڑھا قرب نظام مدح خوان مخدم نبوت سے | خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے

زبان پر میرے جسدم نام آتا ہے محمدؐ کا

ملائک وجد مین اور حال مین کل انبیا دیکھے | حضور کبریا جسوقت رعنائی پڑھے خمسے
بڑی ہے بات چھوٹا منہ نبی کی شان کے صدقے | خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے

زبان پر میری جسدم نام آتا ہے محمدؐ کا

ترجیع بند نعت

بجسم خلق ازان دم کہ جان دمید خدا | کسیکہ منظر ذاتش بود ندید خدا
بخنم گوہر پاک تو چون رسید خدا | چنان ز صنعت از جای خود رمید خدا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

تری خواہش کرے تیرا قضا کو حکم گردد کا

شہ لولاک تم ہی مظہر کل ہو بصد ایقان ۔ تمہی ہو باعث ایجاد و ختم رحمت یزدان
رہے دور تسلسل لاکھ ہو گردورۂ دوران ہوا تجسا نہ ہو سکتا ہی میرا ہی یہی ایمان

نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

نہ خالق نے کیا پیدا ترا ثانی شہ ذیشان نہ منظور جناب کبریا تجسا بنی انسان
معاذ اللہ وحی آسمان لائین بصد برہان ہوا تجسا نہ ہو سکتا ہی میرا ہی یہی ایمان

نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

نئے جوہر دکھاتی ہی اردو مین صفت تیری تمام اب فارسی کی دیکھنا ہو جائیگی ترکی
یقیناً گھاٹ سی بھی اب تو جیحون کی یہ گذریگی تری تعریف سی میری زبان مین آئی ہی جبسے

صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا

کیے اس دھوم سی رعنائی ہر ایک بند کی جمسے سلف کی شاعرونکی روح شاید خوف سے کانپے
ہوئی مقبول ہی امید مجکو حق کی جانب سے بھیئن گے مثل تقویم کہن دیوان ہزارونکے

ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجدد کا

نہایت اتو شوق آستانہ دلپہ ہی غالب مری روح روان روضہ مین ہی اور ہند مین قالب
اشارہ ہو تو خضر راہ ہون ابن ابی طالب ہوئی ہی ہمت عالی مری معراج کی طالب

میسر ہو طواف ای کاش مجکو تیری مرقد کا

مدینے کی چلونگا سر کے بھل والہ گلیون مین کبھی کھونگا سر پر زائرونکی لیکے نعلینین
کبھی پلکون سی مین جھاڑون حرم کی در کی مخمل سی کبھی نزدیک جا کر آستانی پر ملون آنکھین

کبھی گرد در میخون مین کرون نظارہ گنبد کا

نہین جب الوطن اب ہند کی رہنے سے ہم گذری تمہاری شوق مین ہم کیا کہین جو جو ستم گذرے
زیادہ گو نہین باقی بلا سی کم ہی کم گذرے فراغ دلسی گردان زندگی کا کوئی دم گذرے

حسد ہو خضر و عیسی کو مری عیش مخلد کا

نہ لون تخت سلیمان سایۂ دیوار کے بدلے کرونمین آٹھون جنت صدقے اک تیرے مدینے کے

ہوا شق القمر سے ماہ کامل اور بھی رخشان
بڑھا رجعت سے خور کا مرتبہ پھر کیوں نہو نازاں
یہ انجم مہربانی کی نظر سے ہین تری تاباں
تری پابوس سے ہفتم فلک پر منزل کیوان

ترے سجدے سے ہشتم آسمان پر فرق فرقد کا

خداوند نعم آپ اور رب منعم ہمارا ہو
طلب نعمت کی پھر کفران نعمت ہے جو سچ پوچھو
اجابت اور رحمت وقف دعوت ہین تری ہر دو
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہے بندونکو

ترا دست دعا ضامن ہے جب سے کل کی مقصد کا

شفاعت سے در آئینگے مسلمان بزم جنت مین
بنی کے بہشتی ہونگے مہمان بزم جنت مین
رہینگے نام کو باقی نہ ارمان بزم جنت مین
ہونگے جس گھڑی عشرت کے سامان بزم جنت مین

کھلے گا حال امت کو ترے انعام بیحد کا

بھلا زاہد گنہگارونکی کیا جانے حقیقت کو
گر وہ سمجھین وہ عصیانمین شفاعت اور رحمت کو
نہین گر اب یقین تو دیکھ لینگے خود قیامت کو
لب کوثر فشان واہونگے جب عرض شفاعت کو

تماشا گاہ محشر مین ملینگے نیک منہ بد کا

خدا نے شرط تھی روز الست اوسپر جو لکھوائے
رہے قالو بلی تا یاد تھی یہ علت غائی
یہان تو سنگ موسی بھی خجالت سے ہے بیضائی
رہا کعبے مین تیرے روضہ کے اوپر بخار پائی

اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا

نظر آتا نہین خورشید کا شپر کی عادت مین
جہالت ڈالتی ہے کور باطن کو ضلالت مین
رہے بوجہل بھی اور بولہب دونو قساوت مین
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین

محل باقی رہے اللہ کے قول موکد کا

قضای مبرم آکر صاف پھر جاتے جو تم چاہو
لب معشوق کیا گوشہ بناتے اپنے چلے کو
ذرا چٹکی سے بھی تیر قضا نکلے تو یہ سمجھو
نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو

تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گرد کا

جو لوای صاحب لولاک گرم ناز ابرو ہو
لب معشوق کیا تیر نگہ تیر ترازو ہو
خدا ناخواستہ گر دفتا غیر رضا جو ہو
نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو

وصی تک جنکی ہون متشکل کشا اونکو نہ کم سمجھو
کشادہ عقدہ باطن مین کافی نام حق اونکو
کھلا کرتا ہی بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

وہ امی تھے مگر نام خدا ہی تھا سبق اونکو
مثال آینہ روشن تھے سب جوہ طبق اونکو
کرو انصاف حل و عقد مین کیون ہو فلق اونکو
کشادہ عقدہ باطن مین کافی نام حق اونکو
کھلا کرتا ہے بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

فروغ ذات تھا کیا خلقت اول وجود اونکا
غرض تھا مظہر کل باعث ایجاد وہ گویا
بقای ذات سی ہی آپ کی کل کے بقا حاشا
وفات ظاہری سی جوہر جان مین نہ فرق آیا
وہ جسم پاک گو محسود تھا روح مجرد کا

بعینہ ہے سلامت جسم اطہر پہلے تھا جیسے
مکان بدلے تو بدلے پر مکین کیونکر بدل جائے
حلف سے تیسون سیپارون کے کہتا ہون جو تو سمجھے
نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھر جانی سی ارکان کی
نہ افزون رتبہ قرآن مجرا سے مجلد کا

پر جبریل جلجائین جو سبقت کی تمنا ہو
یہ آدم کے نہین جنبت جو کچہ شیطانکو یارا ہو
بلائین بیچ مین پڑجای سر ٹکرای سودا ہو
گر افعی سنکے جاسکے اودھر شیطان اندھا ہو
ملا ہی قصر اخضر روح کو اوسکی زمرد کا

وہ جیتے جی خدا سی اور خدائی سی رہا شامل
قیامت مین بھی ہوگا ہر دو جانب مقتدا شامل
یونہین وہ عالم برزخ مین بھی ہی باخدا شامل
اودہر اللہ سے واصل ادھر مخلوق کا شامل
خواص اوسن برزخ کبری مین تھا حرف مشدد کا

بہت آینہ مین گر پرتو شمع ایک بیٹھے الو
تو ساری آنکھون مین جا بجا وہ عکس پیدا ہو
یونہین وہ مظہر ذات و صفات حق ہوتے تو
گذر وحدت سی کثرت مین نہوتا ذات مطلق کو
نہ بنتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

دم عیسی کوئی بھرتا ہی کوئی خضر کا دم بھرتا
نصیری کیطرح بندہ علی کا ہو کوئی دیکھو
نہ جای فخر ہے فخر رسل کا ہونمین کلمہ گو
بھروسا ہر کسیکو اک حصار عافیت کا ہو
مجھے نام مبارک کا ہے ذوالقرنین کو سد کا

بہارِ آفرینش ایک بوٹہ اونکی مسند کا

کری کعبہ مین سر کے بل منات و لات اور عزا
ہوا اک تہلکہ بنیاد کفر و شرک مین برپا

عرب سے تا عجم بس رفتہ رفتہ یہ ہوا افشا
عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا

عرب مین شور اوٹھا جسوقت اونکی آمد آمد کا

جناب رحمتِ عالم کو حق نے وہ دیے رتبے
جو ہی فخر امم امت تو فخرِ انبیا وہ تھے

سلف کو ناز تھا اونپر نبی کی شان کی صدقے
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اونسے

نتھا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

وہ محبوبِ خدا سبطین محبوب اونکی تھے گویا
کری تا پردہ پردہ مین رسوخ الود سے پیدا

انہین کے مرتبے سے تھا سراپا مرتبہ اونکا
شب و روز اونکی صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تھا

عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

مقابل اوسکی جب خورشید کو ذرہ کی نسبت ہو
تو کیونکر پر تو خورشید پھر کافور ہو یارو

دلیل رحمۃ للعالمینی اسکو تم سمجھو
وہ اس عالم مین رونق بخش تھا حورونکی تسکین کو

گیا جنت مین طوبی بھی کے سایہ اوس سہی قد کا

نظر کیا جب خیال و برق تک ہو عام یہ رتبا
تو آمد شد نہ پوچھو نور حق کا تھا وہ اک جلوا

یہ رمز قاب قوسین اور ادنی سے ہوا پیدا
شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا

بیان اوس ملزم معنی کی ہو کیا جذر اور مد کا

محبوب شکر یہ ہی لامکان سے وہ نہین گذرا
صفات و ذات مین بالا نرہتا ورنہ فرق اصلا

محبت خضر دریا دل کو تھی امت سے موج آسا
شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا

بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذر اور مد کا

عجب آب روان کی معجزی حضرت نے دکھلائی
مقر حشر مین بھی ساقی کوثر وہی ہونگے

پے امت اونہین کی سبط دریا دل نے پیا ایسے
روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب کی جسکے

کرون کیا وصف اوس دریتیم بحر مد کا

وہ کھولی عالم ارواح تک عقدہ نہ کیون یارو
جسے علم لدنی غیب کے عالم نے بخشا ہو

بجکو معلوم نہین بنکئی اعمال کی راہ + +
ہے گناہون سے مرا نامۂ اعمال سیاہ

شافع حشر ہے تو لطف کی لازم ہے نگاہ
عاصیانیم زنا نیکی اعمال مخواہ + +

سوی ما روی شفاعت بکن از بے سببی

تو وہ عیسی ہی کہ کھودی ابھی امراض دلی
خاکِ در خاک شفا بڑھ کی ہے اکسیر سے بھی

لطف تیرا ہو پھر درد کی ایذا کیسی
سیدی انت حبیبی و طبیبی قلبی

آمدہ سوی تو قدسی پی درمان طلبی

دیگر

ایضاً بر قصیدۂ مقبول شہیدی

الف اللہ کا نام خدا مبدا ہے ابجد کا
ہوئی وحدت سے کثرت جزو ہی لام مشدد کا

الف اور مد مین ہونا جلوہ گر جامی مجرد کا
رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا

سر دیوان لکھا ہی مین ذی مطلع نعت احمد کا

دلیل روز روشن جسطرح ہو صبح کا تارا
ظہور صبح صادق سے ہو نور انجم کا پایا پھیکا

ہوا کون و مکان مین جلوہ نور نبی ایسا
طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہی جہان مین نور احمد کا

مدینہ علم کا ہون حق یحانی نے سچ فرمایا
زبان ام الکتاب اور لوح محفوظ اونکی تھی گویا

الم نشرح اوسکی شان مین فرقانمین ہی آیا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا

نہ تھا نام و نشان جبر و زون اس لوح زبرجد کا

خدا وصاف ہے صل علی طہ و یسین مین
کہا لولاک شان حضرت ختم النبیین مین

جہان کیونکر سماتا آپ کی حشیم جہان بین مین
چمن پیرای کن فراش جنکی بزم رنگین مین

بہار آفرینش ایک بوٹہ اونکی مسند کا

ثریا ماہ و خور ہین بارگاہ شہ کی قندیلین
زمین کو گاؤ تکیہ آسمان کو ساتیان باندھین

سپہر اطلسی کو اوسکے بیجوبہ سے نسبت دین
چمن پیرای کن فراش جنکی بزم رنگین مین

کیا کہون خواب مین مجھپر بھی جو گذرا عالم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
الله الله چہ جمالست بدین بوالعجبی

اشرف الخلق ہے شاہِ دوسرا تو نجدا — نسل آدم مین ہوا تجسا نہ ہوگا اصلا
نور حق سے تو ہوا تجسے ہے عالم پیدا — نسبتے نیست بذات تو بنے آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

ہے ہر اک علم مین استاد ترا رب غفور — ہر لغتین سے تجھے ہر ایک زبانپر ہے عبور
عربی کی ہوئی پر اسلیے تخصیص ضرور — ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

گلشن ذات کی مانند صبا کی گلگشت — سمجھے کیا خاک خرد مور ہے یہ دائرہ طشت
فکرت و اوہام و خیالات کی کر کی طی دشت — شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامی کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

آپکا کوچہ ہے الحق رہ عرش اعظم — وحیہ کلبی بنی جبریل جب آئی شاہ امم
کس طرح ترک اوسیکا نہو پھر مجکو ہو غم — نسبت خود بسگت کردم و بس متغلم
زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد (ادبی)

جبکہ کوثر پہ کھڑے ہونگے وہ عالیدرجات — انبیا جائینگے سب چشمہ سے پیاسے پیہان
ہاتھ پھیلا کے یہ لاینگے زبان پر یہ بات — ما ہمہ تشنہ لبانیم تو ئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبے

راہ گم کردہ و ناکام و ملول و دلشکستہ — آپکے پاس اب آیا ہون بہت ہون مفطر
چشم پوشی ہے فقط میرے گناہون سے اگر — چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر
اے قریشی نقب و ہاشمی و مطلبی +

رحمت عالمیان تم جو ہوا ے بندہ نواز — شاہ سے تا بلد ہند سے تا ملک حجاز
ہاتہ سبکی طرف دامن دولت ہین دراز — بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و ہندی و زنگی یمنی و عربی

آدم کا الف ہے سرِ اسم اللہ
اور میم محمد کا ہے آخر مین گواہ
مابین صفات و ذات ہی برزخ دال
یہ دال ہے دیوارِ عناصر کی پناہ

ولہ

اللہ کا بندہ ہون محمد کا غلام
گو ہون شہِ مردان علی کا ہمنام
ہون خاک مگر خاکِ درِ پیغمبر
پستی مری ہے برمحل طشت از بام

ولہ

خورشید سے روشن ہے محمد کا نام
کل وحی و صحف مین پہلے پہونچا ہی پیام
ہے بیت مین صاف پیشگوئی موجود
باقی ہے نظام کسکو اب جاے کلام

ولہ

محمود محمد ہے تو بندہ ہے ایاز
ذرے کو ہے مہربانیِ مہر پہ ناز
طاعت مین سمجھتا ہون اطاعت اوسکی
مین بندہ درگاہ ہون وہ بندہ نواز

ولہ

آدم خلق اللہ کی کر تنقیحات
صورت ہی محمد کی ہر اک شخص کی ذات
گر پہلوِ راست پر سمٹ کر لیٹے
رکھ کان پہ ہاتھ تب یہ معلوم ہو بات

ولہ

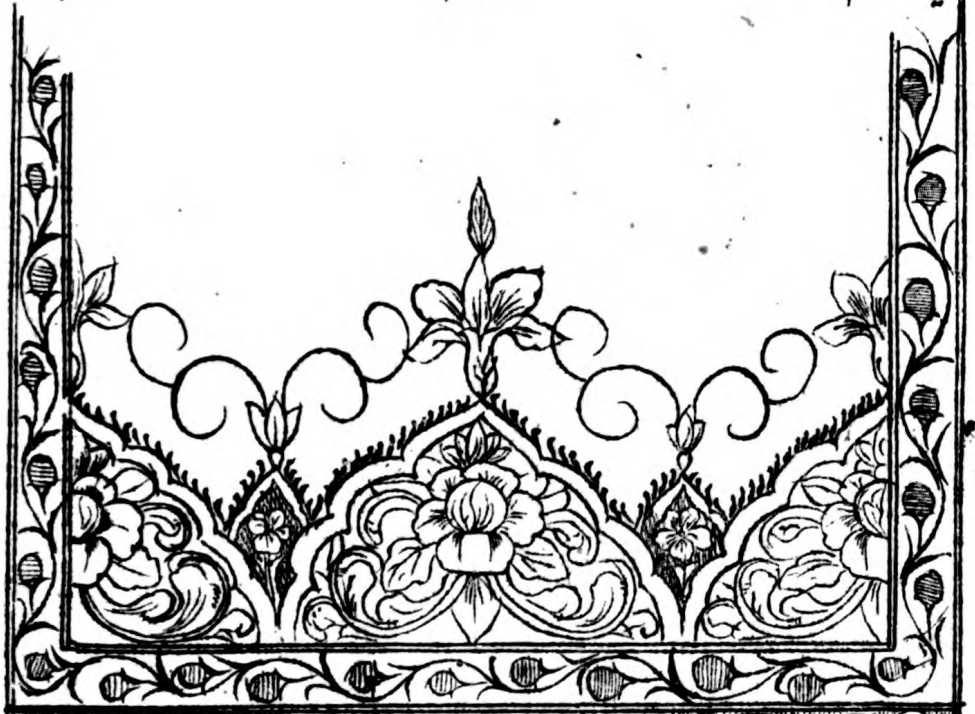
آدم مین جو تھا نورِ محمد موجود
اسوجہ سے قدسے ہوے مامورِ سجود
باللہ کہ راز تھا نہان سب پہ نظام
درپردہ تھی نورِ حق مین شانِ معبود

خمسہ بر غزل قدسی

ظاہر آفاق پہ ہے آپ کی عالی نسبی
سرورِ کون و مکان ہاشمی و مطلبی
رب ہے مداح تو محمود و محمد ہی نبی
مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی +

شب معراج ملایک کو غش آتے ہیم
ہوگئے عالم ارواح مین بیخود آدم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق کو بغیر خلق سب تھا معلوم — موجود تھا او سکے علم مین ہر معدوم
اظہار سے عالم کے مگر تھی یہ غرض — تا سبکو خدا کے قدر مین ہون مفہوم

وله

ای بندۂ حق خدا کی قدرت تو دیکھ — عصیان پہ کرم فرط عنایت تو دیکھ
خود واقف جرم ہے ازل سے لیکن — محروم وہ رکھتا نہین رحمت تو دیکھ

وله

دنیا نہین مانگے سے بھی زنہار لیتم — خالی نہین پھیرتا ہے سائل کو کریم
نے مانگے وہ دے جو ہم انسا نہین نہوا — اللہ ری فرط رحمت عام رحیم

وله

اللہ کا وصف کر سکے کب انسان — اور لال ہے نعت احمدی مین بھی زبان
کس منہ سے کہے مناقب آل نبی — اصحاب کے اوصاف عیان را چہ بیان

در نعت سرور کائنات


خبر نبوت

تاریخ وفات سری مہاراجہ تخت سنگھ صاحب تخت نشینی سری مہاراجہ جسونت سنگھ صاحب بہادر

رفت چون تخت سنگھ سوئے ارم — کو با وصاف بے مثال آمد
گشت جسونت سنگھ وارث تخت — با نے تخت و تاج سال آمد

۱۸۷۳ء

قطعہ تاریخ فوت بنیاد علی

چو بنیاد علی سوئے ارم رفت — بنام نیک و عز و قدر و توقیر
برائے یادگار سال فوتش — ز رضوان گوش زد گشتہ غم میر

۱۲۹۰ھ

نام تاریخی کلیات

کلیات دیوان نواب نظام الدولہ بہادر

سکہ مارواڑ بنام مہاراجہ تخت سنگھ صاحب کہ بر زر و نقرہ کامل العیار بکمال قدر تا دو نیم سال بعہد دیوانی بندہ مسکوک ماندہ

۱۸۷۰ء

زر و سیم را سکہ زد تخت سنگھ — بعہد کوئن شاہ ہند و فرنگ

ایضاً بنام مہاراجہ جسونت سنگھ صاحب بہادر

ز دلبہد کوئن چو سکہ رنجت — گشت جسونت سنگھ وارث تخت

سبحہ

بنام فرزند علی — ہر سبط محمد ست فرزند علی
بنام حسین بخش — یارب مرا بحق نبی و حسین بخش
بنام نذر محمد — ہر شے کہ بنگری ہمہ نذر محمد ست
بنام نذر محمد ولد محمد اعظم ولد کامل — رسم کامل شدہ از نذر محمد اعظم

چیستان ریل

آن جانورے کہ محض بی بال و پر ست — در پرواز ش چو برق سبک رو و شر رست
گر عکس دو حرف سر اسم گیرے — گیرم کہ ترا ز نام و وصفش خبر ست

تمام شد دیوان دوم

نه فقط خاتم سلیمان داد | بل خطا بے عظیم کرد عطا
گفت نواب محیی دولہ هم | خواند سلطان معینِ ملک وَرا
شورِ تحسین بپا شد از هر سو | از سمک تا سمار رسید ندا
نقدِ انجم نثار کرد فلک | زرِ گل در چمن فشاند صبا
بهرِ ایثار زر بکف آمد | لعل از کان و گوهر از دریا
بهرِ سالِ خطاب دیوانی | نیز جاگیر و خاتمش رعنا
روے خود را که داده است نشان | دولت و فرح و راحت ست و غنا

۱۲۰۰ ۱۰۰۰ ۲۰۰ = ۱۲۱۲ھ

ایضاً تاریخ خطاب

صاحب اسٹار یعنے تخت سنگ | کوست در دریا دلی عینِ سحاب
آمده فرمانروائے جوده پور | ملکِ او بیحد و مالش بیحساب
بهرِ دستوری خود از ملک هند | خان بهادر راجه فرمود انتخاب
خلعت و جاگیر و هم دیوانیش | داد با مهر سلیمانی شتاب
محیی دولہ هم معین الملک شد | تختیا و رجنگ نوازش خطاب
جشنِ جم آراست نواب اینچنین | کاسمان گاهے ندیده هم بخواب
شد مهاراجه چو شاهِ خاوری | جلوه گر در محفلش با آب و تاب
شاه مهمان میزبان دستورِ او | روزِ دعوت این زخدمت کامیاب
تا دو هفته مثلِ ماهِ چارده | ماند در بیت الشرف آن ماهتاب
مرجعِ آفاق شد دربارِ عام | بهرِ تسلیم آمده هر شیخ و شاب
گوهر و زر کرد هر یک پیشکش | لولیے گردون زده چنگ و رباب
شورِ تحسین گشت از هر سو بلند | ریختند از عطر و هم رنگ و گلاب
سالِ رعنا زد رقم بے واو عطف | گو قران آفتاب و ماهتاب

۱۲۸۴ ہجری

تاریخ عطای مهر دیوانی

میرزا حاجی محمد خان — کوست در عهدِ خویش لاثانی
جانِ اسلام گفتنش زیباست — پیرِ او هست پیر جیلانی
در شجاعت بعهد خود رستم — در سخا هست حاتمِ ثانی
هست در مارژوارِ نوشروان — گشت بنیادِ عدل را بانی
چون وزارت بر او مسلم شد — داد معراج مهر دیوانی
گفت مهر نبوتش رعنا — هست بهنام نام میدانی
پیش او مهر صد هزار بود — صورتِ آیه های قرآنی
اسمِ اعظم یک ست و بس ابهم — یک بود خاتمِ سلیمانی

۱۲۸۴ھ

تاریخ خطاب نوابی حاجی محمد خان به بیان صورت حال واقعی

سروشے ز خوابم چو بیدار کرد — بشارت مرا کرد مسرور و شاد
مخاطب به نواب شد میرزا — که در عهدِ او عام شد عدل و داد
بجود و سخا حاتم و در خرد — پیِ عقلِ کل آمده اوستاد
ببیند از اول سرِ اهل کین — بگو بختِ نواب بیدار باد

دیگر

چون مخاطب شده به نوابی — کوست بهنامِ صاحبِ اسری
شبِ معراج بود یا شبِ قدر — یا شبِ وصل هست جلوه نما
در شکرخواب بود او لیکن — بخت بیدار بُد ز لطفِ خدا
بر در دولتش رسید اقبال — گفت ملهم که شاه خواند ترا
پیشِ سلطان رسید چون دستور — شاه بخشید خلعتِ زیبا

تاریخ ولادت کنور برادر مہاراجہ کپورتھلہ

بگبر مانسنگھ اہلوالہ
کو بہ پنجاب آمدہ سردار

پیش داد چون خدای کریم
سالش آمد جمال برخوردار
۱۲۸۷ھ

ایضاً ملبند اختر
۱۲۸۷ھ

دیگر

در دو صد و یکہزار و ہشتاد و سہ سال
عید اضحی بہ آمد از جشن حسم

رعنا پئے عید گفت تاریخ سعید
عید نواب خسرو آرا بیگم
۱۲۸۳ھ

نام تاریخی کتاب علم مسمر بزم تصنیف خود سیر غائت
۱۲۸۳ھ

اعجاز فکر یعنی تاریخ سالگرہ سری حضور مہاراجہ بخت سنگھ بہادر والی مملکت مارواڑ

بر چہل ہشت سالِ نو چو فزود
خرمی در دلِ حضور آمد

شاہ آراست بزمِ سالگرہ
جشنِ جمشید در ظہور آمد

مطرب و چنگ و بادۂ گلرنگ
ساقی و ساغر بلور آمد

نہ فقط بہر نغمہ لولئے چرخ
از ارم گرمِ رقص حور آمد

شادمانی چو گشت عالمگیر
عالمے نیز در سرور آمد

عجبت چیست یعنے از مدّاح
کز اودہ تا بہ جودہ پور آمد

نہ پئے اقتباس مثلِ کلیم
بہر معراج بل بہ طور آمد

خواست رعنا چو سال سالگرہ
بے تامل سری حضور آمد
۱۲۸۴ھ

دیگر

نواب چو شد شهید اکبر — از خونش مپرس آه چون ریخت
اکبر زد تیغ و با سر او — هاتف پئے سال گفت خون ریخت
۱۲۶۷ھ

دیگر

شد ز اکبر شهید چون نواب — گشت خلد برین برایش جای
بهر غیب سال هجری را — گفت گشته شهید اکبر وای
۱۲۸۴ھ

دیگر

نواب را چو تیغ زد اکبر بعین خواب — روحش بفرط شوق بسوی جنان گریخت
ماند ده جهان چو قالب بیجان من تهی — فرمود سال فوت سروشی که جان گریخت
۱۲۸۴ھ

دیگر

ز نام میرزا حاجی محمد خان پئے سالش — چو از اعداد مفرد زا و حا و خا الف جستم
ز بحر طبع رعنا گوهر سال مسیحائی — برآمد باز چون نظم ثریا فلک سفتم
۱۸ ع

دیگر

محمد خان چو بر دل خورد شمشیر — بدل آمد سر تاریخ مطلق
ز غیب الهام شد در قلب رعنا — بیان واقعی شمشیر دل شق
۱۲۸۴ھ

دیگر تاریخ نادر

نواب مرزا حاجی محمد خان بهادر
۱۲۸۴ھ

تو گوئی کہ رویاے صادق بدہ
کہ شد کشفِ رازے کہ بُد در نہفت

بہارے جہان دیدم از چشمِ جان
ز گلگشتِ او ماندم اندر شگفت

بیاراست رضوان بہشتِ برین
رہش عور از زلفِ مشکین برفت

چو پرسیدم از شست و شوئے ارم
ز حوا چنین گوشِ جانم شنفت

رسید آن عفیفہ بخلدِ برین
کہ با او امانِ علی بود جفت

جنان یافتہ داد چون نقدِ جان
بجان ہم گرا زرد بہشت ست بہفت

چو شد روضۂ خلدش آرامگہ
خرد گفت تاریخ بلقیس خفت

۱۲۸۲ھ

تاریخ ولادت پسر مولوی صاحب در کلکتہ

مولوی صاحب کو خالق نے دیا
بعد مدت جاگتا جیتا پسر

ملہم غیبی نے رعنا بہرِ سال
یون کہا پیدا ہوا لختِ جگر

۱۲۸۲ھ

تاریخ تولد دختر بلند اختر ولیعہد ہند و انگلینڈ

ولیعہدِ بہادر کو خدا نے
عنایت کی جو مس بہتر سے بہتر

لکھا رعنا نے فردِ خرمی سے
پئے سالِ ولادت نیک دختر

۱۲۸۴ھ

دیگر

گئے جب لکھنؤ سے سوے الور
وہ کسبی خانگی تھیں جو کہ [illegible]

پئے اخراجِ اخوان الشیاطین
کہا یون اکبر خس کم جہان پاک

۱۲۸۳ھ

تواریخ شہادت نواب حاجی محمد خان مرحوم

سالِ فوت و شہادتِ نواب
بہر تاریخ ہست گر درکار

ہمچو رعنا ز دیدۂ دل و جان
اشک را چار بار کن تکرار

۱۲۸۴ھ

تاریخ ولادت فرزند نواب محمد ابراہیم خان رئیس سورت

به نوا بے که آمد ثانے جسم — به کرو فه بملک و دولت و مال
زمدت آرزوئے جانشین داشت — بر آمد از حضور خالق امسال
عجب جشنِ شهانه داد ترتیب — نمود ایثار نقد و گوهر و شال
منور شد چو از سولو د عالم — نوشتم سالِ او مهر خوش اقبال

۱۲۸۵ھ

ماده تاریخ شکارگاه شاه اوده در کلکته منزل نور بخش

۱۲۸۵ھ

تاریخ تعمیر مکانِ نذر محمد خان

چنان نذرِ محمد ساخت کاخے — که بالا تر ز عرش ست آستانه
پئے سالِ بنایش گفت رعنا — عجائب دلنشین و دلچسپ خانه

۱۲۸۵ھ

تاریخ تولد فرزند دیگر مرزا حاجی محمد خان

بس کنون دارم نه تاب انتظار — ساقیا بر خیز و جامے مے بیار
غنچه گل گشت و ثمر آورد نخل — در شگفت آمد دلم زین نو بهار
همصفیران نطق سنج و من خموش — شاعران را این نمیباشد شعار
میرزا حاجی محمد خان جوان — کو ندارد مثل خود در روزگار
وصف او اظهر من الشمس ست و بس — در شمار آید نه تار و نه شمار
داد یک فرزندِ دیگر خالقش — چون نسازم وصف و شکر کردگار
چون سرِ تاریخ در سر داشتم — هاتفے گفته جوانے بختیار

۱۲۸۳ھ

تاریخ وفات زوجه میر امان علی

زدم غوطه چون بدریاے خواب — عجب رشته فکر گوهر بسفت

شہر دیکھے ہزار ہا لیکن ایک ایسا نہ شہریار ملا
فخر سے کیون نہو وہ سر بفلک کج کلہ شاہِ تاجدار ملا
وصفِ سلطان کا ای مہندسِ عقل کچھ نہ پایان دمِ شمار ملا
ملگئے خضر یار سا ہوسے بخت یوسفِ مصر کو دیار ملا
دولت و جاہ و منصب و اکرام جو کہو اونکو بے شمار ملا
وصل کا لطف ہوگیا دونا یار جب بعد انتظار ملا
فاختہ کو بہار مین جس رنگ سایۂ سروِ جوبہار ملا
کیون نہ جسمِ جہان مین جان آئے جانِ عالم کو جان نثار ملا
دور پتان شاد و دشمنان پامال شہ نے فرمایا جب کہ بار ملا
نہ فقط یار ہی ملا اونکو لطف شاہی سے کاروبار ملا
سالِ تاریخ پوچھا رعنا نے بولا ملہم کہ اختیار ملا
۱۲۸۳ھ

تاریخ تعمیر مکان وچاہ ومسجد

دریادئے شیخ بہاء الدین بین در عین کرم چو خضر آمد مشہور
چاہے چونبا کرد بسمت گفتم جوئے شیرین ز آب در خطۂ شور
۱۹۲۳ست

دیگر

بہاء الدین بنا فرمود چاہے کہ مشہور آمد از مہ تا بماہی
برائے یادگارش گفت ملہم ز رعنا چشمۂ فیض الٰہی
۱۲۸۴ھ

دیگر

بہاء الدین وزیر ملک چونا گڈہ شہندستی کہ در آفاق ہست از فیض عامش نیک افسانہ
ہمہ ره ساخت چون تعمیر عالی سال او گفتم بہاؤالدین بنا فرمود چاہ و مسجد و خانہ
۱۲۸۸ھ

اہل تنجیم سے جو پوچھی تاریخ | بیت الشرف مہر ہے فرمایا سال ۱۲۸۳ھ

تاریخ ولادت ولیعہد بہادر حضرت عالیمقام نواب نظام دکن مندرجہ اوجہ اختر اکبر ۱۸۶۶ء

افضل الدولہ میر آصف جاہ | صاحب ملک و حشم و افسر و تخت
داد خلاق چونکہ فرزندش | گفت رعنا ملک سلیمان بخت ۱۲۸۳ھ

تاریخ تشریف خلعت

بہنام محبوب خدا صلوٰ علیہ و آلہ | چون یافت خلعت پرضیا کشف الدجی بجمالہ
گفتہ ملک روحی فداحسنت جمیع خصالہ | تاریخ بازہ تعمیہ بلغ العلیٰ بکمالہ ۱۲۸۳ھ

تہنیت کامیابی دیانت الدولہ بحضور شاہ اودہ

یار دیکھے سب اپنے مطلب کے | باوفا ایک بھی نہ یار ملا
مے الفت کا ہو کے متوالا | اپنے مطلب کا ہوشیار ملا
ساری ترکی تمام ہوتی ہے | جب کوئی اونکو شہسوار ملا
دلربا ؤن کو دل دیا لیکن | جسکو دیکھا ستم شعار ملا
ہم موافق ہون وہ منافق ہون | اونسے یارب نہ زنہار ملا
زلف سے ہو گئی جو خاطر جمع | دست شانہ سے انتشار ملا
پیچ مین لایا پا لا ہاتھون کا | جو ملا آستین کا مار ملا
غنچہ گل عندلیب کو گلچین | جو ملا وہ گلے کا ہار ملا
کارخانہ ڈبو دیا جسکو | کارپرداز نابکار ملا
مجھسے لاکھون ملے زمانے مین | مین ہزارون سے گو ہزار ملا
مہربان پر نہ کوئی ہاتھ آیا | ہان مگر اک وفا شعار ملا
یعنے حاجی دیانت الدولہ | جسکو آقائے نامدار ملا

دیگر

نواب غلام سید بابا خان را
کو بر دز خاندان خود گوے شرف

خالق چو نمود پور دیگر ارعطا
شارع فرمود سال با شرع خلف

۱۲۸۳ھ

دیگر

به نواب صاحب خدا داد آمین
پسر تا ابد پاک گوہر مبارک

بخدمت سیکے آمده سال عیسے
خوش اقبال فرزند اکبر مبارک

۱۸۶۶ء

دیگر

نور چشم حضرت نواب سورت ای کریم
نام آور ہو کریم النفس ہو دیندار ہو

سال تاریخ ولادت مین جو کی رعنائی فکر
خوب ہاتف نے کہا نواب برخوردار ہو

۱۲۸۳ھ

دیگر تعمیر مکان

مکانے ساختہ نواب سورت
ندارد مثل خود در ہند و ایران

پئے سال بنایش از سر اوج
شده تاریخ سنگی قصر خاقان

۱۲۸۳ھ

دیگر

در بلدۂ خوش سورت نواب فلک پایہ
قصرے چو بنا فرمود آن ثانی اسکندر

نامش چو اسد منزل خ اندیم ازین سالش
از ملہم غیب آمد بیت الشرف نیر

۱۲۸۳ھ

دیگر

نواب غلام سید بابا خان نے
سورت مین بنایا جو مکان بے تمثال

شرف بر مسکنِ جبریل دارد | مکانِ اشرف الاخبار دہلی
بود با مشتری چون ماہ آمین | قرانِ اشرف الاخبار دہلی
ز رعنا گفت ہاتف بہرِ سالش | نشانِ اشرف الاخبار دہلی
۱۲۶۶ھ

تاریخ سبیل آغا حسن جان

ساختہ نذرِ امامِ شہدا | سال بخشیدنِ آب از دریا
۱۲۸۳ھ

دیگر

چو رعنا نیازِ حسینی شنفتہ | بگفتا ز آغا حسن جان سبیل
۱۲۸۳ھ

تاریخ فوت گنیش پرشاد مدرس چنار گڈھ

مدرس کہ پیشش امین طفلِ مکتب | جہان را بعلم و ادب بود استاد
حضور سکندر شدہ چون ارسطو | ہر آنکس کہ زو کرد علم و ہنر یاد
پئے درس قدسی رحیل ارم گشت | شد او استاد کرو بی گنیش پرشاد
حسابی ز تاریخ چون خواند رعنا | ہزار و دو صد گشت و دو سال و ہشتاد
۱۲۸۱ھ

تاریخ ابجد خوانی صبیۂ نواب صاحب سورت

پئے مریم عصرِ نوابِ سورت | عجب ساخت نامِ خدا حسن مکتب
دلم خواست چون سالِ تاریخِ ابجد | ز قرآن چہ خوش خواند جبریل فارغب
۱۲۸۳ھ

دیگر

پیدا شدہ در خانۂ نواب پسر | در جاہ سلیمان بحشم اسکندر
کردم چو سوال سالِ میلادِ او | ملہم ارشاد کرد یک تخت جگر
۱۲۸۳ھ

بروز جشنِ دربار دُر ربار — چه پرسی همنشین از ساز و سامان
کمر بسته برائے خدمتِ او — هزاران قیصر و فغفور و خاقان
بجاه آمد چو جم در صدر بنشست — نثار گوهر و زر شد چو باران
مربع بر سرِ مسند نشسته — چنان نوابِ من کلب علیخان
برآید شاه خاور چون ز مشرق — درآید بدر یا در برجِ سرطان
مسیحا بر فلک شد مسند آرا — منور طور شد با نورِ یزدان
بملکِ دل چو حبِ یار جا کرد — درآمد بر سریری یا سلیمان
برآمد لعلِ احمر یا ز معدن — درآمد یا بجسمِ مملکت جان
سر پیشش خاتم ست و انگبین ست — بود خلعت چو خاتم او سلیمان
بیاضِ راست بر شمشیر کردند — که پیچید ند لف بر خطِ جانان
تو گوئی قبلهٔ دین جامه پوشید — غلافے یا مگر پوشید قرآن
درآمد یا بقالب جانِ شیرین — که جسمے هست گو آمد پئے جان
تامل کرد چون در سالِ خلعت — نظام الدوله مردان علیخان
ز رعنا هاتف غیبی چنین گفت — بگو زیبِ تنِ کلب علیخان

۱۲۸۲ھ

تاریخ فوت فتح محمد خان حکیم پٹیالہ

اگر نامست تاریخی کز اعدادِ جمل رعنا — برآمد سال تولیدش هزار و دو صد و سی یک
هزار و دو صد و هشتاد و سه سال وفات آمد — ازین ایام عمرش هم بود پنجاه و دو بیشک
عدد را حاد برگیر از حکیم و بین بطرز نو — باول نقل آخر ساز و هم یک گر بود منفک
هزار و دو صد و هشتاد و سه می ماند از هجری — ز روی صنعتِ تکسیر برخوان سالِ فوت او یک

۱۲۸۳ھ

تاریخ اشرف الاخبار دہلی

مخوان سحرش مگر معجز نمائے — بیانِ اشرف الاخبارِ دہلی

پے سالِ جلوسش گفت رعنا | پس شامی دمیدہ صبح خندان
۱۲۸۱ھ

تاریخ مطبع کانپور

نوبہارِ مطبع تازہ عجب لائی ہے رنگ | نکہتِ گل سے معطر ہے دماغ کانپور
گوشِ گل میں مژدۂ تاریخ تو پہونچا دیا | قاصدِ بادِ بہاری نے کہ باغ کانپور
۱۲۸۲ھ

تاریخ فوت نامی سردار مہتاب سنگھ مجیٹھ

کرد مہتاب سنگھ چون رحلت | بود خوش خلق و نامور سردار
سالِ فوتش ز فرطِ درد و الم | گفت رعنا جدائے غمخوار
۱۸۶۵ء

تاریخ فوت میر ناصر احمد بین کار لاثانی

سیدی کو بہ تارِ بین و ستار | گوہرِ نغمہ را بیک جا سفت
در جہان مثلِ ناصر احمد کس | مردِ کامل نہ بین کار شنفت
حیف در بزمِ شہر خاموشان | از اجل ہمچو بختِ نغمہ بخفت
مدفنش گشت در کپور تھلہ | گویا کنز نغمہ گشت نہفت
دی مغنی چرخ از رعنا | واقف نغمہ سال فوتش گفت
۱۲۸۲ھ

تاریخ یافتن خلعت مسند نشینی نواب کلب علیخان بہادر حاجی الحرمین رامپور

مبارک ساعت و روز و مہ و سال | کہ در وے شد مخلع شاہِ افغان
ندیدم مثلِ او شاہے بعالم | بعدل و داد و جود و لطف و احسان
بملکِ رامپور چون حکمران شد | بالف و دو صد و ہشتاد و اثنان
۱۲۸۲
نوید جشنِ عام اور سیدہ | بشاہنشاہِ ہند و انگلستان
خطاب و خلعتش امداد فرمود | بصد اعزاز و با صد ساز و سامان

سه بچار و ده بهفت و چار در سه ضرب کن | یکهزار و دو صد و هشتاد و دو شد آشکار ۱۲۸۲ھ

تاریخ مسند نشینی نواب حاجی کلب علیخان بهادر والی دار السرور رام پور

خدیو عالم و عالم پناه ما | جناب حضرت کلب علیخان
ندیده آنچنین نواب عادل | فلک با چشم ماه و مهر خشان
ثبات عالم تکوین ازان ست | جهان باشد اگر تن او بود جان
ببین بالای چرخ از بهر عدلش | مجسم عدل گشته برج میزان
قضای مبرم امر و نهی او هست | شد از روز ازل قدسی بفرمان
ز رعب او زنم گر حرف اینک | معانی گردد از الفاظ پنهان
ز جوهر خنجر و خنجر ز جوهر | جدا گردد چو جان از تن تن از جان
بقلش چون نخوانم عقل اول | ارسطو پیش او طفل دبستان
ندیدم در جهان شاهی چنین را | بعدل و داد و خلق و لطف و احسان
بصورت یوسف و حیدر بصولت | بسیرت خضر و در شاهی سلیمان
جهان و هر چه باشد در جهان خوب | چو غلش باد دائم زیر فرمان
با غوشش عروس هفت کشور | بود چون جان به تن در دل چو ایمان
همای دولتش باد ا مسخر | چو مرغ جان به دام زلف خوبان
بود تا دام ملک رام پور رام | بکامش تا ولایت باد افغان
به تکسیر آمد امراز رام زین رو | اولوالامر آمد او از حکم یزدان
به عمر خضر باد اتا جهان ست | جهان زیر نگینش چون سلیمان
چو اکبر صلح کل نواب آمد | سلیمان رام و هند و پیش سلمان
نبی حامی علی هم یار و یاور | خدایش حافظ و ناصر نگهبان
بود مداح او جبریل امین | نه تنها بلکه مردان علیخان

آیۂ فتح یہ پائی تاریخ | فتح مردان علیخان رعنا ۱۸۶۵ء

تاریخ بناے مسجد

مسجدے ساخت چون بگرد یانہ | خانِ اقتدر دیا محب خدا
سالِ تاریخ او چو رعنا خواست | گفت دل خانۂ خدا زیبا ۱۲۸۱ھ

نصیب اعدا پیشگی تاریخ فوت رعنا

چہ گویم ہمنشین احوال دلشب | عجائب داستانی ہست از جان
بخلوتگاہ انور صورت طور | نشستم محو یاد رب سبحان
شدہ چون حامل بار امانت | چہ باشی بوالعجب از فخر انسان
ملک چون از در آمد در حضورم | تو گوئی از برائے کسب عرفان
سوال مرگ خود کردم درین سال | کہ ہست الف و دو صد ہشتاد و اثنان ۱۲۸۲
بعرض آورد عزرائیل با من | ندارد علم مرگت غیر یزدان
کنی ہجرت چو در امسال ہجری | ازین عالم سوے گور غریبان
برائے سال تاریخیت دم نزع | بگویم گور مردان علیخان ۱۲۸۲ھ

تاریخ فوت سید باقر علی

حیف جوان مرگئے آن نوجوان | سید دیندار و سخی و ولی
مرد خداداں و بحق آشنا | محرم اسرار خفی و جلی
صورت یوسف چو نبی حسن خلق | علم چو حیدر بخرد بوعلی
سال قضا گفت ز رعنا ملک | سوے جنان رفت چو باقر علی ۱۲۸۲ھ

ایضاً

گر بخواہی سال فوت سید باقر علی | سیزدہ با چار صد اعداد اش بر شمار

اجمیر شریف مین جو کی تپ سی قضا | تاریخ جب ہی نام خدا ہے غفار ۱۲۸۱ھ

ایضاً

تھا سیٹھ سجان مل جو زر دار | ہے سالِ وفات اوسکا شاہد
بیشک نکل آئی عیسوی سال | مفرد جو لکھون حروف واحد

۱۸۶۴ء

پیش از مرگ واویلا یعنے تاریخ فوت خود نصیب اعدا

موت ہر سال و مہ و ساعت و روز | گھات مین رہتی ہے سب کے بخدا
صورتِ سایہ قضا میرے ساتھ | دشمنِ جان ہے نصیب اعدا
جی کسی بات مین کسطرح لگے | کب بھروسا ہے یہان جینے کا
زندہ در گور ہین گو جیتے ہین | سامنا موت کا ہے صبح و مسا
نوح اور خضر کی ہر چند ہو عمر | عاقبت ایک دن آنی ہے قضا
بھولتا مین نہین مرنا ہرگز | یاد رہتا ہے مجھے روز جزا
دیکھتا ہون جو دو حرف ہر اسم | نام مین مر ہے تو جینا کسکا
پھر مجھے موت کا ڈر کیا یعنے | شوق سے آئے جو آتی ہے قضا
مین تو مرتا ہون قضا سے پہلی | پیش از مرگ ہے واویلا
ہے رضا محکو قضا پر الحق | پر گناہون کا ذرا ہے کھٹکا
جسم کہتا ہے نہ اب خاک اوڑا | روح کہتی ہے کہ چل سوے بقا
نفس اور روح مین ہر دم ہے جنگ | دشمنِ جان ہے ادھر حرص و ہوا
ہے عجب چپقلش اس جنبی مین | ایک جان لاکھ عدو سو ایذا
خانۂ جسم ہوا دار الحرب | ہجرت اب تن سے روانکو ہی روا
اتفاقات سے شاید امسال | اس کش مکش مین جو آجاے قضا
سال تاریخ تفاؤل ہے نیک | جیت ہے گو نرہون مین جیتا

تو فکرِ سال فرماتین نہ شاعر
مجھے ہے بارِ احسان سے بہت عار

بشارت مجکو دیتا ہے یہ ہاتف
نہ ڈر نالائق ہے گو تو گنہگار

نصیبِ دشمنانِ امسال رعنا
مواتو حق کو ہے بخشش سے اقرار

عیاں ہے نام سے نامِ خدا فال
کہ وہ غفار ہے غفار غفار

۱۲۸۱ھ

تاریخ وفات ناظر وحید الدین

ناظر نے افسوس قضا کی
سب کی شکستہ کیون نہو خاطر

رعنا نے تاریخ رقم کی
آہ وحید الدین ناظر

۱۲۸۰ھ

نام تاریخی فرزند عبد العلیخان

سپہ در خانۂ عبد العلیخان
عنایت کرد چون خلاقِ منان

برائے نام تاریخیش ہاتف
ز رعنا گفت تمکینِ علیخان

۱۲۸۱ھ

تاریخ غسل صحت نواب عبد المجید خان

آنکہ او نام خدا ہست مجید
گشت بیمار نصیب اعدا

یافت صحت چو ز لطفِ شافی
فارغ آمد بزبان سال شفا

۱۲۸۱ھ

دیگر

مدرسہ در اٹاوہ شد تعمیر
در زمانِ سعید مسٹر ہوم

گفت سالِ مسیح او رعنا
خانۂ فیض اہل فن و علوم

۱۸۶۴ء

تاریخ فوت سیٹھ سجان مل اجمیری

ہمسر نہیں جسکا ہند میں کوئی آج
تھا سیٹھ سجان مل وہ ساہوکار

انداختہ طرح باغ آن نیک نہاد | رعنا پے سال گفت ظل فردوس
۱۲۸۰ھ

معجز فکر کہ در ایام یورش فوج بطور تفاول گفتہ آخر کار حسب تاریخ مسخر شد

دل عساکر سرکار شادمان گردد | دمیکہ از ظفر کوہ صوات گردد سیر
شہ کوہ گشت مسخر بپاے فال ظفر | ز فکر سالم رعنا ستہانہ صوات مسخر
۱۲۸۰ھ

فقرہ تاریخ مسجد + فاخلع نعلیک انک بواد المقدس
۱۲۸۰ھ

تاریخ مسجد حاجی محمد خان

بہنام شدہ آنکہ باسم اعظم | نامیکہ ملک نام خدا خواند درود
تاریخ بناے مسجدش ہاتف غیب | تیار شدہ گفت خدا خانہ بزود
۱۲۸۰ھ

تاریخ فوت خود قبل از مرگ باتباع موتوا قبل ان تموتوا

کے از غم دنیا رسدم بر دل داغ | تر میدارم ز نکہت خلد دماغ
میبرد اگر امسال نصیب اعدا | دارد رعنا ز سال تاریخ فراغ
۱۲۸۱ھ

تاریخ فوت خود شل قبل از مرگ واویلا

سواے ذات یہان کسکو بقا ہے | نہین کافر کو بھی مرنے سے انکار
پھر اسپر موت سے غفلت عجب ہے | کریگا ایک دن یہ خواب بیدار
کر اسکی فکر گر ہے عاقبت بین | نہو مرنے سے غافل گر ہے ہشیار
خیال و خواب ہے عمر دو روزہ | قضا آنی ہے اک دن آخر کار
یہ پیش از مرگ واویلا نہین ہے | اجل کو مین نہین بھولا ہون زنہار
ہزار و دو صد و ہشتاد و یک مین | قضا آجاے گر میری قضا کار

چون فالِ نکوش در گلستان دیدم | آمد پئے آئندہ نکو نقطہ فراغ
۱۲۸۱ھ

تاریخ فوت لارڈ ایلجن وایسرای ہند ہنگام یورش نیرو سورت وغیرہ

در عہد جناب لارڈِ ایلجن | چون گشت عیان قتال مغرب
از سالِ وفاتِ او سہ و شش | فرمود بگو جدال مغرب
۱۲۸۶ھ

دیگر

تا دھرم سال رفت از شملہ | لارڈ ایلجن با حشام و شکوہ
کربت راہ کثرتِ امراض | کرد ناگہ ز ہر طرف اندوہ
بر دھرم سال چون رسید قضا | قلب سال او فتاد از اندوہ
سالِ تاریخِ فوتِ او رعنا | گفت شد آفتاب بر سر کوہ
۱۲۸۰ھ بعنوان قلب سال

تاریخ فوت ترمتی پاتر

مراد آباد مین تھی ایک پاتر | کہون کیا تجھسے انداز ترمتی
چڑی گھر مین نکل آئی معاً وہ | وہ تھا انداز یہ ناز ترمتی
مسلمان ہو گئی تھی مدتون سے | ہوا اب فاش یہ راز ترمتی
وہ ڈھنڈو تھی مگر اے ہمصفیرو | جوانانہ تھے انداز ترمتی
گریزین کر کے دکھلاتی تھی جوبن | یہ تھی مشہور اعجاز ترمتی
اجل کا آپڑا جسوقت شہباز | نہ نکلی کچھ بھی آواز ترمتی
اوڑا جب طائرِ جان ہمصفیرو | پڑا سب رہگیا ساز ترمتی
پئے تاریخ رعنا خود اجل نے | صدا دی ہو بپرواز ترمتی
۱۲۸۰ھ

تاریخ باغ میرزا صاحب در اجمیر

از کوہ و سواد آب انا ساگر | آمد چو ہوائے سرد چون تیر از توس

تاریخ تولد فرزند میر فضل حسن

ہین محمد حسین جو حافظ — یعنے اولاد سید الثقلین
اونکو برسون سے یہ تمنا تھی — دے خدا اونکو ایک نور العین
حق نے آخر دیا اونہین فرزند — جبکہ طالع مین آگئے سعدین
میر فضلِ حسن سے نامِ خدا — ہے عیان حا وعین ورا وغین

۱۲۷۸ھ

دیگر

صاحبِ تقویم اور تنجیم بھی — بوالعجب ہین سنکے حالِ جنتری
ہے ستارہ اوج بیطبع کا آج — کیون نہو رعنا کمالِ جنتری
مشتری زہرہ سے جاکر پوچھیے — حسن معنی و جمالِ جنتری
فکر مین تاریخ کے بولا سروش — مظہرِ قدرت ہے سالِ جنتری

۱۲۷۸ھ

تاریخ باغ نواب عبد المجید خان

سرشتِ خلد ہے اس سرزمین مین — مثالِ خلد ہے لاہور کا باغ
مگر جسوقت دیکھا باغِ نواب — کہا رعنا نے فوراً نور کا باغ

تاریخ تولد فرزند حاجی محمد خان

مژدۂ میلاد عبد اللہ خان عمر شد دراز — میفزاید رنگ و از فرط شادی بر رخت
میرزا حاجی محمد خان بہادر شنود — سالِ فرزند شما آمد ز رعنا فرخت

۱۲۸۰ھ

دیگر

در سالِ نکو چو گشت مولود سعید — کشتِ امید سبز شد صورت باغ

اب اونکے فراق مین یہ ای مردم چشم | دریا کو زمین ہی کہ ہے چشم پر آب
دلسوز شفیق کی جدائی مین آج | دل آتش دوری سی ہی مثل سیماب
جب تک ہی جہان مین رسم مدحت آمین | فرمانده خلق وہ رہین یا وہاب
رعنا کی دعائیہ ہے تاریخ سفر | بالخیر کہ لکھنؤ مین وہ آئین شتاب

۱۲۸۰ ۶ ۱۸

تاریخ فوت چھوٹے میان احمد علیخان عکسی مصور لکھنؤ

جنھین لوگ کہتے تھے چھوٹے میان | وہ تھے لکھنؤ مین بڑے نامور
اور احمد علیخان بھی تھا اونکا نام | ہے اوصاف سے اونکے سب کو خبر
جو اخلاق پوچھو تو تھے احمدی | علی کی صفت تھی وہ سینہ سپر
رہے عمر بھر ایک انداز سے | مسرت سے کی زندگانی بسر
معزز رہے دور شاہی مین وہ | رہے انگلشیہ مین بھی معتبر
مصور تھے ایسے زمانے مین وہ | کہ بہزاد و مانی نہ تھا اسقدر
پری تک اوتر آئی شیشے مین صاف | یہ تھا سحر گویا کمال ہنر
اور اسپر تھی یہ سیدچشمی عیان | کسی سے نہ لیتے تھے کچھ سیم وزر
شبہ تھے مگر شر سے وہ پاک تھے | کہ خیر مجسم تھے عالی گہر
وبا کا کہین ستیا ناس ہو | قلم کار قسم سے ہے شق اب جگر
وہ یوسف جو تھا آہ ہر دل عزیز | جہان سے گیا ایک دم مین گذر
بہشتی تھے اسواسطے خلد مین | معاً پہونچی شیشے مین جیسی نظر
مرقع مین عالم کے تھے منتخب | ہوئی جب یہ اہل بقا کو خبر
کیا جذب رحمت نے اونکو طلب | کہ نقشہ جمائین یہان بیٹھکر
جو نقش فنا تھا فنا ہوگیا | قضا کا بقا عکس باقی ہے پر
ملائک تو کہتے ہین یادش بخیر | دعا کرتے ہین مغفرت کی بشر
وہ مغفور ہے اسلیے سال فوت | کفایت ہے رعنا سی یعنے غفر

۱۲۸۰

تاریخ یادگار باغ کہ از نام باغ یکنیم کردہ می آید ۱۲۶۶ھ

لفٹنٹ پنج آب ہے سر جان لارنس ہے نیکنام بسکہ وہ صاحب دل و دماغ
باغ جہان مین نام رہے تا کہ تا بحشر لاہور مین بنایا عجب یادگار باغ
رعنا نے نام باغ سے ڈیوڑھی کی جو عدد روشن سن مسیح ہوا صورت چراغ

دیگر

لاہور مین بنا ہے یہ وہ یادگار باغ لالہ کی طرح خلد کو بھی جسکا داغ ہے
اب سر زمین باغ جہان کا فلک تو کیا سچ پوچھیے تو عرش بریں پر دماغ ہے
تاریخ کا خیال جو رعنا کو آگیا آواز ہاتف آئی کہ گلزار باغ ہے

مادہ تاریخ واگذاری عمارت خانۂ خدا داد آباد ۱۲۷۸ھ ۱۲۶۶ھ

تاریخ طبع قصۂ امیر حمزہ تصنیف شایان لکھنوی

قصص حمزہ کی جب شایان نے لکھی ہوا مسرور سنکر ایک عالم
خرد نے جب کہ پوچھا سال تاریخ کہا رعنا نے اوس سے سحر اعظم ۱۲۷۹ھ

تاریخ سفر ولایت کرنل ایپٹ صاحب کمشنر لکھنؤ

ہین فخر فرنگ کرنیل ایپٹ صاحب گلگشت وطن کو ہند سے پا برکاب
تھی قسمت لکھنؤ کی فرمان فرما عدل و کرم و خلق سے وہ عرش جناب
باندھی ہے ہوائے عدل نے اونکی ایسی کیا دخل ہوا تو ر سکے ایک حباب
ایسے ہین وہ سیر چشم چشم بد دور حاتم کو رہا اونسے ہمیشہ ہے حجاب
خلقت مین ہے اونکی اسقدر خلق عمیم مداح ہین سب غریب امیر اور نواب

تاریخ فوت مولوی نہال الدین

آہ آن مولوی نہال الدین — مالکِ دوربینِ کلکتہ
نونہالِ بہشتِ چرخ برین — رونقِ سرزمینِ کلکتہ
بُرد از باغِ دہر چون اجلش — چین کشیدہ جبینِ کلکتہ
گشت تاریخ یدخل خلدا — ایہا الساکنین کلکتہ
۱۲۹۰ھ

تاریخ تولد فرزند مرزا خاور سیستانی — پور مغل ۱۲۷۸ھ

تاریخ دریا بردی باغ نواب علی رضا خان واقع لاہور بر کنار دریاے راوی

آن باغ کہ در سوادِ لاہور — غیرت دہِ جنت ست و رضوان
ہر تختۂ گل ز رنگ و بویش — گلزارِ خلیل و عنبر افشان
گلگشت کنند در بہارش — حور و ملک و پری و انسان
الحال روایتے ز رادی ست — کو رفت ز جاز موجِ عُمّان
رعنا بمسیح گفت سالش — تاراج شنید چون گلستان
بہرِ شبرست روح پرور — بادِ چمنِ علی رضا خان
دل کرد چو فکرِ سالِ ہجری — تاریخ بگفت جورِ طغیان
۱۲۷۹ھ ۱۸۶۲ء

قطعہ تاریخ تعمیر مسجد نواب عبد المجید خان ملتانی در لاہور

خان و نواب ست چون عبد المجید — فخرِ در ملتانیان در باوفا
مسجدے تعمیر در لاہور کرد — گفت رعنا خانۂ یادِ خدا
۱۲۷۶ ہجری

قطعہ تاریخ نذر ظرف یادگار نذر برادر مہاراجہ کپورتھلہ بمقام کلکتہ

بکرماں سنگھ بہادر سردار — فوج کی قبضے مین ہی اونکے کمان
افسر فوج نے ظرف نقرہ — پیشکش اونکو کیا بہرنشان
فکر درکار نہین اے رعنا — ظرف صہبا سے ہے تاریخ عیان
۱۲۷۶ھ

تاریخ مظہر العجائب اخبار روڑکی

مطلوب ہے مظہر العجائب چھاپہ — مرغوب ہے مظہر العجائب چھاپہ
روڑکی مین جو مطبع ہی تو رعنا تاریخ — کیا خوب ہے مظہر العجائب چھاپہ
۱۲۷۰ھ

تاریخ فوت لارڈ کنگ وایسرائے ہند

وہ اقبال مجسم تھا کنگ آہ — کہ تھا عالم مین اوسکا جا بجا شور
خلیق و محسن و مونس مربی — شجاع و عاقل و فیاض و غمخور
ظفر کھاتے تھے الحق اوسکی سوگند — لیا تھا ہند سارا باز و زور
ہوئی داد و دہش بس ختم اوسپہ — سلیمان کو نظر تھی تا بمہ مور
عدم کو گھر سے جاتے ہی سدھارا — جہان ہے اس الم سے زندہ درگور
دل مغموم رعنا سے یہ سنکر — صدا آئی بصد غم ہائے غمخور
۱۸۶۲ء

قطعہ تاریخ باغ

لاہور مین بنا ہے یہ وہ یادگار باغ — لالے کی طرح خلد کو بھی جسکا داغ ہی
اب سرزمین باغ جہان کا فلک تو کیا — سچ پوچھیے تو عرش بریں پر دماغ ہے
تاریخ کا خیال جو رعنا کو آگیا — آواز ہاتف آئی کہ گلزار باغ ہے
سنہ ۱۲۷۶ ہجری

قطعہ تاریخ والیہ بھوپال

یارب آباد ہے جب تک کہ بنی آدم سے
راحت و عشرت و آرام سے سارا عالم

گلشن عالم امکان مین ہی جب تک شب و روز
تیری رحمت سے برستا ہوا یہ ابر کرم

اپنے الطاف و عنایات سے اے رب کریم
میرے ممدوح کو رکھ خیر سے شاد و خرم

سر ہمت سے یہ رعنائی رقم کی تاریخ
کار فرما رہین نواب سکندر بیگم

۱۲۷۷ھ

تاریخ ولادت ولیعہد نواب کوٹلہ

ہین والی کوٹلہ بہادر
نواب سکندر علیخان

وہ نام خدا یہ نامور ہین
پڑھتے کلمہ ہین اونکا اتان

عالی نظر و بلند ہمت
دیندار ہین اور بڑے مسلمان

جم بزم ہین رزم مین ہین رستم
ہین دولت و ملک مین سلیمان

خالق نے دیا ہے اونکو فرزند
تابان صفت مہ درخشان

اس مژدہ کی دھوم ہے جہان مین
عالم مین سرور کا ہے سامان

ہر رات تو ہین نثار انجم
ہر روز ہے مہر بھی زر افشان

لو واہین در خزانۂ غیب
جاری ہے عطا کا آج فرمان

کی مین نے جو دل مین فکر تاریخ
ملہم بو لا بحکم یزدان

الف و مایتین و ہشت و ہفتاد
کہ سال ولادت اے سخندان

۱۲۷۸ھ

تاریخ تولد فرزند دیوان کپورتھلہ

چو پید اگشت نور چشم دیوان
نوید شادمانی رفت ہر جا

بساط خرمی فرش زمین شد
ز رقص زہرہ شد عشرت مہیا

ز شادی گفت ہاتف بہر سمت
بگو رعنا کہ عمر خضر بادا

۱۹۱۰

بالیقین یا یقین کی ہے یعنے — نام نامِ خدا ہے صلِّ علےٰ
پر مثلث کیا جو نام سے نقش — بہرِ حسین و ہم از برائے شفا
سالِ ہجری کہا یہ ہاتف نے — عدد اب چار سو سے کر یکجا
جعد پر اوسکے باندہ یہ تعویذ — سر ہو فرق تا نہو اصلا
حرزِ جانِ جہان ہوا وسکا نام — وردِ اہلِ جہان ہو ہے یہ دعا
عاقبت عافیت سے رکھہ باکام — یا الٰہی بحقِ آلِ عبا

تاریخ فوت

حسن جان از فرط رنج و قلق — بمرگِ زن خویش چون غصہ خورد
سر و شم پئے سالِ فوتش بگفت — کہ رعنا بگو کوچ آغا بمرد
۱۲۷۷ھ

تاریخ ولادت شاہزادہ اودہ بمقام کلکتہ

بسال و مہ و روز و وقتِ سعید — چو پیدا ہوا وارثِ تاج و تخت
پئے سال کی شہ سے رعنا نے عرض — مبارک ہو فرزند بر جیس بخت
۱۲۷۷ھ

تاریخ کتاب میر وزیر علی بمقام لاہور

لکھا ہے میر وزیر علی نے اک نسخہ — کہ فہم و عقل مین یکتا ہے وہ زمانہ کا
لکھا ہے خانہ رعنا نے طرفہ سال تیج — سنو خلاصہ ہدایت ہی ہفتگانہ کا
۱۲۵۹ھ

دیگر

کرد تصنیف چون وزیر علے — نسخۂ بابلاغت طرفہ
گفت رعنا بسالِ تاریخش — ہفتگانہ ہدایتِ طرفہ
سنہ ۱۲۷۵ ہجری

بہرِ تاریخِ سالِ نورِ عنا
عقل کرتی ہے مجھسے استفسار

بے کم و کاست بین ز سالِ مسیح
لکھدیا خدمتِ اودھ اخبار

۱۲۶۴ھ

تاریخ نواب خاص محل صاحبہ بیگم شاہ اودھ تتمیمۂ داخلی خانم

خواستم سالِ ہجری از نواب
عالمش خواندہ است خاص محل

گفت ہاتف بگو ورا خاتم
تاکہ اعداد او شود اکمل

بحرِ جود و سخا و لطف و کرم
کان حلم و حیا و علم و عمل

سنگِ محراب و خاکِ درگاہش
پارس و کیمیاست ضربِ مثل

چون بعالم تخلصش عالم
گشت مشہور آخر و اوّل

علم از عینِ عالم ست عیان
الف از نامِ احمدِ مرسل

لام لطفش چو لاوبالی نیست
کے باقرارِ اوست لیت و لعل

میم مبنی بملّتِ مولے ست
صلح کل با جمیع دین و ملل

نام ثانی مخدّرہ عظمے
وہ چہ نامِ خدا ز روزِ ازل

سین و نامش سزد کہ مے شویم
دہنے از گلاب و از صندل

کے دہد دست این غرض رعنا
کہ بخوانم دگر بوصف غزل

تاریخ بنام منی تتمیمہ داخلی لفظ جعد

نام نامی کہ حسبکی اک تاریخ
نقشِ خاطر ہے مجکو اے رعنا

نقش دلپر ہے مثلِ نقشِ مجر
نام اوس نامور کا نامِ خدا

طرفہ مشہور بر محل ہے نام
نام و نامی ہے نام ہے گویا

الفِ نام یا سے گر بدلے
لفظِ نامی سے یا الف ہو جدا

پھر تو فوراً بصنعتِ تقلیب
تین حرفون سے نام ہو پیدا

ہے مروت تو میم سے مفہوم
اور نزاکت ہے نون سے جلوہ نما

نوروز باد اسنور اے کریم | کوہ باشد برزمین تا برقرار
بخت واقبال ست چون عمرش دراز | روز افزون ست تا روزِ شمار
سالِ نو ہر سال تیکو میرسد | در چمن تازہ چو ایامِ بہار
رنگِ گل در دیدۂ احباب باد | سخت در چشمِ حسودان نوک خار
گفت رعنا سال نو از عیسوی | یک ہزار و ہشتصد شصت و چہار
طرح سازم گر ازین مصرع فقط | باشد از سالِ مسیحی یادگار

قطعۂ تاریخ اودہ اخبار سنہ ۱۸۶۴ء

مژدہ اے ناظرین باتمکین | خوشی سے کے جہان مین ہین آثار
ہے اب آغازِ سالِ نو یعنے | ہشتصد و یک ہزار و شصت و چہار
گلشنِ دہر رنگ لایا ہے | کیسی دلکش چلی ہے بادِ بہار
ہر روش ہے گلون پہ اک جوبن | گرم نغمہ ہے ہر چمن مین ہزار
نہر آبِ روان بعینہ ہے | جیسے گلزارِ خلد مین انہار
چشم بد دور ایسی رونق ہے | چشم رضوان مین رشک سے ہے خار
پھول پھولا نہین سماتا ہے | گل سے لگتا ہے نوک کی ہر خار
آتشِ رشک سے جلا لالہ | وقنا ربنا عذاب النار
رونقِ باغِ عالمِ امکان | ہے مگر صدقۂ اودہ اخبار
روشنائی ہے اوسکے حرفون کی | سرمۂ دیدۂ اولو الابصار
صورتِ دہر کا مرقع ہے | جس سے عالم کے ہین عیان اسرار
صفحہ آئینۂ سکندر ہے | جام جمشید ہے اودہ اخبار
اسقدر اوسکی ہے خریداری | گویا یک انار و صد بیمار
ہین خریدار لاکھ یوسف سے | مصر تک ہے یہ گرمیٔ بازار
ہے شش و پنج مین ہندسِ عقل | کچھ خریدارون کا نہین ہے شمار

کوه در تکوین و نور اندر صفا — زین مسیحے شد باسم نور بار
لوح محفوظ ست لوحِ روشنش — خطِ تقدیر ست خطِ مشکبار
چشم بد دور آن سویدائے خطش — سرمۂ چشمِ بصیرِ روزگار
از سطور و نیز از بین السطور — آشکارا صورتِ لیل و نہار
مخبرش گشتہ چو جبریلِ امین — در خبر آمد مسلم اعتبار
سنگ او از طورِ سینا ساختند — زین سپید و هم سیہ راشد عیار
دستکاران دست قدرت یافتند — کارہایش چون نباشد استوار
طبعِ عالم را ازین مطبوع گشت — شد بلا نغمہ چو طبعش ہفتہ وار
میکشد از بہرِ آن یوسف مدام — ہر زلیخائے تمنا انتظار
عاملان را گشت دستور العمل — خسروان را ہست چون آئین بکار
مجلس مینونسپل را رہنما — حاکمانِ عہد را ہم خضر وار
ہست گورنمنٹ را بس خیر خواہ — ہم رعایا را بجان و دل نثار
میکند تسخیرِ عالم گیرِ او — نصرتِ نصر واقع را شکار
شد جہانے بندۂ احسانِ او — یاور و یارش شدہ ہر شہریار
در وغا بر اہلِ امرت سر قوی — در وفا لاہوریان را یارِ غار
شد مقابل ہر کہ از خیرہ سری — او بر آورد از سرش آخر دمار
آن ز رشکش میخورد خونِ جگر — وان دگر سر در گریبان سوگوار
ذم اگر فرمود کار پند کرد — مدح گر بنوشت افزود افتخار
صولتش ملکِ جہان را در گرفت — ہیبتش را شد بعالم اشتہار
از خریداران اخبارش بپرس — تا ابد ہرگز نیاید در شمار
وا نما از ہند و از پنجاب ہم — شاعران را وصف او باشد شعار
لیک من در مدحتش ای بوالعجب — آمدم محسود ہر ملک و دیار
آبروئے پنجاب را بر خوان مرا — خطۂ ہندوستان را افتخار

هزار و با نصد و بست و شش از سال — چه سال از سال عیسی بود هنگام
غرض سه صد سی و یک سال دیگر — شمار کامرانی شد ز ایام
بعهد شاه عالم عهد شاهی — بعهد کمپنی چون کرد ارغام
هزار و یک صد و هفتاد و سه بود — ز هجرت آنکه آمد سال اسلام
ز تخت و تاج شاهی ماند تا هم — نشان باقی و از شاهی فقط نام
چو کشت مندرشد سر سبز از جور — رسید از دست اهل عدر آلام
هزار و دو صد و هفتاد و سه بود — که گشته از بغاوت شاه بدنام
پس از یک سال شاه گلستان — گرفت از کمپنی احکام احکام
هنوز آن شاه شاهان حکمران است — که حکمش باد در هر ملک تا دام
بگیر آمد بهادر شه چو در رزم — به رنگون رفت آخر با صد آلام
به بحر شور شد شوریده آخر — شده آغاز شورش را چه انجام
گرت دا گوش فهم و چشم بینا است — شنو نظم به بین احوال ناکام
من از آن روز دانستم که آخر — بود در دهر عور شید لب بام
شده طالع ز مغرب شد بمشرق — شود روز شهی را زود تر شام
مقام ترس و جای خوف و بیم است — که آغاز آن بود این باشد انجام
من و تو هر دو را کار از قضا است — دگر خواب و خیالات ست واوهام
دگر مخروش اے رعنا که آمد — ز بحر شور شور رنج و آلام
چه در رنگون شه بیکس قضا کرد — بهادر شاه غازی بو ظفر نام
۱۲۷۹ھ

دیگر

شه بیکس چو رفت از دنیا — بیکسی کرد بر سرش ماتم
دید رعنا چو دست را خالی
گفت تاریخ او فغان ارم
۱۲۷۹ھ

چھپا لیگا وہ دامانِ کرم میں — کہ ہے نام خدا نام اوسکا ستار
غمِ عصیاں نہیں اس سے کہ وہ ہے — گناہ آمرزِ رندانِ قدح خوار

قطعہ بنام مشفقی میر شیخ داؤد صاحب

ماشاء اللہ واہ چشمِ بد دور — کیا مجمع اوصاف ہی حضرت کا وجود
یعقوب کی الفت ہے جمالِ یوسف — ایوب کا صبر ہے سلیمان کا جود
موسیٰ کی جفاکشی ہے اعجاز مسیح — سن خضر کا ہے نوح کا حلم محمود
فولاد کے دل ہیں اسلیے آپ سے موم — ہے خلق محمدی تو نام داؤد

تاریخیات

قطعہ وفات ابوظفر بہادر شاہ معزول شاہ دہلی مقیم رنگون خاتم سلاطین چغتہ تیموریہ

بپرس احوال این دنیا کہ چون ست — فنا باشد ہمہ آغاز و انجام
بچرخ نیلگون رنگ وفا نیست — تہی چون شیشہ واژون صورت جام
کجا اسکندر و جمشید و ضحاک — کجا اسفندیار و رستم و سام
مگر از نیک و بد باقیست نامے — کہ ماند زنیک و ہم ز بد نام
غنیمت دان دور روز عمر نادان — بسر گردت گرت باعیش و آرام
شہ تیمور چنگیزی ز ترکان — شنیدستی کہ بودش عالمی رام
ہمہ در سایۂ صیت جلالش — زچین تا ہند بود از روم تا شام
چو ہند و ہند وان بودند در امش — ہمہ ترسا و گبر و اہل اسلام
سمند شاہیے او در سم قند — زدہ در ہفصد و ہفتاد و دو گام
ز تیمور استد ابو بوظفر ختم — بہند آمد شمار بست و سہ نام
شمار سال عمر سلطنت گشت — ازین رو پنج صد اے نیک فرجام
ز ابراہیم تودی باز چون کرد — ظہیر الدین بابر ہند را رام

نارجیل اور لگاتا ہے آگ — فاد زہر او سپہ معین صفرا
خطرۂ جان ہون نکیون نیم حکیم — نام کو بھی نہین ہوتی ہے شفا
تھا مسیحائی کا دعوے او سپر — عیسے دم دیتے ہین ترسا ترسا
خضر لاتے ہین جواب حیوان — کارگر خاک نہین ہے اصلا
تے نہین تھوکتے ہین جنپر — تف ہے اس ہیضہ پہ لاحول ولا
دست دستے ہو گئے پیغام اجل — پیٹ چلتے ہی مریض آپ چلا
یون بھی مرنا ہے مسلم یار و — پیش از مرگ ہے کیون واویلا
ہم کفن باندھے ہوئے بیٹھے ہین — شوق سے آئے جو آتی ہے قضا
مرگ انبوہ نہین جشن سہی کم — گرچہ ہے مرگ مفاجات وبا
وصل سے لاکھ غنیمت ہے وصال — موت آجائے تو ہے شکر خدا
جینا عزت سے بایمان مرنا — ہے یہی عمر ابد صل علی
ورنہ بے اسکے تو جینا ہے ہیچ — خاک جینے پہ ہے لاحول ولا
موت کی دیکھ کے گرما گرمی — اپنے مرنے پہ نصیب اعدا
تھا غرض حفظ تقدم مجکو — تا نہ تکلیف اوٹھائین شعرا
بے کم و کاست لکھی یہ تاریخ — فوت مردان علیخان رعنا

۱۸۶۳ع

دیگر

پڑا کر وبون مین شور رعنا — معاصی کا ہوا میرے یہ طومار
سیہ نامہ کا جب دیکھا سیاہہ — ہوئی اک لوح محفوظ اور بیتار
فرشتے آئے یان تک تنگ آخر — کہ لکھتے لکھتے سمجھے اوسکو بیکار
گنہ جب اسقدر مین نے کیے ہین — ہوا مشہور جب سے مین گنہگار
تو میری مغفرت پھر کیون ہی مشکل — حضور کبریا ہے جو کہ غفار
کرے جب محو خط سے میری عصیان — تو ہے حرف غلط وہ آخر کار

سجدہ آدم کا اوا اپنے فرشتون نے کیا | ورنہ انسان کا انسان کہین ہی معبود

پیش از مرگ واویلا یعنی تاریخ فوت خود در ایام وبای ہیضہ سنہ ۱۲۶۳ھ مقام لکھنؤ جسکے بعد بعالم رویاے صادقہ بشارت سلامتی ہوئی

دور دورا ہے وبا کا گھر گھر | شہر آشوب ہے ہیضہ ہر جا
ہیضہ حد درجہ ہوا عالم گیر | اس سے ہے قحطِ رجال اب گویا
خاک مردہ ہو بدستِ زندہ | جان سے ہاتھ جہان نے دھویا
عشق کو بھول گئے عاشقِ زار | لاے جانون کے پڑی ہین بخدا
جان سے تنگ آئی ہین جانانِ جہان | غمِ جان یاد ہے بھولے غمزا
سانس کیا لیجیے دم رکتا ہے | متعفن ہوئی اس درجہ ہوا
مادّہ کا ہے نہ موسم کا فتور | عملِ زشت سے پھیلی ہی وبا
معصیت سے جو ہو توبہ تو ابھی | سایہ کی طرح پلٹ جاے قضا
اب بھی غفلت ہے تو میرا ہی سلام | آپ کردار کی پاؤگے سزا
زندگی خواب ہوئی عمر خیال | عافیت اور ہے خیر اب عنقا
شہر ہین شہر خموشان سارے | خوب آباد ہوا ملک بقا
زندہ در گور ہین اتنا عدد | ملک الموت کا یہ ہے دھڑکا
پاؤن لٹکاے ہوے بیٹھے ہین | قبر ہین تابعِ تسلیم و رضا
ملک الموت بھی جاتا ہے سہم | پاس آتے ہوے ڈرتی ہی قضا
اب حسابون سے بھی منکر ہی نکیر | غرق ہے خواب عدم مین مونے
گوش زد نالہ و شیون ہے آہ | ماتم عام ہے گھر گھر برپا
سہل مرنا ہوا جینا مشکل | کیا قیامت ہے یہ رب دوسرا
رحم اے ہیضہ بس اے عزرائیل | ہے خدائے یہ یہ کیا قہر خدا
کام تیزاب کا کرتا ہے گلاب | زہر مہرہ ہے ہلاہل سے سوا

بدر آمد ز ابر بدر منیر — مهر تابان ز مطلع الانوار
پئے معراج سوے عرش عظیم — گویا رفت احمد مختار
ز احمد آباد آمده اینک — همچنان با عروج عزو وقار
میرزا حاجی محمد خان — نائب جودپور از سرکار
شاه را ماند این چنین دستور — فخر هند و ولایت و دربار
مخزن عدل و داد و خلق حسن — معدن عقل رهبت و هشیار
نام حاتم شد از سخایش سطے — شد گدا هم بعهد او زردار
تا جهان ست در جهان باشد — این چنین مرد با خدا دیندار
سال تاریخ گفت ملهم غیب — دو و هشتاد و هم دو صد به هزار
۱۲۸۲ھ

قطعه دیگر در شان مهاراجه

کهون او نکو گر مهر عالم فروز — تو اظهر من الشمس ہے مہربان
که ہے ہاته مین اونکے میزان عدل — عدالت سے ہین روز وہ حکمران
ہین یه صلح کل جنکے شاکر مدام — ہنود اور مسلمان ہین باصد زبان
بدل حق سے کرتا ہے ر عنا دعا — مہاراج ذیجاہ کا مدح خوان
رہین تا قیامت وہ فرمانروا — بزیر نگین ہون زمین و زمان
رعیت ہو شاد اور آباد ملک — سلامت ہین جب تک ہین آسمان
وہ عقل اور فرہنگ مین سر ہین — مگر بخت اور عمر مین ہین جوان
عدالت سخاوت شجاعت مین تاج — وہ ہین مخر اسلاف و ہم خاندان
چراتا ہے اب گله گوسفند — فقط رعب سے اونکے شیر ژیان
وہ نام خدا کیسے ہین نامور — که نام آورون کے ہین نام و نشان

دیگر

بت کو اسواسطے کرتے ہین برہمن سجده — پتلا آدم کا ہوا روز ازل مین مسجود

سکندر ہین شوکت مین جم جاہ مین — ہے اقبال جم اور وہ اوسکے جان
وہ ہمپایۂ صاحب تخت ہین — رہے قوت بازوئے خسروان
کرشن اور اندر ہین وہ بزم مین — مہادیو تا رزم مین پہلوان

دیگر در تہنیات اقسام

تہنیت جشن شادی سرمہاراجہ پٹیالہ کہ بعد شادی چیچک عارض شدہ غسل فرمودند

سرکار کی شادی کی نہ کیونکر ہو دھوم — شاہانہ تجمل تھا نہین شبہہ و شک
تھا ایک جہان محو تماشا ہر سو — ان ان کا کیا ذکر ہے تا جن و ملک
نوشاہ کی شادی کا یہ عالم دیکھا — تھا محو جمال چشم انجم سے فلک
مشتاق تھے دریا مین ہر اک چشم حباب — چھپکی نہین گلزار مین نرگس کی پلک
لیلی محمل سے اور محمل سے شیرین — خلوت سے نکل آئی زلیخا در تک
اللہ رے جذب شوق دید نوشاہ — آ بیٹھی ہے زہرہ بھی لب بام فلک
دیکھی ہے لگا کر سیر اس شادی کی — پیر گردون نے ماہ و خور کی عینک
تھا غلغلۂ عیش کا جو عالم مین عام — چشم بد دور از سما تا بسمک
دیکھو ہمہ تن چشم ہوا جسم حضور — دیدار کی خاطر نکل آئی چیچک
رعنا سے برائے فال غسل صحت — ملہم بولا فراغ بے شبہہ و شک
۱۲۸۱ھ

دیگر

آب از جوے رفتہ باز آمد — یا بباغ جہان رسید بہار
نخل امید باز بار آورد — شاخ گل شد پر از گل بے خار
ابر نیسان چو گشت گوہر بار — پر گہر گشتہ باز درج صدف

آبرو دنیا مین ہو ایمان عقبیٰ مین رہے | بس یہی ہے دولتِ دارین کافی کردگار

شکریہ شبیہ موصولہ

سورت کی ہے نواب کی وہ صورت پاک | جسنے دیکھا یہی کہا صل علےٰ
بشرہ سے عیان ہے آئینۂ رحمت حق | ہے سورۂ یوسف کا بعینہ نقشا
خط آیۂ سجدہ ہے جو پیشانی پر | سجدہ کرتے ہین اوسکو سب اہل صفا
والشمس ہے والقمر ہے سب کی نزدیک | اخلاص سے ہاتف نے کہا صل علےٰ
یعنے ہے مجاز بھی حقیقت در اصل | ہے عین مناسب جو کہون ظل خدا
مصداق تھا یومنون بالغیب کا مین | اب مصحف رو کا محبوب دیدار ہوا
جسوقت مرقع وہ صورت رکھی | سب بولے ہوسے اہل کتاب ربنا

دیگر جشن نشرہ

بزم عالم مین ہے عجب رونق | جشن گھر گھر ہے عیش ہے ہر جا
ماورِ دھر شاد شاد سے آج | پیر گردون پہ ہے شباب آیا
ہے نظیر حسن کا نشرہ آج | برکت نے یہ روز دکھلایا
بزم مین رات تھا وہ صدر نشین | جمع تھے لکھنؤ کے سب امرا
کہا رعنا نے دیکھ کر محفل | رفعتِ شانِ جشن صل علےٰ

دیگر

مہاراج الور ہین شیودان سنگھ | وہ ہین فخر اقلیم ہندوستان
سخاوت مین وہ حاتم وقت ہین | شجاعت مین ہین رستم دستان
مہاراج میراثِ اجداد مین | خدا داد ہے عدل نوشیروان
بڑی سیر چشم اور عالی ہمم | شریف و ہنرمند کے قدردان

کیسی بے لطف ہے گرما گرمی — عین وصلت مین ہی فرقت پیدا
قدر عشاق ہے معشوقون کو — چکھا گرمی مین جلاپے کا مزا
آتشین رخ سے بھڑک اٹھتا ہے — شعلہ ہر وقت نصیب اعدا
ایسی گرمی مین کہین ممکن ہے — جمع ہون عاشق و معشوق اک جا
تاب کیا ہے جو کرین شعلہ رو — نگہ گرم سے اب نظارا
گرم جوشی کرین کیونکر عشاق — دل ہوا جل کے کباب اب سارا
نفس گرم تو ہے گرم دھوان — جسم گلخن کی طرح ہے جلتا
ہے نسیم سحری باد سموم — چمن دیر کو چھوڑ و رعنا
آگرہ مین نہین رہنا بہتر — گرم گرمی مین ہے دوزخ سے سوا

دیگر قطعہ حالیہ مشعر صنعت اشتقاق لفظ رعنا

ہے عیان تکسیر اور تجنیس سے رعنا کی صاف — لفظ عیار اور الفاظ غبار و ہم عیار
جو منافق ہین مقرر اونسی مین عیار ہون — جیسے خیر الماکرین آیا ہی قول کردگار
خاکساری آب و گل مین ہی بنام بوتراب — جو موافق ہین مین اونکی کفش پا کا ہون غبار
امتحان نیک و بد کو سنگ اسود ہی محک — مین بھی ہون اسطرح انسانون کی کسنی مین عیار
اور اگر رعنا کے معنی مین کسیکو ہو کلام — جس سے ہے شان غرور و خود پسندی آشکار
محکو خود اقرار ہے لاریب ہے ان مرد غیور — پر فقط اونسی جنھین غرہ ہی یا کچھ افتخار
آئینہ ہے الغرض انسان انسانکی لیے — یعنے ہر جیسے کو تیسا ہے میان روزگار
ورنہ من آنم کہ من دانم جو سچ پوچھو تو بس — دوستون کا دوست ہون مین اونسی اور یار اونکا یار
نام مردان علیخان ہی اور آقا ہین مرے — شاہ مردان شیر یزدان قوت پروردگار
ہاتھ مین میری ہی کلک امتحان یون حسب حال — لا فتا الا علی لا سیف الا ذوالفقار
قول میرا فعل ہی اور فعل میرا قول ہے — قول مردان نام سے نام خدا ہے آشکار
لغو مین اور قول مین بس ایک نقطہ کا ہی فرق — ایک نقطہ مین نہین رہتا ہے باقی اعتبار

* نسخہ مطبوعہ مین ایسا ہی ہے

چھوڑ دی نار پرستی آخر — سارے زردشتیون مین شکر خدا
ایک دل دوسرا دوزخ ہے شکم — ایسا دو آتشہ دیکھا نہ سنا
جتنی باتین ہین جلی اور کٹی — یہ زبان ہے کہ زبانہ گویا
انجرون سے تہ و بالا ہے بخار — تپ زدہ تپنے سے ہین ارض و سما
کچھ نہ گایا کبھی دیپک کے بغیر — چرخ سے آئی جو گانے زہرا
نظم بھی لکھین تو لکھتین واسوخت — واہ رے گرمی طبع شعرا
خاک پر ذرے فلک پر تارے — کم شرارون سے نہین صبح و مسا
مہر بے مہر تو تھا ہی مجمر — ماہ مشعل ہے فلک گرم توا
ماہ نو سے یہ نمایان ہے صاف — چرخ ہے نعل در آتش گویا
پر فرشتون کے جلے جاتے ہین — کوئلا ہو گیا جل کر طوبیٰ
ہے جو آتشکدہ دوزخ تو ضرور — دھونکنی صور ہے بجلی نفخا
پر سے اب لیتی ہے پنکھے کا کام — نہین ملتا جو پری کو سایا
خلد مین خشک پڑی ہین نہرین — العطش کی ہے بہشتی کی صدا
سرد خانے ہوئے سارے حمام — برف خانے ہوئے مطبخ سے سوا
ڈھونڈھتی پھرتی ہین پانی حورین — حوض کوثر مین نہین اک قطرا
کھا گئے ماہ کو دلسوزی سے — کبک سمجھی جو اوسے انگارا
موج کی جا نظر آتی ہے گرد — خاک اوڑتی ہے جہان تھی دریا
ریگ ماہی ہوئی ماہی بے آب — وان بگولا ہے بھنور تھا جس جا
شعلہ رویون کا عجب عالم ہے — ہے بس آتش کا ہر اک پر کالا
تار برقی ہوئی تار گیسو — کان مین ہو گئی بجلی شعلا
آگ ہین طیش کے ماری گلرو — لال گرمی سے ہوا رخسارا
تل کے دانے کا نکلتا ہے تیل — جا سے روغن ہے پسینا گویا
دست و پا کو نہ جلائے کیونکر — آتش مشتعل رنگ حنا

سوگند رب ارخوری زنامش رعشه | ماند ز تقدم الف بس اکرام

ایضاً

اعداد که شد چار صد و شصت و چهار | آحاد بہین چاردہ آید بہ شمار
دست غیبم مرا بود کرپا رام | پیداست ز چاردہ جوید آخر کار

دیگر

خاک پر ہی آدم خاکی کی سجدہ کی یہ وجہ | تا رہی او سکو ہمیشہ اصل کا اپنے خیال
پھر دوبارہ خاک ہوئی سو کھلا رعشہ پہ راز | ہر زوالے را کمال و ہر کمالے را زوال

قطعہ پرکالہ آتش بمقام آگرہ سنہ ۱۲۶۴ عیسوی
کہ در گرما آگرہ اسم با مسمے آمدہ

سخت گرمی کی ہے گرما گرمی | آج عالم ہے جہنم سے سوا
چرخ نیلی کا طبق گلخن ہے | خاک بھوبھل سے نہین کم ذرا
آب دریا نہین تیزاب سے کم | آبلے ہین کہ حباب دریا
سیپ چونا ہوئی ہے جل جل کر | آب موتی مین نہین خاک ذرا
مستعیل آگ سے اب باد ہوئی | مشتعل یہ کرۂ نار ہوا
اسلیے خاک بسر ہے قارون | جلکے کشتہ ہے خزانہ سارا
بگیا گل کے وہین صورت آب | یعنے ٹکسال مین جو تھا سکا
بھنکے گرتے ہین کباب اب ہین طیور | اسقدر عام ہے من و سلوا
شور ہے شہر خموشان تک آج | کہ چلے جاتے ہین ہم تحت سری
پتھرون سے یہ نکلتے ہین شرر | کہ ہر اک کوہ ہے طور سینا
ناریل پھل ہین تو گلنار ہین گل | ہین درخت آگ کے اشجار کی جا

ہے نیر نگین جو کشور نظم نواب | نواب خطاب اور تخلص ہے نظام

۸۶ شکریہ قطعہ دیوان صاحب عالم مرزا ولیعہد بہادر شاہ اودھ ۱۷

اے وارث ملک و افسر و چتر و سریر | اے کوکب برج فلک دولت و دین
دیوان حضور سے ہوا لطف مجھے | آباد رہے خانۂ احسان آمین

دیگر

فقط گندم تلک تھا آب و دانہ | نہیں تقدیر کی اس میں شکایت
ہوئی گندم نمائی جو فروشی | یہی تھی آدم و حوا کی قسمت

شکایت

محنت بباد داد و عنایت زیاد رفت | داد از تغافلش ہمہ کارم ز داد رفت
رعنا چو بگذری ہمہ آخر برابرست | ناشاد رفتہ باش کہ زین دہر شاد رفت

قطعات بصنعت اشتقاق بنام مشفقی کرپارام دیوان جموی کشمیر

اے دل برکت چو در جہان میخواہی | کن در و بہ اسم اعظم کرپارام
تخلیص حروف نام کن بے تکرار | پیداست بہ بین لفظ مبارک از نام

دیگر

دیوان سخی ابن سخی کرپارام | مشہور شد از داد و سخاوت حاتم
از نام دو حرف اول و یک آخر | دال آمدہ بر جود بہ بین لفظ کرم

ایضاً

حقا کہ بزرگیش خدا داد آمد | پیداست کہ ہست محترم کرپارام

ساونون کی گھٹا سے لطف برسات بڑھا
گلگشت ہے آقا ہین بجولائی ہے
نام باغ ۱۲

دیگر

بارش سے ہے مارواڑ مین عالم آب
دریا دل ہوکے بہہ رہے ہین تالاب
فوارہ قلم ہے بحر ظلمات دوات
کاغذ آبی ہے حرف ہین نقش برآب

دیگر

کیا غم ہے جو ہو کفر محیط اسلام
ہوتے ہین شب تار سے پیدا ایام
ہے مردمک سیہ مین یہ نور نظر
یا کفر مین اسلام کا جلوہ ہے نظام

برآمد کانہای مخفف بندہ در مارواڑ

ہر کس کہ بہ بحر غوطہ زد گوہر یافت
چون کند زمین دکوہ وصحرا زر یافت
تحقیق بہ مارواڑ چون کرد نظام
سیم وسس وآہن وسرب را در یافت

ایضاً

آنجیوان بظلمت اسکندر یافت
جمشید بدور سلطنت ساغر یافت
از کندن کوہ کہ بر آید لیکن
اقبال نظام بین کہ کان زر یافت

دیگر

کچھ ایسے تو ناسمجھ نہ اب کم سن ہین
پھر کیلیے غائب آپ رات اور دن ہین
رعنا سے جو راز دل نہین فرماتے
کیا خیر سے آپ بھی فریشن ہین

رباعی تبدیل تخلص خود

آغاز سخنوری مین مضطر تھا نام
رعنا تھا شباب شاعری کے ہنگام

آتش کے دھوئیں اور گئی تھرائی ہے | ہے رات کو شمع دھوپ دن کو کافور

دیگر

سیماب وہ سیم تن ہے چالاکی مین | ہمسر نہین اوسکا کوئی بیباکی مین
کیا حسن خداداد ہے ماشاءاللہ | کیا نور ہے اوسکے بدنِ خاکی مین

دیگر

تھا روے زمین پہ ہند باغ رضوان | اب چشمک دہر سے ہے تاراج خزان
امسال تو غدر سے ہے درخاک و خون | اور سالگذشتہ مین رہے ہیضہ خان

رباعی ہجویہ آگرہ

نے شام او وہ ہے نہ بنارس کی بھور | ہے آب و ہوا سارے جہان کی آخور
اعداد سے آگرہ کے ہے گور عیان | رعنا بھی ہے آگرہ مین زندہ درگور

دیگر

کافر ہندو سے اب مسلمان ہوا | بعد اسلام اب کرسٹان ہوا
نازیست رہا یون ہی رکابی مذہب | جیتے انسان موے پہ شیطان ہوا

ہجویہ کوہ آبو

ناساز ہے آبو کی اب اسقدر جہ ہوا | بیمار ہوا مسیح اچھا نہ ہوا
گر جان بچی جان غنیمت ورنہ | موجود ہے دیکھہ قلب آبو مین وبا

گلگشت باغ نحولائی

برسات شباب پر ہے جولائی ہے | رد پڑتی ہے خوب آب جولائی ہے

توبہ کرکے کرے گا رعنا پھر عشق
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

دیگر

مومن ہے تو ہو نہ تو کسی بت کا رام
کافر ہے تو کعبہ مین نہ باندہ اب احرام
ہے تہ حقیقت سے جو بہرہ رعنا
تو کعبہ سے رکھہ غرض نہ کچہ دیر سی کام

دیگر

اے قبر پرست قبر سے سود نہین
ہے خاک عباد کچہ یہ معبود نہین
کرتا ہے عبث سجدۂ تعظیم ولی
درگاہ در کعبۂ مقصود نہین

دیگر

ہے زلف رخ یار اگر شام محن
پیشانی ہے پر مراد کی صبح وطن
ہے سورۂ واللیل وہ جعد مشکین
اور سورۂ والشمس ہے چہرہ روشن

دیگر

رسال جہان برف سے ہے یہ معمور
کشمیر سے ہے سوا ہر اک جا مشہور
بلور کا تختہ ہے جہان ای رعنا
برسا نہین برف نور کا ہے یہ ظہور

دیگر

تا مد نظر ہے صاف مانند بلور
موسم خنک اور برف کا اوسیہ وفور
اللہ رے زمہریر بھی سرد کیا
اس جلے مین کھینچین جلے سورۂ نور

دیگر

ہے کوہ مری برف سے اب کوہ نور
تا مد نظر برف سی ہے مثل بلور

رباعیات

ہون خانہ نشین نہ ہاتہ ہلتا ہے نہ پیر
نے سعی و تلاش نے سفر اور نہ سیر
من و سلوا و مائدہ سے کیا کام نظام
دیتا ہے کریم رزق بے منت غیر

دیگر ہجو یہ بہلی

رستے مین پڑی جو کچہ مصیبت سہلی
سب بھول گیا سفر کی کلفت بہلی
کچہ پوچھیے نے عذاب تکلیف سفر
بہلی مین نہ ایک دن طبیعت بہلی

دیگر

ہمدم کی طرف سے نذر تنبا کو ہے
گو مشک نہین ہے مشک کی خوشبو ہے
کھانے کی عوض یہ ناشتا ہو مقبول
برفی پیٹہ اسہے لوز لڈو ہے

رسید خربزہ

جڑواں ہین خربزہ جو تمنے بھیجا
ہم پا گئے آپ کا دلی منصوبا
یہ وصل مجسم ہے پیام وصلت
یا نخل ملاقات مین پھل ہے آیا

ایضاً

دو پھل یہ جڑے ہوے مری جان نہین
یہ فال ہے نیک جسکا ہوتا ہی یقین
رعنا کو دکھائی شکل جمعیت خوب
یکجا ہین جمع مثل شکل پروین

رباعی

الفت نہ دلبرون سے نے رسم وراہ
نے سوے بتان مری بھٹکتی ہے نگاہ

قائم اللیل ماند در شب ها | روزها صائم النہار آمد

وصف پردلہ

کیا خوب یہ پردلہ ہے دیکھو زرکا | تلوار ہے بجلی تو وہ ہے ابر بہار
ہے پردلہ گر کمند تو اژدر تیغ | یا بنکی ہوا نفہ گلی کا وہ ہار
ہے پردلہ یوسف کا کمر بند اگر | شمشیر دو دم ہے ذوالفقار کرار
ستان کی کام ہین زبان ہے گویا | سیاح کے پردلہ ہین یا ہے تلوار

قطعات

افلاک کی ہے یہ سرد مہری | اکڑا ہوا پیر اور جوان ہے
یخ بستہ ہے صاف چشمۂ خور | کافور سا دھوپ کا نشان ہے

دیگر

کھینچی ہے کسی نے آہ سرد آہ | یا ہے کسی بت کی سرد مہری
سردی سے اکڑ گیا ہے عالم | اب ہو گئی زمہریر ہستی

دیگر

برسات ہین جو وہ پور دیکھو | ہے باغ ارم ضرور دیکھو
سب کر دیے تشنہ کام سیراب | دریا دلی حضور دیکھو

دیگر

تھا نظام الدولہ اگر اب نظام الرای | تھا ارسطو پہلے لیکن آج وہ لقمان ہوا
بندہ سے آزاد ہے محکوم سی حاکم نظام | پیشتر دیوان تھا اب صاحب دیوان ہوا

رباعیات

اے میر اگر زیست ہی رعنا کی غرض — تو بھیجیے جلد رخت سنجاب و سمور
فی الحال یہ دور دخت رز ہے تو بہ — نشہ مین شراب کے ہین صوفی تاک چور
جو گوشہ گزین و خم نشین تھی وہ بھی — دیکھو سر بازار ہین سارے مخمور
دستار ہے قاضی کی گرو مے کی عوض — میخواری کا اب جہان مین ہی یہ دستور
زاہد مسجد کو جا نکر خم خانہ — جُرعون کو خم شراب کہتے ہین حضور
سمجھے وہ عصا کو تاڑ لا حول ولا — اور دانہ تسبیح کو تاک انگور
باران کی جگہ ہے ابتو باران شراب — دیکھین رعنا خدا کو کیا ہے منظور

دیگر

خان عالی منش مصاحب خان — کرم و خلق و لطف عادت اوست
چہ عجب گر نواخت رعنا را — فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

دیگر

چو جم در جاہ و لقمان در خرد در عدل نوشیروان — بطالع چون سکندر در دلیری رستم دستان
بنزدیک تو ئی حاتم بجان بخشی مسیحادم — مثال خضر دریادل بفیض عام چون باران
بلطف و خلق و عدل و عقل و جود و ہیبت و ہمت — نہ تنہا فخر کابل بلکہ فخر ہند و راجستان
الٰہی تا جہان باقیست تو ہم در جہان باشی — جہان باشد مثال جسم تو اندر تنش چون جان
بود در جودہ پور دائم چو بخت تخت سنگہ آئین — مجتبیٰ خان بہادر میرزا حاجی محمد خان
بخواہم وصف تضمین کرد رعنا مصرع سعدی — چہ غم قصر ریاست را کہ باشد چون تو پشتیبان

دیگر حالیہ سفر مارواڑ در ۱۸۶۱ء کہ از بی امنی راہ ناہموار در منازل عبرآباد وغیرہ پیش آمدہ

حال رعنا مپرس ای منعم — کز اودہ چون بہ مارواڑ آمد

لاہور ہے آبرو سے پنجاب | اور اکبری آبرو سے لاہور

دیگر

خاک پر آئے ملک جائے فلک پر انسان | عشق اعجاز نہ دکھلاتا یہ کچھ بات تھی
جذبۂ عشق مجازی سے زمین پر آیا | ورنہ ہاروت کی زہرہ سے ملاقات تھی
لگی عشق حقیقی کی کشش گردون پر | ورنہ زہرہ مین کوئی ایسی کرامات تھی

بشکایت سرما و طلب لباس گرم از تحویل میر صاحب

ہے اب کے برس یہ سرد مہری فلک | ہے صاف زمین برف سے مثل بلور
کس طرح نہ آفتابہ ہو کوزہ برف | چشمہ خورشید کا ہے یخ بستہ ضرور
سردی سے ہوا ہے زمہریر اب عالم | ہے رات کو شمع دھوپ دن کو کافور
ہے مہ وشون مین سرد مہری نہ فقط | عشاق بھی ٹھنڈی سانسین لیتے ہین مزور
کرتا ہے کبھی جو آنکھ سے دانۂ اشک | ہوتا ہے شال آبگینہ وہ چور
یخ مردم چشم پر ہوا قید فرنگ | نکلے در چشم سے نظر کیا مقدور
ناری بھی بلے ہین ابتو نوری تو بہ | ارتھی پہ ہے شعلہ نار کا صورت نور
سردی سے یہ انقلاب دیکھا رضوان | دوزخ مین جنان سے تاپنے آئین حور
سردی سے خدا پرست ہین زردشتی | آتے ہین شبانہ روز آتش کے حضور
چلہ مین ہین مچھلیان کہ یخ بستہ ہے | کرتی ہین پیادہ اب سمندر سے عبور
بجلی بھی جو گرتی ہے تو ٹھنڈی ہو کر | مرطوب مزاج کیون نہون اب محرور
گوشہ مین کمان کے تیر ہین چلہ نشین | ہین خانۂ مور مین نہان سارے طیور
سمجھون گا مین اگلے سال تجکو سرما | خیر اب کے برس اور ہون زندہ در گور
گھبراؤ نہ اتنا اے سرما ہی ابھی | اے حضرت دل ہنوز دلی ہے دور
جب قطع ہوئی امید تب آخر کار | لکھا ہے یہ قطعہ مین نے ہو کر مجبور

حور و غلمان ہین شاد جنت مین | جوش پر بادۂ طہور ہے آج
صرف نغمہ ارم مین ہین غلمان | خلد مین گرم رقص حور ہے آج
بھول جائے کلیم کو ارنی | شمع گر جادہ شمع طور ہے آج
مشکلین ہر بشر کی آسان ہین | رحمت حضرت غفور ہے آج
مدح ممدوح سے تمہین رعنا | شاعری مین بڑا غرور ہے آج

قطعہ تہنیت جشن دسہرہ مہاراجہ کپور تھلہ

جناب مہاراجہ رندھیر سنگھ | سپہر راجۂ راجگان جہان
سلامت رہین با جلال و حشم | فلک پر ہے انجم مین جب تک قران
عدو اونکے پامال ہون شاد دوست | رعیت خوش اور متفق خاندان
دسہرا کا دن ہو ہر اک روز عیش | دیوالی ہون راتین با من و امان
فلک عقد پروین کرے لاکے نذر | رہین تحت فرمان زمین و زمان
دسہرا جو ہے روز جشن و خوشی | نہ کیونکر ہون خوش اوسمین اہل جہان
خوشی سے نہو فرش کیونکر زمین | کہ پھولا سماتا نہین آسمان
خدایا ہے جب تک قیام زمین | مہاراجہ اوسپر رہین حکمران
ہے رعنا جو گرم صفیر دعا | ہما ہے کہ طوطی ہند وستان

قطعہ دیگر حسب استدعای اکبری مرحوم وقت آشتی گفتہ شد

دیوان باوقار امرناتھ اکبری | نام خدا ست فرد بخلق و کمال علم
چشم فلک ندید چو رعنا بعالمی | شائستہ کریم و مرد خدا باوقار و حلم

ایضاً

اکبر کو فخر اکبری سے | ہے نام خدا جہان مین مشہور

قطعات روز کلان

یہ شور تہنیت اب ہے بعالمِ ایجاد — جناب عیسیٰ مریم کا آج ہے میلاد
ہے سالِ خرمی و ماہِ عیش و روزِ طرب — فرح جہان مین ہے گھر گھر جہانیان مین شاد
فلک پہ رونق تازہ ہے خلد مین زینت — زمین پہ گرم مسرت ہین آج سارے عباد
ہے آسمانِ چہارم عروج مین وہ گہر — کہ جسمین حضرت عیسیٰ مسیح کی ہے یاد
اوسی وجودِ مقدس کا ہے یہ اک اعجاز — پدر بغیر ہوئی ہے نہو کبھی اولاد
رہے نہ نام کو نامِ خدا کوئی ناکام — یہ دن ہے یمنِ ولادت سے اونکے روز مراد
کرسٹ مسڈی کی دیتا ہے آپ کو رعنا — خوشی سے شوق سے اور لطف سے مبارکباد

ایضاً

یہ عید کا دن کرسٹ مسڈی — ہے روزِ سعید خیر سے آج
ہے یومِ ولادتِ مسیحا — آج اس سے ہے انبیا کو معراج
گر جا ہے بذکر خیر کعبہ — ذاکر نامِ خدا ہین محتاج
اہلِ قدس آپ کو خوشی سے — دین کیون نہ مبارک اے مہاراج
لیتے ہین خراج ارض سے آپ — گردون سے لیا ہے آپ نے باج
اے مالک ملک و دولت و دین — اے صاحب بخت و تخت و ہم تاج
اونے ہے یہ داد و بخشش وجود — کون آپ کے عہد مین ہے محتاج
داعی کی یہی دعا ہے آمین — قائم رہے تا بحشر یہ راج

ایضاً

دھوم اب ہے کرسٹ مسڈی کی — جابجا عیش ہے سرور ہے آج
ہے جو روزِ ولادتِ عیسےٰ — اور مہر فلک مین نور ہے آج

حرف علت جو بڑھاؤ تو بنے لفظ زنا
قلب سے نازہے عادت سے عیان ہکروفن

زن مریدی نکری جو ہے وہی مرد خدا
دوست کا دوست ہی اور دشمن دین کا دشمن

عجدہ گر زر ہے تو مادہ ہے اوسکی عجدی
جان کی وہ ہی تو ایمان کی یہ ہے دشمن

کالی کالی ہے وہ صورت کہ بھرا جسمین ہی زہر
جسکا کاٹا نہ جیے یہ وہ بلا ہے ناگن

لاکھ ظاہر مین زبان اوسکی ہی شیرین گویا
زہر مار اوسکا ہے تاثیر مین ہر ایک سخن

زہر خندہ ہے ہنسی جیسے جراحت پہ نمک
ہی وہ ضحاک کرے جو اوسے زیب گردن

ہمنے منظور کیا قد ہے عصائے موسیٰ
اژدھا لیک دم غیظہ وہ جاتا ہی بن

مانگ سے صاف یہ پیدا ہی کہ ہی سانپ کی راہ
پیٹے سو بار لکیر اور نہ پائے ناگن

مار لپٹا ہوا بیٹھا ہے نہین یہ جوڑا
کینچلی سانپ کے جھالے ہین تو گیسو ناگن

سامنے کالے کے جلتا نہین سنتی ہین چراغ
مانند ہے زلف کے آگے جب ہی وہی روشن

لکروی صاف ہی رفتار سے موذی کی عیان
معتبر کیا ہے جو سوراخ مین سیدھا سو چلن

دم فسونگر نے دیے ایک بھی منتر نہ چلا
کھیلتا ہی نہین وہ جسکو ڈسے یہ ناگن

مالزادی اوسے جو کہتی ہین کہتے ہین بجا
یعنے ہے سانپ خزانہ کی یہ قوم کنجن

مار صورت مین ہی سیرت مین ہی شیطان لعین
خلد مین آدم و حوا کا تھا جانی دشمن

اب یہ آفاق مین ہی قالب نسبی مین عیان
اس سے لازم ہے حذر ہی یہ وہی اہرمن

جو کوئی مار گزیدہ ہے ڈرا کرتا ہے
اتفاقاً نظر آجائے اگر اوسکو رسن

زندگی شاق ہی عشاق ہین زندہ درگور
سر پہ باندھی ہوئی پھرتے ہین شب و روز کفن

آتش عشق مین ناری کے جلے جان و جگر
خاک ہو جائے معاً ننگ و حیا کا خرمن

چاک ہوتا نہ کبھی دامن یوسف ہیہات
کوشش سے پاک زلیخا کا جو ہوتا دامن

کج ادائی ہمگی خاک مین ملجاتی آہ
چال سیدھی نہین چلتا ہی مگر چرخ کہن

مبارک ہے قدم باد خزان کی صورت
خاک اوڑ جائے اگر جائے پئے سیر چمن

اسکا افسون نہین دنیا مین بغیر لاحول
توبہ تریاق ہی کیا ڈر جو وہ ہی توبہ شکن

مرد کی دشمن و قاتل ہین بھروسہ لعنت
بنت العنب ہی وہ جعدہ تو ہی جعدی ایضاً

شکدل کوہ کے مانند وہ تیری ہین سُرین	مطلع	کوہکن لایا تھا جس کوہ سی جوئے شیرین
شکہ تیرا ہی رہا اور رہے گا جاری		کسبیان شہر کی خاتم ہین تو تو اونہین نگین
ایک تو نے نکری بات تلک قارون سے		اور سردارین نفر تک نہین کرتین نفرین
تو وہ ہے صاحب شوکت کہ کنیزین ہین تیری		لیلی وزہرہ وبلقیس وزلیخا شیرین
تو وہ ہے غارتِ دین ودل وجان عاشق		ہی ترے عشق مین برباد دل ودولت ودین
جانا دشوار ہے جا پہونچے تو آنا مشکل		کوچہ تیرا درِ خیبر ہے تو گھر ہی غرنین
گلبدن تو ہے ترا نام جو عبا سی ہے		اسلیے شعر لکھے وصف مین تیری رنگین
یہ قصیدی کا بڑھی مطلع چارم سی عروج		فلک الشمس سے ہمسر ہو قصیدی کی زمین
چاند ماتھا ہی شب تار ہے جعدِ مشکین	مطلع	کہکشان مانگ ہی موباف زری ہی پروین
مدح اک اور ہو تا قند مکرر ہو جاے		آپ تھین پہلے قصیدی پہ جب ہنی خشم آگین
پیشکش آپ کی یہ مدح ہے لو راضی ہو		منتقل مدحتِ اول ہے برائے تمکین
رخ نہ بدلین گے صلہ کے لیے گرچہ مجھسے		چال مین آپ ہین شطرنج جہان کی فرزین
جب تلک نام ہی عنقا کا جہان مین باقی		پر رہی تیرا پری بالِ ہما سے بالین
قلم عفو کھینچ تیرے معاصی پر صاف		بے اثر جائے نہ یارب یہ دعائے مسکین
تیرا ہو جائے سیہ نامہ اعمال سفید		کوئی پوچھے نہ تجھے روزِ قیامت آمین
انکسار آدمیون کو ہے بجائے معراج		پیر ومرشد کی ہے بندہ کو ہمیشہ تلقین
خاکساری ہو مجھے تمکو مبارک نخوت		بوریا جائے من وجاے تو نگر قالین

ہجو ملیح جعدی سوم بعصای موسوی بفرمایش دوست بی ریا

حق نے جس مردِ خدا کو ہے دیا خلقِ حسن		نبت اشعث سی مقرر ہی وہ مومن بدظن
جعد کو سانپ سے نسبت شعرا دیتی ہین		کم نہین رنگ مین کالے سی یہ جعدی پُرفن
من کی من ہی مین رہی مارِ خدا کی جو پڑے		آستین کا ہی جب ہنی سانپ یہ جانی دشمن
آیا قرآن مین ہے کید عظیم عورات		فہم کج رکھتی ہے اور نام ہے مودی کازن

حسن صورت سے بھلا آپ کے کب ہے انکار
حسن سیرت کا بھی سو جان سے ہے مجکو یقین

شکل وہ پاک کہ پڑھتی ہین درود اوسپہ ملک
سورۂ مصحفِ ایمان ہے پئے صاحب دین

جعد کا نافہ تبت کے ہے سر مین سودا
چین پیشانی سے ہین لعبتِ چین چین بجبین

اور مطلع ہے تری شان مین ای ماہ جبین
مطلع
جیسے جوزا مین کہین جمع ہون ماہ و پروین

رنگ گورا ہے بڑی آنکھ سیہ چوٹی ہے
جنتی جو ہین سمجھتے ہین تجھے حور العین

تیری سفاکی سے مریخ نے مانگی ہے پناہ
قاتل ابرو نہین تیری ہین یہ ہین خنجر کین

طائرِ سدرہ کا منظور نظر ہو جو شکار
نگہِ ناز تری اوسکے لیے ہو شاہین

ہے وہ شیرین سخنی جس پہ ٹپکتی ہے رال
چاشنیِ لب ہین تری حسن کو سنکر نمکین

تیرے جوبن کی بہار ایسی ہے ای رشکِ چمن
تنگ ہے دامنِ نظارۂ شوقِ گلچین

حسنِ سیرت جو کسی مین ہے تو صورت معلوم
اور صورت ہے تو سیرت کا کہین نام نہین

تیری اک ذات مین دو وصف ہین لیکن تو ام
سچ تو یہ ہے کہ نہین تجسا زمانی مین حسین

پیاری بد قد ہے تو جادی ہے بہت چمک رو
کالی چیدر ہے تو اک ہونٹھ ہے ہینگن کا نہین

ناز سندر کو عبث حسن دو روزہ پر ہے
ماہ کے کرمک شب تاب برابر ہے کہین

پونچھ لے تجھسے ذرا لطف و لطافت کو لطیف
سیکھ لے تجھسے امیر آکے وقار و تمکین

نوک کی لیتی ہے پاپوش سے تیری بولن
چیٹھی گر گابی کی ہوتی ہے بھلا نوک کہین

رقص پر تیرے غلط کر گئی رفتار چکور
چوکڑی بھول گئی رم پہ ترے آہوے چین

تیرے گانے پہ مسیحا بھی ہے از خود رفتہ
محو قدسی ہین گرے ہاتھ سے زہرہ کے بین

شہر کی کسبیون مین تم ہو فقط لبِ لباب
بالیقین علت و آخر ہین باقی ہمگین

عیب ہین عیب تری نام مین تب تبلاتا
جب کہ ہوتا نہ الف[1] اور نہ تری نام مین سین

تو وہ عاقل ہے جسے کہتے ہین عقلِ فتین
طفل مکتب ہے ترے سامنے جبرئیل امین

تو فرشتہ کو جو چاہے تو ابھی چاہ جھکای
پاکبازی کی ترے دھوم ہے تا علیین

یوسفِ مصر زلیخا کا اگر تھا معشوق
تیرا عاشق ہے پری یوسفِ خیر آبادین

تیسرے مطلع خوش آب کا جاری ہو جو ذکر
تشنۂ شربتِ وصلت کو معاً ہو تسکین

[1] عیب باقی رہتا ہے الف اور سین کو حذف کرنے سے

زود رنجی سے مجھی آپ کی ہی استعجاب ہو کی ارباب نشاط آپ ہون مغموم وحزین
جب کہ اک موت کا دن ایک ولادت کا ہی روز بے ثباتی کا ہی اس عمر دو روزہ پہ یقین
ذم یہ کچہ خانہ بر انداز نہ تھی در پردہ ہوتی ہی پردہ دری اوسکی جو ہو پردہ نشین
یار لوگون نے فقط آپ کو بھڑکایا ہے آگیا تمکو دراندازون کی کہنے کا یقین
قدر دان آپ جو ہوتین تو بہت کوئی سخن فہم نہین ہین سخن چین تو بہت کوئی سخن فہم نہین
عین خوبی ہی قصیدے مین اگر ہو تمہید عرش سی رتبہ مین ہوتی ہی بلند اوسکی زمین
نفس امّارہ مین ہی دلولۂ فعل حرام اس قصیدی پہ چڑھی حاشیہ کیا خوب ہتین
فتنہ انگیز ہوئی راستی الحق ورنہ تھی خوشامد نہ درآمد نہ چنان اور نہ چنین
خشک و تر پوچھو تو یون آیا ہی قرآن مین بھی رطب و یابس سی معرا نہین قرآن ہین
کوئی دنیا مین تر و خشک نہین ہے بیکار فائدہ آبکا دیتی ہے تیمم مین طین
کون بے عیب ہی جز ذات خدائی اکبر چشم بد دور اگر رکھتی ہو چشم حق بین
حسن ظن سے جو کہو عیب تو ہو جائے ہنر حسن کو قبح کہا کرتی ہین لیکن بدبین
فرق فرقان کی بھی معنی وصورت مین کیا اختلافات سے آرا کے ہوا برہم دین
جب کلام اہل خطا کو ہے کلام حق مین حرفگیری سخن سنده مین کچہ بات نہین
مدح جو کچہ ہے قصیدہ مین تمہاری ہی بس تمکو تمہید سی تمثیل سے کچہ کام نہین
لئے صفا چھوڑ گدر ہے جو عمل آپہ تمہین کسلیے آپ ہین فرمائی پھر اب غمگین
اور اسپر بھی نہو آپکا گر دور ملال ضد سے بی نسخ قصیدہ کے نہو کچہ تسکین
شئو خدا نے کیے منسوخ صحائف اپنے ہو نہین تنسیخ پہ کب ایک قصیدی کی غمین
فیض روح القدس آخر ازلی ہی حاصل وہ نہین اور سہی اور سہی گروہ نہین
نجل کیون مدح سرائی مین مجھے ہو یعنے نہ مجھے کبر نہ نخوت ہے نہ پندار نہ کین
خلق خلقت مین ہی اور ربط مری عادت مین خود پسندی ہی نہ خود رائی نہ مین ہون خود بین
دوست کا دوست ہون اور یار ہون مین یار شاطر میرا دشمن نہین زنہار جز ابلیس لعین
حرز جان ہی مجھے صورت تری اور نام ہی ورد تا دم نزع نہ بھولون گا مثال یٰسین

گانا سن پائی جو بس سنتی ہی سُن ہو جائے
دل تڑپنے لگ رہجائے کلیجے کو تھام

تان لیجاتی ہے جب تان کے کوئی ناگاہ
عرش اعظم کو فرشتے رہین لیتے ہین تھام

بھاؤ کا بھاؤ جو پوچھو تو بہت ارزان ہی
ایک کیا لاکھ دکھا دیتی ہی وہ سحر کلام

لب کسیوقت ہین خندان کبھی آنکھین گریان
شور تحسین ہی کہین اور کہین ہی کہرام

ناسور ایسی ہی وہ صورت و سیرت مین آج
کلمہ پڑھتے ہین سب ہندو سے لیکر تا شام

یا الٰہی رہی دنیا مین یہی اوج و عروج
شب کٹی عیش مین ہون اوسکی موافق ایام

آئینہ دار سکندر رہے ساقی جمشید
ہو ثریا جو صراحی تو ہلال اوسکا جام

عشق مین اوسکی پھنسین طائر جان عالم
خال رخ دانہ ہو اور گیسوی مشکین ہو دام

بول بالا رہے آفاق مین عباسی کا
کلمہ دل سے پڑھین ہندو و مسلمان ہون رام

قافیہ تنگ نہ ہو جائی کہین مدحت کا
ایک ہی نکتہ مین کرتا ہون مین اوسکو اعلام

کر دیا ذکر فقط تذکرۃً مین نے بھی
مدحت و ذم سے مجھے ورنہ دنی کی کیا کام

جسکا مداح زمانہ ہو اوسے کیا پروا
گو مری مدح سرائی بھی ہو مشہور انام

طول مدحت سی کہین ہو دل نازک نہ ملول
کلمۂ خیر پہ قصہ ہے قصید یکا تمام

دوست آباد رہین اوسکے عدو ہون برباد
اوپنہ لطف اپنہ رہی نون مع عین و لام

تو سن ناز شب و روز رہی گرم عنان
جب تلک سیر مین ہی رخش لیالی و ایام

مدح ممدوح مین تب تک ہو قلم فرسائی
روشنائی سے ہون جب تک کہ سیہ رو قلام

سایۂ حضرت عباسؑ ہو عباسی پر
بہتر آغاز سے ہو دونون جہانمین انجام

جسنے عباسی کا دیدار نہ دیکھا ہوگا
ہوگا دیدار خدا اوسکو قیامت مین حرام

واہ کیا خوب لکھا تمنے قصیدہ رعنا
مدح و ذم صورت و معنی کا ہی اسمین انضمام

ایضاً

آپ ہیوجہ ثنا خوان سی ہوئین چین بجبین
مدح مین ذم نہین مداح کا ہرگز آئین

حسن پیری مین ہی اس شکل سی اب جوبن پر — صبح کا بھولا ہوا آتا ہے جیسے سر شام
اب بھی سب مانتی ہین سیف زبان کا لوہا — کہنہ ہو کر نئی دکھلاتی ہے جوہر صمصام
جوبن آجاتا ہے ہر سال مین بی ماء الجبین — جس طرح لائے صبا فصل بہار یکا پیام
آخر انسان کا ہو جاتا ہی پیری مین شباب — پیر فرمائیے ہوتی ہین کہین بھی اصنام
وہ نزاکت ہی کہ پھولون مین نہین تل سکتی — نکہت گل کو اگر سونگھی تو ہو جائے زکام
خواب مین بھی نہین آتا ہی کثافت کا خیال — کٹتے ہین لطف خداداد سے ماہ و ایام
حور کی دوست نہ وہ یار فرشتہ خان کی — گرچہ عباسی مین عیاشی مین تخنیس ہی تمام
جھوٹھ سمجھو نہین سچی ہی کمر بند کی وہ — نہ تو اوباش کی طالب ہی نہ عیاش سی کام
نہ تو کچھ عصمت بی بی ہے یہان بے چادر — خوش غلافون کی طرح بھی نہین گھر گھر نام
جھوٹھ طوفان غلط نام جو لے مرتی ہین — اپنی شیخی کے لیے کھتی ہین اوسپر الزام
کس سلیقے کی ہی دیکھو تو نشست و برخاست — بیٹھنا ناز سے آفت ہی قیامت ہی قیام
کسبیان دانۂ تسبیح ہین رشتہ ہے شہر — ہے وہ ان دانۂ تسبیح مین جسطرح امام
جب کہ دار و غہ ارباب نشاط اوسکو کیا — کسبیان شہر کی تھین اوسکی کنیزین دوام
دست بستہ اوسے سب نذر دیا کرتی تھین — صبح و شام اوسکو کیا کرتی تھین جھک جھک کی سلام
اب بھی سچ پوچھو تو اوسکا ہی وہی جاہ و جلال — روبرو اوسکے کوئی کر نہین سکتی ہی کلام
نام پاک اوسکا ہی وہ نام خدا صل علیٰ — قدسی اس نام پہ پڑھتی ہین درود اور سلام
بات ہی اوسکی بنات ایسی ہی شیرین سخنی — گالیان اوسکی ہین گلقند جو دی شیرین کام
مردم دیدۂ عاشق کو یہی ہے قد غن — خواب مین وصل کی بھولی سی نہ لائین اوہام
رقص کے سامنے پرگاس کو کیا رتبہ ہی — تان سین اوس سے کرے گا نی مین ممکن ہی کلام
ایسی باریک ہی گلبانگ سی گلرو کی صدا — آشنا صوت سے ہوتی نہین گوش گلفام
رقص کا اوسکے یہ عالم ہی کہ دل بستی ہین — ناز کہتا ہی کہ آہستہ مناسب ہی خرام
دیکھ لو چال یہ دیوانہ تماشا بین ہین — سایہ کرتا ہی دم رقص پری بنکے خرام
ناز کی پاؤن پہ سر رکھ کہ یہ بول اوٹھتی ہی — دیکھنا غش کہین آجائے نہ اوٹھتی ہی گام

ناج مجرے کی یہان گرمی بازار ہے بس
بات کھوٹی ہی کہ چلتی ہین فقط جام کی دام

دولت حسن ٹکائی وہ لٹا دیتی ہے
مالزادی کو میسر ہو اگر ایک چھدام

قول ہاری ہوئی بیٹھی ہی یہان دولت مفت
زر بنے ذرہ جو وہ ہاتہ مین لے اوسکو تھام

لائے گر نذر کو تو منہ وہین کالا ہو جاے
رونما کے لیے کچہ حاصل اقلیم سیام

جیمین آتا ہی نہین اوسکی گمان فاسد
پختہ مغز ایسی کہ ہین خواب خیالات حرام

غنچہ مرجھاتا ہی صرصر سے جہانمین جس رنگ
اوسکی نکہت سی معطر کہین ہوتی ہین مشام

سن چل و شش ہی مگر ہی وہی عالم اب تک
جیسے غنچہ کا ہو محفوظ صبا سے اندام

ذکر کیا دخل کرے نام کو کچہ نفس نفیس
تل کے رکھنی کا نہ ہو نام کو جس جا پہ مقام

پاک نفس ایسی بھی دیکھی ہی کسی نے کبھی
ہو خرابات مین اور نیک کرے خیر سے کام

تغزیہ دار ہی شیعہ ہی مخیر بھی ہے
جان سے مال سی ہی عاشق شیدای امام

ایک سی لاکھہ تلک بخشد یے لاکھون کو
مالزادی کو بھلا داد و دہش سی کیا کام

پیر فرتوت ہی دانش مین خرد مین لقمان
عورتین گو کہ ہین نقصان خرد مین بدنام

بیسوا ہے نہ وہ عیار نہ مکارہ ہے
خلق ایسا کہ ہنود اور مسلمان ہین رام

ہی وہ بلقیس سلیمان کا ہی لیکن پایا
کسبیان اوسکے مقابل مین کنیز بے دام

لکھنؤ مصر زلیخا ہے یہان عباسی
خیر سے چاہ مین یوسف ہین مگر اوسکی غلام

سرد مہری پہ جو آجائی تو دل کانپ اوٹھے
گرمجوشی مین دکھا جاتی ہے لطف حمام

اوسکے کوچہ کو جو عشاق حرم کہتے ہین
سر سی پھرتے ہین کفن باندھی بجائی احرام

حسن پر دہ شہ خوبان ہی یہان تک مغرور
لے زلیخائی مین یوسف کو نہ زنہار دہ دام

شاہباز نگہ ناز کو کردے جو رہا
زندہ در گور ہو اور گور مین تڑپی بہرام

برش خنجر ابرو سے بچانا یارب
ننگی شمشیر ہے جسکا نہ غلاف اور نہ نیام

رشتہ تار نظر سوزن مژگان پری
ہو میسر تو سیے گھاؤ کو اوسکے حجام

مڑکے دیکھا بھی نہ اوسنے کبھی ہدہد بیطرف
لاکھہ لاکھہ اوسکو سلیمان نے بھیجے پیغام

سال خوردہ ہوئی ہر چند وہ چشم بدور
خورد سال اوسکو ابھی جانتے ہین خاص و عام

دیدۂ عقل پہ غفلت کا پڑا ہے پردہ — نفس کے لوگ ہین در پردہ جو پوچھو تو غلام
قدر ابلیس فرشتہ سے سوا ہے تو یہ — کم نہین جانتی ہین وہی سو اوسکے احکام
سارے نیرنگ اسی کے ہین خیال فاسد — خواب مین بھی یہی ابلیس کو کرتا ہی رام
پر جو پوچھو تو کسوٹی ہے یہ انسانکی لیے — یہ نہوتا تو ملک کرتے نہ آدم کو سلام
فخر انسان کو اسی سے ہی ملک پر الحق — اشرف الخلق اسیوجہ بشر کا ہے نام
نفس ہوتا نہ اگر پھر تو ملک تھا انسان — آدمی دہر مین بی نفس کی ہے کالانعام
خاکساری سے جو بی نفس ہی مشیک ہی ملک — بندۂ نفس ہے جو رکھتا ہی شیطان سی کام
الغرض ساری شرافت ہی جبھی انسان کی — نفس امّارہ کو اپنے جو کری ضبط سی رام
خاص خاص ایسے بھی ہوتی ہین جہانمین اشخاص — عام جو لوگ ہین وہ نفس شقی کی ہین غلام
اونمین مخصوص جو پوچھو تو مین کرتا ہون ذکر — قوم کسبی کی ہی اس فرقۂ بد مین بدنام
نفس ہے اونکی غذا نفس ہی اونکا ایمان — نفس ہی اونکا خدا نفس کی کسبی ہی رام
نفس کا پڑھتی ہین دن رات وہ کافر کلمہ — نفس ہی اونکو سروکار ہی ہر صبح و شام
بندۂ نفس ہین اور نفس کی بی پیر مریذ — نفس امّارہ ہی پیر اونکا وہ اوسکی خدام
نفس ہی اونپہ سوار اور وہ ہین اوسکی مطیع — دست قدرت مین اسی نفس کی ہی اونکی لگام
کسب اوقات ہی اور فحش معیشت اونکی — اونکا پیشہ ہی جوار ذال کو بھی ہی دشنام
مین تو اس قدرت خالق کا ہون یارب مداح — کہ ولی کرتا ہے ابلیس کو رب علام
نار سے نور کرے رات سی دن کو پیدا — یخرج الحی من المیت آیا ہے کلام
حق وہی کرتا ہے باطل سے یقیناً پیدا — روشن اسلام ہو چھا جائی جہان کفر و ظلام
خیر کی فرقۂ بیدین کو عطا ہو توفیق — ہو حلال اوسکی عنایات سی اکدم مین حرام
ہے یہ منکر کو یقین دیکھ کے عباسی کو — خیر کا شر مین ہوا دیکھیے کیسا ادغام
نام کسبی کا ہی خوبو ہے مگر حوروں کی — اور پری کہتی ہین دیوانی جنھین ہی سر سام
پیر فرشتون کے جلیں ہو نہ دعا اونکی قبول — التجا لاکھ کرین لیں نہ کبھی اونکا سلام
آنکھ ہاروت کی ماروت کی تھی جس سے لڑی — تھی وہ زہرہ ہی یہان لی تو کوئی عشق کا نام

سرد مہری سے تیرے ای سرما — سو گئے بخت چشم ہے بیدار
تو بھی میرے لیے رقیب ہوا — دل مین حسرت ہو پاس ہو دلدار
خیر چلّہ اگر گذر جائے — خیر سے اب کے آئے فصل بہار
سرد مہرون کو تو نے مات کیا — مٹ گئی اونکی گرمیٔ بازار
مین ترے حال سے نہین غافل — تو بھی میری طرف سے رہ ہشیار
زندگی قہر ہو گئی کمبخت — ایسے جاڑے سے توبہ استغفار
لعنت اس تیری سرد مہری پر — ہو گیا اب حلال بھی مُردار
خوب گرمی مین تجھسے سمجھون گا — دیکھہ کیسا تجھے بناؤن یار
تو بھی میری طرح سے اوموذی — جلکے گرما مین اب کے ہو فی النار
نام کو بھی نہو نشان باقی — سرد ہو تیری گرمی بازار

گرم صحبت ہو یار سے رعنا
عیش ہو صبح و شام لیل و نہار

مثنوی ناتمام

ہوا اسال سردی سے جہان سرد — زمین و آسمان کون و مکان سرد
ہے اس درجہ فلک کی سرد مہری — زمین ٹھنڈی ہوئی ہے آسمان سرد
ہوا سردی کا ایسا گرم بازار — ہوئی گرمی بازار دکان سرد
فقط باقی ہے فکر گرم رعنا — گمان کرتے ہین لیکن بدگمان سرد

ظرافت یعنی ہجو ملیح عباسی پیرنابالغہ لکھنؤ

نفس امّارہ مین ہی ولولۂ فعل حرام — اسلیے کرتے ہین مردان خدا اوسکو ملام
جو بشر ہے وہ نہین نفس کی شر سے خالی — حیف ہے پنجۂ ابلیس مین ہین خاص و عام
وسوسہ جو ہی وہ اس نفس کا شیطانی ہے — سبکو معلوم ہی آغاز اور اوسکا انجام

آنکھین پتھرائین سرد مہرونکی — دور آ آنکھون کا ہے نظر کا تار
ہے اداگڑی رنگ روفق ہی — اور پریشان ہین گیسوے خمدار
مارے جاڑے کی اکڑ بیٹھی ہین — نہ مسی ہے نہ سرمہ ہی نہ سنگار
باغ مین ہو گئی صبا اندھی — مرغ ترک چمن پہ ہین طیار
گوش گل کر ہین غنچے ہین خاموش — بند اب بلبلون کی ہے منقار
کیا اداسی چمن مین چھائی ہے — شاخ مین گل نہ نخل مین اثمار
ستیاناس ایسی سردی کا — اسنے گل کو بنایا صورت خار
بو ہوا ہو گئی ہے پھولون کی — شاخ گل مین نہ برگ ہے نی بار
پتھر آب روان پہ کیون نہ پڑین — جم کے پتھر ہوے ہین صاف نہار
وصل کا خاک پان جمے نقشہ — آئے گلگشت کو نہ جب دلدار
پاؤن باہر نہین نکلتے ہین — بھولے کجروسب اپنی اب رفتار
آج گوشہ نشین وہ کافر ہین — بیٹھا کرتے تھے جو سر بازار
مین نہین قائل اونکی عصمت کا — ہین وہ بیچادری سے اب ناچار
اونکی خلقت مین ہی دل آزاری — پاس ہین لیک رات بھر بیکار
کاٹتا ہے پلنگ مثل پلنگ — مائل خواب ہون جو وقت خمار
پہلوون مین ہزار ہون معشوق — گرم ہوتی نہین بغل زنہار
بات بنتی نہین کوئی ہرگز — تھرتھری ہے عجب دم گفتار
جی کی رہتی ہے جی مین ہی حسرت — مارے جاڑے کی بات ہی دشوار
سرد مہری سے عین ہجر ہی وصل — ایسی سردی پہ ہے خدا کی مار
ٹھنڈ سے ہاتہ پاؤن لکڑی ہین — کانپتا دل ہے ہر گھڑی ہر بار
پاکبازی کا یہ رواج ہوا — معصیت کے رہے نہین آثار
اب نکیرین کا نہین کچہ کام — کہدو رہنا ہے آپ کا بیکار
عسرت وصل یار سے ہر دم — ٹھنڈی لیتے ہین سانس لیل ونہار

پایا نارِ خلیل کو بھی سرد — جاکے مالک سے پھر کیا اصرار
یہ دہان سے جواب صاف ملا — آگ ہے یک انار و صد بیمار
مے ہے شیشہ مین بند شل پری — پنبہ قاضی کی بن گئی دستار
ہو گئے نشہ اب ہرن اونکے — جوشب و روز رہتے تھے سرشار
اسم اعظم ہوے معاذ اللہ — بلکہ عنقا ہوئی جہان مین نار
ہے تو کوئی نہین بتاتا ہے — اور مانگو تو آگ دین نہ اودھار
نقد جان خواہ نقد ایمان دو — بخشدو لاکھ اونکو یا دینار
مثل قارون دبا کے رکھی ہے — کم نہین زر سے آگ یا ستار
لاکھ رگڑو دیا سلائی کو — بو ہے کافور کی سی اوسکے شرار
آب حیوان سے لکھین استعفا — خضر من لین جو آگ ہے درکار
گر رہی یونہین آگ ناپیدا — اور سردی کا گرم یون بازار
تو مقرر مین اب کے چلے مین — پڑہ کے اسم جلائی ستار
دیکھون سردی کو اب کی سرما مین — گرم تا کے بماند این بازار
گر میان ساری شعلہ رویون کی — ہو گئین سرد کیسی یا غفار
آتشک کا مرض ہوا کافور — اور سوزاک بھی ہوا فی النار
آتشین رخ کا اب ہوا یہ رنگ — لالہ مرجھاے جیسے بعد بہار
رکھتے ہین پردہ قبا مین ہاتہ — مثل موسے بغل مین لیل و نہار
مارے جاڑے کے جبکہ یہ گت ہو — کہیے کیونکر بجائین بین ستار
قافیہ تنگ ہے گویّون کا — گٹکری ہے صدا کی اب تکرار
دم پر یکا ہوا ہے اوڑنے سے — ابتو ناری تلک ہوے بیزار
سا تہ سایہ ہے اونکا دھوپ کی جا — زندگی کیون نہو اونہین دشوار
مردم چشم کو ہے قید فرنگ — باہر آتی نہین نظر زنہار
صف مژگان نہین ہے چلمن ہے — نہین ہوتی ہے اب نظر بھی دوچار

بجلی کا نون کی ہو گئی بجلی — دامنی مین دمک نہین زنہار
نفس سرد اب ہے نفخۂ صور — جاڑا محشر سے کم نہین زنہار
امرا کا ہے پشم پر جاڑا — غربا کو نہین میسر تار
آہ سرد آہ منہ سے آتی ہے — پیٹ دوزخ نہین ہے اب زنہار
ہند مین ہو گئی روئی عنقا — ہے یہ پنبہ کی گرمی بازار
لکھنؤ چھوڑ جائین جان بچے — دیوین سرما کو آگرہ مین گذار
گھوڑا گاڑی مین کا پنور کیا جائین — یہ سفر بھی سقر ہے اور دشوار
تر کی گھوڑون کی بھی تمام ہوئی — اونکو جاڑے سے ہو گئی ہے کنار
خیر مرکر جو ریل تک پہونچین — اور قسمت سے اوسمین ہون سوار
آگ گاڑی کا اب یہ عالم ہے — نہین چلتی ہے ایک دم زنہار
برد نے یہ دھوین اوڑائے ہین — یک قلم شور و شر ہوا فی النار
آگ کی بجھ گئی طبیعت گرم — چوب ہے سنگ سنگ ہے مردار
ہے غلط سنگ مین نہان آتش — توڑ کر دیکھ لو تو ہوا قرار
لاٹ جو الاکھی کا ہے دم سرد — نور ہے صاف تھی جو پہلے نار
طور کی لن ترانیان دیکھین — کہدو موسیٰ سے آپ ہون ہشیار
برق کی ہے جو سرد بازاری — تار برقی کہین نہو بیکار +
دھوکنی پھوکتے ہین آہنگر — آگ کی جا ہے بھٹیون مین غبار
آگ کا اسقدر ہے اب توڑا — تالی بندوق کی ہوئی ہے نار
چاٹے جاتے ہین جانور رنجک — جنکا جا جا کے کھیلتے تھے شکار
چلہ اب ہے کمان کا چلہ — نکلے گوشہ سے کیونکہ اب سوفار
جب سمندر کو آگ مین ڈھونڈا — دیکھا عنقا اوسے دیا فی النار
شب برات آئی اب کے سرما مین — قحط آتش سے سب عبث ہین انار
جھاڑ اپتھر تو اوس سے پھول گرے — طور پر کو لے مل گئے دو چار

خرمنِ عیش لُٹ گیا ہیہات — ہے یہ مشتے نمونہ از خروار
ہوں بہشتی اگر بہشت نصیب — کیا عجب ہے جو ہیں یہی آثار
آئیں دوزخ میں تا پنے حوریں — ہو کے دل سرد خلد سے اس بار
ہے جو شانِ جلال زوردن پر — انقلاب اب یہ ہے بروئے کار
ناز ہے ناریوں کو نوری پر — واہ رے جوشِ رحمتِ غفار
رحمتِ عام ہو گیا دوزخ — ناری ناجی ہوے جو تھے فی النار
دوزخی لطفِ حق سے بھول گئے — وقنا ربنا عذاب النار
جوش پر آگئی جو رحمتِ حق — ہے جہنم خلیل کا گلزار
جو ہوے ہیں وہ جیتے جیتوں سے — زندہ در گور ہم ہیں یا غفار
گر پئیں چاے گرم یا قہوہ — صاف تبرید کا کرے وہ کار
کرۂ زمہریر ہے حمام — صورتِ نور ہو گئی ہے نار
قطرہ گرتے ہیں مثلِ شبنم سرد — عین موجِ صبا ہیں اہل جحیم نجار
دود لوبان سے ہے جو چھینک چھینک — آج بارد ہوا ہے نزلہ بحار
جل جلاتا ہے پانی پانی ہو دل — غسلِ میت ہے غسل آخر کار
باہر آنے لگی جو سن سے ہوا — ہو گیا تیر سا جگر کے پار
پہنو ہر چند قاقم و سنجاب — مارے جاڑے کے ہیں یہ بیکار
دن گذارین اگر عذابوں سے — رات کا کٹنا سخت ہے دشوار
دھوپ کافور دن کو ہے دیکھو — شمع مہتاب شب کو ہے فی النار
سنگ مرمر ہے چاندنی کا فرش — پھول قالی کے بن گئے ہیں خار
شمع ٹھنڈک سے ٹھنڈھی ہوتی ہے — شام سے صبح تک یہی ہے تار
جاڑا سیماب کو ہوا اکسیر — پارہ مقیاس میں ہے قائم نار
نہیں ملتا مزاج جاڑے کا — بارد اب ہو گئے مزاجِ حار
اولے مینہ کی جگہ برستے ہیں — ابرِ نیسان ہو جیسے گوہر بار

حوریان ساغر ستانہ زدند
بامن خاک نشین رعنا

مثنوی سرد مہر

گرم سردی کا خوب ہی بازار — بھائی ہے نوریون کو بھی اب نار
گرم ہر ایک گھر مین ہی منجمد — تاپنے کا ہے شغل لیل ونہار
مرد مومن بنے ہین زردشتی — حیف آتش پرست ہین دیندار
اہل کشمیر ہو گئے زنگی — کینگڑی اونکے ہے گلے کا ہار
چلہ جاڑے کا تاپ کر کاٹا — وقنا ربنا عذاب النار
نوری ناری بنے ہین دنیا مین — کیا عجب بخشدے جواب غفار
آنچ ہو آتش سقر کی حرام — گذرا سرما عذاب سے اس بار
ایسی سردی کبھی نہ دیکھی تھی — نہ سنی کان سے کبھی زنہار
ہو گئی ہے دوات یخ بستہ — دم تحریر خامہ ہے بیکار
بید کی طرح کانپتا ہے قلم — ایک لکھون تو ہون حروف ہزار
ہاتہ مین بھی ہے اسقدر رعشہ — تھامتا تک قلم کا ہے دشوار
سرد مہری سے فصل سرما کی — گرمی طبع ہو گئی فی النار
نفس سرد بھرتے ہین شاعر — اب ہے کافور گرمی اشعار
کرۂ مہر یرد ہے عالم — اسکے جاڑے کی ایسی آئی بہار
نیلا سردی سے ہو کے چرخ برین — چرخ نیلی مثل ہے آخر کار
برف کے ٹکڑے ہین نہین انجم — چشمۂ مہر جمگیا اس بار
باغ جنت مین آگئی ہے خزان — لیک دوزخ مین آج کل ہی بہار
صاف یخ بستہ نہر کوثر ہے — پل بنی جمکے سلسبیل کی دھار
زندہ ہین دیکھ لین گے گرما مین — خالد آفیہ شتا الا نہار

کھولے بیٹھی ہین عنادل منقار — کان مین گل کے یہ جاکر پھونکا
لا دیا حے سے کہین دم بھر مین — بید مجنون کو پیام لیلیٰ
نخل بھی جھومتے ہین مستانہ — شاخ ہے پھل کے لیے اک جھولا
نکہت گل نے بسائے یہ دماغ — حقۂ عطر ہے باغ دنیا
صحن گلشن مین ہے کیسی بخش — جا بجا مرغ غزلخوان کی صدا
کوک کوئل کی پپیہے کی ہوک — قمریون کا وہ لب جونا لا
رقص طاؤس نچاتا ہے ناچ — بہر تفریح جو جاؤ صحرا
ہے نضارت سے ہر اک تہ نظر — بحر اخضر ہے کہ دشت خضرا
فرش قالی ہو اکلکاری سے — نقش ارزنگ ہے اک اک تختا
چمن دیر کی ہے سرسبزی — زور جوبن پہ جبھی ہے سبزہ
واہ کس دھوم سے آئی ہے بہار — عام ہے عیش جہان مین ہر جا
کشت امید ہے دہقان کی سبز — فارغ البال ہین عامل ہر جا
عاشقون کو ہے وصال معشوق — گرم رہتی ہے نعل صبح و مسا
دور عالم مین ہے دخت رز کا — جیسے چکر مین ہے چرخ مینا
ہے یہ دریا دل پیر مغان — مے کے ساقی نے بہائے دریا
دیکھکر رندون کی بدمستی کو — یہ دل حور و ملک للچایا
خوب کوثر پہ چلے جام طہور — جا سے تسبیح مچایا غوغا
پر جبرئیل بنے موجۂ مے — جام سے صور سرافیل بنا
سبب عمر درازی جہان — ملک الموت کا نشہ ٹھہرا
جتنی میکال نے پی دل بھر کر — خوب دل کھول کے اوتنا برسا
پاکے تب حورون نے خالی میدان — دیکھ کر دبیون کو متوالا
فارغ البال مخلی بالطبع — آکے یکجا ہوئین زیر طوبےٰ
واہ رے رحمت عام باری — کس زبان سے مین کرون شکر ادا

ہوگیا ہے فلک نیلوفری — سدرہ حد سے بڑھے کیا سدرا
ہو سر ریشہ دوانی تو خیال — سبز باغ اوسکو دکھائے کیا کیا
گائے دیپک تو بنے گونڈ ملار — شمع ہو برق سنے دود گھٹا
طرفہ آزادی نے دکھلائے رنگ — بید پھولا ہوا ہے سرو پھلا
اشرفی کے نہ کہین گل پھولین — زر قارون سے بھی صحرا صحرا
شجر و گل ہوے سب نقش و نگار — فرش قالی سے نیا گل پھولا
قیس کی قبر سے بید مجنون — خاک لیلی سے بنفشہ نکلا
خون فرہاد سے برگ سادش — قبر شیرین سے ہے جل نیم اوگا
طائر رنگ چمن اوڑ نہ سکے — تار بارش کا بندھا ہے ایسا
سبز ہے سبزۂ بیگانہ بھی — عام ہے گلشن ہستی کی فضا
پھول بھی پھولے سماتی نہین آج — غنچے خوبون کے دہن ہین گویا
گل ہر اک جا پہ نیا پھولا ہے — ہے عجب رنگ کی باغون مین فضا
جل ترنگ آب روان کا ہے شور — خار ہین چوب تو گل نقارا
جھانجھ سے کم نہین گل کی اوراق — غنچۂ گل ہے مثال شہنا
نوبت نغمۂ بلبل ہے آج — کوس شادی کی چمن مین ہے صدا
بلبلین مست ہین صیاد خموش — ہمصفیرون کی یہ دلکش ہے صدا
کہین غنچون کی صبا سے صحبت — شاخ ہے دست و گریبان صبا
گل کہین جامہ سے اپنے باہر — چاک ہر اک کا ہے دامان قبا
کیسی بیٹھی ہے دوبچے گل کو — کچھ بھی بلبل کو نہین پاس حیا
گل عنادل کے گلے کے ہین ہار — باغ عالم مین نیا گل پھولا
ہو گئی زندہ گلستان کی زمین — باغبان معجز باران دیکھا
کیسی اترائی ہوئی پھرتی ہے — باغ مین ناز سے بن بن کے صبا
سرو سے جا کے لپٹ جاتی ہے — نکہت گل کہین لاتی ہے اوڑا

کسی عاشق کا کہون کیا دمِ سرد
دمِ عیسے سے نہین کم جھوکا

خفتۂ کنجِ عدم چونک پڑے
سُن سے آیا جو کہین سنّاٹا

کیا بیان کیجیے برسات کا لطف
دل اوڑا ئے لیے جاتی ہے ہوا

بادو باران جو موافق ہین آج
کیسی دلچسپ ہے یہ آب وہوا

ابر سے ہو گئے سب نقش بر آب
تُون کو باران نے بنایا ہے صبا

کیا ہو باران کا بیان شانِ نزول
شانِ باری کی ہین بادل آیا

فیضِ باران سے ہین اشجار نہال
واہ رے لطفِ عمیمِ مولا

مہربان ہون تو برس جاتی ہین
دشت مین ہوتے ہین جاری دریا

رشتۂ سوزن عیسے سے نہین
تارِ باران مین کم اعجاز ذرا

رشتۂ الفتِ عاشق کہیے
خواہ تارِ نظرِ چشمِ حیا

فرطِ بارش سے ہے پانی پانی
بہہ گئے کوہ سے ہر سو دریا

صورتِ گریۂ عشاق کہین
خضر کا دل تو نہین پھوٹ بہا

چشمۂ آبروان صورتِ چشم
قطرہ قطرہ ہوا دریا دریا

بخت بیدار ہوے دہقان کے
کیا بہا جاتا ہے ہر سو سوتا

مردہ دل فصلِ خزان کے مارے
زندہ در گور تھے اب تک گویا

قطرۂ بارشِ باران سے جیے
خضر نے آبِ حیات اونکو دیا

عالمِ آب روان ہے یہ صاف
صورتِ طبعِ روانِ رعنا

دیکھ دریا دلیے باران کو
شعر کی بحر کا ہے آب وھوکا

تارِ باران کا جو دیکھے تُو تار
صاف ہو آبِ روان کا دھوکا

آگ پانی نے جو ٹھنڈی کر دی
آج زردشتی ہین سا ہی ترسا

آگئی جان زمین مین مینہ سے
ہے یہ گِل مین اثرِ خاک شفا

ہے طبیعت مین یہ موسم کی نمو
دوب ڈالو تو شجر ہو پیدا

صورتِ چشمۂ حیوان ہے دوات
شاخسانہ قلم نے سے اوگا

ایسی ہے برق کی گرما گرمی ابر مین صاف ہے اعجاز نما
طور کی شمع اگر بجلی ہے ابر ہے صورت طور سینا
کانگڑہ کا ہے گمان بادل پر برق جوالا مکھی کہیے تو بجا
شامیانہ ہے اگر ابر کرم صاف اندر کا اکھاڑا ہے خلا
رعد کا شور ہے طبلہ کی پرن مینہ سے زنگولہ کی آتی ہے صدا
رقص سے کم نہین بجلی کی دمک دامنی کہیے کہ اوسکو زہرا
بقیداری ہے برنگ سیماب ہے چمک رقص کا جیسے توڑا
دامن برق کی ہے قوس قزح پیش واز ابر شفق ہے ٹپکا
برق کی ابر مین اس شکل نمود جیسے مخمل مین مقام بیلا
جیسے خیمہ سے اوٹھا کر چلمن جلوہ دیتے ہین پریرو دکھلا
چاند بدلی سے نکل آتا ہے جیسے رخ زلف سے ہو جلوہ نما
نظر آجاتا ہے کانے کا سن دانت یا اودے لبون سے پیدا
نظر مردمک چشم پری یا خیالات دل اہل صفا
شب یلدا مین براق معراج یا کل عرش ہے یا اصل علی
ریل کے دود سے اوٹھتا ہے شرر یا شب تار مین جگنو پیدا
برق کے جلوون کو زنہار نہ پوچھ گہہ فلک پر ہین کبھی تخت ثریٰ
صاف شیشہ مین اوتاری ہے پری حور ہے خلد مین یا جلوہ نما
ہے دماغ اوسکا جبھی گردون پر اور مزاج اوسکا ہے بالائے ہوا
عرش والون کی ٹپکتی ہے رال کون کہتا ہے اوسے مینہ کا جھالا
بزم عالم مین ہے گر ابر عروس چشم بد دور ہے مشاطہ ہوا
گھیر لاتی ہے اوسے ہر سو سے یہ جو شانہ ہے تو وہ زلف رسا
صاف اوڑائے لیے پھرتی ہے وہ خوب باندھی ہے ہوا نے بھی ہوا
ہو ہوا خواہ جو لائے دم مین جھوم جھوم آتا ہے بادل کیا کیا

نام ستار سنا کرتے تھے — آج کل ابر مین آنکھون دیکھا
دھو دیا حرمت بادہ کو صاف — آج عالم مین ہے دور صہبا
بل بے فرط کرم ابر کرم — دود بنتا ہے دھوان دھار گھٹا
اوس پہ بادل کے گرجنے کا شور — جس سے ہے پیر فلک کو رعشا
شش جہت کی سنین چیخ چھوٹے — کرہین کروبی بھی سنکر غوغا
ٹوٹ جائے نہ طلسم افلاک — ہے یہی اہل سما کو دھڑکا
ہے گرج شورش نوبت خانہ — کون سن سکتا ہے طبل کی صدا
اپنے مرکز سے نہ ٹل جائے کہین — چرخ نیلی کا ہر اک ستارا
جا چھپین چھوڑ کے عرش اعظم — لامکان مین نہ کہین اہل سما
شورش رعد سے جی چھوٹا ہے — اوس پہ بجلی کی چمک ہے طرا
ہے یہ خیرہ نظر چشم خیال — خواب مین آنکھ کا تل ہو پارا
ڈر کے محبوب چمٹ جاتے ہین — وصل کا رہتا ہے ہر بار مزا
مینہ برستا رہے بجلی چمکے — ہے یہ عشاق کی دن رات دعا
دن کو تارے نظر آجاتے ہین — ہے شب تار کا دن پر دھوکا
پر فرشتون کے جلے جاتے ہین — اور ہے کافور پری کا سایا
نفخہ صور سمجھ بجلی کو — رعد کے شور سے ہے حشر بپا
جنبش ابروے شعلہ رو سے — کام اس برق نے ہے بڑھکر کیا
خرمن ہستی قحط باران — جل گیا جلکے ہوا جل سارا
اہل عالم کو ہے گلزار خلیل — آتش برق زہے صل علی
نار ناری ہے حقیقت مین جبھی — نور ہے برق کی ہے دل ٹھنڈا
گرمجوشی مین ہے معشوقون کے — اب اثر مرہم کافوری کا
جیسے نور نظر عاشق ہے — آتش مشتعل رنگ حنا
یا مزا دیتی ہے جس صورت سے — شعر مین گرمی طبع شعرا

لہ زبان ہندی عورت ۱۲

امیر ابن امیر و وزیر ہے یہ پہلی بسم اللہ
غریبون نے بھی پایا فیض سے خلعت امیرانہ

ترے جود و سخا کا عام گھر گھر ہو اشہرہ
در دولت پہ حاتم سائل آیا ہے فقیرانہ

تمہارا ہر گدا حاتم ہے بخشش اسکو کہتے ہین
سخاوت آپ کی مشہور عالم ہے کریمانہ

کرین بندہ نوازی بندہ پرور کو یہ شایان ہے
زمانے مین یہی باقی رہا کرتا ہے افسانہ

رہے تا عہد سلطان جہان بیگم کی مشاطہ
قمر کا آئینہ ہو پنجۂ خورشید کا شانہ

یقیناً دستگیری اونکی ہوگی قوت بازو
کئی دن سے جب ہی اکثر بھڑکتا ہے مرا شانہ

صلہ مین تہنیت کی اندنون دربار سے دیکھو
مجھے فرمان آتا ہے کوئی شقہ کہ پروانہ

قلم بردانستہ لکھی سبار کباد رعنا نے
کیا ہے کام مردان علیخان نے یہ مردانہ

مثنوی آب رواں در لطف باران

شور باران کا ہے ہر صبح و مسا
رحمت حق کی چلی ایسی ہوا

جس طرف دیکھو برستا ہے مینہ
جھڑ لگی ہے نہین رکتا جھالا

لطف برسات کا بڑہ جاتا ہے
جھوم کر آتی ہے جسوقت گھٹا

دل گھبرے رہتے ہین جو بادل کے
کھل گیا صاف محال اب ہے خلا

شامیانہ ہوا ابر رحمت
ہو گیا ابر کرم ظل خدا

ابر مین گرمی کا مطلع ہے صاف
واہ رے فرط کرم صل علی

عیش سے کٹتی ہے ٹھنڈک مین عجب
دھوپ کا فور ہے تا لش عنقا

پیر سمیٹے ہوے بیٹھی ہے پری
دیکھنے کو بھی نہین ہے سایا

لوگ بے پر کی اوڑا دیتے ہین
پر مجھے اسکی نہین ہے پروا

خوف مرنے کا نہین بند ونکو
بند ہے چار طرف راہ قضا

مطلق خوف نکیرین نہین
کب ہے عاصی کو غم روز جزا

آمد و شد کی ملک کو نہین تاب
جو لکھا او سکو وہ منیہ نے دھویا

اک طرف گاتی ہے راگھی کا بدھا دا زہرہ — خلد سے ناچنے کو آئی ہیں حوریں بن ٹھن
سحر گانے نے کیا ناچ نے از خود رفتہ — دل اڑا تے لیے جاتی ہے ہوا کی دامن
پیر گردون نے عجب لے کا سما باندھا ہے — مہ و خورشید کی طبلون پہ اوڑاتا ہی پرن
دیجیے دل سے مہاراج بہادر کو دعا — مدح کے بعد مری طبع کو یہ ہی قدغن
خیر سے آئے یہ دن آپکو ہر سال آمین — جب تلک ہند مین جاری ہی راگھی کا چلن

سہار کہاد بشرح سلطانیہ

ہوا پر نور سلطان جہان بیگم کا کاشانہ — کیا شاہ جہان بیگم نے کیسا جشن شاہانہ
سکندر بیگم عالیہ نے کی وہ آئینہ بندی — پھرا دیوانخانہ سے سکندر مثل دیوانہ
نظر خیرہ ہوئی تھی شیشہ آلات اسقدر روشن — پری شیشی مین اوتری ہو گئی محفل پر پنجانہ
کیا دربار مین زہرہ نے آکر جس گھڑی مجرا — ہوے بیخود مسیحا دیکھکر ناز عروسانہ
ہزارون بزم مین جمشید سی ناخواندہ مہمان تھے — نکل خم خانہ سے دخت رز آئی بے حجابانہ
عیان ہی دور دورا اونکا دور ساغر مے سے — سکندر کا بنا آئینہ دیکھو جم کا پیمانہ
یہان تھی عام دعوت خوان نعمت خوان نعمت تھے — وہ جنت تھی کہ آدم نے جہان پایا نہین دانہ
ہزارون طائفے تھے بزم کا پر یہ قرینہ تھا — زنانہ مین زنانہ اور مردانہ مین مردانہ
زلیخا مریم و بلقیس و حور و لیلی و شیرین — یہ سب مہمان بزم جشن تھین ہم صاحب خانہ
دل اہنائی جہان کی مطمین ہین اج ادت سے — تمہارے عدل کا مشہور ہی عالم مین افسانہ
تمہارے عہد مین ہی خاطرون کو اب یہ جمعیت — خیال زلف مین خواب پریشان اب ہے افسانہ
نہین پڑتی نگاہ گرم عاشق شعلہ رویون پر — ثمرہ چلمن بنی ہی اونکی رخ مین مثل خس خانہ
تمہارے عہد مین اب بیکسی یہ ہو گئی عنقا — یتیم آتا نہین درج صدف سی کوئی در دانہ
تم ایسی پاک دامن ہو تمہاری عہد عفت مین — نہ آیا شمع کے دامن تلک بھی اوڑکے پروانہ
پڑین آنکھون مین عاقی ہو سلائی آنکھ کا ڈورا — عنادل کی جو پڑ جائے نظر نرگس پہ مستانہ
نہین تارے فلک پر نقد انجم لیکے آیا ہے — ہوا ہی آپ کی سرکار سے گردون یہ جرمانہ

تہنیت جشن بسم اللہ شاہزادی

۵۹

کہو زہرہ سے گائے آج بسم اللہ کا سہرا
سر محفل سنائی آج بسم اللہ کا سہرا

دولہن ہی شاہزادی کہدی جاکر جو سی کوئی
ارم سے گوندہ لائے آج بسم اللہ کا سہرا

دولہن کا عطر اگر پیراہن یوسف سے پائی
پری لاکر بسائی آج بسم اللہ کا سہرا

یقین ہی موتیون کی دوجھ سی اسدرجہ بھاری ہو
کہ سر سے پاتک آئے آج بسم اللہ کا سہرا

بندھیگا پاک دامن کی یہ سر پر آب گوہر مین
کہو جاکر نہائے آج بسم اللہ کا سہرا

عروج سربلندی کہکشان وعقد پروین ہے
بھلا کیونکر بنائے آج بسم اللہ کا سہرا

بندھا ہی سوی پاک گلبن گلزار زہرا پر
کہان پھولا سمائے آج بسم اللہ کا سہرا

لکھون کل بے بہا پھر دوسرا سہرا عروسی کا
اگر یہ تمکو بھائے آج بسم اللہ کا سہرا

مبارک باد سے بھی ہو زیادہ شور تحسین کا
وہ رعنا لکھکے لائے آج بسم اللہ کا سہرا

تہنیت تیوہار راکھی سربدربار مارواڑ

ہو مہاراج بہادر کو مبارک کنگن
آئے ہر سال مع الخیر یہ رکھشا بندھن

زیب راکھی کو ہوئی ہاتہ سے ماشاءاللہ
ہاتہ کا دست بخیر اوسنے بڑھایا جوبن

ہاتہ اور راکھی کا کیا خوب ملا ہے جوڑا
دولہ گر دست حنائی ہی تو راکھی ہی دولہن

عقد سے اوسکے کہلین اہل جہان کے عقدے
یہ بیضا بھی نہوگا کبھی ایسا روشن

ہاتہ ہے پنجہ خورشید تو راکھی ہی شعاع
عقد پروین ہی جو کیجے تو بجا ہے یہ سخن

کچہ عجب تاب ہی راکھی کی زر و گوہر سے
ماہ کی قوز دباتی ہے تو سورج کی کرن

اوسکی رنگینی پہ نیرنگ جہان کا ہی گمان
اوڑ گیا دیکھتے ہی طائر رنگ گلشن

تہنیت کا جو گیا چرخ برین پر شہرہ
ہوگیا خم بے تسلیم سر چرخ کہن

ہی یہ دربار کہ اندر کا اکھاڑا یارب
جس طرف دیکھیے پریون کا عیان ہی جوبن

آگے طرف

کم نہین مردمک چشم عنادل سے گہر
رگ گل تار ہی کیا خوب ہے بہتر سہرا

رشتۂ کاہکشان مین ہین پروئی انجم
پیر گردون نے یہ گوندھا ہی منور سہرا

روی روشن ہی جو خورشید تو سہرہ ہی شعاع
باندہ کر آیا ہے گویا شہ خاور سہرا

عرش پر قدسیون نے گوندہ کی تیار کیا
عقد پروین نہین قدرت کا ہی مظہر سہرا

لعل و یعقوت ہین الماس و عقیق و گوہر
کیسا انمول ہی شاہا ترا پر زر سہرا

حور و غلمان ملک و جن و بشر ہین حاضر
دیکھیے کرتا ہی عالم کو مسخر سہرا

ہفت اقلیم کا رکھتا ہی تماشا یہ طلسم
شکل آئینہ ہے لے دیکھ سکندر سہرا

آج شادی سے سماتا نہین پھولا عالم
دیکھ پایا ہی جو پھولون کا سراسر سہرا

اہل محفل کے دماغ آج بسے خوشبو سے
عطر سے مشک ہی گل سے ہی معطر سہرا

کہتے ہین بید کے واقف تجھے دھرما اوتار
تار زنار مین اب گوندھین گے مقرر سہرا

قدر دان پھولین گے پھولونکی طرح محفل مین
داد دینگے مجھے سن سن کے سخنور سہرا

سر پہ نوشہ کے مبارک ہو یہ سہرا آمین
گائے قوالۂ افلاک یہ گہر گہر سہرا

دل سے دیتا ہے نظام آپکو سہرے کی دعا
تیرے سر راج کا تا ساعت محشر سہرا

سہرا در شان سید صاحب

تمکو نوشاہ مبارک ہو یہ زرین سہرا
لعل و یاقوت سے ہی صاحب تزئین سہرا

انجمن حلقۂ انجم ہی مکان چرخ بریں
چاند سا آپ کا چہرا ہی تو پروین سہرا

نکہت گل سی بسی محفل جشن شادی
گوندھکر لایا ہی گلزار سے گلچین سہرا

سہرے کی شان بھلا کس سے بیان ہوتی ہی
سورۂ فاتحہ چہرہ ہے تو آمین سہرا

مصحف پاک بہ تفسیر ہو جس صورت سے
چہرہ سہرے کی جلا چہرہ کی تزئین سہرا

صبح تک شام سے اوٹھے نہ حیا کا پردہ
کان مین کرتا ہی نوشاہ کے تلقین سہرا

آپ سرتاج ہین امت کی تعجب کیا ہی
کنگنا جبریل امین باندھین سلاطین سہرا

گل وہ کترے ہین مضامین کی عجب کیا رعنا
ہمہ تن شکل زبان ہوے تحسین سہرا

بڑھا ہے نشۂ جامِ بہارِ اس درجہ
کہ سارے عود و ملک جن و انس تک ہین چور

بہار باغِ جہان کو ہے فخر جنت پر
فضاے گلشن گیتی مین ہی ہوے سرور

ہوئی بہار یہ باغ جہان مین رحمتِ عام
کہ تا بخار و خشک سبز ہے برب غفور

جہان کی باغ مین تو روز کا یہ شہرہ ہے
بلند عالم علوی تلک ہے اوسکا شور

دعا یہ داعیٔ صادق کی ہی بصدق و صفا
کہ رکھے آپ کو خالق مراد سے بھرپور

تری طرف سی کدورت جو دل مین کچھ رکھین
مثالِ شیشۂ ساعت ہون گر کی چکنا چور

ایضاً

بس نکر جو رات اے کافرِ پر مکر و دغل
باز آ ظلم سے غافل نگرِ ادیان و ملل

جان و مال و دل و دین کرتے ہین عشاق فدا
حیف ہی جاے وفا اونسی وغا اور دغل

کیا ہوا شکل فرشتے کی بظاہر ہے پر
باطنا کوٹ کے رگ رگ مین بھرا ہی چھل بل

دلربائی ہے زمانہ مین کمالِ دلدار
سخت معیوب ہی محبوب مین پر مکر و خیل

بتقریب جشن شادی ولیعہد بہادر مارواڑ

کیا شادی کا مبارک ہی تری سر سہرا
راج کا ہی یہ ولیعہد کے سر پر سہرا

تیری شادی سی ہین سب شاد مہاراج کنور
تیرے سہرے سی زمانہ مین ہی گھر گھر سہرا

گل کرتے ہین مضامین کی سہری کی لیے
رشتۂ فکر مین گوندھین گی سخنور سہرا

موتیا مین ہی کہین آب سوا موتی سے
اشرفی کی ہی کہین پھول سے پُر زر سہرا

صرف تارِ نظرِ عاشق صادق جو کرون
دل سی دین داد مجھے دیکھکی دلبر سہرا

کہکشان سے نہ مجھے عقد ثریا سی غرض
ایسے سہرون سی مین گوندھون ترا خوشتر سہرا

پیر کنعان کا اگر رشتۂ الفت پاؤن
گوندھون پھر سوزنِ عیسی سی مقرر سہرا

حسن یوسف کی چمن مین ہو نیا گل چین
کبھی ایسا نہ پڑا اوسکو میسر سہرا

گل جنت کہون غلمانون سی لائین فی الفور
عرقِ حور مین کر لائین معطر سہرا

دماغ ہے گل مضمون کے عطر سے معمور — چلی وہ روضۂ رضوان کی عطر بیز ہوا
ہے صحن صفحہ پہ اب گرم رقص کبک قلم — صریر ہے کہ کسی عندلیب کی ہے صدا
ہے آج مزرع طبع رواں مین ایسا نمو — کہ ہو بہار مین سرسبز جس طرح صحرا
ہوا ہے رشک سے لوح و قلم پہ عرصہ تنگ — ہر عندلیب قلم اس ادا سے نغمہ سرا
زمین قصیدہ کی رکھتی ہے آسمان پہ فوق — گل سخن مین ہے انجم سے بڑھ کے نور و ضیا
کرون رقم جو مین احوال نرگس بیمار — خط غبار ہو نرگس کی حق مین خاک شفا
ہر ایک سطر مسلسل ہے صورت سنبل — ہر ایک بیت ہے مانند سدرہ و طوبیٰ
ہے سلسبیل وہ بین السطور صاف و سبک — کہ جسکو خضر بھی کہتے ہین نہر آب بقا
کہون مین حاشیۂ صفحۂ قصیدہ کو — سوا دباغ ارم تو نہین ہے نازیبا
اگر ہے مثل گل اشرفی گل مضمون — تو موتیا ہے ہر اک گوہر سخن میرا
یہ سال سال مسرت ہے ماہ ماہ مراد — یہ دن ہے عید کا دن وقت خرمی ہے دلا
یہ روز روز ہے نوروز کا جو عالم مین — سرور و عیش کا گھر گھر اسی سے ہے چرچا
لکھون قصیدہ کا مین ابتدا مطلع روشن — کہ جس سے مطلع خورشید کی ہو مانند ضیا
مقابل اوسکے چراغ سحر ہو طور کی شمع — فلق اوسکے سامنے موسیٰ کا ہو ید بیضا
جہان مین آج جو سرکار ہے سریر آرا — یہ جشن اور یہ نوروز واہ صل علیٰ
نثار فرق مبارک ہوے نجوم فلک — فدا ے پاے مبارک گہر ہین سرتاپا
یہ دھوم دھام ہے شادی کی عرش ہے تا فرش — کہ تہنیت کا ہے کرو بیون تلک غوغا
کہا یہ دل نے دکھاؤن تجھے قران سعد — فلک پہ چلکی بصد صدق دیکھ لے رعنا
قران وہ جس سے سعادت قرین ہو تا بابد — وہ اجتماع کہ ہون جمع مشتری زہرا

ایضاً ناتمام

بہار تازہ ہے عالم مین نور کا ہے ظہور — چمن چمن ہے جہان مین حبابون کو سرور
یہ روز آج جو نوروز کا ہے عالم مین — ہوے ہین لذت شادی سے کام جان معمور

نگاہ اونکی غضب پر جو چشم بد دور آئے ہو خصم کوہ تو مانند کاہ ہو بیتاب
فلک پہ ثور کا اور حوت کا جگر ہو چاک زمین مین گاو زمین اور سمک ہو جا کی کباب
نگاہ لطف مین اکسیر کی ہے خاصیت پڑے تو سیم کی صورت ہو منجمد سیماب
حسود اوسکے اوٹھائین جو ہمسری مین سر فلک گلولۂ انجم کا بھر کے مارے گراب
نگاہ مہر پھرے اوسکی جسکی جانب سے نزول قہر خدا اسپہ ہو نازل اوسپہ عذاب
ہو ملک و دولت و اقبال و حکم و جاہ و حشم مدام تا ابد اونکو نصیب یا وہاب
ہمیشہ باغ جہان مین چلے نسیم مراد ریاض دہر ہے جب تک کہ یا خدا شاداب
مدام دامن مریم ہو دامن عفت ہمیشہ چادر تطہیر کی ہو رخ پہ نقاب
ہے اونکی ذرہ نوازی سے اتنور عنا بھی بلند مرتبہ مانند مہر عالمتاب

تمہید قصیدہ ناتمام

کوس شادی کی صدا کا یہ سحر دم تھا وفور نفخۂ صور کا تھا صاف گمان روز نشور
خفتۂ خواب عدم معجز عیسی سمجھے چونک اوٹھے سنتے ہی سمجھی وہ اوسے نفخۂ صور
نازنین چونک پڑی بھول گئے ناز و خواب ہو گئے نشہ ہرن ہوش مین آئے مخمور
بخت خوابیدہ جو جاگے تو تعجب کیا ہے کور باطن بھی تو بینا ہوے چشم بد دور
بالش بزم سے مین نے جو اوٹھایا سر کو کھلگئی آنکھ شکر خواب ہوئی آنکھ سے دور
دیکھتا کیا ہون سلیمان کی ہے آمد آمد لشکر مور کے مانند ہے لشکر کا وفور
دیکھکر جاہ و حشم تھا نہ فقط مین مشتہر رعب مین آگئے جمشید و سکندر فغفور
ساری لشکر کی ترک کا جو کرون کچھ مین بیان گرز مین کانپ اوٹھی تاب نہ لائی تیمور
ظلمت شب کو کیا نور و ضیا نے زائل صبح دم جیسے منور ہو کوئی مطلع نور

ایضا ناتمام

سحر جو طبع کے گلشن سے آئی باد صبا شگفتہ فکر کا غنچہ ہوا یہ گل پھولا

بلندی اوسکی ہی اس درجہ آج شہرۂ خلق
کہ پہونچے اوڑکے کبھی فکر کا نہ اوسپہ عقاب

جو سلسبیل جنان اونکا رودخانہ ہے
تو رشکِ چشمۂ کوثر ہے صحن کا تالاب

نجوم چرخ ہین اوس سے سعادت اندوز آج
سعید ہو جو زحل آکے چومے اوسکی رکاب

ہے مشتری کی سعادت بھی کوڑیون کی مول
قرین ہوی ہین یہ سعدین یا اولوالالباب

ہے مشتری کو یہ حسرت یہ رشک زہرہ کو
کنیز ہوتی جو اونکی نہ پھرتی خانہ خراب

عجب نہین ہی جو بیت الشرف ہی آج محل
فلک زمین ہی کہ فرش زمین ہوا کمخواب

وہ شامیانہ ہے کہتے ہین جسکو عرش برین
فلک ہی خیمۂ اطلس تو کہکشان ہی طناب

بچھا ہی مخمل و قالی کی جاتمامی فرش
سمور و قندز و دیبا و قاقم و سنجاب

ہے اونکی جلوی سے یہ دھوم فرش تا عرش
اور اونکی فیض سی عالم کا ہے چمن شاداب

یہ کہدو وا ہے در فیض تا قدانجم لے
سنائے آکے مغنی چرخ چنگ رباب

وہ لوح جسکو کہ محفوظ لوگ کہتے ہین
ہے اونکی فیض کے دفتر کے ایک فرد حساب

کیا ہی چرخ پہ زہرہ نے کار مشاطہ
زمین پہ کرتی ہے بلقیس جمع کل اسباب

ارم مین آج حسینون کی ہی حنا بندی
لگائے پھرتا ہی پیر فلک شفق کا خضاب

فروغ حسن خداداد کا یہ عالم ہے
کہ لیکے حور سے پریون تلک ہی استعجاب

ہے وہ وجود مقدس بصورت معصوم
خطا کا نام نہین ہی جہان سوائے صواب

وہ حسن مین فلک حسن ہی تو مہر مین مہر
ہی وہ جو مہر تو ذرہ ہے مہر عالمتاب

زبان پہ حور و پری کی یہ ذکر خیر ہے آج
زبان پہ کون سی ہم منہ سی لائین نام جناب

جہ ذکر نام مبارک کمال بے ادبی ست
ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب

ہے اونکی عفت و عصمت کا اک جہان شاہد
تمام ہند ہی واقف گواہ ہے پنجاب

ردائے عصمت و الا ہی چادر تطہیر
کہون جو دامن مریم نہین کجہ استعجاب

وہ عندلیب خوش الحان ہین باغ عالم مین
کہ جنکو بلبل شیراز دے سکے نہ جواب

سخن ہے اونکا فصاحت مین فارغ گویا وحی
سفینۂ دل آگاہ ہے خدا کی کتاب

قیاس اونکا ہی مقیاس کارخانۂ دہر
اور اونکے دیدۂ حق بین ہین عین الصواب

یہ دن وہ دن ہی کہ یکسو غمِ جہان ہے آج
ہین جمع آج مسرت کے جابجا اسباب

مین محض فیض ہون روح القدس ہی میرا نام
سوائے لطف نہین میرا کام زجر و عتاب

کمالِ لطف سی رکھکر مرے دہن پہ دہن
کیا زبان کو عنایت مذاقِ شہد لعاب

کہون عقیق ہمین یا بزنگ لعل اوسے
وہ سرخ و صاف کہ ہو آب آب رنگ شہاب

مزے مین قند مکرر کہ لطف مین وہ عسل
سرور جس سی کہ ہو مثل نشۂ مئے ناب

کہا ہے مین نے کہ اس لطف کا سبب کیا ہی
دیا براہ عنایت یہ اوسنی مجکو جواب

جہان مین ہی زبان زد ترا کلام بلیغ
ملا ازل سے فصیح البیان کا تجکو خطاب

نہ سال حزن نہ شہر الم نہ روزِ قلق
نہ وقت رنج کا ساعت نہ غم کی ہے یہ جناب

زمانہ عیش و طرب کا ہی روز شادی ہے
یہ وقت لطف و مسرت کا ہی پئے احباب

ہجومِ رنج کی ہے بعد بالیقین راحت
پسِ الم ہین خوشی کے جہان مین پھر اسباب

طلوع شمس و قمر کا ہی جیسے ظلمت سے
نزولِ بارش باران کا یا سبب ہی سحاب

جناب حق سی تری حق مین ہی یہی قدغن
یہی ہے تیرے لیے حکم حضرتِ وہاب

خزائن درمضون کو کھول دون تجھپر
کرون مین وا تری خاطر سخن کی سب ابواب

کہون مین وہ کہ الہام اوسکو یا القا
کہ صاف اوٹھ گیا یک لخت میرے دل سی حجاب

کھلی جو آنکھ تو دیکھا عجیب اک سامان
کہ ایک نور ہی جس طرح چادرِ مہتاب

وہ اہتمام تھا فرش زمین سی تا بفلک
کہ جسکو دیکھ کے ہوتا تھا تجکو استعجاب

شبِ برات شبِ قدر یا شبِ معراج
تمام تھے متردد ملک شتاب شتاب

پڑی تھی چادرِ مہتاب کی فلک پہ نقاب
بروے اہل فلک چھا رہا تھا خوب سحاب

تھی سدرہ پئے ساکنانِ عرش برین
ہزار طائر سدرہ کے پر برائے حجاب

جدا تھا عالم علوی سے عالم سفلی
یہ حکم دیدۂ انجم کو تھا بصد آداب

نگاہ بھول کر ڈالی کوئی نہ سوی زمین
حیا سے آنکھ رکھی اپنی بند مثلِ حباب

ہمین ماہتابی پہ مانند ماہ جلوہ فروز
عروس پردہ نشین نوشۂ سپہر جناب

وہ ماہتابی کہ کرسی پہ جسکی ہے بنیاد
وہ ماہتابی کہ جلوے مین غیرتِ مہتاب

دم مسیحا کرین تا چشمۂ فلک زخم نہ لاے
دامن حضرت مریم رہے سایہ افگن

خضر کی عمر ملے تجکو خدا سے آمین
شکر و شیر رہے واسطۂ جان اور تن

خیر سے بیاہ کا دن آئے تو لکھون سہرا
تجکو نوشاہ کہون تیری پرنس کو دولہن

عہد مین آپ کی داد ی کے ہوئی ہی بیداد
خسرو یاد رہے آج کا میرا یہ سخن

خیر سے ہو کے جوان آپ مری داد دلائین
مین نے پکڑا ہے شہا تیری کرم کا دامن

والدین آپکے ساعی ہون مرا ہو انصاف
تب مین جانون کہ ملا میری قصید یکا ثمن

یون مری داد رسانی کے لیے کافی ہین
نائب سلطنت سند جناب لارن

پوچھہ وہ حال نہ رعنا یہ جو کچھ گذرا ہے
دل من داند و من دانم و داند دل من

قصیدہ باو صاحب نواب خاص محل صاحبہ عالم تخلص بیگم حضرت شاہ اودہ

سحر بعین شکر خواب مین نے دیکھا خواب
وہ خواب یوسف مصری کی خواب سی نایاب

ہجوم فکر مین دیکھا بعالم رویا
کمال جوش حوادث سی ہون بچشم پر آب

غریق لجۂ حیرت ہون اور یہ عالم ہے
کسیکو گھیرے دریا مین جسطرح گرداب

بچشم غور جو دیکھا تو ہے یہ رنج و قلق
کہ مستعار حیات جہان ہی عین حیات

ثبات عالم امکان فقط خیالی ہے
طلسم ہستی انسان ہی صاف نقش بر آب

ملایا خاک مین دیکھو فلک نے آخر کار
کہان ہین آج سلیمان سکندر و داراب

مآل کار حیات دو روزہ ہی حسرت
برابر شاہ و گدا ہم برای شیخ و شاب

کسی نے جان دی حسرت مین ملک و دولت کے
کوئی تڑپ کے ہوا مثل ماہیے بی آب

بقاے ہستی عالم کا ہے یہان یہ نشان
کہ جیسے دیکھو کوئی عین تشنگی مین سراب

جو نام پوچھو تو ہی اسقدر زمین پہ نشان
کہ یہ مزار گدا ہے یہ مرقد نواب

اسی ملال مین دیکھا فلک پہ کی جو نظر
کہ گرم سیر ہے طائر عجیب مثل عقاب

برابر آکے کہا مین ہماے عالم ہون
کہ میرے سامنے عنقا ہی کرتی شب تاب

کوئی دیتا ہے تجھے عمر درازی کی دعا
کوئی کہتا ہے کہ دنیا کا ملے تجکو دھن

علم کی کوئی شجاعت کی دعا کرتا ہے
مین یہ کہتا ہون کہ ای افسر شاہان زمن

جال ہو کاہکشان آپکا اور کرچ ہلال
ہو کمان قوس سپہر مہر ہو بجلی تو سن

پھر شہا تیرے عدو کو کبھی ڈھونڈھے نہ ملی
خانۂ مور تلک کون و مکان مین ماسن

تو جو ہے ظل خدا سایہ ہما ہے تیرا
شاہ ہو جائے گدا تو ہو اگر سایہ فگن

سفرۂ عام ترا ایسا ہو خوان یغما
مور سے تابہ سلیمان رہین مہمان مٹن

دام اقبال ترا حوت کو افلاک سے لائے
جدی و ثور و حمل آجائین بی چاب مٹن

شیر شیرین دوہی وہ گاو زمین کا خسرو
دودہ کا دودہ ہو آب ہو مکھن مکھن

کھینچکر لائے ملک خوشۂ پروین سے شراب
مائدہ عیسی و موسی کا ہو سلوے اور من

تیری رگ رگ مین ہی سر ملک ٹی دولت کا اثر
ای گل گلبن ڈنمارک و ہند و برٹن

گو صبا بھرتی ہے ہر گل سے دم ہمنفسی
باغ مین گل ہون ہزار ایک ہی پر بوی چمن

جنگ ہفتاد دولت سے تجھے کیا مطلب
صلح کل تو ہی تری عہد مین ہے اوسکا چلن

کام رکھہ معنی سے اور چھوڑ نزاع لفظی
تو ہے نوشاہ بدل ڈال یہ تقویم کہن

ہین ہنود اور مسلمان و نصارا تینو+
تیری سرکار کے اے شاہ رعایا سی کہن

بید قرآن اور انجیل رہین سب رائج
کر نہ مقبول فقط شاعر لندن کا سخن

رائج انجیل وہان ہند مین بید و قرآن
دل ما شاد برین چشم دل ما روشن

تو شہنشاہ ہے لازم ہے نظام دنیا
کچہ پیمبر نہین جو تجکو ہو دین کا قدغن

بادشاہون سے خدا عدل کا کرتا ہے سوال
انبیا کے لیے ادیان کا بنا رنج و محن

کام ہے تجکو شہنشاہ شہنشاہی سے
نہ ابھی خیر سے تیرا ہی ابھی تو بچپن

پیار سے دادی کے فرصت نہین پاتے دم بھر
ہو جو مہلت تو پدر گود مین لیتی ہین معاً

اونسے وقفہ ہو تو پھر لاڈ یہ ہے مادر کا
کہ جدا کرتی نہین گود سے یک چشم زدن

شوق سے کھیل ابھی گودون مین اک اک کے
فکر سے تمکو ابھی چاہیے رہنا ایمن

پالنے مین تجھے بلقیس جھلاے کہ دور
لائے جنت سے تری واسطے اک نہر لبن

خلد لندن کو اگر سمجھیں تو تو ہے طوبیٰ
تجکو سدرہ کہیں گر سنیں ہو رضوان کا چمن

گر ولیعہد بہادر ہیں قبائے اقبال
تو بھی پیراہن شاہی کا ہے شاہا دامن

فرط شادی سے کبھی جامۂ تن میں نہ سمائے
آپ کے جدۂ شاہنشہ ہند و لندن

ہند و لندن جو حقیقت میں ہی مانند صدف
اوسکا تو ہی دُر یکتا کہ نہیں جسکے ثمن

تو اگر زمرۂ اطفال میں ہی شاہنشاہ
شاہ نسوان تری مادر بھی ہی شاہ زمن

شاہ مردون میں ہیں بے شبہہ پرنس ویلز
شاہ شاہان تری جدہ ملکہ یعنے کوین

دست قدرت ہیں جو شاہی کی خباب ملکہ
قوت بازوی شاہی ہیں ولیعہد زمن

تو سہی خود کلید در دولت ہے مگر
عقدہ حل ہوتی ہیں ناخن سے جو کھولو تو معاً

ہیں ولیعہد فلک عرش خباب ملکہ
مہر تابندہ ہے تو نام ہے جس سے روشن

مُہر شاہی میں ولیعہد مگر تو ہے نگین
تو انگوٹھی ہے سلیمان ہی جو شاہ برٹن

وسعت ملک میں گر روس و حبش ہی بڑھکر
قوت علم و ہنر میں ہی پر افضل لندن

شاہ کا ہوتا ہے جس شکل سے فرمان رفیع
مُہر ہو خرد مگر نام ہے اوس سے روشن

کیا بزرگی ہے ہوا کوہ جو رفعت میں رفیع
حاصل کوہ یہی ہے کہ ہوا وسمیں معدن

مثل دل جسم میں تو اپنے گھرانے میں ہے
اسلیے تیری بزرگی میں نہیں جاہی سخن

کسر شان اسمیں خباب ملکہ کی کیا ہے
نکتہ چین ایسی مثالون سے نہونگی بدظن

پہلے تو ایک تھیں اب سو ہیں خباب ملکہ
بیٹے اور پوتے ہیں دو صفر تو حضرت ہیں وزن

گود میں تخت نشینون کی تری جاہی آج
تجسے ہو رشک سلیمان کو تو ہے مستحسن

تو جو سویا تو خبر کون جہان کی لیگا
پاسبان سوتی ہے ہرگز نہیں یکچشم زدن

ناز کا خواب بلاشبہہ ہے خواب شیریں
مان سلائے تجھے زانو پہ جو رکھکر دامن

پر نہ سوا ایک منٹ اور نہ کہا مان کا مان
لاکھہ سونے کو کہے شاعر شہر لندن

چشم بہ دور ترا جیسے ہی بخت بیدار
عین بیداری کا لازم ہے تجھے بھی قدغن

تہنیت اب تجھے دیتا ہے زمانہ شاہا
چین و امریکہ و ہند و حبش و روم و ختن

چشم انصاف سے دیکھا اور لیا اک اک کا سلام
طالب دید ہیں دم بھر کو اوٹھا دی چلمن

* یہ جواب ہے اس سوال کا جو لندن کے اخبارون نے حساب سے کیا تھا

گر زمانہ کو کرو غور تو لب ہے شب و روز
ہے یہی روشنی روز و سوا دشب تار

تار باتون مین بھی ہوتا ہی سناکرتی ہین
پیرہن اوس سے نہ خالی ہی نہ کوئی دستار

تار و پود اس سے ہوا پیرہن ہستی کا
رشتۂ جان کا اسی تار پہ ہے دار و مدار

حق نے بخشا ہے اگر تار نظر عاشق کو
بہر معشوق ہے موئی کمر اور زلف کا تار

نار سے نور سوا بزم جہان مین معمور
تار شمعون مین نہوتے تو مکان ہوتی تار

تار مین گوہر و گل دونون بندھا کرتی ہین
سہرا سہرہ وہ ہوا اور گلے کا یہ ہار

رشتہ ہوتا ہی محبت کا جہان مین دلکش
خاص وہ پاے جو ما بین دو سرکار قرار

جب سے امریکۂ و لندن مین یہ تار برقی
مثل اک جان دو قالب ہی بنام غفار

متحد تار سے ایسے ہوی یہ دونون ملک
جیسے دو آنکھون مین ہوتا ہی نظر کا اک تار

وہ اگر گل ہی تو یہ رنگ جو یہ رنگ وہ بو
وہ چمن ہے یہ فضا وہ ہی فضا تو یہ بہار

وہ ثمر ہے یہ مزا یہ ہے مزا تو وہ ثمر
موج وہ بحر یہ وہ بحر یہ موج انہار

جیسے دو بحرون کو اک نہر ملا دیتی ہے
جیسے ہون متفق الرای دو مرد ہشیار

ملک تو دو ہین مگر قوم تو دو اصل ہے ایک
نہین امریکۂ و لندن مین تفاوت زنہار

دونون ہی قند مکرر ہین مگر ذائقہ ایک
ایک تاریخ ہے دو نام کو ہین لیل و نہار

قطع ہوتا ہی نہین بعد سے رشتہ ہوا گر
لیک قاصد ہی سخن سنج مقرر درکار

تار برقی نہ کہو جو ہے ملا دونون سے
بلکہ ہے قاصد مستعجل و گرم رفتار

اب خدا سے یہ دعا ہی کہ رہی وہ الفت
جسکی شہرت عجم و ہند سے ہوتا تا تار

تار ہی نام کو ورا اصل ہے لیکن وہ قول
صاف دو تار کے ملنے سے ہے ظاہر اقرار

قائم امریکۂ و لندن مین رہین یون رشتہ
عقد گوہر مین رہا کرتا ہی جس صورت تار

تار برقی تو گئے لندن و امریکۂ بھول
آج کل نظم کار عنانی یہ باندھا ہی تار

۱۶ قصیدہ بجواب وارد قصیدۂ انگریزی لندن در ثنا جناب عالم فرزند دلبند نگلستان

اے گل گلشن شاہنشہ ہند و لندن
آب و رنگ چمن ہند و فضاے برمن

بادشاہی کا اوسی سے ہے فقط نام و نشان — تخت ہی مہر سلیمان تو وہ ہین اوسکے نگین
ماہ ہالہ مین ہے یا برج شرف مین ہی مہر — تخت پر شاہ ہی اور سر پہ ہے چتر زرین

۱۵ اول قصیدہ در صفت تار برقی لندن و امریکہ گفتہ یا یکر مضمون در شستہ فکر سفتہ

شعر مین فکر کی ہے ریشہ دوانی درکار — تار دلکش کے مضامین کا باندھون کا تار
تار دلکش مرے نزدیک ہے تار برقی — نظم عالم کا ہوا ذات پہ اب اوسکے مدار
حق مین زاہد کے ہی وہ رشتہ تسبیح کی جا — برہمن کے لیے ہے تار بجائے زنار
رشتہ سوزن عیسیٰ سے گنہگارون کو — دست عصیان سی ہین جو چاک گریبان و نیدار
بہر عشاق ہے تار نظر محبوبان — سینے ہین زخم جگر اوس سے تو ہین سینہ فگار
تار باران بہاری ہی برائے دہقان — تشنہ لب کے لیے ہی بحر و ان کی اک دھار
شعرا کے لیے ہے فکر رسا کا رشتہ — طبع کی گرمی بازار کو ہے صورت نار
نغمہ سنجون کے لیے ہے نہ فقط سر کی طرح — تار طنبور ہے قوال کو یا تار ستار
نام ہے ٹیلی گرام اوسکا نہین لیک گرام — نہ وہ سنپک ہی نہ کچھ کھرج رکھب اور گندھار
قول قوالہ گردون یہ بجا ہے یعنے — تار برقی ہے مغنی کے لیے موسیقار
راز دل بھیجتے ہین پردہ نشین در پردہ — واہ رے عصمت و الطاف کریم ستار
چور کو رازنہ ظلمات مین بھی روشن ہو — ہی عسس کے لیے یہ بہر سیاست شب تار
سانتہ لبسمل کے رہا کرتا ہی مثل شہرگ — دشمن جان عدو مثل قضا ہے یہ تار
جان اعدا یہ گرا کرتا ہی بجلی کی طرح — خرمن ہستی ناری ہی اسی سے فی النار
کھوٹی کھوٹی ہو کھری صاف کھری ہو جائے — تار برقی ہے غرض حق خبر مین معیار
جائہ تن مین گل آسا نہ سمائی پھولے — تار برقی تو ہوا خواہ کو ہے باد بہار
باغ عالم مین ہر اک ملک برنگ گل ہے — تار برقی ہے ہر اک گل مین رگ گل کا تار
تار سی چیز نہین کوئی جہان مین خالی — بلکہ ہے نام خدا تار بنام ستار
مہر مین صبح و مسا تار شعاعی دیکھے — چاندنی چار ہی دن کی ہی وہ ہی پھر شب تار

تمہید قصیدہ ناتمام

گذشت دور کہن عہد راست نو آئین — شدست ثانی جسونت سنگہ تخت نشین
رخِ عروسِ زمان رونقِ شباب آمد — گرفت بزم جہان بہر شاہ نو تزئین

دیگر

جور کم کن کہ نماندہ است مراد دولت و دین — ماہ باشد رخ تو از چہ دلت شد سنگین
مہر را غیر تو ہرگز نہ شنیدم بے مہر — ماہ را جز تو ندیدم کہ شود چین بجبین
بگذر اینک ز سر جور و جفاے عاشق — تا خدا ہم بکند رحم بتو روز پسین

دیگر

بس نکر جور اب اتنا شہ خوبان حسین — ناز کم کر تجھے کچھ خوف خدا ہی کہ نہین
تیری ٹھوکر سے ہے ملکِ دل عالم پامال — اور برباد ترے ہاتھ سے ہی دولت و دین
میرے نالہ سے خبر تو نہوا اے غافل — اور ہے آہ سے وان کنگرۂ عرش برین

قصیدہ ناتمام مدحیہ مارواڑ

چون مے خورد نمک ز نمکسار مارواڑ — زین شد تمام ہند نمک خوار مارواڑ
سیم آہن مس و سرب آورد م از جبال — ہم سنگ پارس آمدہ کہسار مارواڑ

دیگر

ہین مہاراجہ جسونت سنگہ اب تخت نشین — یہ اگر ظل الٰہی ہین تو وہ عرش برین
رشک گلزار بنی فصل بہاری سے زمین — عہد نو شاہ ہے اور فصل مہ فروردین
قدر خورشید سے ذرہ کی بڑھا کرتی ہے — مسند زر ہے جو زندہ تو وہ خورشید مکین

نگاہ خاک پہ پڑ جاے تو وہ ہو اکسیر — زبان ہلائے تو پارس کے ہون عیان آثار
نظر ہے عین عنایت حیا ہے آنکھون مین — ہے دل مین رحم تو ہمت کے بشرہ پر آثار
ادھر سے نقد مراد دلی ہو مجھ کو عطا — مری طرف سے گہرہاے نظم اونپہ نثار
ہون اونکے خیر طلب شاد دوست ہون خرم — حسود اونکے ہون پامال اور عدو فی النار
جہان واہل جہان سب ہین اونکے دست نگر — ہمیشہ دولت واقبال وبخت ونصرت یار
ہو سبز برگ نہال مراد نخل حیات — ہین سبز گلشن عالم مین جب تلک اشجار
پھلین مراد کے پھل سے وہ باغ ہستی مین — جہان کے باغ مین پھلتے ہین جب تلک اثمار
الٰہی دھر کی سر پر سے رکھ انہین محفوظ — چمن مین دھر کے جب تک چلے نسیم بہار
خدا کا سایہ ہو عنقا کی ہے دعا آمین — کفیل کار دو عالم ہون احمد مختار

۹ ناتمام قصیدہ مدحیہ ہند

آدم نے باغ عدن کو چھوڑا برائے ہند — سقدم ہنین خلیفہ حق کا سوائے ہند
بھولے سے پھر نہ جاے کبھی ہے یہ وہ جگہ — جنت کی راہ بھول کے رضوان جو آئے ہند
سایہ نہین ہے جرم قمر مین یہ مردمو — ہے مردمک مین دیدۂ گردون کی جاے ہند
آتا ہے رشک نکہت گیسوے حور کو — چلتی ہے جھوم جھوم کے جسدم صباے ہند
یعقوب کو ہے مد نظر دیدہ تو کہو — آنکھون مین جاے سرمہ کرے توتیاے ہند
سستا ہے نقد جان پہ بھی حسن ملیح ہند — زر ہے بہاے یوسف ویوسف بہاے ہند
ہاروت کیا ہے کھینچ لے یوسف کو چاہ سے — اللہ رے رسائی زلف رساے ہند
آبحیات آب ہے جان بخش ہے ہوا — کیونکر موافق آئے نہ آب وہواے ہند
ہر ملک مین جو وصف ہین وہ سب ہین ہند مین — سب بادشاہ دل سے جبھی ہین فداے ہند
جان جہان ہے ہند اگر جسم ہے جہان — تھی سر مین افسرون کی اسی سے ہواے ہند
حب الوطن کو چھوڑ بہت ظل ایزدی — آئے ہین کھیل جان پہ زیر لواے ہند
گر کوس بھی کوئی لمن الملک کا بجاے — شایان شان ہے پئے فرمان رواے ہند

کبھی روان ہون اگر سوے دشت تفریحاً
ہوا سے بگولا اوڑائے گرد و غبار

ہے جان غمزدہ اک غم کا سو طرف سے ہجوم
یہ وہ محل ہے کہ ہر اک سے انار صد بیمار

ہوے مرے لیے رنج و غم و قلق پیدا
ہین آسیا مجھے ارض و سپہر کجرفتار

اور اک زمانہ تھا لطف خدا سے وہ میرا
کہ ایک بوسہ کے سائل کو بخشتا تھا قطار

ہے پیر چرخ تو دشمن عدو ہے مادر دہر
نہ اسمین مہر نہ اوسمین ہین لطف کی آثار

غریب و بیکس و حیران و مضطر و شیدا
کہون تو سنگ بھی پانی ہو سنکے حالت زار

عدو بھی دیکھے تو افسوس کرکے کھائے رحم
بہائے اشک مجھے دیکھکر جو ہو جبار

کہان مین اور کہان غم خدا کی قدرت ہے
ترا کرم ہے یہ سب مجھپہ چنبر دستار

محال خوف ہے دیکھو مقام عبرت ہے
یہ حال فاعتروا یا اولی الابصار

مین اپنے وقت کا محمود کیا سلیمان تھا
غلام ایاز سے بلقیس ہی کنیزہ ہزار

فلک کے ترک نے کی میری جا کری اک عمر
کیا ہی طائر سدرہ کا مین نے برسون شکار

ہمیشہ مجھسے موافق تھا دور ہفت اختر
مری مراد پہ رہتی تھی چرخ کی رفتار

نہ تھی کبھی آئے کی شادی نہ کبھی گئے کا غم
نشاط و عیش مین کٹتے تھے میرے لیل و نہار

یہ انقلاب زمانہ کا بیل ہے گردش چرخ
دنون کا پھیر یہ قسمت سے توبہ یا قہار

بُرے ہون دن تو ہو تیز اب مرہم کافور
بھلے ہون دن تو ہون افلاک کرم رنگار

الٰہی پھر بھی پھرے میرا بخت برگشتہ
کہین ہو طالع بیدار آکے پھر بھی دو چار

نہین ہے کوکب ناساز کا گلہ مجھکو
نہ ہے شکایت بازی چرخ شعبدہ کار

خدا کا شکر ہے یا وہ بحر جود و سخا
کہ جسکی موج سے اک آنمین ہو بحر اپار

ہے چشم قلزم رحمت نگاہ کشتی ہے
وہ عین نوح کی کشتی بنے اگر ہو دو چار

نجوست اب در دولت پہ تجنے مجھونگا
بہت کیا ہی مجھے تو نے اک عمر سے خوار

تو کان کھول کے سن دیکھ چشم غور سے آہ
کرم سے ہوتے ہین کس طرح سب کے دستگیر یار

پھر آئے خواب مین بھی گر نظر تری صورت
کرونگا جھک کے ادب سے تجھے سلام ہزار

حضور سے مرے دل کو یہی ہے اطمینان
کہ یک نگاہ مین سب دور ہو مرا ادبار

شب برات ہین راتین تو روز ہین نوروز — جہانیون کو ہے عیش و نشاط لیل و نہار
ہوا الیقین مجھے اوصاف فیض سن سنکر — کہ مقدرت سے مراد دور ہوگا سب ادبار
تمام دور ہوئی بخت بد کی ناسازی — یقین ہے طالع خوابیدہ ہوگئے بیدار
ہین کیا کہون کہ ہون کون اور مرا ہی کیا حال — ہون نامراد جگر خستہ سخت سینہ فگار
ہزار پھینکے ہین ترک فلک نے تیر الم — ہوئی وہ جسم کے جان کو دل و جگر کے پار
کمان الم سی ہون اور دل ہی تودۂ افکار — مطلع ثانی — کھبے ہین ناوک غم دلمین میرے تا سوفار
بہ تنگ زیست سے کم بخت بخت سی مجبور — نصیب کی ہے نحوست کا خود مجھے اقرار
کرون نگاہ گہر پر تو صاف ہو پتھر — اوٹھاؤن زر کو تو ہو ذرہ ذرہ مشت غبار
کہین خزانہ دکھادے خدا جو قسمت سے — تو اوسکو چھونے نپاؤن کہ نیش مار سے مار
نصیب سے جو میسر ہون مجکو لعل و عقیق — نگاہ کرتے ہی جل اوٹھے مثل اخگر نار
نظر بھی آتا ہی گر مجکو خواب مین پارس — تو مشت خاک اوسے پاتا ہون ہوتی ہی بیدار
جو باندھون تھان پہ کوئی خرید کر رہوار — مطلع ثالث — تو سر دہری افلاک سے معاً ہو کنار
کبھی جو اسپ ملے بھی تو لنگ ہو جائے — گرائی دیوی جو چاہون کہ اوسپہ ہوکر سوار
گرائے صاعقہ گردون اثر یہ ہو بالعکس — پڑھون اگر دعا رب نا عذاب النار
ہے زر کی دید ملک مشکل اب معاذ اللہ — بغیر حشر ہے جسطرح دید حق دشوار
جو مجسے پوچھے کوئی زر کی وضع اور صورت — بتاؤن شکل مثلث کہ اوسکو مثل منار
کرے نہ قول کو سائل مرے اگر تسلیم — اوٹھا کے زر کہون یہ بھی ہے مرغ موسیقار
جو شرط باندہ کے مجسے کوئی شہ پوچھے — دکھاؤن لاکے ہین کافور جامے سنگ عیار
نہ مانے پھر بھی تو آخر کہون قسم کھاکر — کہ ہوگا کوئی شتر راہوار فیل و حمار
جو پوچھے مجسے کوئی جنگ زر گری ہی کیا — کہون ہین وجہ یہ اوس سے ملی ہے کوئی سنار
ضرور باندہ دے عطار کہکے مغز فلوس — لکھے طبیب جو نسخہ مین شربت دینار
کرون جو قصد سوے آستانۂ حاتم — تو لیچلے مجھے قارون کی سمت کو رہوار
پئے فلاح جو کرتا ہون ورد یا باسط — زبان پہ آتا ہے یا قابض اور یا قہار

کیا مجھے چمن شمس جہت نے جب مشدد — تو ملتجی مین ہوا پیش حضرت دادار
کہ اسکے علم سے دے تو مجھے اب آگاہی — اور اوسکا راز عیان مجھپہ کردے یا ستار
یکایک آکے اسی فکر مین براہ کرم — یہ ایک خضر طریقت نے مجھسے کی گفتار
وہ نظم لکھہ خطِ فردوسیہ مین اک رنگین — کہین سب اوسکو یہ رضوان کا ہی خطِ گلزار
کلام تیرا ہے اک سحر سامری گویا — فصاحت اور بلاغت مین فرد ہین اشعار
یہ تیری سیف زبانی کی صاف جوہر ہین — کہ لوہا مانتی ہے اصفہان کی تلوار
کیا کلام سے تسخیر تو نے عالم کو — بکیون ہو مردمک دیدۂ اولوالابصار
ہمارے فکر کا تیرے یہ آج رتبہ ہے — کہ آشیانۂ سدرہ تلک وہ ہے طیار
عنانِ خامہ کو اب پھیر خودستائی سے — اگرچہ کفر نہین نقل کفر کا اظہار
کہا نضارت عالم کا خضر نے یہ سبب — ہے ایک ابر کرم بحرِ جود خود مختار
وہ حق پسند ہین حق پرور اور حقوق شناس — خدا شناس رسول خدا کے عاشق زار
یہ صلح کل ہے طبیعت مین اور خوش خلقی — کہ قبلہ کہتے ہین مومن اونہین ہنود اوتار
سخاوت اونکی ہے عالم مین ایسی عالمگیر — کہ اونکے عہد مین درویش تک نہین ہین خوار
پھر انہین درِ دولت سے بے نصیب کوئی — اگرچہ لاکھہ ہو کم بخت بدنصیب ہزار
کرے سوال گر سنہ جونان کا جا کر — تو نانکار ملے اوسکو ایک استمرار
اگر فلوس کا سائل ہوا کوئی مفلس — تو پائے کیسۂ زر اور صرۂ دینار
کرے سوال سواری کا گر کوئی معذور — یہ اسپ و فیل شتر دین کہ ہوسکے نہ شمار
گدا ہین مال سے قارون کی آج مالا مال — ہین اہلکارون سے خوشحال آج کل بیکار
ہے اشرفی کا چلن آج کل بجاے فلوس — وہ کوڑیان ہین جو آگے تھی درہم و دینار
جہان مین ڈھونڈھے اگر لیکے ماہ کی مشعل — تو پائے نام کو مفلس فلک نہ اب زنہار
سنا ہو نام جو اہل جہان نے عنقا کا — وہ مفلسی ہی نہین ملتی جسکے اب آثار
مہوس اوسکو ہی کہتے ہین نسخۂ اکسیر — اوسیکو کہتے ہین شاید کہ نقش حب بخار
خریدے دولت جاوید دیکے بھی اوسکو — تو ایک جو بھی میسر نہو سر بازار

قرار و ہوش و خرد کو ہے رہد مین رخصت
الا پتے ہین عنادل جو سر بکف گندھار

یہ خوشنما ہے رخ گل پہ قطرۂ شبنم
کہ دیکھکر اوسے غرق عرق ہے روی نگار

سواد گلشن عالم مین اب یہ ہے تنویر
بیاض صبح کی صورت ہی مطلع انوار

چمن مین فوق مکان ہین وہ دلنشین کو شک
کہ جسکی شان مین نازل ہی تحتہا الانہار

روش روش ہین جوانان باغ بنجو دست
گلون کے جام شراب سرور سے سرشار

سوا ہین حق عنادل مین گل سے غنچہ گل
ہین شوخ و شنگ و شریر و ستمگر و عیار

نہ باغبان کا ڈر ہی نہ خوف گلچین ہے
نہ خواب مین کسی صیاد کو نصیب گذار

جوان باغ اوڑاتے ہین گل کی گلچھرے
چمن کا آج زر گل سے گرم ہے بازار

موافقت کا ہے دور اور مخالفت ہی دور
گلے کا ہار عنادل کا ہے گل بیخار

زمین باغ جہان مصدر نمو ہے آج
کہ صرف نشو و نما سے ہین منشعب اشجار

روا ہے پھول سپر کی اگر ہری ہو جائین
بجا ہے سبز کرے کھیت اپنا گر تلوار

قلم کی شاخ سے بھی شاخسانے پیدا ہون
قوائے نامیہ کا مین کرون اگر اظہار

جو باغبان نہ تراشے تو برگ کاہ چمن
اثر سے ٹبڑہ کے ہو رویدگی کی شاخ خیار

دکان چمن کا ہے تختہ بفرط لین نمو
گلون کی طرح شگفتہ ہین کوزہ عطار

اوگے ہین بے مدد آب و گل ظروف مین اب
بنفشہ کاہ زبان کاسنی و تخم خیار

حلاوت ایسی ہے اب آب و گل مین گلشن کے
کہ تخم ترش سے شاخ نبات کا ہوا وبھار

تمام روے زمین صاف فرش مخمل ہے
گلون سے غیرت قالین ہے صفحہ گلزار

نمو یہ ہے تو یقین ہے کہ فرش قالی ہے
اوگین درخت پھلین پھول تو بچھین نقش و نگار

کیا جو گلشن ہستی کا مین نے نظارہ
تو فرط بوالعجبی سے ہوا بہت ناچار

یہ پھولی سرسون نظارت سے میری نظرون مین
کہ سبزہ نظر تھا زمین سے تا کہسار

یہ سوچا دل مین کہ خواب خیال ہی یا سحر
یہ ہے طلسم کہ نیرنگ یا کوئی اسرار

نہ آنکھون دیکھی نہ کانون سنی کہین یہ فضا
کہ جیسی پھولون سے ہے ہر طرف زمین بہار

چمن چمن ہے بہار ریاض رشک ارم
روش روش ہے عجب تختہ گلا بخیار

دست پر قبضہ سر دست ہو گر دست بخیر
اوسکے ہاتھون سے نہ رستم کو ملے پھر مہلت

وہ سر چرخ ہے لرزان تو یہ ہم پنجہ شیر
اوسکے پنجہ کی نہین پنجہ کفور مین طاقت

دستگیری ہمین اوس ہاتھ کی ہے دست آویز
دم قوت ہے عیان اوس سے خدا کی قدرت

وصف مین پاؤن کے درکار ہے ثابت قدمی
اب قدمبوسی سے بر آئے یقیناً حسرت

ہر قدم پر سر اقبال جھکی ہے یہ دعا
پاؤن پر اوسکے پڑے آکر جہان کی دولت

دوست آباد ہون جل جل کی حد خاک سیاہ
اونکے بدخواہون کو دائم ہو جہان مین ذلت

سلسلہ اونکی حکومت کا رہے تا محشر
دم بدم لحظہ بلحظہ بڑھے ساعت ساعت

جیسے رعنا کو خلوص آپ کی سرکار سے ہے
ہو یونہین آپ کی الطاف و کرم مین وسعت

۸ تمہیدیہ قصیدہ بہاریہ

چلی ہے گلشن عالم مین ایسی باد بہار
کہ جسکے نسیم سے نافہ خلیل ہے گلزار

زمین ہوئی ہے یہ سرسبز باغ عالم مین
بتون کے سبزۂ خط کو ہے جسکے رشک سے خار

چمن کی خاک ہے خاک شفا سے بھی بڑھکر
کہ باغ دہر مین نرگس تلک نہین بیمار

بہ رنگ خاک شفا ہو کہ صاف ہو تریاق
چمن مین کھات کی جا ڈالتی جو سم افعار

ہے سرد ابر بہاری سے آتش زرتشت
نظر مین سب کے ہین انگشت صورت گل نار

ہے شش جہت کا چمن ہشت خلد پر فائق
عیان ہے سبزۂ بیگانہ سے ارم کی بہار

جو راستی کے نہالان خلد ہون داعی
تو سرو باغ جہان اونکی حق مین ہون بسدار

ہر ایک گل مین ہے دلکش وہ آج نکہت مشک
ہے جسکے سامنے کافور نافۂ تاتار

عجب روش سے اب آراستہ ہے باغ جہان
کہ جس طرح ہو کسی بادشاہ کا دربار

کمر بندھی ہے نہالون کی عشق پیچے سے
گلون کے سر پہ جوانان باغ کی دستار

ہین ہر شجر پہ نوا سنج خوش خیالی سے
مغنیان چمن یعنے عندلیب ہزار

گہر بنے صدف گل مین قطرۂ شبنم
اوگے ہے موتیا نیسان ہے اب یہ گوہر بار

ترانہ سنجیون مین لطف سے ہے ترانہ کا
چہک ہے اونکی بہ رنگ صدائے موسیقار

وہ خطا پوش عطا پاش ہے عالی ہمت — دوست ہو خواہ عدو عام ہی اوسکی رحمت
کھو دیا لفظ خطا حرف غلط کے مانند — دھو دیا کلمۂ تقصیر بآب رحمت
ہی کمال اوسکو ہر اک فن مین خوشا شان کمال — اور ہر علم مین کامل ہے زہے علمیت
فخر عالم کہے عالم نہ اوسے کیون جس سے — زیب افلاک کو ہے اور زمین کو زینت
قد ہے وہ راست اوسی سرو کہون یا طوبیٰ — قدرت حق ہی عیان جس سے یہ وہ ہی قامت
راست بازی کی دلالت ہی اسی قامت مین — سر بسر راست روی کی ہی اسی قد مین صفت
شکل انسان کی ہے لیکن ہی ملک کی خو — یا فرشتہ مین بھری کوٹ کے انسانیت
ہے خم پشت فلک کا یہی باعث یعنی — راستی سے ہے اوسے قد کی فلک کو علت
راست آئی ہی اوسے قد پہ قبائے اقبال — سلطنت کا اوسی قامت پہ ہی زیبا خلعت
سر سلامت ہو وہ سر ہے نہین جسکا ہمسر — سر بسر عقل سے معمور ہی پر ہے حکمت
سر جھکائین پے تسلیم ہزارون سردار — تا قیامت رہے اس کو سر اسر عزت
سر بلندی اوسے زیبندہ ہی مانند علم — سر مید ان وغا سایہ مین جسکے نصرت
چشم بد دور بعینہ ہین وہ آنکھین حق مین — اولوالابصار کو ہے رعب سے اونکی عبرت
مہربانی کی نظر مین ہین خواص عیسےٰ — نکتہ کرم مین ہے صاعقہ کی خاصیت
وہ بلاغت ہے بیان مین وہ فصاحت جس نے — ساری لسانون کی دالی ہی زبان مین لکنت
گوش کو گوش کہون یا اوسے کان اسرار — غیر اوصاف سنا جسنے نہ حرف غیبت
سینہ ہے مخزن معنی تو زبان اوسکی کلید — دل مین وسعت ہی تو گویا ہی زبان مین فصحت
حق تو یہ ہے وہ نہین عرش ہی کچھ کم جسمین — عرصۂ کون و مکان سے ہی زیادہ وسعت
وہ دل صاف جو معمور ہے یاد حق سے — زندہ دل ہے وہی جس دل مین ہی حقانیت
نام کینہ کا نہین اور نہ کدورت کا نشان — پاک باطن کو ہی ان باتون ہی بالکل نفرت
ہی وہ دل کعبۂ ایمان کہ ہی عرش اعظم — اہل دل کے لیے واجب ہی اوسکی طاعت
مظہر لطف و عطا مصدر اخلاق و حیا — منبع جود و سخا مطلع مہر رحمت
دستگیری ہو میسر اگر ان ہاتھون سے — شیر سے پنجہ کرین ہاتھ وہ آئی طاقت

باندہ کر دست ادب اوسکی مین نے عرض — بندہ ہی آپ پہ سو جان سے قربان حضرت
پھر پڑہا مطلع ثالث کو بصد عجز و ادب — دور کی طلع برلیشان سے تمامی کلفت
مرحبا ہاتف عیسی نفس و خضر صفت — آپ کا ہون مین بصد شکر رہین منت
تہا زیارت کا تری دل مرا از حد مشتاق — شکر خالق کہ میسر ہوئی تیری صحبت
ہے منور ترے انوار جمال رخ سے — عرصۂ عالم امکان تلک ای مہ طلعت
لعل تیرے لب جان بخش پہ سو جان سے نثار — اور تصدق تری دندان پہ دُر پر زینت
اک فقط بلبل شیراز کا دم بند نہین — طوطی ہند کو بھی ہی ترے آگے لکنت
الغرض مین نے کہا میری کہان ایسی نصیب — مجھسے ناکام جگر خستہ پہ اور یہ رحمت
یہ تو فرمائیے کس وجہ کیا مجھپہ کرم — مجھسے گویا ہوا تب رحمت سے وہ مہ طلعت
ہون مہاراجۂ جمبون کا مجسم اقبال — ہون مین کشمیر کی والی کی مقرر دولت
باعث خورمی عام ہین میرے مولا — ہے یہ سب لطف خداداد کی اوسکی برکت
سر و مہ کی زر و نقرہ پہ کیا ہے سکہ — اوس سلیمان کے ہی زیر نگین اک خلقت
عرصۂ روے زمین اونکا ہی دیوان خانہ — جو ثوابت کا فلک ہی سو وہ اوسکی ہی حجت
عرش ایوان معلے ہے تو کرسی کو شک — عرصۂ عالم امکان ہی اوسکی ساحت
مہر و مہ کو یہ شرف ہی کہ ہی اوسکی قندیل — اور زہرہ کو پرستاری سی اوسکے عزت
وہ سلیمان ہے کہ ہی مور سلیمان اوسکا — خوان یغماے جہان اوسکا ہی خوان نعمت
جسم اور جان کا جو اک ہاتہ مین جو رنگ اور ہے — چار سو چار دن عناصر ہون عدو کی رخصت
پشہ شاہین سی ہم پنجہ ہو کب یارا ہے — شیر سے ببر کو کہان خنگ و جدل کی طاقت
مہر کے سامنے کب شپرہ پرواز کرے — روز روشن سی شب تار کو کیا ہے نسبت
دست بر قبضہ عدو پر ہو اگر وہ دم رزم — خوف سی زرد ہو وہ برگ خزان کی صورت
عرصۂ جنگ مقرر ہو جو تیرا مقدم — ہو معاً فتح خداداد کو اوسپہ سبقت
غربا پروری اونکو ہی یہان تک منظور — کہ مساکین کو قارون کی عطا کی دولت
شیر و بز پیتے ہین اک گہاٹ پہ ملکر پانی — عدل اور داد رسی عام یہ ہے نصفت

شب برات ہون راتین بعیش و لطف تمام | ہمیشہ روز ہون نوروز و غرۂ شوال

کب اونکی مدح سے رعنا نثر ہو عمدہ برار
قلم سے لوح مین ہو وصف جنکا بالاجمال

قصیدۂ دیگر

شاد ای دل کہ جہان مین ہے خوشی کی شہرت | ساری عالم مین ہے اک عالم عیش و عشرت
طنطنہ فرط مسرت کا ہے اب تا ماہی | غلغلہ شادی کا تا ماہ ہے خوش ہے خلقت
شاخ طوبے سے بنایا ہے عطارد نے قلم | لکھنی منظور کسیکی ہے اوسی مدح و صفت
حور و غلمان کو ہوا نغمۂ ناہید سے وجد | رقص سے اوسکی ملائک پہ ہے طاری حالت
پرتو مہر سے ظلمات تلک ہے روشن | لامکان مین بھی نہین نام کو باقی ظلمت
ترک کی ترک فلک نے نہ فقط سفاکی | بلکہ منظور ہے اب اہل جہان سے خلت
مشتری پر نہین موقوف سخاوت اب کچھ | ہر ستارے کو سعادت کی ملی ہے دولت
دفع اب ہوگئی کہتے ہین یہ اہل تنجیم | تھی جو کیوان مین ہمیشہ سی نحوست کی صفت
اور مطلع مین لکھون کتنی ہے طلع روشن | گرد جو مطلع خورشید کی کردی طلعت
کس مسرت نے بنایا ہے جہان کو جنت | ذکر خیر آج یہ کسکا ہے بخیر و برکت
دن اگر صبح سعادت ہے تو شب ہے شب قدر | ہے سحر صبح وطن شام ہے شام وصلت
آمد مژدۂ جان بخش سے آتا ہے سرور | ملک دل سے ہوئی یک لخت الم کی رحلت
الغرض دل کو جو حاصل ہوئی ہے تسکین | آتی ہے خواب سے اک حور کی دیکھی صورت
شکل یوسف کی مگر وضع مثال رستم | خوفرشتے کی مگر دیو قوی کی طاقت
اوسکی پیشانی خندان سے ہے روشن تھا صاف | کہ یہ خالق کی مقرب کی ہے الحق صورت
رعب یہ تھا کہ بدن کانپ گیا دہشت سے | پوچھتا نام و نشان پائے نہ اتنی جرأت
اہل دل لطف کی فرماتی ہین جسطرح نگاہ | مجھسے ارشاد کیا دیکھ کے میری حالت
شکر کر شکر بتجھے دولت بیدار ملی | دن بھلے آگئے تجھسے طے ہوی روز غربت

نہ برق و وہم و صبا کا ہی اب گذر اوس جا — قضا ہوا و سپہ مقدم نہین قضا کی مجال
اوچک کی لائے معاً توڑ خوشۂ پروین — جو گذرے وہم اوسی کی تہ زمین سی اوچھال
عدو کا اسپ مقابل مین اوسکے کیا آتا — براق سے نہ ہوا ہمعنان خرد دجال
عدو سے خاک بسر کی دنون کی ہو گردش — تو مشت خاک سے اوسکی بنا کی چاک کلال
ہے اوسکی عہد مین یان تک علوم کا چرچا — کہ مدرسون مین ارسطو ہین آج کل اطفال
عمل مین اوسکی ہی گھر گھر یہ شرع گرم رواج — کہ متقی فضلا سے ہین لیکے تا جہتال
نہ تاکے تاک کو زنہار بھولکر بھی کلال — شراب رند کی مشرب مین بھی نہین ہی حلال
جرس پہ بنی چرسی کی چرم کا چرسا — پیے جو پوست تو جلاد کھینچے اوسکی کھال
وہ ٹکٹکی سے بندھے نام لے جو قلیان کا — کھلائین گل اوسی منہ سی لگائین جو مہنال
ہین لاکلام وہ سحر الکلام نام خدا — بیان اونکا ہے اعجاز معجزہ ہی مقال
سخن سے اونکے وہ شیرین زبانی پیدا ہے — کہ ٹپکے طوطی ہندوستان کی شکر رال
سنی ہی بزم منور کی جب سے زینت و زین — بشر تو کیا ہین ہی حیران چشم وہم و خیال
وہ بزم خاص یہان تک ہی غیر سے خالی — فرشتہ خان کو بھی پر دانہ سان گذر ہی محال
عجیب شیش محل مین ہی آئینہ بندی — کہین اگر فلک نجم بر محل ہو مثال
مکان بلند ہے ایسا کہ اوس سے عرش ہی پست — محل وہ ہمسری جسکی ہے لامکان کو محال
زلیخا مریم و شیرین و لیلی و بلقیس — ہین آتو دائی کنیزانا اور دو اکی مثال
جو سوی نغمہ و رقص و سرود ہون مائل — تو گائین خلد کی غلمان بنکی دان قوال
لگا کے جھومکہ ماتھے پہ عقد پروین کا — پڑو کے تارون کی پہنے وہ پاؤنمین خلخال
کرے یہ رقص سر بزم آنکر ناہید — کہ آسے حضرت عیسی کو اوسکی رقص پہ حال
مجیرے شمس و قمر کے بجائے پیر فلک — کمال شوق سے رضوان دی اپنی بانہ سی تال
وہ سیر چشم نظر ہے کہ جب ہوا منظور — تو اک نگاہ مین کرتی ہی مفلسون کو نہال
جو پوچھو سچ تو یہ خانہ ہے آفتاب تمام — سخا مین مثل ہی اونکا نہ دا دبین ہی مثال
الٰہی راحت و عیش و سرور و شادی مین — مدام رکھہ یونہین خوشحال اور فارغ بال

اک آشیانہ ہے کنج شاخ و باز کا مسکن — اور ایک دشت مین کرتے ہین سیر شیر و غزال
ہے اس قماش سے حفظ مراتب ہر یک — کہ تاجدار کو ہرگز غلام دے نہ خلال
بجاے ناز نیاز اب ہی ناز نینون مین — جفا و جور کا اونمین چلن نہ قہر کی چال
ہے آشتی و وفا و سلوک یہ باہم — کہ کوئی عاشق و معشوق مین نہین دلال
مسافرون کو نہ رہزن کا ڈر نہ چور کا خوف — مزے سے لاتے ہین سونے کو ہاتھ مین وہ اچھال
کرے عدو سی جو روز وغا وہ عزم عدا ل — رکاب چومے ظفر فتح تھامے رخش کی یال
جو اس خمکے روئین تن اونکے پنجے سے — یہ مختل اور پریشان ہون سخت ہووہ ٹڈھال
یہ اونکے پنجہ درخشن مین نور بخشش ہے — عدو کو ہے ید بیضاے موسوی کی مثال
جو دست گیر ہو درماندگان کا دست کرم — تو ہو نہ غوث کی پروا نہ حاجت ابدال
سنے جو رزم یہ ہو بیجو اس ترک فلک — ابھی تو ہاتھ سے گر جاے ماہ و مہر کی ڈھال
زمین پہ ڈال دی تیغ و سپر سر میدان — مقابلہ مین خطا سے گر آئے رستم زال
ہوا آفتاب بجاے سپر تو کرچ ہلال — فلک لگائے ثریا کا کہکشان مین حال
نشان فتح اگر آئے سربلندی پر — تو لا سکان پہ جا چمکی پرچم اقبال
ہے اونکے خیمہ کو بس تنگ ساحت عالم — ہے خیمۂ فلک اطلس اوسکی سامنے پال
ہلائے نیزہ جو مردانہ وار میدان مین — یہ حلقہ باندھے کہ ہالہ ہو جیسے گرد ہلال
وہ چھید چھید کے تاری فلک سی ارض پہ لائے — زمین فلک بنے سوراخ سے فلک غربال
وہ تیغ برق دم اونکی قضاے مبرم ہے — قضا و فتح کرے بڑھکے جسکا استقبال
عدو کے سر مین اگر ہمسری کا سودا ہو — تو بنکے نشتر کین صاف لے رگ قیفال
کرون مین اسپ سبکرو کی اوسکی کیا تعریف — نہ دیکھے پائے اوسی ایلق نہار دلیال
اوڑے تو طائر سدرہ کا لائے شہپر توڑ — جو تاپ مارے تو آئے زمین مین بھونچال
ابھی فلک پہ ہو بجلی کہ چیر کر بادل — وہ لائے کرۂ ناری سے صاف اوسکو نکال
عدو کو آئے عدم تک یہ جلد پہونچا کر — نہ شہسوار نے دامن ابھی لیا ہو سنبھال
ہنوز ہووے عدو کی اجل مین گرتا خیر — تو ہو زمانہ بمستقبل اوسکی سیر سی حال

الٰہی دور فلک جب تلک کہ ہو لازال
رہے یہ دورۂ ممدوح روز روبکمال

جہان مین ماہ ہے جبتک مربی آفاق
اونہین مربی آفاق رکھہ بہ بذل ونوال

ہے کارنامۂ دنیا مین جب تلک انشا
مرتب اونکی ہو طغرا سے حلیۂ خط وخال

غزل سرا رہی یہ بولی فلک جب تک
ثنا مین اونکے ہو نغمہ سرا ہر اک قوال

جہان مین مہر کا جب تک ہی نور اور فروغ
جلال روز بڑہے اور فروغ پائے جمال

یہ ترک چرخ ہے جسدم تلک کہ تیغ بکف
جلو مین اونکی رہین لاکھہ گیو و رستم زال

قضای قاضی گردون ہی جب تلک جاری
روان ہو حکم قضا کیطرح جنوب وشمال

ہے پاسبان درِ چرخ جب تلک کیوان
ہون جبہہ سا درِ دولت پہ اونکی اہل کمال

الٰہی عرش کو جب تک قیام ہے آمین
نہ آئے مملکت وسلطنت مین اونکی زوال

مدام حاسد کم ظرف وسفلہ کے آمین
بغل مین جھولی ہو اور ہاتہ مین ہو اوسکی سفال

ردائے عصمت والا ہو دامنِ مریم
ہو اونکی چادر تطہیر سر پہ جائے شال

خزانے ہون زرِ سرخ وسپید سے معمور
درِ خزانہ رہین وا بروے اہل سوال

کہون خزانہ غیب اوسکو یا مین دارالضرب
کہو نہین دولت جاوید اوسکو یا ٹکسال

جہان مین فیض سے اونکی ہی عام یہ دولت
کہ سیم وزر کا ہی اب کوڑیون سے بدتر حال

یہ اونکی بخشش وجود وسخا کا عالم ہے
گدا ہین مال سے قارون کی طرح مالامال

تمام ہند مین عنقا اسی سے ہی کنگال
کہ تک سے تا بانک بمبئی سے تا نیپال

نگاہ مہر جو ذرون کے حق مین ہی اکسیر
نگاہ قہر ہے مانند برق کے قتال

بہم ہون ابر مین جس طرح برق اور باران
اسیطرح سے ہے باہم جلال اور جمال

غضب کو دخل نہین دل ہی قہر سے خالی
خیال خام ہی کہتے ہین جو خلا ہی محال

خدا کے گھر مین ہی جب اوسکی شمع نور افروز
جہان مین نام کو ظلمت رہی نہ ظلم وضلال

ہے سلسبیل بھی رشک سبیل سے پانی
بہا حرم مین وہ بھوپال تال سے یہ زلال

کہون مین کوثر وتسنیم وچشمۂ حیوان
کہ جوے شیر کہ رود عسل کہ نیل تال

یہ عدل وداد سے اونکی ہی آج امن وامان
کہ ایک گھاٹ پہ پیتے ہین آب گرگ وشغال

وہ نور بار افق شرق مطلع الانوار — سنا ہی جیسے تجلّاے طور کا احوال
وہ صبح صادق روشن کا نور صاف و سپید — سپیدہ گردہی کافور اوسکے آگے خال
فلک پہ تھا یہ ستارون کی نور کا عالم — ہنسی مین جیسے حسینون کی دانت کا ہو جال
ضیا مطلع خور کا ادھر عروج و کمال — ادھر تجلّی انجم کا رنگ رو بزوال
تھی مسجدون مین صدا الصلوٰۃ خیر النوم — ندائے مرغ سحر خیز تھی کہ بانگ بلال
کہین تھی گوش زد آواز نالۂ ناقوس — کہین خموشی شب زندہ دار صاحب حال
کہین بزم تھی نوبت کی اک طرف دلچسپ — اور ایک سمت تھی صورت دہل بلند کمال
ندائے کوس رحیل آئی کاروان کی ادھر — گرج تھی توپ کی اور گونج سی ہوا بھونچال
چمن مین مرغ غزلخوان کے چہچہے ہر سو — وہ بھینی بھینی ہوا جس سے ہر شجر تھا نہال
تمام گلشن ہستی مین تھا صبا کا دور — بقول شخص مغنّی چمن کی تھے قوال
وہ چلنا باد نسیم سحر کا رہ رہکر — گجر کا بجنا سحر دم کہ جسمین شور کمال
بلند تھی کہین آواز مطرب و قوال — کہ وجد صوفی کو ہو اہل دل کو آئے حال
پرچ کی بھینی سی وہ سُر کہ جس سے آب ہو سنگ — للت کی اور وہ بھیرون کی سوہنی کو خیال
سماع سنکے جو طاری ہو شیخ پر حالت — تو قول بلبل شیراز کو پڑھے فی الحال
سرود خانہ ہمسایہ حسن رہگذرے — بشرع ہست دو چیز این درست و فعت حلال
وہ نور شمع کا فق اور وہ روشنی پھیکی — فروغ مہر سے تھا نور ماہ رو بزوال
مین اوسکو صبح سعادت کہون کہ صادق صبح — مراد کی تھی وہی صبح یا کہ صبح وصال
وہ صبح تھی شب معراج کی کہ صبح عیش — کہون مین صبح شب قدر اوسکو کہ صبح وصال
وہ صبح صبح بنارس تھی یا وہ صبح وطن — وہ صبح روز ازل تھی کہ صبح با اقبال
وہ تڑکا شام اودہ جسکے آگے شرمندہ — وہ صبح شام وطن اوسکے روبرو کیا مال
وہ صبح صبح تنفس ہے جسکی اک تفسیر — وہ فجر سورۂ والفجر جسکے آگے کیا ل
کہون مین مصحف سادہ اوسکو کہ سورۂ نور — بیاض صبح تھی بیضاوے کی غرض تمثال
حضور قلب سے کی حق سے التجا مین نے — پڑھا یہ مطلع سادس دعا کا کرکے خیال

بیان یہ مین نے کیا وجہ ہے تہیدستی — قرار در کف آزادگان نگیرد مال
یہ انقلاب زمانہ کا ہے سبب مشفق — ہوے ہین اہل دول اتفاق سے کنگال
مین لاکھ طبع پہ قادر ہون ہون سلیم الطبع — ہجوم فکر مین لیکن کہان تک استقلال
کبھی یہ گردش چرخ ایک رنگ پر نہ رہی — ہلال بدر ہو آخر کمال کو ہے زوال
کہا یہ اوسنے کرم سے سنا جو میرا حال — کہ سچ ہے یہی افلاک کی قدیم سے چال
رہی نہ جب ترے ایام عیش وحشن و طرب — تو اس زمانہ رنج والم کو بھی ہے زوال
گذر چکے ہین ترے اب یہ روز ناکامی — قریب ہے کہ کرے پھر خدا تجھے خوش حال
کہا یہ ساغر مے پی کہ تجکو آئے سرور — تمام اول و آخر کا منکشف ہو حال
خیال نازک و فکر بلند ہے مطبوع — تو چند جام صبوحی کا کر اب استعمال
کہا یہ مین نے کہان لائیے وہ بادۂ ناب — طہور جسکو خدا نے کیا نبی نے حلال
یہ سنکے بادۂ گلگون کا ساغر لبریز — دیا بلطف بغل سے نکال کر فی الحال
بزنگ شیشہ ادا جھک کر مین نے کی تسلیم — کیا تھا شکر بھی تخلل کا مین نے سنکے مقال
مزہ وہ قند مکرر بھی جسپہ جاتے ہو نہٹھہ — نفیس عطر سے بو باس جس سے دل ہو بحال
وہ زور نشہ کہ جان تک ہو جس سے مست الست — تھی قوت ایسی کہ ہو پیر مرد چار دہ سال
چڑھا یا مین نے جو وہ جام کہنکے یا غفار — ازل سے تا بہ ابد منکشف ہوا سب حال
بڑھا جو نشہ الم دل سے ہو گیا رخصت — سرور ایسا کہ عاشق کو جیسے وقت وصال
صفائی قلب جو حاصل ہوئی تو کر کے وضو — بآب زمزم و آب بقا و آب زلال
بچھا کے دامن تقوے بجای جای نماز — اوٹھا کے ہاتہ سوی قبلہ با خضوع کمال
دوگانہ پہلے ادا کر کے فاتحہ پڑھکر — کیا یہ مطلع ثانی مین مین نے حق سے سوال
وہ نیکنام رہین پاکدامنی مین مدام — الٰہی جنمین ہے مریم کی عفت اور خصال
ہو شامیانہ وہان اونکا دامن عفت — وظیفہ نام ہوا اونکا پئے ذوی الاشغال
قسم بعفت و عصمت قسم بجاہ و جلال — قسم بشوکت و عظمت قسم بمال و منال
قسم بجود و سخای جناب ممدوحہ — وہ تھا عجیب سمان اور وقت عیش کمال

جو دانہ طائر دل کے لیے ہی خال سیہ
تو دام زلف بھی ہی مرغ روح کو خلخال

وہ لب کہ قند مکرر سے صاف شیرین تر
وہ سرخ لعل بدخشان ہو جسکی رشک سے لال

بہ نطق بلبل شیراز تھی کہ طوطی ہند
بیان مین سحر کہ اعجاز مسیحا کا حال

نگار پیکر طاؤس یا بہار مین گل
کمر تو جیتے کی آنکھین تھین عین چشم غزال

وہ چال ہو نک پڑین جس سے خفتگان عدم
وہ رم کہ آہوے چین کا ہو پسکر دل پامال

کہون مین وحی کہ الحام اوسی کہ مژدۂ وصل
اور اوسکو مخبر صادق کہ جبرئیل خصال

بہ شکل طالع بیدار آکے بالین پر
ادا سے رکھکے مری گال پر وہ اپنا گال

جگایا مجکو سنا کر یہ مژدۂ جان بخش
کہ آج اوٹھ گیا اس غمکدے سے رنج وملال

تو جاگ جاگا ہی ترے بخت خوابیدہ
پڑا ہے پاؤن پہ زر سر پہ ہی کھڑا اقبال

اوٹھا مین خواب سے لیکن خوشی سے شادی مرگ
یہ غیر فرط خوشی سے ہوا مرا احوال

کہا یہ مین نے کیا کس لیے قدم رنجہ
کدھر سے خیر سے ہی آپکا گذر فی الحال

کمال خلق سے اوس مہ وش نے فرمایا
کہ ہون وہ بخت وہ دولت نہین ہی جسکو زوال

وہ میرا مسکن وماوا ہی زادبوم ہے وہ
جہان مین کہتے ہین اہل جہان جسے بھوپال

وہ شہر ہے کہ نہین جسکا مثل دنیا مین
نہ اصفہان نہ کشمیر و مصر نے پیپال

وہ میرا سایہ ہے کہتے ہین سب ہما جسکو
مجسم اپنے ہون فرمان روا کامین اقبال

کہا یہ مین نے وہ نام خدا کہو ہین کون
کہا کہ شاہجہان بیگم و شہ بھوپال

نہ اونکا صورت وسیرت مین مثل ہو پیدا
ہزار پیر فلک مارے چرخ لاکھون سال

نکی عقیل وسخندان سخن شناس وفہیم
بلند فکر ہین عالی نظر بلند خیال

یہ شعر فہم ہین نازک خیال وعالی طبع
ملے جو فرق سر مو تو کالین بال کی کھال

وہ نکتہ دان وسخن سنج وقدردان سخن
کہ جنکی داد سے اہل سخن ہین مالا مال

بیان کرکے یہ سب پھر یہ اوسنے مجھسے کہا
کہ ایک تجھسے ہے امر غریب مرد میرا سوال

عیان ہین فکر کے آثار چہرے سے کیا وجہ
یہ کیسا رنج ہے اور کس الم سے تو ہی نڈھال

پڑی ہی تیرے جو پیشانی خشادہ پہ چین
ہی صاف صورت تشویش ورنج غم پر وال

ترانہ کرتے تھے مرغ چمن جو آپس مین — تو دام وحدہ مین صیاد ہو گیا تھا اسیر
دبائے بیٹھا تھا آغوش مین کوئی گل کو — سرور وصل مین بلبل تھی گل سے شکر و شیر
وہ چہچہے تھے کہ سکتا تھا مرغ سدرہ کو — وہ زمزمہ تھے کہ تھا محو طائر تصویر
بلند شاخ پہ کرتا تھا اک غزلخوانے — اور ایک طائر قدسی کی شکل گرم صفیر
ہوا وہ مجھسے مخاطب بہ فرط لطف و کرم — بعذر و عجز بالحاح و التماس کثیر
کہا یہ اوسنے مجھے اپنی کچھ خبر بھی ہے — کہ اس طلسم جہان مین ہے کیلئے تو اسیر
پڑھا یہ مصرعۂ حافظ اک آہ سرد کے بعد — ترا ز کنگرۂ عرش میزنند صفیر
عبث ہین آپ شب و روز غرق بحر سخن — کبھی تو محو مسرت ہین اور کبھی دلگیر
ہزار تمنے قصیدے لکھے مگر بے سود — جہان مین بکتا ہی شعر و سخن بہ نرخ شعیر
شعیر بیچتے تھے وہ سنے ہین اب شاعر — قصیدہ وہ ہے کہ کہتے ہین لوگ جسکو کبیر
نکالے بال کی بھی کمال شاعری یہ ہے — جہان مین آپکا نے آپ کی سخن کا نظیر
ہوای باغ وہ دلکش بہار وہ دلچسپ — فضا وہ روح فزا شاد جس سے ہو دلگیر
سوال مین نے کیا باغبان سے تب جاکر — تو اوسنے ہو کے مخاطب یہ مجھسے کی تقریر

یہ کوہ نور وہ طوطی ہند ہے رعنا
ترانہ جو ہے وہ ہے مدح کوہ پر تنویر

۶ قصیدہ فرمایشی بعالم ناآشنائی و ناتعارفی

سحر کو ایک بت مہ وش پری تمثال — حسین ملیح فصیح البیان صبیح جمال
بحسن یوسف ثانی ببہنمای خضر — کلیم نطق مسیحا دم و فرشتہ خصال
بعقل ثانی لقمان بہ بخت اسکندر — بجاہ مثل سلیمان بہ شکل حور مثال
بضوء طلعت ناہید و مشتری سیما — بنور مہر منور بحسن بدر مثال
وہ راست قامت دلکش تہا قدرت خالق — کہ نخل طوبے و سدرہ تھا یا جنانکا نہال
دراز کاکل پر خم کہ سنبل پیچان — وہ مکھڑے چاند سی مکھڑی پہ گیسو پر مال

میرس حاسد من ای جناب ممدوحم — که نفس حاسد من شد ز راه نفسانی
عجب مدار که خالق بود سیکے بد گر — چه حق بجانب ازین دست حکم ربانی
دلم ز گرد کدورت چو آئینه صاف ست — مرنج مسلک ماهست وهم مرنجانی
مرا ز شعر نه مدح و نه ذم کس مقصود — نه عرفی ام نه حزین نے غنی نه خاقانی
ز جوش طبع روان رفت حرفی اندر مدح — ازین نهم سر پایت ز عذر پیشانی
مسیح عهد ترا گفتنم بجاست ازین — که هیچ اهل دلم را دوا و درمانی
بهای دولت و بخت مدام رایت باد — مدام تا که بود رسم بحث و تسانی
همیشه شادی نوروز روزیت بادا — بعیش و لطف که باشد ز بس فراوانی
او ده چو معبد هندست باشد اخبارش — بلند مرتبه مثل عروج کیوانی

نقل کشور که نازد به همتش رعنا
بفرط لطف نه رنجد ز نظم طولانی

٥ رسید نظم کوه نور یعنی قصیده تمهیدیه

صباح کو نظر آیا جو کوه پر تنویر — وه کوه نور که هو جس سے چشم کور بصیرت
فراز وه که فلک جسکے زیر دامن ہے — عروج وه که اوسی پر ہی لامکان تعمیر
وه آبشار که تسنیم پانی پانی ہو — وه سبزه زار که ہو گرد سبزه کشمیر
وه نزہت اوسکی که ہی نور دیده یعقوب — وه نکہت اوسکی که جان بخش سر غوان و پیر
صبا اوڑاتی تھی دل سے ہوائے سیر ارم — کیا تھا نکہت گل نے قمار تک تسخیر
روش روش ہی صبا کا چمن مین یه دورا — که پھول پھولے سماتے نہین کثیر کثیر
کرون مین غنچون کی کس منہ سے تاک جھانک بہان — که تھی وه رخنه بہر برگ و شاخ گل سی بصیر
ثمر یه تاک مین غلمان کی دانت ضوان کا — عسل کی رال ٹپکتی تھی مثل قطره شیر
صبا نے عطر لگایا تھا دامن گل مین — جمین کی خاک تھی خاک شفا تھی با اکسیر
صدائے آبشاران مین جابجا ن تھی صاف — وہان گل مین صبا بنگئی تھی صوت نفیر

بود هوای خودی در سرت چو بعد ازین
کشم ز غول سراسیمهٔ بیابانی

وگر تو مشرکی از شرک رشته ات گسلم
بپرس ضربت خالد ز مصر و مصرانی

ز لیلم بسته دهم رجعتی بکشمیرت
چو منع دخل بملتان کنند ملتانی

ز نام نامئ اجداد کو نشان ندهد
بادّعای ریاست بر دلیشیمانی

ریاست آنکه ز اجداد خود نصیب نشود
مناصب آنکه ترا کرده اند ارزانی

تو در حضور ملوک و ملک بحضرت من
که حظّ نفس ازان فیضم ست روحانی

اگرچه تلخ بود حق مگر نجات دهد
وگر سخن لبشنو گر تو مرد حقانی

برای زر تو زدی دست اول و اینک
ز کفر نعمتش ار پازنی چه انسانی

اگر توکل و ترک ست ترک سامان کن
وگرنه لاف تو دانم چه وقف هز یانی

قرار در کف آزادگان نگیرد مال
نخوانده ٔ مگر این مصرعهٔ گلستانی

ز علم کرد بر انکس که عین را ساقط
همین ست عین دلیلش بجهل و نادانی

دو صد قصیده چه باشد بعمر چل ساله
بگویمت بچهل روز دو صد ارخوانی

چه سود پیش من اظهار علم ای نادان
من آن علوم بدانم که تو نمیدانی

ندیده که بود نشره فقره ٔ نثرم
تو یاد گیر ز من نظم و نطق و تبیانی

الا ز روز ازل اوستاد عقل کل ام
مرا ست روح قدس طفلک دبستانی

مرا کمال و ترا رشک از ازل دادند
مرا علوم و ترا جهل و کبر و نادانی

ز علم و خلق و ادب هر چه هست در دل ماست
علوم معرفت و سرّ علم پنهانی

سلوک نیک بدانیم و هم طریقهٔ فقر
که فقر فخر من و تو چه مرد عرفانی

کلام آنکه حدیث ست کاوش اعجاز ست
مرا بجواب نماید جمال نورانی

شوم بخانه مشرف ز حج خانهٔ حق
چه دیده ام شب قدری تو قدر کی دانی

بهار خلد و فضائے ارم نصیب من ست
بشاخ طوبی و سدره کنم غزلخوانی

رسد نه منصب و جاه و زرت بپای شرفم
عروج رتبهٔ من بین باین تن آسانی

کسیکه رشک بمن برد چون تو عزت یافت
من آن یگانهٔ دهرم ز لطف یزدانی

نظر کن آخرت خویش را بطول سفر — دوگز کفن همه سازست وزاد حیرانی
ززر نه کس بخود آورد و هم نه برد کسے — مناز بر زر و جاهت که او بود فانی
نشان عهد وفا نیست هیچ در زر و جاه — مزن دمیکه کند دهر سست پیمانی
گهی به پهلوے تو گاه در برم خواهد — بود به گیتے مکاره ناز نا دانے
حسد چه مے بری از راه رشک بر سخنم — که تو نه اهل لسانی و نے سخندانی
نه ساکن عجم تو نے ز خاک پاک عرب — نه زاد و بوم تو هندست نے تو ایرانی
اگر ترا سر گفتن بود شنو از من — که تا بکے تو ز اهل سخن سخن رانے
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست — تو هیچ لطف سخن را نکو نمیدانی
مناسبست ترا گر ز نسلم آگاهے — که افصح عرب و افصح عجم خوانے
بلاغتم ز عجم هم فصاحتم ز عرب — بحق ارث رسیده ز لطف یزدانی
ز اصل خاتم و نسلم مسلم از سادات — شریف اشرف خلقم ز پاک دامانی
هزار بار اگر رنگ و آب و تاب دهند — رسد پشیز نه با لعل در درخشانی
ز اصل و نقل تفاوت چو بعد ارض و سماست — ز نقل دانست آرے تو نیک میدانی
رهش بپرس ز خضر ره نشان ده همت — منم چو قبله نما گر تو اهل ایمانے
منم چو سیف زبان و زبان من سیف است — که خواند سیف خدا فخر جن و انسانی
چو ذوالفقار علی خامه دو زبان دارم — چه اهرمن نه ملک را ست تاب بُرانی
ز خاک هند به هندم گرفته ام قالب — تو نیز جوهر پولاد هند میدانی
کسیکه خم نکند سر ز عجز سر فگنم — کسیکه عذر نیارد کشد پشیمانے
وجود حضرت موسیٰ ست بهر سر فرعون — بس ست حضرت هارون بدفع هامانی
عصای ماست قلم کاغذم ید بیضاست — بترس گرچه تو صد گونه اهل سامانی
ترا نجات دو عالم اگر غرض باشد — بیا و بیعت من کن اگر مسلمانی
ز بیر ماشده بیعت نصیب سلطانش — مسلمش شده از حضرتش مسلمانی
ره خلاف سلف گر رود بقول کسے — هزار لعن خدا بر نفوس شیطانی

۴ قصیده در ۱۸۶۱ء بجواب قصیده اکبری

قسم بہمت مردانۂ سلیمانی — مراست ظل ظلیلش چو ظل سبحانی
رسد بجاہ گدایش چہ جاہ اسکندر — بدست مور چہ آید کجا سلیمانی
بپرس ہیبت و عزش ز ترک چرخ برین — بگوز منزلت و قدر او چہ میدانی
ببر آستانۂ او جملہ سر چرا نہند — ملائک اند ہم امید وار دربانی
عروج رتبۂ عدل مجسمش اینست — کہ گشت بر سر افلاک برج میزانی
خدا چو عقل کلش آفریدہ است ازین — حضورش اہل خرد سر نگون زنادانی
لباس فخر بہ تن جملہ دوستان او — عدوے راست بہ بر خلعت پشیمانی
حباب وار عدو را کند غریق فنا — کند زیاد اگر بحر قہر طغیانی
شوند خرمن ہستی دشمنش برباد — وزد ز راہ جلالش چو باد طوفانی
ز حق شناسی او حق بجانب اند مطیع — مجوس و کافر و مومن یہود و نصرانی
ز داد و جود دگر زندہ نام حاتم گرد — مناسب ست خطاب تو حاتم ثانی
عجیب بحر بود ذات با صفات تو — برائے تشنہ لب فیض بحر عمانی
عطا نمود ز لطف عمیم گوہر ہا — ز فیض ابر کرم بلکہ ابر نیسانی
منم کہ بر لب آن بحر سر د آزادم — بسایہ ام ہمہ بالند سرو بستانی
مراست سبزۂ بیگانہ نزہت کشمیر — برنگ سبزۂ خوابیدۂ بیابانی
چہ شد جو کار ز سر کار یافت بیکاری — بروزگار کہ آن وقت بود ارزانی
مرا بہار ہمیشہ کہ از ازل دادند — چو خار میخلد اندر فضاء رضوانی
گرفت از مدد بخت مال و منصب و جاہ — کسیکہ یافت چو من کار کار دیوانی
عجب مدار کہ راجہ شوم بآخر عمر — ہمین ست رسم جہان و مآل دیوانی
دلی نیم کہ بگردم بگرد دنیائے — جہان و ہر چہ بود در جہان بود فانی
بہ بین کہ آدم خاکی ست از تراب و صلب — رسد ز راہ شکم با لباس عریانی

کرین وہ شیر ژیان سی جو پنجہ دست بخیر
تو یاد شیر کو آئے وہین چھٹی کا شیر

شکار کھیلین جو وہ بحر حسن خوبان مین
تو مچھلی کان کی حلقہ بگوش ہو دی اسیر

شکار طائر سدرہ ہو آشیانے مین
بنے غزال حرم کو نہ رم کی کچھ تدبیر

نظر مین قہر کی ہے عین صاعقہ کا خواص
نگاہ مہر بعینہ ہے مرد مو اکسیر

کرون جو مطلع اوصاف بزم کو تحریر
ابھی ہو صفحۂ کاغذ مرقعۂ تصویر

وہ بارگاہ کہ دربان ہے جسکا اک رضوان
مکان وہ عرش پہ کرسیکے جسکی ہی تعمیر

ہے روز صبح و مسا گرم نغمہ و مستقار
کنیز زہرہ ہے چاکر ہے اونکی بدر منیر

یہ رعب عدل ہے اونکا کہ سب ہین سکتہ مین
ستم شعار جفا کار شوخ و شنگ و شریر

جہان مین نام کو بیداد کا نہین ہی نشان
سنا ہو نام جو عنقا کا ہے وہی دلگیر

زبان نہ شمع نکالے ابھی پتنگون پر
کہ انتقام لے اس ظلم و جور کا گلگیر

نکالے حد اطاعت سے جو قدم باہر
پھرائے خانہ خراب اوسکو گردش تقدیر

کریم ایسے کہ کلمہ پڑھین عدو اونکا
رحیم ایسے کہ مداح ہین صغیر و کبیر

فلک پہ صاف ہی روشن عطائے نقد نجوم
زمین پہ نام کو باقی نہین ہے کوئی فقیر

ابھی فقیر ہو قارون کی طرح مالا مال
ہوس جو ہو در دولت پہ اوسکو دامن گیر

مرے کلام سی لے فیض آکے اب فیضی
فصاحت اور بلاغت کو سیکھے مجسے نظیر

مرے کلام کو پڑھتے ہین اپنے نام سی سب
یہ وہ مثل ہے کہ گندم دکھائین بھین شعیر

ازل سے ملک فصاحت ہی میری قبضہ مین
تمام ملک بلاغت کا ہے مری جاگیر

قصیدہ اور لکھون گا کہ اکبری سنکر
کہین گے دہر مین اس نظم کا نہین ہی نظیر

کمال ترک ادب ہے تفاخرای رعنا
دعا پہ ختم قصیدہ کر اب بنام قدیر

الٰہی اونکے عدو ہون جہان مین خاک بسر
رخ حبیب رہی سرخ رنگ مثل عبیر

نہین ہے فخر مجھے اسلیے قصیدہ پر
رقم نہو سکے اوصاف مجھسے عشر عشیر

ہزار دل سے ثنا خوان ہے آپ کا رعنا
خدائے عزوجل ہے مرا سمیع و بصیر

طالع ہند مین ہے آج قران السعدین — ہین مہ و مہر مہاراج دگورنر جنرل
عقد پروین کہون اس مجمع خوش ذات کو مین — مشتری زہرہ ہو جس بزم کی مریخ زحل
بس گئے نکہت اخلاق سے تیری یہ دماغ — دردسر ہے ترے بدخواہون کو بوئے صندل
ہے تری وصف مین اب قند مکرر کا مزا — کیون نہ باتون مین تری کھائیگی شیرین حنظل
حق سے ہے حق مین مہاراج کی رعنا کی دعا — تا قیامت وہ سلامت رہین یا عزوجل

۳ قصیدہ تمہیدیہ بہاریہ

نسیم گل نے کیا باغ دہر کو تسخیر — بہار گلشن عالم مین اب ہے عالمگیر
چمن یہ کچھ نہین موقوف باغ عالم تک — صبا کا دور سے جاری ہے فیض ابر مطیر
گلون کی خندہ سے ہے کشت زعفران گلزار — فضا مین تختۂ گلشن ہے خطۂ کشمیر
کمند کاکل سنبل مین ہے دل رضوان — طیور خلد رگ گل کے دام مین ہین اسیر
جہان مین باد بہاری کا دور دورا ہے — ہر ایک باغ ہے ان روزون گلشن تصویر
قلم کی شاخ سے اغلب ہے شاخ پیدا ہو — بیان قوت نامیہ کے جو ہو تحریر
نہ کس طرح ہو ہر اک پھول نرگبف پیدا — اثر مین خاک گلستان ہے صورت اکسیر
سپر کے پھول تلک کیا عجب جو ہون تازہ — نہین بعید کرے سبز کھیت گر شمشیر
کبھی جو خواب مین گلچین کو دیکھ لے بلبل — تو وصل گل سے اوسے باغبان کرے تعبیر
گذر خیال مین صیاد کو نصیب نہین — ہے اوسکے وہم سے آباد خانۂ زنجیر
شجر پہ بلبل شیراز کا نشیمن ہے — ہے شاخسار پہ طوطی ہند گرم صفیر
چمن مین طائر سدرہ نے آشیان باندھا — نوائے مرغ غزلخوان ہے سحر کی تقریر
ہین صرف نغمہ گلستان مین عندلیب ہزار — تمام مدح مہاراج مین ہین گرم صفیر
نہال سنگہ مہاراج کے ہین وہ فرزند — کہ تھی وہ صاحب مال و منال و چتر و سریر
لکھے جو مطلع ثانی مین رزم کی تقریر — تو ہاتھ جوم لے رعنا کا کاتب تقدیر
عدو سے گرم وغا ہون تو دم مین ترک فلک — فلک سے لاکے کرے نذر برق کی شمشیر

۱ اوس زبان زد محاورہ کے بیان مین کہ ایک نقطہ

حرف علت کا نہین نام کو الجد مین نشان — دفع ہر چیز سے تو نے کیی امراض و علل
منتظر چشم کے مانند ہے وا باب کرم — قفل تیرے در دولت پہ نہین مستعمل
ہے زیارت تری اکسیر سے بڑھکر شاہا — نقد دیدار سے تیری ہین فقیر اہل دول
ہین گدا فیض کرم سے تری یہ صاحب زر — سیم و زر تا سر زانو تری بخشش ہی اقل
فارسی آیا ہے لندن سے قصیدہ تجکو — اس قصیدہ سے ہی تقدیم مین وہ گو اوّل
یون تو ہے بحر و زمین ایک ہی ان دونونکی — خودستائی نہین پر ہی یہی اوس سے افضل
آب شور اوسکو جو کہیے تو یہ ہے آبحیات — آب حیوان ہی کہان اور کہان گنگا جل
کیجے تسلیم کہ ہے اوسکی زمین مردم خیز — پر ملک خیزی مین یہ ہند بھی ہی ضرب مثل
آسمان اور زمین کا ہے تفاوت دیکھو — دیو مین وہ ہے تو انسان مین ہی یہ مستعمل
پارسی کو کرین تسلیم اثر مین پارس — ہند کی خاک بھی اکسیر مین ہی ضرب مثل
طوطے ہند پہ اور بلبل شیراز کو فخر — جسکو کچھ نطق کی طاقت نہ سخن کی ٹکسال
ناطقہ بند ہے یون طائر سدرہ کا یہان — جسطرح مرغ غزلخوان کے مقابل کویل
ہند کی خاک بھی ہے سرمۂ چشم مردم — دود ہو آتش ایران کا اگرچہ کاجل
پارسائی ہے یہی پارسیون کی توبہ — نار معبود ہے اور قبلہ ہے اونکا منقل
نور سے نار کو فرمائیے کیا نسبت ہے — وہ تو اعلی ہے معاذ اللہ کہان یہ اسفل
ہند گر کوہ معانی ہے تو پاسنگ پارس — ہند ہے مہبط خلق و ادب علم و عمل
ہند ہی کی یہ زمین کو ہے شرف صل علی — مقدم حضرت آدم ہوے وہ ہی اول
رکھی حافظ نے عبث تہمت شکر شکنی — اپنے منہ سے تو میان مٹھو ہین گو ہون مہمل
طوطے ہند کا سن سن کے کلام شیرین — چاٹے لب بلبل شیراز ہو زنبور عسل
مدح ممدوح سہی ایک پہ ترجیح ہے شرط — تھا وہ غیبت پہ حضوری مین ہی لیکن اول
کہیے فردوس زمین پر ہی تو بیشک ہے ہند — جو ملی ہند مین ہو طول جو لکھون مجمل
کامیاب آج نہون ہند کے کیونکر ناکام — شکر کی جا ہے مربی ہون شریک کونسل
ہند کے آپ ہون اختر تو کہان پھر ظلمت — سایہ جس رنگ ہو کافور حضور مشعل

حافظ نے شکر شکنی شیراز ہند طوطیان ہند

صف اعدا پہ گرے آکے وہ مانند قضا
چیر کر برق نکلجاتی ہی جیسے بادل

جائہ جسم کی گر تیغ کرے قطع و برید
تن ہو بے نقطۂ جان صورت حرف مہمل

روز روشن تری بدبینوں کی آنکھو مین سیاہ
ہین وہ خفاش مقابل تری بے رد و بدل

مرغ اوہام تمامک سب کے ہوی تیری شکار
قادر اندازی ہے عالم مین تری ضرب مثل

ٹوٹی توپون کی گلولہ سی طلسم افلاک
شبہ سی کچھ بھی اگر جائی لگانی مین اوچھل

دیو صورت مین وہ ازدر ہی تو سیرت مین پلنگ
کیا عجب شکر اعدا کو جو وہ جائے نگل

گر ہون کروی افلاک یہ ہو شور قیام
لیکے ہستی سی تری ملک عدم تک ہل چل

تم کرو حکم تو ساکن متحرک ہو جاے
متحرک ہو جو ساکن سے کہو آگی چل

ایک نعرہ ترا بر سائے فلک سی نیسان
اک اشاری مین زمین ڈالی دفائن کو اوگل

تم ہو وہ سیف زبان خبگ کے دن دو گر حکم
سر اعدا پہ زبان ہلتی ہی آجائے اجل

یہ قدرت سے نہین کم یہ ترا دست کرم
تیری ناخن سی ہے حل عقدۂ مالا یحل

عقل و فرہنگ مین لقمان کا تو ہی اوستاد
ہوش بقراط کی ہین سامنی تیرے مختل

عقل کل تو ہی تری عقل کا یہ رتبہ ہے
طفل مکتب ہی تری سامنے عقل اول

دست بستہ تری تدبیر کے آگے تقدیر
تیری تحریر پہ ہی کاتب قدرت کا عمل

بحر کوثر پہ زمین عرش پہ کرتی ہی فخر
مطلع خور سے ہے یہ مطلع ثانی افضل

عہد مین تیری خراج مین تیری نہ خلل
دور مین تیری دغا عہد مین تیری نہ دغل

مصلح کل ہے تو اور عدل ترا عالمگیر
داد پاتے ہین ترے عہد مین سب اہل ملل

عرق گل کی جگہ پیتے ہین اب خون جگر
شہد کا نام بھی لیتے نہین زنبور عسل

دلبری چھوڑ کے بت کرتے ہین اب دلداری
ستم و جور و جفا بھول گئے اور چھل بل

نہ وہ عاشق کشی و شیوۂ سفاکی ہے
کج ادائی ہی حسینون مین نہ اب بگڑ و خیل

ناز خوبان جہان کا ہے مبدل بہ نیاز
خواہ کشمیر کے ہون یا صنم چین و چگل

آشتی نے یہ ترے دور مین باندھی ہی ہوا
طفل تک بھی نہین آپس مین لڑتے تیتگل

جبر کہتے تھے جسے اب ہے وہ ہمصورت خیر
ہے وہ تزئیب سا کرتے تھے جسکو ململ

دیدہ از ما و من از دیدۂ گریان خجلم
بہر دیدار شما آمد و گریان آمد
باد ایثار تو این گوہر منظوم نظام
بود دیوان کنون صاحب دیوان آمد

قصیدہ

کون ہے نام خدا تجسے جہان مین افضل
جسکے مداح ہین نواب گورنر جنرل

چشم بد دور جوان بخت جوان سال ہو تم
کوئی حاکم نہین اس دہر مین تجسے افضل

طائرون کو ترے سایہ سے ہما کا رتبہ
اور ترے دم مین ہے اعجاز مسیحا کا عمل

جود مین داد مین جرأت مین نہ پائی تجسا
آسمان ڈھونڈھی اگر ماہ کی لیکر مشعل

چین دہر ترے ابر کرم سے شاداب
حکم اگر دے تو ابھی سرو مین پیدا ہون پھل

تیرے خدام کی ناہید ہی ادنی سی کنیز
پاسبانی کے لیے در پہ کمر بستہ زحل

تیری بخشش سے یہ امید جہان برائی
خواب مین بھی نہین آتی ہین نظر اہل امل

حق کی سرکار سے جسطرح ہی خارج ابلیس
تیری دربار سے مردود ہی اسطرح چغل

پیل گردون جو سواری مین تری ہو کوتل
کہکشان اوسکی سلاسل ہو ثریا ہیکل

علم فتح کا پرچم ترے جب کھلتا ہی
سر اعدا پہ قضا روتی ہے لیکر انجیل

بے شمار آپ کی اسوار ہین بے حد پیدل
لشکر مور و ملخ یہ ہے تو وہ ہی بادل

شیر ہم پنجہ ہو تو شیر زیان پر آجائے
پای رستم سر میدان ہون تری رعب سے شل

خاکسان تیرے کشتہ ہین تری رئین تن
موم کی طرح تو ڈالے اوسی چٹکی سے مسل

اپنا رہوار جو کاوے پہ لگا دی تو ابھی
کرۂ ارض کی ٹاپون سے نکالی دل دل

چرخ دوار نے دیکھا نہین ایسا رہوار
برق دم رخش ترا ہے وہ قیامت جیحل

عین سرعت مین اوسی ایک کی دو آئین نظر
صاف ہون مردمک دیدۂ گردون اول

گرد کی طرح رہی برق تو کوسون پیچھے
ٹھوکرین کھائے قضا دور نظر آئے اجل

فرط سرعت سے بہکتا پھرے چھٹکے رسانہ
باعث تفرقۂ سایہ ہو اوسکا کس بل

تیغ تو میان سے ایسی قضائے مبرم
فتح کے نام نے جس تیغ سے پائی صیقل

نائب نائب شاهنشه هندوانگلند — عدل را بانی و بر خلق نگهبان آمد
در تن عدل چو جان بهر روان چون ایمان — شادی هست که اندر دل حیران آمد
خلق وجود و کرم و عدل جلو ریز همه — آصف عهد لصید جاه سلیمان آمد
آمده آنکه بآبو چو بهار از بوشهر — اینکه آنجا ز کرم ابر بهاران آمد
را جپوتانه چو تدبیر و خرد می خواهد — خرد آموز ازین ثانی لقمان آمد
شعشعهٔ عدل تو ظلمت ز جهان از جا برد — نجم هند تو چو خورشید درخشان آمد
از تو اسٹار شرف یافته ای مهر کرم — نجم هندست که هندوی تو کیوان آمد
عدل تو آمده در قالب مظلوم چو جان — ظالم از رعب تو چون قالب بیجان آمد
ناز کم کرد و به بجوئی عاشق برداشت — صنم از کرده خود نیز پشیمان آمد
عجب از چرخ ستمگر که بدور تو شها — با من خانه نشین دست و گریبان آمد
شاهی آنست که بر عدل بود بنیادش — عدل آنست که بهر همه یکسان آمد
نیست گلدسته اخلاق تو گر باغ بهشت — تا چرا جا کرو دربان تو رضوان آمد
حکم تو خاصهٔ معجز عیسی دارد — رفت خندان ز حضور تو چو گریان آمد
میرسد گوهر شهوار ز موج عمان — چه عجب شاه اگر بر سر احسان آمد
چون به بوشهر بدت بلبل شیراز مدیح — طوطی هند تو در هند غزلخوان آمد
عالمی آمده بسیار که ناید به شمار — اشرف از جن و ملائک همه انسان آمد
فخر انسان مگر از خلق و کرم و داد است — جمع در ذات تو آمد و فراوان آمد
در دوات تو شنیدم اثر آب حیات — خضر آمد قلم آن چشمهٔ حیوان آمد
تو که دریا دلی از قطره دریغم منمای — معجز خضر و مسیحا ز تو امکان آمد
رس بفریاد جگر خستهٔ چه فریاد رسی — لب باین عرض رسید و بلبم جان آمد
بر نظام دل صد چاک چه رفت سهل — تو مسیحا دمی و آن پی درمان آمد
ستم چرخ جفا پیشه کشیدش چه عجب — یوسف از گفتهٔ غماز بزندان آمد
اینکه بر بارگه بخت رسائش آورد — خاطرش جمع بکن آنکه پریشان آمد

بہ تمنائے گوشت مردن بہ

۲۰ نذر کسکی کہان کی قربانی | فاتحہ کو ہے دانہ سنے پانی
بھوکے رہ رہکے جان ہی جانی | پند سعدی کی ہمنے بھی مانی

بہ تمنائے گوشت مردن بہ

۲۱ لکھنؤ سارا دیتا ہے دشنام | فاقہ مستون کو اب ہی زیست حرام
جان بلب ہین تمام خاص و عام | شہر مین ہر طرف ہے یہ کہرام

بہ تمنائے گوشت مردن بہ

۲۲ غربا کو ستے ہین ہم مرجائین | گوشت ملتا نہین کہین کیا کھائین
اپنے دانتون سے اپنی بوٹی چبائین | جان نکلے کہین نجات تو پائین

بتمنائے گوشت مردن بہ

۲۳ گوشت روٹی سے پیٹ بھرتا ہی | سیر کب دال ساگ کرتا ہے
بھوکا دنیا سے جو گذرتا ہے | کہ کے مصرعہ یہی وہ مرتا ہے

بہ تمنائے گوشت مردن بہ

۲۴ ہو جو بازار گوشت اب کی وا | نذر مانی ہے مین نے نام خدا
دون گا بھوکھون کو ایک اک بکرا | نہ کہین تا وہ بھوک سے اصلا

بتمنائے گوشت مردن بہ

۲۵ ہے یہ ہر تال یا کہ قحط فرنگ | صلح قصاب سے نہ ممکن جنگ
ہے وصیت مری جو ہو کر تنگ | ہو یہ مصرعہ لحد پہ نقش سنگ

بتمنائے گوشت مردن بہ

۱ شروع قصائد

قصیدہ بنام کرنیل سر لوئیس پیلی صاحب آنریبل گورنر بہادر چیف رہابستان وقت آمد جو وہ یورپ کہ از مقام بو شہر ایران رسیدند و در فارسی استعداد میدارند

ای خوشا حال لوئیس پیلی ذیشان آمد | شہریارے ست کہ در ہند ز ایران آمد

۱۲ قلیہ بتلائے گر کسیکو طبیب | روکے بولے وہ ہاے میری نصیب
کون ہے جو کرے انہین تادیب | دست قصاب سے اجل ہے قریب

تمناے گوشت مردن بہ

۱۳ فصل بگڑی ہے بد ہے آب وہوا | چھوڑنا جان لے گا عادت کا
ڈر ہے ہمکو کہ آ نہ جائے قضا | کیا کرین غیر مرضیے مولا

تمناے گوشت مردن بہ

۱۴ گوشت دنیا سے یہ ہوا عنقا | خواب مین بھی نظر نہین آتا
صدمے جو ہین کہو نہین اونکو کیا | خون دل ہے تو آب ہے پیتا

تمناے گوشت مردن بہ

۱۵ جو کہ رہتے تھے تارکِ مے ناب | بط مے کھا گئی وہ کرکے کباب
پھر جو پوچھا نشان بز قصاب | صاف ساقی نے دے دیا یہ جواب

تمناے گوشت مردن بہ

۱۶ گر محمد وکی تم دکان پہ جاؤ | نہ نہاری نہ قلیہ ہے نہ پلاؤ
دال سے چاہو کھاؤ چاہو نہ کھاؤ | کہ سناتا ہے گر زبان پہ لاؤ

مشہور زبان فروش ۱۲

تمناے گوشت مردن بہ

۱۷ بیچتے تھے کباب جو ہر جا | کہین ملتا نہین ہے اونکا پتا
اور اگر ڈھونڈھنے سے کوئی ملا | کھینچکر آہ سرد بول اوٹھا

بہ تمناے گوشت مردن بہ

۱۸ ہے یہ فاقے سے سب کا حال تباہ | چلنے مین سوجھتی نہین ہے راہ
گوشت ملتا نہین کہین واللہ | کہتے ہین سب یہ دل سے کھینچکر آہ

بہ تمناے گوشت مردن بہ

۱۹ گوشت کے قحط کا ہوا یہ حال | آنکھ سے دیکھنا ہوا ہے محال
چھوے معشوق کے جو گوری گال | ہنسکے اوسنے کیا یہ ہمسے مقال

تمنا

ہین نہ کھلنے کے آج تک آثار | گوشت پر ہے بس اب خدا کی مار
بہ تمنائے گوشت مردن بہ

۸
روز کھاتے تھے جو بلا ناغہ | چار دن سے ہے فاقہ پر فاقہ
زندہ درگور ہو گئے تو بہ | گر یہی قحط ہے تو بسم اللہ
بتمنائے گوشت مردن بہ

۹
نہ شکایت ہے اور نہ غازی | بخت بد کی ہے سب یہ ناسازی
جان کی اب لگی ہے یان بازی | راست ہے یہ بقول شیرازی
بتمنائے گوشت مردن بہ

۱۰
گوشت خرون کی ہو عملداری | اوسپہ قلیہ کی سر و بازاری
ہے قصائی کی مردم آزاری | گر ملے روز اب سے ترکاری
بتمنائے گوشت مردن بہ

۱۱
تخلیم قصاب سے ہین سب مظلوم | نہین کھلتا ہے ہمپہ یہ مفہوم
گوشت ملتا نہین یہ ہے معدوم | زندگی خیر ہمکو اب معلوم
بتمنائے گوشت مردن بہ

۱۲
قورمہ کسکا کیسی بریانی | دال ہے جیسے بھینس کی سانی
ملگئی خاک مین مسلمانی | زندگی اب ہے عین نادانی
بتمنائے گوشت مردن بہ

۱۳
دال یا ساگ خواہ ترکاری | یہی کھاتی ہے خلقت اب ساری
ناک مین دم ہے زندگی بھاری | ہو گئی زیست عین دشواری
بتمنائے گوشت مردن بہ

۱۴
کوئی پیچش سے ہو گیا بیمار | روزیاری کا ہے کسکو بخار
دال کھا کر ہے زندگی دشوار | وقنا ربنا عذاب النار
بتمنائے گوشت مردن بہ

جو ہی گرداب وہ چاہ ذقن ہی کم نہین اصلا
اجل غوطے کھلاتی ہی مجھے اوس بحر میں اس جا
کمند موج آفت ہی مجھل خاشاک ساحل سے

کہو مجنون سے دیکھے آکے چشم غور سے پیہم
بیابان نجد کا صحرا ہی امین ہی نہین کچھ کم
شجر ہی جو ضیا سی وہ نہال طور ہے اسدم
بجائے گرد آتا ہی نظر اک نور کا عالم
گھٹا ٹوپ اوٹھ گیا ہی آج کس لیلی کی محمل سے

مقولہ ہی یہ سب کا صحبت احباب ذیشان مین
جواب اسکا نہین اب کوئی شاعر بزم امکان مین
جسے شک ہو مری اشعار دیکھے آکے دیوان مین
نہ کیونکر فکر غالب ہو مری بزم سخندان مین
تلمذ شاعری مین ہی مجھے اوستاد کامل سے

مثال قیس دیوانہ ہوا ہی عشق لیلے مین
اوسے سودا ہوا ہی الفت زلف چلیپا مین
نہین کچھ وجد حالت سے تہا قلب عنا مین
قدم سیاح رکھی جوش وحشت سی جو صحرا مین
وحوش وطیر آئین رقص مین شور سلاسل سے

۳۵ حالیہ خمسہ ہجو بہ وقت ہر تال بازار قصاب لکھنؤ

شور قصاب ناشنفتن بہ
جور این ظالمان نہفتن بہ
حال خود را زکس نگفتن بہ
جاے نان نان رنج خوردن بہ
بہ تمناے گوشت مردن بہ

ناخدا ترس سنگدل قصاب
سخت بیرحم ہین یہ خانہ خراب
لاکھو جان کا ہے سر پہ اونکے عذاب
کون اونسے کرے سوال وجواب
بہ تمناے گوشت مردن بہ

لکھنؤ مین ہے آج کل ہر تال
ہے روئی سے زیادہ گوشت کا کال
نہین آتا ہے خواب مین بھی خیال
زندگی ہوگئی ہے سخت محال
بہ تمناے گوشت مردن بہ

بھوک مین اب حلال ہے مردار
بند کب سے ہے گوشت کا بازار

نہ پوچھو درد فرقت جان کو کیسا ستاتا ہی | یہ غم ہوتا ہی نام ہجر سے دل کانپ جاتا ہی
شب فرقت مین گھٹ گھٹ کر رہی ہی میری جان برسون

۲ دیا جب دل تو پھر کیونکر اوٹھا سکتے ہین سر کو ہم | رضائی یار پر رہنا مناسب ہی نہ مارین دم
یہ طوق اور بیڑیان منت کی ہین اینکا نہین غم | محبت مین یہ لازم ہی سر تسلیم رکھین ہم
شکایت کیا جو پہنایا ہمین طوق گران برسون

۳ نہ تھی حاضر جوابی سی عرض فی خوش بیانی سی | بشر مجبور رہے لیکن رضائی آسمانی سے
جو شک ہو تو خموشی پوچھ لو رعنا کی جانی سی | مرا منہ کھل گیا سیاح اوسکی بدزبانی سے
وگرنہ بند منہ مین مین نے رکھی ہے زبان برسون

۳۴ ایضاً بر غزل سیاح

۱ تعلق چھوڑ ظاہر کا نکل قید سلاسل سے | نہین جبل الورید آیا پڑھا قرآن کی منزل سے
نگاہ قیس مین لیلی نظر آتی ہے محمل سی | عبث کعبہ کو جاتا ہے خدا نزدیک ہی دل سے
بڑا نادان ہے زاہد فائدہ تحصیل حاصل سے

۲ عجب جذب محبت مین اثر ہی عشق کامل سی | کھلین عقدی بآسانی نہ حل ہون جو کہ مشکل سی
لبس اے صیاد پیدا ہون ابھی گل شمع محفل سی | قفس مین سیر گلشن کی اگر مانگین دعا دل سے
صدائے خندۂ گل آئی فریاد عنادل سے

۳ مقام ناز ہی گر سرخرو ہون ہم قیامت مین | کٹا کر سر رہے ثابت قدم راہ محبت مین
وصال اوس ترک کی ہاتھون لکھا تھا اپنی قسمت مین | تہ خنجر گلا رکھا ہی خود شوق شہادت مین
بھلا کس منہ سے مانگین خونبہا ہم اپنی قاتل سے

۴ رہا ہی کوچہ جانان مین میرا عمر بھر بستر | بنے گا سنگ راہ غیر میری قبر کا پتھر
نہ رکھین تا قدم غیرت کی ماری غیر وہان اگر | نہ گڑوائین اوٹھا کر نعش میری کوی قاتل سے

۵ نہ پہونچا آشنا بھی تہ کو چاہت کا وہ غمزہ یا | کبھی لگتا نہین ہی نوح کی کشتی کا تھل بیڑا

قطع تعلق اسلیے کرتے ہین یان سے ہم
نکلین کہین احاطۂ وہم وگمان سے ہم
باز آئے اس زمین سے اس آسمان سے ہم

۲ آب روان ہے سبزہ ہے باد سحر بھی ہے
ساقی ہے کنج باغ ہے گل بھی شجر بھی ہے
حاضر کباب کو لیے دل بھی جگر بھی ہے
گلشن بھی ہے شراب بھی ہے ابر تر بھی ہے
یارب شکر بجا لاؤن کہان سے ہم

۳ تھے فرط اشتیاق مین مدت سے بیقرار
تدبیر لاکھہ کی نہ میسر ہوا گذار
پھینکی کمند دل پہ کیا جبر اختیار
دربان سے چھپکے آئی ہین گھر مین تمہارے یار
دیکھو تو بڑھ کے کود پڑے ہین کہان سے ہم

۳۴ خمسہ بر غزل سیاح

۱ گذر کر چرخ سے کی مین نے سیر لامکان برسون
فقط مین ہی نہین بھٹکا پھرا ہی اک جہان برسون
نہ پایا خضر و عیسیٰ نے بھی کچھ اوسکا نشان برسون
تلاش یار مین رگڑی ہین اوسنے ایڑیان برسون
مری صورت سے چکر مین رہا ہی آسمان برسون

۲ تجھے مین منع کرتا تھا حسینون پر نہو مائل
کہین یہ کج ادا بھی دیکھتے ہین جانب بسمل
ترا نیرنگیٔ افلاک سے جینا ہوا مشکل
گلابی اشک جو فرقت مین نکلی ڈر گیا اے دل
ابھی تو خون رولوائے گا تجکو آسمان برسون

۳ تلاش یار مین کس سے کہون کیا حال ہی دلکا
پھرا مین نجد سے حج تک نہ پایا کھوج محمل کا
ہوا وحشت مین برہم سلسلہ طوق و سلاسل کا
کہین ناقہ نظر آجائے اوس لیلیٰ شمائل کا
پھرا ہی سر برہنہ مثل گرد کارواں برسون

۴ نہ آتے ہو تمہین ہمکو بلاتے بھی نہین اصلا
کیے وعدے بہت پر ایک بھی ہوتا نہین ایفا
جدائی مین گذاری عمر لیکن اب نہین یارا
ہمیشہ ہجر کا صدمہ کبھی ہمسے نہ اوٹھیگا
وہی یہ غم اوٹھا مین جو رہی ہین شادمان برسون

۵ جگر پھٹتا ہی صدمون سے کلیجا منہ کو آتا ہی
بڑا ہے سخت جان کیسی کڑی عاشق نے ٹھہرائی

رعنا کیطرح عشق مین رسوا ہی امانت
مدت سے تیرا والہ و شیدا ہی امانت

برسون ترے دیدار کو ترسا ہی امانت
سنتے ہین کہ فرقت مین تڑپتا ہی امانت

جلد اے بت بیدین پی غمخوار خبر لے

۳۱ خمسہ بر غزل عالم صاحبہ

آنکھین ترس گئین مری مدت سے خواب کو
رونے سے کام رہتا ہے چشم پر آب کو

کیا صبر ہو مجھ سے کہون اضطراب کو
تسکین کیون کہ ہو دل خانہ خراب کو

دیکھا نہین ہے عمر سے اوس ماہتاب کو

اک عمر نوح چاہیے اس انتظار کو
مین چاہتا ہون اوس بت غفلت شعار کو

ہمدم نہ پوچھ مجھسے مرے حال زار کو
کس طرح ہو قرار دل بیقرار کو

قاصد ابھی پھرا نہین لیکر جواب کو

اوس شوخ سے نہین ہی دل و دین ہی دگر
اب ننگ سی ہی عار تو ناموس سے حذر

ہون فرط اشتیاق مین مدت سی بیخبر
کوچہ مین اوسکے جانے سے ناصح نہ منع کر

الفت نے سب بھلا دیا شرم و حجاب کو

مدت سی وصل کے لیے دل بیقرار ہے
صدمہ کمال جان پہ لیل و نہار ہے

پتھرا گئی ہے آنکھ بہت انتظار ہے
راتون کو نیند اوڑ گئی اب ہجر یار ہے

آنکھین مری ترس گئین مدت سے خواب کو

ایمان و جان و دولت دین سب کیا فدا
جور و جفا اوٹھائے ستم پر ستم سہا

رسوا ذلیل و خوار ہوا مفت جا بجا
اسپر بھی تو نے قدر نہ کی میری بیوفا

تیرے لیے مٹا دیا حسن شباب کو

۳۲ خمسہ بر غزل صبا

آزردہ دل ہین اہل جہان و جہان سی ہم
تنگ آگئے ہین واسطہ جسم و جان سی ہم

۹
حسینون سے وفا رعنا ہے ممکن | اور تر[illegible] ہین کہین شیشے مین پی جن
اور اوسپر نا سمجھ مغرور کم سن | کہا اوس بت سے جو مرتا ہی مومن

کہا مین کیا کرون مرضی خدا کی

خمسہ بر غزل امانت

۱۰

۱
اک عمر سے ہون طالب دیدار خبر لے | وقفہ نہین جینے سے ہون بیزار خبر لے
غافل نہو اب مجھسے خبردار خبر لے | مرتا ہون ترے ہجر مین اے یار خبر لے

اب جان سے جاتا ہی یہ بیمار خبر لے

۲
فرقت مین ترے صبر ہی راحت ہی نہ آرام | ہے چین سے مطلب نہ مجھی خواب سی کہ کام
ہر روز پھیرا تی ہے مجھے گردش ایام | پھرتا ہون تصور مین ترے صبح سی تا شام

بیتاب ہے یہ طالب دیدار خبر لے

۳
محفل مین مہیا تری خاطر ہین گل و مل | سامان طرب و عیش کے موجود ہین بالکل
پیمان شکنی ہو چکی پھر بھی ہے تامل | اتنا بھی نہین چاہیے عاشق سی تغافل

سو بار اگر ٹالے تو اکبار خبر لے

۴
کچھ زیست کی امید نہین ہون مین ہر اسان | اب ہچکیان آنے لگین قالب سے چلی جان
دیدار دکھا جا تو بڑا مجھپہ ہو احسان | دنیا مین کوئی روز کوئی دم کا ہون مہمان

ہے سانس بھی لینا مجھے دشوار خبر لے

۵
اول تو عیادت سے مریضونکی ہی اکراہ | اسپر ہے وہ مغرور جسے رحم نہین آہ
آجا کے وہ بالفرض کسیوقت جو ناگاہ | آنکھ اوسکی ہو کب حال دل زار سے آگاہ

کس طرح سے بیمار کی بیمار خبر لے

۶
سودا تری الفت کا مری سر مین ہی جانی | ہے عشق مجھے عشق زلیخا ہے کہانی
آبھی کہین تشریف اگر تجکو ہے لانی | بازار وفا گرم ہے اے یوسف ثانی

دل بیچتا ہے تیرا خریدار خبر لے

یہی عادت رہی اوس بیوفا کی | اگر غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

۲ کروں تعریف کیا زلف رسا کی | حکایت ہے کسی کالی بلا کی
غضب زینت ہے خوبی انتہا کی | چلی تیزی نہ کچھ باد صبا کی
گرہ پڑنے میں بھی زلف اوسکی نباکی

۳ دل عشاق پامال جفا ہے | نشان ناز و ادا کا جا بجا ہے
قیامت نقش ہر پا سے بپا ہے | ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

۴ کہون کیا وصل کی شب کی حکایات | ہوئی جو بعد مدت کے ملاقات
بن آئی طالع بیدار سے بات | وہ سوتے بیحجابانہ رہے رات
نگاہ شوق کام اپنا کیا کی

۵ مین شب بھر شمع ساں جلتا رہا ہون | بہت انگارون پر لوٹا کیا ہون
برنگ شعلہ از سر تا بپا ہون | شب وصل عدو کیا کیا جلا ہون
حقیقت کھل گئی روز جزا کی

۶ فقط تھی خاکسار کوے دلبر | ہوا برگشتہ کیا ہمسے مقدر
کیا برباد ہے آخر موے پر | صبا نے اوسکے کوچے سے اوڑا کر
خدا جانے ہماری خاک کیا کی

۷ ہوا اب بعد مدت وصل یارو | کہون کیا آرزو تھی دل مین جو جو
مگر فرط تمنا کو تو دیکھو | نہ آیا وصل مین بھی چین مجھکو
گھٹا کی رات اور حسرت بڑھا کی

۸ کبھی آغاز مین ایسا نہ تھا عشق | مگر اب بڑھ گیا بے انتہا عشق
ہوا دید اور سے یکتک سوا عشق | وصال یار سے دونا ہوا عشق
مرض بڑھتا گیا جیون جیون دوا کی

وصل کے سامان میسر ساری شب بھر ہین مجھے
لطف بھی حاصل شب مہ کی مقرر ہین مجھے
شکر یارب عشر متین اتنو برابر ہین مجھے
ایک ہفتے سے بہم ساتون میسر ہین مجھے
دشت دریا سبزہ ساقی شیشہ ساغر چاندنی

۸
سینہ ہی پر داغ کیون بیکار جاؤن باغ کو
دیکھکر کیون گل کو کھاؤن خار جاؤن باغکو
حیف ہے بے غیرت گلزار جاؤن باغ کو
کیا شب مہتاب مین بے یار و دن باغکو
سارے پتون کو بنا دیتی ہی خنجر چاندنی

۹
راہ الفت مین مجھے رہ رہ کے ترساتی ہی رات
ہجر رشک ماہ مین تاریک کب بھاتی ہی رات
کونسا سامان دیکھون مجکو دکھلاتی ہی رات
دشت غربت مین ہون بے اسباب آتی ہی رات
جلد اے گردون بجھا دے بہر بستر چاندنی

۱۰
وصل کیا برسون نظر آتا نہین ہی خواب وصل
اور جو قسمت سے کبھی ہمپر کھلا بھی باب وصل
ہو گئے پنہان نظر سے دفعتہً اسباب وصل
کر یک شب تاب تھے گویا شب مہتاب وصل
چھپ گئی کیا دور سے صورت دکھا کر چاندنی

۱۱
منظر اعجاز ہین یہ ماہر ویان حسین
فی الحقیقت کچھ کرامت رکھتی ہین یہ مہ جبین
دیکھکر زلف سیہ کو صاف ہوتا ہی یقین
نقرئی موباف اوس کافر کی چوٹی مین نہین
یہ وہ شب ہے جسنے کر لی ہی مسخر چاندنی

۱۲
روز و شب شام و سحر تاریک سایہ کیطرح
مہر وش بے تیری گھر تاریک سایہ کیطرح
صحن ہی رشک قمر تاریک سایہ کیطرح
دھوپ آتی ہے نظر تاریک سایہ کیطرح
میرے گھر مین ہی اندھیری کی برابر چاندنی

۱۳
راست ہی واللہ رونق ہی مکان کی تا مکین
گھر کے ہوتے ہین اوجالے ماہر ویان حسین
قتل رعنا پر کمر باندھی ہی یہ چرخ برین
غیر تاریکی شب فرقت مین آتا ہے نہین
ہان اگر رخنی ہون تو نکلے مقرر چاندنی

۲۹ تخمسہ بر غزل مومن

شکایت کیا کرون اوس کج ادا کی
دل و ایمان و جان سب کر دعا کی

گھر مجھے ہین سب جتنے ہین یہ حرف و حکایات
مانا کہ بتون سے کرین ہم ترک ملاقات

کیا جبر کرین صبر کہان دل کو ہی ہیہات
لیکن جو بتون ہی نے بھلا آپ ہی کی بات

پھر آپ ہی فرمایئے کیا کیا نکریںگے

۲۸ خمسہ بر غزل ناسخ

۱ چار دن کیا عمر بھر گر ہو میسر چاندنی
بے ترے بھاتی نہین ای ماہ انور چاندنی

ہجر مین ہی تاب آتش کے برابر چاندنی
دھوپ بہتر ہی شب فرقت کی بدتر چاندنی

صاعقے کی طرح سے گرتی ہی مجھپر چاندنی

۲ دیکھیے او جلی دکھائے کب بقدر چاندنی
صاف ہوتا مثل فرش سنگ مرمر چاندنی

آئے کب رشک قمر کب ہو منور چاندنی
خوب رودن ای شب غم ہی مکدر چاندنی

بعد بارش صاف ہو جاتی ہے اکثر چاندنی

۳ ہجر مین اک عمر سے بیچین ہون شام و پگاہ
ہی یہ عالم ناتوانی کا مرے ای رشک ماہ

ہون غم دوری سے گھٹ گھٹ کر پرنگ برگ کاہ
ہو گیا ہون ناتوان ایسا شب فرقت مین آہ

جسم لاغر پر ہے مثل سنگ مرمر چاندنی

۴ ابر غم مین مدتون سے کب نظر آتا ہے چاند
بے ترے ای شمع رو مجھسے یہ شرماتا ہی چاند

ماہتابی سے کہان چہرے کو دکھلاتا ہی چاند
میرے گھر کی راہ کترا کر نکل جاتا ہے چاند

رہتی ہے فرقت کی شب باہر ہی باہر چاندنی

۵ کب وہ جامے مین سمائی ہو سوا جسکو عروج
ذرہ پرور چاہیے ہو مہ لقا جسکو عروج

کیون نہ اترائے جہان مین ہو بنا جسکو عروج
خاکساری وہ بچھوڑے دی خدا جسکو عروج

آسمان پر ماہتابان ہی زمین پر چاندنی

۶ چاند سا چہرہ ذرا رشک قمر دکھلا کبھی
ہو چکا غرہ قدم رنجہ کہین فرما کبھی

ماہتابی سے دکھا جلوہ ہلال آسا کبھی
بھول کر اے چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی

میرے ویرانی مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

جائے گی اگر جان بھی تو مر نہ سکینگے
توبہ ہے کہ ہم عشق بتان کا نہ کرینگے

وہ کرتے ہین اب جو کیا تھا نہ کرینگے

۲
کچھ نفع نہین پند کی تقریر سے دلکو
آرام کہان گردش تقدیر سے دلکو
روکین گے کسی پیچ سے تدبیر سے دلکو
ٹھہری ہے کہ ٹھہرائین گے زنجیر سے دلکو

پر پر بھی زلف کا سودا نہ کرینگے

۳
گھبرائین فلک سے بھی اگر آکے مسیحا
اور شوق سے ترسائین بھی محبوب ستمگر
ضد ہے ہمین اس درجہ کہ جائین نہ کلیسا
گو دار پہ کھینچین ہمین دلدار نصارا

پر آرزوے زلف چلیپا نہ کرینگے

۴
جل جاتا وہ تھی عشق سے لو دل مین لگائی
بچ نکلا خلیل اللہ کی دی دی کی دہائی
پر جان پہ کھیلے ہون یہ دلمین ہے سمائی
گر حسن گلوسوز نے پھر آگ لگائی

کیون آب دم تیغ سے ٹھنڈا نہ کرینگے

۵
پھرون دل خود رفتہ رہا آتا ہے خاموش
بیخود ہین ہم ایسے کہ دو عالم ہین فراموش
سودے کا تو ہے زور پر اتنا ہی ابھی ہوش
اندیشہ مژگان مین اگر دل نے کیا جوش

نشتر سے علاج دل دیوانہ کرینگے

۶
مرنے کی تمنا ہے کہ جاؤن مین جہان کو
کیون فکر مرے جنبی کی ہے اہل جہان کو
کچھ خیر ہے روکین شعرا اپنی زبان کو
تشبیہ عبث دیتے ہین لبہای بتان کو

مر جائین گے پر منت عیسے نہ کرینگے

۷
فرہاد کے افسانے ہمین یاد ہین یارو
ہیر حرم بتون سے ہین نفور اسلیے اب تو
کس مرتبہ پیا ہمین الفت کا بڑا ہو
رکھ لیوینگے پتھر مگر ان سنگدلون کو

چھاتی سے لگانے کی تمنا نہ کرینگے

۸
تقریر بزرگانہ سے دل کو جو کیا شاد
تسلیم کیا مین نے اوسے حضرت استاد
رعنا کی بھی یہ عرض رہی آپکو یہ یاد
ای حضرت ناصح یہ مسلم جو ہے ارشاد

بھولے سے بھی اب کفر بتون کا نہ کرینگے

هر کرا مے نگرم خاک بسر مے بینم | این چه شوری ست که در دور قمر مے بینم
همه آفاق پر از فتنه و شر مے بینم

۲
آرزو لاکھ کریں رہتے ہیں سائل ناکام | نقد مقصود سے خالی ہے کف خاص و عوام
شام سے تا بہ سحر اور سحر سے تا شام | ہمہ کس روز بہی میطلبند از ایام
مشکل انیست که هر روز بتر مے بینم

۳
کارخانہ یہ جہان کا نظر آیا سر دست | عیب ہے آج ہنر اور ہنر عیب سے پست
سفلہ پرور ہے فلک اسلیے اجلاف ہیں مست | انکہان را ہمہ شربت ز گلاب و قند ست
قوت دانا ہمہ از خون جگر مے بینم

۴
کینہ و رنج و خصومت غضب و بغض و حسد | رائج اسدرجہ جہان میں ہیں کہ جسکی نہیں حد
جا بجا رقت ہے اقارب میں عقارب سے بھی بد | ہیچ الفت نہ برادر بہ برادر دارد
ہیچ مہرے نہ پدر را بپسر مے بینم

۵
اس زمانے میں ہیں دل موم دلون کے پتھر | حال اولاد کا برعکس اب آتا ہے نظر
کیا قیامت ہے کہ فریاد یہی ہے گھر گھر | دختران را ہمہ جنگ ست و جدل با مادر
پسران را ہمہ بد خواہ پدر مے بینم

۶
جاے عبرت ہے یہ ہے قہر خدائے منان | جنکے تن قابل خلعت ہون پھرین وہ عریان
گردش چرخ سے عالم میں ہے اولٹا سامان | اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان
طوق زرین ہمہ در گردن خر مے بینم

۷
راست ہے بات مری غور سے سن یہ سخن | عافیت مدنظر ہے تو اسی غور سے سن
منتخب شعر ہے رعنا یہ نہیں بے سر و بن | پند حافظ بشنو خواجہ برو نیکی کن
زانکہ این پند بہ از گنج گہر مے بینم

۲۷ خمسہ بر غزل مومن خان دہلوی

۱
بھولے سے بھی ہم عشق کا اگر چرچا کرینگے | کعبہ بھی اگر ہوگا تو سجدہ نہ کرینگے

عمر بھر یون تو رہا خیر تمہین مجھسے حجاب
پر دم نزع جمال اپنا دکھانا تھا شتاب
حشر مین روز جزا کیا مجھے تم دو گے جواب
نزع مین تھا مین تمہین منہ سے اولٹنا تھا نقاب
آخری وقت تو دیدار دکھاتے جاتے

رہے اک عمر تری عشق مین ہم خاک بسر
بھول جائین تجھے ممکن ہی یہ ای رشک قمر
نقش خاطر خط تقدیر ہے یان آٹھ پہر
یک بیک دل سے مٹی نقش محبت کیونکر
لالہ رو داغ ترا جاے گا جاتے جاتے

رخ روشن تجھے دکھلائے گا قاصد نہ تڑپ
جلد تشریف یہان لائیگا قاصد نہ تڑپ
آن کی آن مین آجائیگا قاصد نہ تڑپ
دل بیتاب شتاب آئیگا قاصد نہ تڑپ
راہ مین دیر لگی ہی فقط آتے جاتے

گر وہی آئے تو آنے کا مزاحم ہے کون
مین بلاؤن تو بلانے کا مزاحم ہے کون
ادسطرف پاؤن اوٹھانے کا مزاحم ہی کون
کوچۂ یار مین جانے کا مزاحم ہے کون
خود حذر کرتا ہون اوس راہ مین آتے جاتے

سانتہ تم میرے جنازے کے نہ آئی نہ سہی
تم باذنی کے لیے لب نہ ہلائے نہ سہی
اشک دو چار نہ آنکھون سے بہائے نہ سہی
شمع و گل تربت عاشق پہ نہ لائے نہ سہی
فاتحہ کے لیے تو ہاتہ اوٹھاتے جاتے

زندہ در گور رہا ہجر مین کیا خاک جیا
ہچکیان آتی رہین نزع کی کھینچی ایذا
دم اولجھتا تھا بہت حبس نفس تھا جدا
ہجر کی شب تپ فرقت نے یہ دم بند کیا
سانس بھی رکنے لگی سینے مین آتے جاتے

چاہ کا نام بھی سہو آنہین لیتے ہشیار
دشمن دین و دل و جان ہین تبان عیار
دیکھو بچتاؤ گے رعنا کی طرح آخر کار
چاہنا ترک کرو یا نکرو ہو مختار
نیک و بد ہم ہین تمہین سمجہاتے جاتے

۲۶ خمسہ بر غزل حافظ

لالہ سان داغ ز حسرت بجگر مے بینم
جیب گل چاک ز غم وقت سحر مے بینم

خاص اور عام ہین سب حال سے اوسکو آگاہ | جمع رہتی ہے وہین خلق خدا شام و پگاہ
ملک و جن و بشر ہے وہی ہر ایک کی راہ | کیا جگہ کوچۂ محبوب ہے سبحان اللہ
کوئی کعبہ کوئی جنت کوئی گلشن سمجھا

۵

ہجر مین سیر سے گلزار کی کیا سود ہوا | سوختہ آتش گل سے صفت عود ہوا
سبزۂ تر سے نہ حاصل گل مقصود ہوا | سنبل تر مجھے بے زلف صنم دود ہوا
بے رخ یار مین گلزار کو گلخن سمجھا

۶

آپ جب سیر کی فلک تھی شب ہجر مائل | فرش سے عرش تلک صاف تھا کہ حائل
تھا یہ رعنا بھی رہ کاہکشان پر سائل | کیون نہ معراج محمدؐ کا ہو آتش قائل
کہ مہ و مہر کو نقش سم توسن سمجھا

۲۵ مخمس بر غزل رند

۱

نیم بسمل سے وہ کیا آنکھ چراتے جاتے | زخم کاری مرے کیونکر نہ لگاتے جاتے
تھی شکایت نہ اگر خون بہاتے جاتے | سانس دیکھی تن بسمل مین جو آتے جاتے
اور جلاد نے پھر کاہ دیا جاتے جاتے

۲

گلشن حسن نے کیا کیا نہ دکھائے نیرنگ | جلوہ گر فصل بہاران مین خزان کا ہے ڈھنگ
دیکھنے والے تھے جس غیرت گلزار کے دنگ | خط نے اوس عارض گلگون پہ کیا عرصہ تنگ
خار ہین صحن گلستان کو دباتے جاتے

۳

شعلۂ شوق سے اب جلتا ہے دل کا خرمن | کہون آتشکدہ سینہ کو مین اب یا گلخن
ایک تو ہجر مین مین داغ بنا ہون ہمہ تن | آتش شوق یہ کرتے ہین یہ کار روغن
اشک گرم اور بھی ہین آگ لگاتے جاتے

۴

نہین رہتی ہے زمانے مین کسیکی مشکل | کشتی آخر کو پہونچتی ہے قریب ساحل
واہ کیا بخت رسا نے ہے دکھائی منزل | ہوئی دربان تلک اوسکے رسائی حاصل
رفتہ رفتہ تجھے اوس کوچہ مین آتے جاتے

ہوئی نصیب جو ساقی سے ہمکو یکجائی | تھا ایک وجد کہ ہم مشربون کی یاد آئی
بھر آئی آنکھ جو مطرب نے بیت یہ گائی | چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی
بیاد آر محبان بادہ پیمارا

چمن مین خانۂ صیاد تک پڑا ہے غل | تڑپ رہی ہے بڑی شوق دید مین بلبل
ضرور رحم ہی آئے گا ہین نہ نوبت قتل | غرور حسن اجازت مگر نداد اے گل
کہ پرسشی نکنی عندلیب شیدارا

ہے دام و دانہ پے صید جانور اکثر | فقط ہے دام محبت بلاے جان بشر
زمانہ دیدہ کی تسخیر کا یہ ہے جوہر | بخلق و لطف توان کرد صید اہل نظر
بہ بند و دام نگیرند مرغ دانارا

طلسم ہے سخن شستہ رفتۂ حافظ | عجیب گوہر مضمون ہین سفتۂ حافظ
جو آشکار ہو نظم نہفتۂ حافظ | بر آسمان چہ عجب گر رفتۂ حافظ
سماع زہرہ برقص آورد مسیحارا

۲۴ مخمس بر غزل آتش

عشق مین داغ جگر کو گل گلشن سمجھا | آہ کو زمزمۂ مرغ نوا زن سمجھا
خاکساری سے ندا کسیر کو احسن سمجھا | خاک مین ملکے بھی مین اوسکو نہ دشمن سمجھا
گردش چرخ کو اک گردش دامن سمجھا

مار ہے میرے گلے کا وہ مثال مفتون | اسکے ہاتھون سے مین اللہ بہ تنگ آیا ہون
نوبت دست و گریبان سے ہی چال زبون | چھوڑتا میرے گریبان کو نہین دست جنون
کیا یہ اوسکو کسی محبوب کا دامن سمجھا

ہے بجا قد کو صنوبر سے اگر نسبت دین | گل ہے عارض دہن تنگ کو سم غنچہ کہین
سیب سے بوسہ کے رنجان ہی نہین شک اسمین | زلفین سنبل ہین تو بھر نرگس شہلا آنکھین
جسنے دیکھا ترے چہرے کو وہ گلشن سمجھا

۸ یہان جو شاد ہے انجام کو وہ ہے ناشاد — طلسم سان ہے یہ نیرنگ عالم ایجاد
زمانہ دیدہ ہون رکھہ میری یہ نصیحت یاد — مجو درستی عہد از جہانِ سست نہاد
کہ این عجوز عروس ہزار داماد است

۹ ثباک اسکا ہے اول تو مثل شیر و شکر — مآل کار ہے لیکن لبہ کے حق مین ضرر
ملا ہے زہر ہلاہل نبات کے اندر — فریب خوردہ مشو ہمچو من ازین مخور
کہ ہر کہ کرد بوے اختلاط ناشاد است

۱۰ یہ کارخانۂ ہستی ہے محض بے بنیاد — غم و الم مین نہ عمر عزیز کر برباد
کہا یہ مان لے ہرگز نہ دل مین ہو ناشاد — غم جہان مخور و پند من بسر از یاد
کہ این لطیفہ غنیم ز رہروی یاد است

۱۱ وہ بیخبر ہے جو مجبور بندہ کو ٹھہرائے — وہ بیخبر ہے جو مختار نیک و بد فرمائے
بجا ہے مخبر صادق کی اس حدیث پہ رائے — رضا بدہ بہ قضا و ز جبین گرہ بکشائے
کہ بر من و تو در اختیار نگشادست

۱۲ خزان سے گلشن ایجاد مین پڑا ہی خلل — بسانِ غنچہ دل افسردہ سوگ ہین بالکل
صدائے کوس سفر شیشے کی ہی بان قلقل — نشانِ عہد وفا نیست در تبسم گل
بنال بلبل عاشق کہ جای فریاد است

۱۳ نہین زمانہ مین شیرین سخن مگر حافظ — جہان مین صورت رعنا ہی نامور حافظ
بجا ہے شعر کا کرتا ہے فخر گر حافظ — حسد چہ میبری ای سست نظم بر حافظ
قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است

۲۴ مخمس بر غزل حافظ

۱ بہت ہون بخت کی سرگشتگی سے آوارا — تلاش یار مین سرگشتہ ہو مین بیچارا
گذر ترا ہو اگر اور تجکو ہو یارا — صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را
کہ سر بکوہ و بیابان تو دادہ مارا

کبھی فلک کا نہ دیکھے زمین فروغ آتش
نہین زحل کو سہا کرتی فروغ آتش

ہوا ہے ماہ کو خور پر کہین فروغ آتش
رخ حبیب سے ممکن نہین فروغ آتش

اگر وہ حسن سے شعلہ ہے تو شرار اچاند

۲۲ خمسہ بر غزل حافظ

۱

برق حادثہ آتش بہ خرمن افتادست
تمام گلشن آفاق دام صیادست

بہ عیش کوش اجل فرصتے اگر دادست
بیا کہ قصر امل سخت سست بنیادست

بیار بادہ کہ بنیاد عمر بر بادست

۲

بھرا ہوا ہے دورنگی سے باغ ہست و بود
جو راست پوچھو تو یکرنگ لوگ ہین معدود

غرض عوام سے کیا اہل دل سے ہے مقصود
غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود

ہر چہ رنگ تعلق پذیرد آزادست

۳

گناہگار ہون پر زیر پا ہی راہ ثواب
عجیب سانحہ شب کا سناؤن ای احباب

کل ایک خضر منش سے رہی سوال و جواب
چہ گویمت کہ بہ میخانہ دوش مست و خراب

سروش عالم غیبم چہ مژدہ ہا دادست

۴

کہا یہ اوسنے سن ای مرد نیک کوتہ بین
ترا مقام ہے درگاہ حق مین علیین

یہ میکدہ ہے خرابات و قابل نفرین
توئی بلند نظر شاہباز سدرہ نشین

نشیمن تو نہ این کنج محنت آبادست

۵

جو ہمصفیر ہین ارواح تیرے با توقیر
وہ تجکو دیکھکے ہوتے ہین دل مین بس دلگیر

تو کان دھر کے نداسن تو اونکی کچھ تقریر
ترا زکنگرہ عرش میزنند صفیر

ندانمت کہ درین دامگہ چہ افتادست

۶

بعین خواب مرے دل پہ گرد تھی افکار
کہ بینڈ آتے ہی دیکھا بزرگ اک دیندار

براہ لطف نگاہ کرنے مجھسے یہ گفتار
نصیحتے کنمت یاد گیر و در عمل آر

کہ این حدیث زپیر طریقتم یادست

جہان کی نظرون سے لبس آپنے اوتارا چاند
تمام رات ہوئی کر گیا کنارا چاند

ہوا و تر و بام سے تم جیتے اور ہارا چاند

۲
ذرا اوتر کے چھپر کھٹ سے یان تلک آؤ
جھروکے کھول کے اک ٹھلہ بیٹھ تو جاؤ
تماشا دیکھو نہ انجم سے اتنا شرماؤ
نقاب اولٹ کے رخ رشک ماہ دکھلاؤ

اندھیری رات مین ہے ایک ایک تارا چاند

۳
ہے چار دن ہی کی یہ چاندنی کہو کوئی کیا
مثل یہ راست ہے اور اسمین شک نہین اصلا
جو ہفتہ دوست ہین اونکا رہا یہی شیوا
وہ ماہ آج جو آیا تو کل کیا غرا

نشاط و عیش مین گذرا کبھی نہ سارا چاند

۴
خیال جانب حور و پری نہین جاتا
نہ خواب باغ کی گلگشت ہی کا ہے آتا
نہین وہ نور کا پتلہ تو ہون یہ گھبراتا
فراق یار مین کوئی حسین نہین بھاتا

گران ہے مہر جہانتاب دنا گوارا چاند

۵
یہ شعلہ رو کا خداداد حسن ہے یارو
کہ جلوہ طور سے بھی بڑھ کے اوسمین ہے دیکھو
سر غرور مین ہے دود کبر ماہ کے گو
مقابلہ جو رخ آتشین یار سے ہو

یہ بیقرار ہوا اور جاے سنکے پارا چاند

۶
ہمیشہ کرتا ہے چوکھٹ پہ جبہ فرسائی
خصوص جب سے کہ شق القمر ہوا تھا کبھی
نہین یہ ہالہ ہے حلقہ بگوش سچ ہے یہی
تری غلامی کا دعوے ہے یار اوسکو بھی

جبین کے داغ کو رکھتا ہے آشکارا چاند

۷
ہزار رکھتا تھا انداز دلربا یوسف
ضرور ہوتا یہ اوس بت کا مبتلا یوسف
عزیزو پوچھو زلیخا سے کیا ہوا یوسف
زمانہ یار کا آیا گذر گیا یوسف

طلوع نیر اعظم ہوا سدھارا چاند

۸
نہین عبث یہ ہے عین تصور دلدار
اثر و فور محبت کا ہے یہ بے تکرار
بنا یا دل چہ نقش کہ مطلع الانوار
ہمارے دل مین نہین نقش روی روشن یار

پری کے بدلے ہے اس شیشہ مین اوتارا چاند

بس اسی خوف و رجا مین مر چلے
تہمتِ چند اپنے ذمہ دھر چلے

کسلیے آئے تھے کیا ہم کر چلے

حشر کا دن ہمکو اک آن ہے
کم ہو عمر یہ کیا امکان ہے

قہر حسرت ہے غضب ارمان ہے
زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے

ہم تو اس جینے کے ہاتھون مر چلے

گلشن ہستی کا نظارہ کیا
اب ہے سر مین باغ جنت کی ہوا

دم کہ دم کی سیر ہے وقفہ ہے کیا
کیا ہین کام ان گلون سے اے صبا

ایا یدم آئے ادھر اودھر چلے

آئے تھے مہمان برائے یک نفس
خوب دیکھا اب نہین باقی ہوس

اب یہان رہنا ہے بس قید قفس
دوستو دیکھا تماشا یان کا بس

تم رہو خوش ہمتو اپنے گھر چلے

بے زبان جو شمع سان ہین کیا کہین
عشق کی آتش سے اوڑتے ہین دھوئین

دیکھین شاک ہی بزم ہستی مین جنہین
شمع کے مانند ہم اس بزم مین

چشم نم آئے تھے دامن تر چلے

محفل ہستی کا دیکھا تاؤ بھاؤ
تشنہ کامون کی صدا ہے لاؤ لاؤ

کھول خم کہ مجتب سے گھر کو جاؤ
ساقیا یان لگ رہا ہے چل چلاؤ

جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

ہند سے چین اور عجم سے تا عرب
دھوم ہے مخلوق کی ہر روز و شب

کوئی رعنا سے نہین کتا سبب
درد کچھ معلوم ہے یہ لوگ سب

کس طرف سے آئے تھے کیدھر چلے

۲۱ خمسہ بر غزل آتش

فلک یہ پھرتا ہے آوارہ یارا جانے
تمہارے سامنے کیا ہوگا بزم آرا جانے

موشگافی ہو سکے کیا ہے ابھی پردہ مین راز
ہجر کی شب ہو گئی روز قیامت سے دراز
دوش سے نیچے ابھی اوتری نہین گیسوے دوست

۴
الفت پردہ نشین مین ہے گرفتار بلا
ہمنے مانا شوق دیدار اوسکا تجھے غالب ہوا
ہے یہ آئینہ تصور ہے مقرر رو نما
دور کر دل کی کدورت محو ہو دیدار کا
آئینہ کو سینہ صافی نے دکھایا روی دوست

۵
تیرہ بختی سے ہوا سودائے گیسوے دوتا
عمر بھر حسرت رہی سلجھائے زلف رسا
شان ابر دہم مرین حسرت ہی مین دو حسرتا
واہ رے شانہ کی قسمت کسکو یہ معلوم تھا
پنجۂ شل سے کھلین کے عقدہ ہای موی دوست

۶
کوچۂ سفاک مین لاکھون کھڑی ہین جان نثار
کون لوٹ دیکھے باغ شہادت کی بہار
ناز کی و ناز قاتل سے یقین ہی بار بار
دو مرینگے زخم کاری سے تو حسرت سے ہزار
چار تلوارون مین شل ہو جائیگا بازوی دوست

۷
زندگی مین عمر بھر اوس گل سے تھی ہم لب بلب
ہجر ہی اوس گلبدن کا کنج مرقد مین نصیب
یاد کرتے ہین جو گلزار جہان ہے یہ سبب
فرش گل بستر تھا اپنا خاک پر سوتی ہین اب
خشت زیر سر نہین یا تکیہ تھا زانوے دوست

۸
تند باد دہر کا ہے خاکسارون پر ستم
حیف کوئی یار مین جمنے نہین دیتے قدم
دل کو جب بیچارگی سے سخت ہوتا ہی الم
یاد کر کے اپنی بربادی کو رو دیتے ہین ہم
جب اوڑاتی ہے ہوا اے تند خاک کوی دوست

۹
افسر خوبان سی آتش دیکھیے کیونکر بنے
دلبر نادان سے آتش دیکھیے کیونکر بنے
شوخ نافرمان سے آتش دیکھیے کیونکر بنے
اوس بلاے جان سی آتش دیکھیے کیونکر بنے
دل سوا شیشہ سے نازک دل سے نازک خوی دوست

۲۰
خمسہ بر غزل میر درد

۱
مصیبت سے اپنا دامن بھر چلے
لیکے حسرت با دل مضطر چلے

قدردان مجھسا گیا جب کہ سوی ملک عدم | ہوگیا سلسلۂ مہر و محبت برہم
نازنین بھول گئے ناز و ادا میرے بعد

خواب مین بھی کبھی عاشق نہ نظر آئین گے | ملکے ہاتھون کو حسین دیکھنا پچتائین گے
کجروی ہفت فلک پھر کسے دکھلائین گے | یاس و حرمان و غم و درد نہ بٹہ جائین گے
بیکسی کا نہین لگنے کا پتا میرے بعد

شور بلبل کی عوض زاغون کی آئیگی صدا | خاک اوڑے گی عوض بارش شبنم ہر جا
نخل سوکھین گے وہ صرصر کا چلے کا جھونکا | رنگ رخسار گل و لالہ و گرگون ہوگا
نہ رہیگی یہ گلستان کی ہوا میرے بعد

سخت مشکل ہے سرانجامی کار الفت | بے مرے کون اوٹھا سکتا ہی بار الفت
مجھپہ باری نے مگر رکھا مدار الفت | مین نہونگا تو نہو ویگا قرار الفت
کوئی بدنے کا نہین شرط وفا میرے بعد

کہ اجل سے ہوے جان برہین بسر کی آتش | مثل رعنا کے ہو یہ مرحلہ گر طے آتش
کر دعا اوس سے ہی بہتر نہ کوئی شی آتش | قبر پر فاتحہ کو آئے وہ شوخ ای آتش
نیک توفیق دے اوس بت کو خدا میرے بعد

۱۹۰ خمسہ بر غزل ایضاً

ایک مدت ہوچکی دیکھا نہین ہے روی دوست | بیخودی مین ہر گھڑی ہی دھیان میرا سوی دوست
عالم بیرنگی مین ہی یہ جستجوے دوست | تار تار پیرہن مین لب ہی ہی ہوے دوست
مثل تصویر نہانی مین ہون با پہلوے دوست

ہی بیاض اوسکی جبین مین صورت نور سحر | رنگ ہی رخسار گلگون کا شفق سان سربسر
سبزۂ خط حاشیہ ہے صفحۂ رخسار پر | چہرۂ رنگین کوئی دیوان رنگین ہے مگر
حسن مطلع ہے جبین مطلع ہی صاف ابروی دوست

اوسکے بالپن مین مین کیا عشوہ و انداز و ناز | ہی شروع عشق کافرمین بلا سوز و گداز

ضرور اوس شہسوار عرصۂ خوبی کو آنا ہے | غبار ہستی عاشق جو آج اوسکو اوڑانا ہے
سمند ناز کو گردن کا ڈورا تا زیانا ہے

۳
خود آرائی کا دل مین قصد اوس گلرو نے ٹھانا ہے | دھڑی سی دیکھیے کس کس کا اوسکو خون بہانا ہے
دل عالم غرض ہر رنگ سی اوسکو لبھانا ہے | لب گلرنگ پر مستی لگانے کا بہانا ہے
اوسے برگ گل لالہ کو نافرمان بنانا ہے

۴
خود کچھ کام کرتی ہے نہین اسرار عالم مین | ہمیشہ حکم جاری ہے نیا سرکار عالم مین
بنایا سکۂ گل گلشن بازار عالم مین | نکلتا ہے جو ہر گل زر یکف گلزار عالم مین
خدا جانے زمین مین دفن یہ کسکا خزانا ہے

۵
فنا لازم وجود حادث گل کو ہے ای ہمدم | بھروسا کسکو ہے مہمان ہین دنیا مین بنی آدم
خدا کی ذات واجب ہے فقط حادث ہے یہ عالم | اشارہ آمد و رفت نفس کا ہے یہی ہر دم
بدن مین دم جو آیا ہے مقرر اسکو جانا ہے

۶
سراسر کندہ نقش رشک ہے دلکی نگینی پر | وہ واقف ہے مین راضی ہون حنا کی خون ہونے پر
کمر باندھے ہوی وہ فتنہ گر ہے میری کینے پر | رکھا ہے ہاتھ شفقت سی کب اوسنے میری سینے پر
اوسے اب آتش رنگ حنا سے دل جلانا ہے

۷
زمانہ مین عموماً یون تو شاعر ہین سبھی ناسخ | مقابل ہو کسی سی حال کھلتا ہے جبھی ناسخ
نہوتا سیر پر تو نظم رعنا سے ابھی ناسخ | کمی ہوتی نہین نقد سخن کی یان کبھی ناسخ
ازل سے اپنے قابو مین معانی کا خزانا ہے

۱۸ خمسہ بر غزل آتش

۱
غسل میت مجھے جانان نے دیا میرے بعد | اور جنازہ کی بھی ہمراہ رہا میرے بعد
قبر پر یار نے قرآن پڑھا میرے بعد | شرط الفت کی ملی مجکو جزا میرے بعد
فرض کیا کیا نہ ادا اوسنے کیا میرے بعد

۲
تھا حسینون کی اک انداز کا مفتون عالم | میرے دم تک چمن دہر رہا رشک ارم

۱۶ خمسہ بر غزل عالم بیگم شاہ اودہ

۱
اے جان جہان ہم تمہین رسوا نہین کرتے — اسپر بھی کبھی تم مری پروا نہین کرتے
جانباز ہین ہم جان کا صرفا نہین کرتے — جی تم پہ فدا کرتے ہین بیجا نہین کرتے
رنج آپ ہمین دیتے ہین اچھا نہین کرتے

۲
ہر جائیون کی طرح ہو بدنام شب و روز — جز نامہ و پیغام نہین کام شب و روز
اس رشک سے ہمکو نہین آرام شب و روز — غیرون کے چلے آتے ہین پیغام شب و روز
ہم وہ ہین کہ ان باتون کا چرچا نہین کرتے

۳
ایمان دل و جان ہمنے کیے آپ پہ صدقے — صد حیف کہ اسپر بھی ہوے تم نہ ہمارے
خود کام ہو عیار جہان مین نہین تمسے — ہم ملتے ہین تم کہتے ہو ہرگز نہ ملین گے
ضد کرتے ہو تم پاس ہمارا نہین کرتے

۴
بیمار غم ہجر کو تم آکے تو دیکھو — مہمان کوئی دم کا ہے جہان مین فقط اہو
یہ کج روشی مجھسے مناسب نہین تمکو — اے رشک مسیحا مجھے تم بھول گئے ہو
کشتہ ہون تمہارا کبھی زندا نہین کرتے

۵
اے جان جہان ہے بخدا ناز یہ بیجا — ہو وصل کی شب اور ہو مشتاق سی پروا
لے شوق سے منہ کھول بھی دی ہو چکا نخرا — گھونگھٹ کو اوٹھا کر مری چھاتی سے لپٹ جا
اے جان شب وصل مین پروا نہین کرتی

۱۷ خمسہ بر غزل ناسخ

۱
تکلف چھوڑ کر عزم سفر اب دلمین ٹھانا ہے — مقدم اوسکو آنا ہی مقرر ہمکو جانا ہے
خدا جانے قضا کسوقت آئی کیا ٹھکانا ہی — اجل سر پر کھڑی ہے خوب غفلت مین نہ مانا ہے
چھپر کھٹ کی عوض لازم جنازہ کا بنانا ہی

۲
یہ شوخی اور طراری بلا ہی کیا ٹھکانا ہے — کرے پامال عالم کو یہ اوسنی دلمین ٹھانا ہے

الغرض لکھنؤ سے تا پنجاب ایک بت نے دیا نہ ہمکو جواب
بے زبانون کی سہند بستی ہے

۴ گوش دل سے یہ اہل دل سن لین شادی و غم ہین جمع دنیا مین
بزم عالم کا حال کس سے کہین اس مرقع کی دیکھ تصویرین
کوئی روتی ہے کوئی ہنستی ہے

۵ دیدۂ دل ہین گر ترے بیدار تورۂ عشق کچھ نہین دشوار
خضر رہ بھی یہان نہین درکار منزل عشق کی ہے رہ ہموار
نہ بلندی ہے اور نہ پستی ہے

۶ آئینہ کا ہے رنگ سا منہ فق صاف جو بن عیان ہے مثل شفق
کیا مقید مین شان ہے مطلق حسن دکھلا رہا ہے جلوۂ حق
بت کو بھی ذوق خود پرستی ہے

۷ باندہ احرام صورت حجاج دل نالان سے کر کے استمزاج
کوچۂ دلربا مین جائین گے آج خاکسارون کی ہے یہی معراج
سربلندی ہماری پستی ہے

۸ جان و دل سے ہون جسپہ مین مفتون ہے وہ لیلی ادا مری مجنون
ہے موافق جو گردش گردون وہ پری لیکے سات سوتا ہون
حور جسکا پلنگ کستی ہے

۹ دام ذلت مین ہے گرفتاری دیکھون تا چند یہ رہ خواری
زیر بار الم ہون اے باری ہے جہان پر مرا قدم بھاری
ہر قدم پر زمین دھستی ہے

۱۰ فرقت یار مین مین سج بڑے راتین بھاری ہین ہمپہ دن ہین کڑے
شل رعناز مین مین کیون نہ گڑے ایسے جینے پہ رند خاک پڑے
موت اس زندگی سے ہستی ہے

رشتۂ جان ہی نہین پھر زخم سلوائینگے کیا | دوست حال زار پر اب رحم فرمائینگے کیا
زخم کے بھرتے تلک ناخن بڑھ جائینگے کیا

۲
لی ضمانت گو عدس نے ہمسے مانا یون سہی | شہر کے حاکم نے بھی پہرے مین رکھا یون سہی
خیر قاضی نے جو لکھوایا مچلکا یون سہی | گر کیا ناصح نے ہمکو قید اچھا یون سہی
پر جنون عشق کے انداز چھٹ جائینگے کیا

۳
دین و ایمان ترک ہو پر ترک الفت ہو نہ آہ | عشق کی تدریس رہتی ہی یہان نام و نگاہ
مین جہان دیدہ ہون کہ نادان نہین دل ہی گواہ | حضرت ناصح جو آوین دیدۂ دل فرش راہ
پر مجھے یہ کوئی بتلا دے کہ فرمائینگے کیا

۴
خون دل حسرت مین جانبازی کی کھاتا ہون مین | دم الجھتا ہی مری سینے مین گھبراتا ہون مین
سر بکف تکبیر خوان عقل اپنی دوڑاتا ہون مین | آج وان تیغ و کفن باندھے ہوی جاتا ہون مین
عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لائینگے کیا

۵
دہر کے غم سے نہین فارغ ہی گوہر نیک و بد | پر غم خوبان مین اب کچھ بھی نہین ہی جہد و کد
ہی غم عشق اسقدر عنقا کہ اللہ الصمد | ہے اب اس معمورہ مین قحط غم الفت اسد
ہمنے یہ مانا ہے دلی مین پھر کھائینگے کیا

۱۵ مخمس بر غزل رند

۱
کسقدر طالعون کی پستی ہے | جان جانان کو اب ترستی ہے
اک اداسی یہان برستی ہے | نیست بے یار مجکو ہستی ہے
شہر ویران او جاڑ بستی ہے

۲
بڑھ کے خورشید سے ہے وہ خورشید | ذرہ آسا ہو کیون نہ ہمکو امید
خضر و الیاس سے کھلا یہ بھید | اوسکے کشتے ہین زندۂ جاوید
نیستی اونکی عین ہستی ہے

۳
رکھ کے ہاتھون پہ یہ دل بیتاب | دربدر ہم پھرے ہین خانہ خراب

۱۳ خمسہ بر غزل حضرت ظفر بہادر شاہ

۱
یا مجھے وحشی و دیوانہ بنایا ہوتا
یا مجھے عاقل و فرزانہ بنایا ہوتا
یا مجھے سبزۂ بیگانہ بنایا ہوتا
یا مجھے افسر شاہانہ بنایا ہوتا
یا مرا تاج گدایانہ بنایا ہوتا

۲
نور سے تو نے فرشتون کو بنایا پہلے
بعد ازان نار سے جن تو نے بنائے سارے
میری خلقت بھی جو منظور تھی تجھ سب کے
خاکساری کے لیے گرچہ بنایا تھا مجھے
کاش خاک درِ جانانہ بنایا ہوتا

۳
ہے پریشانی مین جمعیت دل ناممکن
رشک ہے اب دل بیتاب ہی ہر شب ہر دن
کافرِ عشق سہی گو نہ بنایا مومن
دل صد چاک بنایا تو بلا سے لیکن
زلف مشکین کا ترے شانہ بنایا ہوتا

۴
کاسۂ دل تھا مے عشق کے پینے کے لیے
رہی حسرت ہی مگر کجروئے ساقی سے
دیکھا اے پیر مغان طرف کو تیری مین نے
تھا جلانا ہی اگر دور ہی ساقی سے مجھے
تو چراغ درِ میخانہ بنایا ہوتا

۵
ہون مین سرمست مئی ناب حقیقت یارو
قلقل شیشہ نہ سنکر کہین میرا قل ہو
ہو گئے نشۂ ہر ساقی کوثر سے کہو
نشۂ عشق کا گر ظرف دیا تھا مجکو
عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا

۶
خانہ برباد کوئی کوئی پریشان مضطر
کوئی حیران کوئی مغموم ہے کوئی مشدر
کوس رحلت کی صدا آتی ہی بس آٹھ پہر
روز معمورۂ دنیا مین خرابی ہے ظفر
ایسی بستی کو تو ویرانہ بنایا ہوتا

۱۴ خمسہ بر غزل اوستاد غالب

۱
عیسیٰ مریم یہان اعجاز دکھلائین گے کیا
زندگی کا فور ہے مرہم سے پھیل جائین گے کیا

نہ ماری ناتوانی کے رہی اوٹھنے کی اب طاقت
تپ غم نے تری یان تک تو پہونچائی مری حالت
کہ پہلے درد سر تھا اب ہوا درد جگر کہنا

۵
روان ہو کوی جانان کو مبارک ہو سفر قاصد
ٹھہر نا راہ مین مطلق نہ تو شام و سحر قاصد
حضور یار مین کہنا مرا درد جگر قاصد
کرے وہ موشگافی حال کی میری اگر قاصد
نہ رکھنا فرق کچھ تو بھی سر مو سر بسر کہنا

۶
محبت مین تو رعنا جان دینے سے نہو باہر
لہو کا اوسکے تو پیاسا ہو پھیرے حلق پر خنجر
بھلا انصاف کی یہ بات ہے کوئی ستم پرور
نہین راہ وفا سے منحرف مضطر مگر اسپر
نہین راہ جفا سے باز تو اے فتنہ گر کہنا

۱۴ خمسہ بر غزل نواب خاص محل صاحبہ شاہ اودہ ۴

۱
غیرون کو تمنے ہمپہ ہنسا یا تو کیا ہوا
صدمہ پہ صدمہ ہمنے اوٹھایا تو کیا ہوا
بیگانہ وار ہمکو بھلایا تو کیا ہوا
محفل مین مثل شمع رولایا تو کیا ہوا
ہم غمزدون کو تمنے جلایا تو کیا ہوا

۲
معشوق بیوفا ہین بہت آزمائے ہین
عاشق خدا نے عاجز و مسکین بنائے ہین
یہ غمزدے تو روز ازل کے ستائے ہین
عاشق سلف سے ظلم اوٹھاتے ہی آئے ہین
ہمنے تمہارا ظلم اوٹھایا تو کیا ہوا

۳
ساقی کو اپنے حسن ملاحت کا ہے غرور
پر رکھی اس خیال کو وہ دل سے اپنے دور
نشے مین عشق ساقی کوثر کے ہو نہین چور
اوس چشم مست کا مری آنکھو مین ہے سرور
ساقی نے جام مے نہ پلایا تو کیا ہوا

۴
قاصد جواب خط نہ پھرا لیکے آج تک
تا حال ہمنے زیست بسر کی بلک بلک
پھر جذب دل کی عشق نے آخر کو کی کمک
دل کی کشش سے کھینچکے لائی ہین یان تلک
قاصد جواب یار نہ لایا تو کیا ہوا

دن پھرے میرے تو پھر اوسنے کیا مجکو یاد | شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر مستانہ زدند

۴
ایسا انصاف ہی عالم مین نہ دیدا اور نہ شنید | صاف افلاک سی ہی تا بزمین فرق بعید
سب چھپے جان کی دشور رجوا مر توحید | آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

۵
آبرو بے اثری مین کبھی رکھتا نہین دمع | بوالہوس کو نہین حاصل ہی جہان مین خرقع
کیون نہو عاشق صادق کے لیے خاطر جمع | آتش آن نیست کہ بر شعلۂ او خند و شمع
آتش آنست کہ بر خرمن پروانہ زدند

۶
گرچہ رعنا کا نہین آج زمانی مین جواب | لاجواب اوسکو کہون مین تو یہ ہی عین صواب
بر یہ انصاف کی ہی بات فہیمونکی حساب | کس چو حافظ نکشید از رخ اندیشہ نقاب
تا سر زلف عروسان سخن شانہ زدند

۱۱ خمسہ بر غزل مضطر

۱
نہین وہ لن ترانی یاد تجکو بیخبر کہنا | جلا دل سوز غم مین طور سے بھی بیشتر کہنا
برائے بوتراب اوس سے یہ قصہ سربسر کہنا | مرا اوس شعلہ رو سی نامہ بر سوز جگر کہنا
ہوا ہون خاک جلکر اور نہین تجکو خبر کہنا

۲
کسی ڈھب سے یہ اوس پردہ نشین سی نامہ بر کہنا | جگر کے پار ے دلبر ہوا تیر نظر کہنا
لگا مرہم تو پہونچا اور زخمون کو ضرر کہنا | بیان طائر بسمل طپان ہون خاکپر کہنا
ہوا ہی ناوک بیداد سے ٹکڑے جگر کہنا

۳
طریق عشقبازی سے نہین ہم بیخبر کہنا | رہا کرتے ہین پیش تیغ غم سینہ سپر کہنا
کفن سر پر لپیٹے پھرتے ہین شام و سحر کہنا | جو کھینچی ہے ہماری قتل پر تیغ دوسر کہنا
کرینگے ہم بھی آب تیغ ہی سے حلق تر کہنا

۴
نہین امید کچھ ایسی مرض کی ہوگئی شدت | مسیحا کہ گئے بیمار غم کو ہو چکی صحت

خدا گر روز محشر بھی دکھا دے | اوٹھائے سے نہ اوٹھونگا کسی کے
در دولت سرا ہے اور مین ہون

۲
نہ دشمن کا بھی یہ حال زبون ہو | نہ ہے ہمدرد نے غمخوار ا بتو
گذرتی ہے جو مجھپر کچھ نہ پوچھو | غم جانان ہے کافی دل لگی کو
یہی مونس مرا ہے اور مین ہون

۵
مجھے کب تیرہ بختی کا گلا ہے | خیال کاکل و زلف رسا ہے
یہی جنجال قسمت مین لکھا ہے | شب فرقت مین سود ا زلف کا ہے
یہی کالی بلا ہے اور مین ہون

۶
پھرا یہ عشق مین مجھسے مقدر | بنایا کاہ سے بھی مجکو لاغر
ہوا جب خاک مین ملکر برابر | اوڑا یا ضعف نے مجکو ہوا پر
بگولا ہے ہوا ہے اور مین ہون

۹
ہوے جب شافع عصیان پیمبر | تو روز عید ہے پھر روز محشر
سخن رضا کا سن مسرور ہوکر | قیامت کا صنم ہرگز نہین ڈر
نبی حامی مرا ہے اور مین ہون

۱۰ خمسہ بر غزل حافظ

۱
در رہ عشق کہ اول رہ بیگانہ زدند | آتش از شمع گرفتند و بہ پروانہ زدند
بانگ بر خلق کہ از مشرب رندانہ زدند | نوشش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند
گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

۲
کوی جانان مین ملا جب سے کہ چہرہ یہ بھبوت | خاکساری مری معراج ہے بہر لاہوت
کل سے حیرت سے ہی اسواسطے ہی مجکو سکوت | ساکنان حرم ستر عفاف ملکوت
با من خاک نشین ساغر مستانہ زدند

۳
پہلے اک عمر جو منظور رہا اوسکو فساد | خانہ عیش رہا اسلیے میرا برباد

قاصدا جا اوس سمن بر کو سنا دی یہ سخن
باغ ہے سبزہ ہے سے ہی مین بھی ہون اگلدان
تو بھی گر آ جائے تو ہو خوب سامان بہار

۱۳
خاکساری سے اوڑائی ہے خرامین ہمنے دھول
باغ عالم مین تمہین کہتے ہین طوبیٰ ذی عقول
دستگیری کی تمنا ہی جو ہو اونکو حصول
ہمسے قصے دونون بیعت کرتے ہین گر ہو قبول
کہنہ سالان خزان و نو جوانان بہار

۱۴
کر چکے دور خزان باد بہاری جب کہ چلے
مطرب گلشن ہوے نغمہ سرا جنگ دنے
خوب شاخانہ تجمل ہے بہ ازکاؤس و کے
تخت طاؤسی ہے سبزہ سر بہ گل کا چیر ہے
کس تزک سے جلوہ گر ہے آج سلطان بہار

۱۵
تاب نے نشو و نما بالکل نہ سنبل کو رہی
بجروی کیا راست بازی سے کھلی سورج مکھی
سرزمین ہے سبز گلشن مین ہوا ایسی چلی
سرو بھی پابند جو ہے با ہمہ آزادگی
آج تا فرمان پر جاری ہے فرمان بہار

۱۶
ترک زاہد سے حرم ہو گبر سے چھوٹا ہی دیر
فصل گل مین اپنی حالت بھی نظر آتی ہی غیر
پوچھتے ہو حال کیا رعنا کا جو گذرا سو خیر
پھر وہی سودا ہی خاور اور وہی صحرا کی سیر
کرتی ہے بیڈھب اشاری چشم فتان بہار

۹ خمسہ بر غزل صنم اکبر آبادی

۱
تصور جب کا ہے اور مین ہون
غم گیسو سوا ہے اور مین ہون
خم کاکل ترا ہے اور مین ہون
تری زلف رسا ہے اور مین ہون
یہی دام بلا ہے اور مین ہون

۲
گوارا ہے مجھے کب بیعت خضر
کردن بیفائدہ کیا خدمت خضر
نہ دیکھون تو نہ دیکھون صورت خضر
تری رہ مین نہین ہے حاجت خضر
مرا دل رہنما ہے اور مین ہون

۳
مین دل برداشتہ دیر و حرم سے
ہوا نقش قدم اب در پہ تیرے

روشن آنکھین کر رہا ہے سیر کنعان بہار

۹ فصل مکتب ہوگا اونکے سامنے روح الامین ہونگے رضوان کے خط گلزار پر بھی نکتہ چین
دیکھ لینا گر یہی صحبت رہی اے ہمنشین لب تو وا ہولین ذرا طفلان بستان کی کہین

شیخ سعدی کو پڑھائینگے گلستان بہار

۱۰ سرزمین ہو جابجا سرسبز عالم باغ باغ ہے دل رضوان مین رشک گلشن ہستی ہی داغ
ہین جو افسردہ اوہنین ہو مژدۂ عیش و فراغ پھاند کر دیوار بوے گل کریگی تر دماغ

قد آدم سے سوا ہے موج طوفان بہار

۱۱ فصل گل بدلے خزان سے ہجر مین بدہیئت گون پھول جاتی ہین چمن سے دل ہوا جاتا ہی خون
جوش سودا سے نہایت حال میرا ہے زبون دھجیان لون خوب ہی چلکر چمن مین ای جنون

ہاتھ اگر آوے چمن مین محکو دامان بہار

۱۲ فصل گل ہی بوستان کا قصد اکثر کیجیے بلبلون پر مہربانی بندہ پرور کیجیے
دل نہین تو وقت شب سیر گل تر کیجیے عارض تابان سے گلشن کو منور کیجیے

آپ کو کہتے ہین سب شمع شبستان بہار

۱۳ زیب گلزار عالم مین ہے ہر گل کا ظہور نقد گل لیجائینگے گلچین چمن سے دور دور
دھوم بازار جہان مین گل کی ہوتی ہی ضرور صحن گلشن مین جو یون ہی ہے نرگل کا وفور

خوب گلچھرے اوڑائینگے جوانان بہار

۱۴ میکدہ گلشن ہی گلچین مے خوشگوار ہین پھول جام مے ہین غنچے دانۂ انگور ہین
بادۂ نوشان بہاری نشہ مین اب چور ہین بادۂ شبنم سے نرگس کے قدح معمور ہین

ہر روش پر جھومتے پھرتے ہین مستان بہار

۱۵ طائر جان ہجر مین اب مائل پرواز ہے برزخ کبرے چمن ہے کون یان و مسار ہے
وادی محشر کا صحن باغ مین انداز ہے صوت بلبل نے تمہاری صور کی آواز ہے

شور محشر سے نہین کم شور مرغان بہار

۱۶ فصل گل کو لائی ہی اب کھینچ کر حب الوطن تیری خاطر جمع ہی سامان یہان ای رشک چمن

عرص کا دامن بنا ہے آج دامان بہار

۱ خوف بیگانہ نہین اور ہو نہ کچھ رشک رقیب
مثل جنت باغ مین باہم ہین عشاق و حبیب
بلبلون کو واسطے یہ فصل گل بھی ہے عجیب
عندلیبون کو گلون سے ہے ہم آغوشی نصیب

وصل اب اور واسطہ ہی بہر مرغان بہار

۲ کوچ گلشن سے خزان کا ہی چمن مین جابجا
ہے مبارکباد کی مرغان گلشن مین صدا
چہچہانا عندلیبون کا نہین بے فائدہ
مژدۂ فصل بہاری لایا ہے پیک صبا

بول بالا ہے چمن مین شور مرغان بہار

۳ توبۂ بیوقت سے ہے ناک مین رعنا کا دم
بزم حیرت ہی جہان اب مجکو بے روئے صنم
جان و ایمان پر کیا ہی سخت تر اسنے ستم
فصل گل مین توبہ کے سے ہی رعنا کو الم

ہون اسی خوف و رجا مین اک مین حیران بہار

۸ خمسہ بر غزل مرزا محمد اکبر خان خاور سیستانی

ہے اب آرائش سے رشک خلد ایوان بہار
ہر روش پر تختۂ گلزار ہے خوان بہار
بلبلین کیونکر نہون مشتاق ساماں بہار
نوجوانان چمن ہین آج مہمان بہار

اوج پر ہے اندنون فصل علے شان بہار

۱ گلرخون کی طرح ہے پھولون مین شان دلبری
نرگس گلزار دکھلاتی ہے سحر سامری
کم نہین خورشید رو سے باغ مین سورج مکھی
نرگسی آنکھین دکھا کر جان کی گاہک ہوئی

بنکے سنبل دل کو لیتی زلف پیچان بہار

۲ رشک طوبے قد ہی نرگس آنکھ پر کرتی ہی صاد
زلف و رخ خوسنبل و گل خلد کی دیتی ہین داد
دیکھکر تجکو نہین ہی قدسیون کو خلد یاد
تجکو وہ جوبن دیا ہی حق نے اے نخل مراد

تجھپہ ہے قربان بہار اور بندہ قربان بہار

۳ ہی عروس باغ پر کیا خوب جوبن اندنون
حسن پر لالہ ہی رونق پر ہی سوسن اندنون
چہرے پھولون کے چراغ آسا ہین روشن اندنون
یوسفستان ہو رہا ہے صحن گلشن اندنون

۱ اب گئی فصلِ خزاں تھا جسکے ہاتھون دل دونیم — موسم گل نے کیا گلزار کو باغ نعیم
فیض پہونچی جس سے کیا خاطر مین اوسکی خوف و بیم — چاہیے غنچے بلائین لین تصدق ہو نسیم
طشت گل مین دھوئے شبنم پای مہمانِ بہار

۲ آئی ہے فصلِ بہاری ہر چمن ہے میکدا — سرو ہین یا شیشہ ہائے مے دھرے ہین جابجا
غنچہ ہے مثلِ سبو اسمین نہین ہی شک ذرا — گل ہی ساغر بادہ ہے شبنم تو ساقی ہی صبا
میکدہ ہے صحن گلشن بہر مستانِ بہار

۳ فصلِ گل آئی بڑھا جوشِ جنون کیونکر نہون — ہوگیا حد سے سوا جوشِ جنون کیونکر نہون
بڑھتی بڑھتی بڑھگیا جوشِ جنون کیونکر نہون — جوشِ مستی ہی ہوا جوشِ جنون کیونکر نہون
نشترِ فصاد کا سنٹے بہر مرغانِ بہار

۴ فصلِ گل ہے مظہرِ انوارِ صنعت ہی چمن — نام غم جس جا نہین وہ جا بعشرت ہی چمن
لائقِ نظارۂ اہلِ بصیرت ہے چمن — رقص کبک و نغمۂ بلبل سے جنت ہی چمن
نرگس و گل کا لقب ہے حور و غلمانِ بہار

۵ وضع عیارانہ ہی بیگانہ ہین اور دلربا — وہ گل رعنا ہین یہ جنمین نہین بوئے وفا
اپنے آشفتہ کی خاطر تک نہین انکو ذرا — چٹکیون مین بلبلون کو غنچے دیتے ہین اوڑا
ہین غضب طرار و شوخ و شنگ طفلانِ بہار

۶ فصلِ گل ہی شک نہین شمشاد کی جوبن مین آج — کیا بیان ہو جو اودا ہٹ ہی گل سوسن مین آج
گل شگفتہ کیون نہون زر رکھتی ہین دامن مین آج — دور ہی بادِ صبا کا ہر روش گلشن مین آج
تختہ گلشن بنا ہے تختِ سلطانِ بہار

۷ باغ سے صحرا تلک صحرا سے لے تا کوہسار — رحمتِ عالم ہوئی کیا سرد ہے بادِ بہار
برگ گل تک سرخ باغِ دھر مین ہین تا بخار — آج کل فصلِ بہاری نے دیا ہے اشتہار
پھول پھل کیا خار تک ہی زیرِ فرمانِ بہار

۸ کثرتِ گل سے بڑھا بادِ بہار می کا غرور — راستہ ملتا نہین صحن چمن مین دور دور
دامنِ دستِ قیامت بھی کرے اتو قصور — خرمنِ گل ہر روش ہی اور وہ پھر بھی دور

۳
ہے بہار اک شکل زیبا دیکھکر پہچانیے
دل مین چہرے کی عوض سورج مکھی کو ٹھانیے
غنچہ ہے گویا دہن اور سرو ہی قد مانیے
زلف سنبل کو سمجھیے گوش گل کو جانیے
نرگس شہلا کو کیجے چشم فتان بہار

۴
دھوپ سے مرجھائین جھونکے سے جھکین سیتا بیا
قطرۂ شبنم سے اور باد بہاری سے ہون وا
اور کیا پھبتی کہے اپنر مرا ذہن رسا
شاخ گلبن پر یہ طفل غنچہ سے ظاہر ہوا
بے سواران چمن ہین مرد میدان بہار

۵
باغ عالم مین تو ہے مہمان نوازی کا چلن
خندہ پیشانی سے پیش آتی ہین ارباب وطن
لائے ہین ناخواندہ مہمان جان ماتھے پر شکن
کیا سمجھکر روندتے ہین مجکو سیار چمن
سبزۂ بیگانہ ہون لیکن ہون مہمان بہار

۶
راز حکمت دلمین بلبل کی ہزارون ہین نہان
باغ عالم مین ارسطو سے ہی بڑھکر بیگمان
قول آتش کب ہی قول بوعلی سے کم یہان
آبجوئین ہین صفا سے سینۂ اشراقیان
ہر گل خوشبو ہے افلاطون یونان بہار

۷
کر بہار گلشن خلاق عالم پر نظر
دیکھ لے باغ جہان مین کیسی کیسی ہین شجر
چشم بینا چاہیے قدرت ہی اوسکی جلوہ گر
روشنی ہووے جو آنکھون مین تو سیر باغ کر
لالۂ آتش زبان ہے شمع ایوان بہار

۸
ناپسند خلق ہون برق غضب ہون قہر تین
گردش تقدیر ہون گرداب بحر بحر مین
قول رعنا ٹھیک ہی مشہور سر اک شہر مین
نخل ماتم کی طرح ہون بوستان دہر مین
بے سزاوار چمن آتش نہ شایان بہار

۷ خمسہ بر غزل خود مصنف

۱
بہر سیر آئے ہین سب مشتاق و خواہان بہار
سب سے بڑھکر آج کل ہی شوکت و شان بہار
جمع ہین سب ساز و سامان تھے جو شایان بہار
گل کھلے ہین موسم گل مین ہے سامان بہار
عندلیبون کو ہے لازم شکر احسان بہار

فصل گل مین جو عنادل کو کریگا غمگین
ہمصفیران چمن تجکو کرینگے نفرین
پاس خاطر تجھے لازم ہی مناسب یہ نہین
دست انداز نہو گل پہ ابھی اے گلچین
صبر کر صبر ذرا باغ سے جانے بلبل

۵
ایک مدت سے ہی گلزار مین تیرا بستر
صحبت گل بھی میسر ہی تجھے آٹھ پہر
مجکو افسوس ہی اس بات کی ہون اے شدر
کسطرف جائیگی برداشتہ خاطر ہو کر
باغ کیون کرتی ہے گلچین کے حوالے بلبل

۶
قید بیرحم سے کر شکر رہائی پائی
ہمصفیرون سے نکر شکوہ بے پروائی
بیخبر انکی دعا تجکو یہان تک لائی
باغ تک خانہ صیاد سے اوڑکر آئی
بارے پھر تو نے پر و بال سنبھالے بلبل

۷
پھرتے ہین گھات مین صیاد کئی پے در پے
شکر کر ہو رہ گلزار اگر خیر سے طے
ہمصفیرون کی نہین پند سے بہتر کوئی شی
دام مین پھنسکے نکلنا ترا ممکن ہے
تا بمقدور پر و بال ہلائے بلبل

۸
حق بجانب ہی نہین قول یہ رعنا کا فضول
مختصر کہدیا بہتر نہین اس بات مین طول
طوطے ہند ہی وہ بات مین جڑتی ہین پھول
پیچھے رندکریگا تو ابھی جائیگی بھول
کہدے گلچین کہ زبان اپنی سنبھالی بلبل

مخمس بر غزل آتش

۶

۱
گر صبا آصف ہی تو گلشن ہے دیوان بہار
آئینگے ملقیس اب بن بن کے مہمان بہار
کیون نہو گلزار عالم مین یہ سامان بہار
حکمرانی پر ہو اسیل سلیمان بہار
عشق پیچان بنگیا طغرائے فرمان بہار

۲
دسمن جان ہین مری مرغ خوش الحان بہار
دامن گل ہی نظر مین چاک دامان بہار
بے صنم ہے شاق یہ نازعروسان بہار
زخم خندان یار بھی ہے روی خندان بہار
تیر باران بلا ہے مجکو باران بہار

۴
رہائی دے کے مری دیکھ لے وفا تا زیست
کرونگا شکر عنایت مین مبتلا تا زیست
کیا کرونگا ہر اک جا تری ثنا تا زیست
رہائی دے تو مین ممنون رہون ترا تا زیست
چمن کی کھاؤن کوئی روز پھر سو اصیاد

۵
چمن کے دید کی تہمت عبث لگاتا ہے
قفس پہ کاٹ کے پر دام کو بچھاتا ہے
یہ بے پرون پہ تجھے جور کیون خوش آتا ہے
قفس مین قید جو کر کے مجھے ستاتا ہے
تجھے بھی جور کی دیگا خدا سزا صیاد

۶
مین ایک تازہ گرفتار ہون چمن سے جدا
قفس کو دیکھکے کیونکر گھٹے نہ دم میرا
کسیکا ڈالے نہ بیرحم سے خدا پالا
پھنسا جو دام مین آکر کبھی نہو وہ رہا
سنا کے مجکو یہ کہتا ہے بہلا صیاد

۷
وہ بیقرار ہے رعنا کی طرح اب غم سے
روان ہین شوق مین اشک اوسکی چشم پرنم سے
نجات ایک گھڑی بھی نہین ہے ماتم سے
ملائیگا جو تو اوس گل کو آج عالم سے
ملے گی حشر مین اسکی تجھے جزا صیاد

۸
مخمس بر غزل رند

۱
پائے صیاد کے اللہ نہ ڈالے بلبل
دشمنون کو نکرے اوسکے حوالے بلبل
گل کا گر لطف اوٹھانا ہے اوٹھالے بلبل
دیدہ گل کے تجھے پڑ جائین کے لالے بلبل
پڑ گئی جب کسی صیاد کے پالے بلبل

۲
نہین معلوم یہان جی بھی لگے یا نہ لگے
ہے خزان فصل بہاری سی چمن مین پہلے
نجد اجان کے پڑ جاتے ہین لالے پھولے
پہلے گلشن کی ہوا دیکھ لے رہکر چندے
آشیان کی تو ابھی طرح نہ ڈال اے بلبل

۳
جانا لازم نہین جب تک نہ مکان مین ہو مکین
مجکو زنہار گوارا نہین بلبل ہو حزین
مین تو گلگشت کرون رشک سے وہ ہو غمگین
بے اجازت مین قدم باغ مین دھرا نہ کہین
مجسے دیکھا نہین جائیگا ملال بلبل

۴
دام کاکل مین نہین کون پھنسا ای قاتل ہے کمند دل وجان زلف رسا ای قاتل
آفت جان جہان تو ہی بتا اے قاتل تیر مژگان سے ترے کون بچا اے قاتل
خنجر ابرو سے کس دل کو دوبارا نکیا

۵
جیتے جی خیر حیا کی تو بجا کی تو نے عیب ہے مجھسے پس مرگ دغا کی تو نے
بیوفا خوب مرے ساتھ وفا کی تو نے شرط الفت کی یہی تھی جو ادا کی تو نے
بھول کر بھی کبھی بالین پہ گذارا نکیا

۶
ساری خلقت سے شرف بڑھ کے نہ کسطرح سہی ہے خبر مخبر صادق سے مقرر یارو
سجدہ آدم کو ملائک نے کیا ہے دیکھو شرف اسواسطے خالق نے دیا آدم کو
مثل ہر شخص کا پیدا جو دوبارا نکیا

۷
یہ تو ظاہر ہے کہ جو شے ہے جہان مین ہر دم عیش کا نام نہین غیر غم و رنج و الم
عقل رعنا کی ہے اس بات مین حیران سرم رنگ عالم کے بہت دیکھ چکے ہو عالم
کیا سبب تمنے جو عالم سے کنارا نکیا

۴ خمسہ بر غزل ایضاً

۱
نکالی منہ سے نہ مین نے کبھی صدا صیاد لگی چمن کی نہ گل کی مجھے ہوا صیاد
مین پوچھتا ہون ہوا مجھسے کیون خفا صیاد کیا جو قید قفس سے مجھے رہا صیاد
بتا دے کونسی مجھسے ہوئی خطا صیاد

۲
مرے حضور نہ طوطی ہند ہو گویا نہین ہے بلبل شیراز کا بھی کچھ رتبا
مقرر ہے طائر سدرہ مری طلاقت کا وہ عندلیب ہون باغ جہان مین ہی شہرا
چمن مین پوچھلے جاکر مرا پتا صیاد

۳
قفس مین کیون ہدف تیر غم بناتا ہی خدا کا خوف بھی تجکو نہین کچھ آتا ہے
ستم ہی جان حزین پر جو تجکو بھاتا ہے دکھا کے سیر گلستان عبث ستاتا ہی
قفس ہی مین مری تجویز کر سزا صیاد

۱۸
ہین صاف دام سے معمور سب گل و سنبل
بنا ہے خانۂ زندان چمن تو اب بالکل
یہ ہمصفیرون کا دیوار باغ پر ہے غُل
لگا ئیو نہ قدم آشیان سے اوبلبل
لگائے بیٹھے ہین پھندے جہان نہان صیاد

۱۹
ہمصفیرون کی فرقت کا غم نہ قید کا ڈر
نہین ہے اپنے غم و رنج پر بھی مجکو نظر
مین اسمین رہتا ہون حیران و شدر آٹھ پہر
الٰہی دیکھیے صحبت برآر ہو کیونکر
زبان دراز ہون مین اور بدزبان صیاد

۲۰
کوئی بھی چھاتی پہ بسمل کے سنگ دھرتا ہے
کوئی بھی کر کے ستم اسطرح مکرتا ہے
قفس کو باندہ گر ایسا ہی شاک گذرتا ہے
پرون کو کھول دے ظالم جو بند کرتا ہے
قفس کو لیکے مین اوڑ جاؤنگا کہان صیاد

۲۱
مین ایک گلشن جنت کا ہون ہزارای رند
نہین تھی صحبت گل مجکو ناگوار اے رند
کہین مین بڑہ کے تھا رعنا سی شوخیا ای رند
فریب دانہ نہ کھاتا مین زینہار اے رند
نکرتا دام کو گر خاک مین نہان صیاد

۳ خمسہ بر غزل نواب خاص محل صاحبہ بیگم حضرت شاہ اودہ

۱
حیف ہے عاشق بیچارہ کا چار انکیا
رحم بیمار محبت پہ خدا را نکیا
آنا دم بھر بھی عیادت کو گوارا نکیا
اپنے بیمار کا اک روز نظارا نکیا
اوسیحا کبھی بالین پہ گذارا نکیا

۲
مال و جاہ و حشم و عزت و ناموس و حیا
دین و ایمان دل و جان سب کو کیا تجھپہ فدا
جز غم و درد کے باقی نہین اب کچھ اصلا
کر دیا نذر ترے پاس ہمارے جو تھا
ایک دل رکھتے تھے سو اوسکو بھی یارا نکیا

۳
خوب غیرون کی ملاقات سے دل شاد کیا
بھولکر بھی نہ کبھی منے نہین یاد کیا
کیا قیامت کا ستم اور ستم ایجاد کیا
رات کو غیر کے پہلو کو تو آباد کیا
جائے انصاف ہے کچھ پاس ہمارا نکیا

خدا کا شکر ہے سختی کے دن ہوے پورے | قفس پہ رکھنے لگا اب تو ہار پھولون کے
ہزار شکر ہوا مجھپہ مہربان صیاد

۱۱
پھنسایا مجکو فقط حیلہ و بہانہ نے | دکھایا دام مجھے لطف جاودانہ نے
ستایا سخت مجھے گردش زمانہ نے | دکھایا کنج قفس مجکو آب و دانہ نے
وگرنہ سوام کہان مین کہان صیاد

۱۲
ہے آشکار جو بلبل کو گل سے الفت ہے | یہ مست ناز ہے الفت مین اوسکو وحشت ہے
لگا کے کان ذرا سن جو تجکو فرصت ہے | عجیب قصہ دلچسپ اک حکایت ہے
سناؤن گا گل و بلبل کی داستان صیاد

۱۳
جو پر ہلاؤن تو پانی مجھے پلاتا ہے | جو سر کو پٹکون تو دانہ معاً منگاتا ہے
ملول پاکے گلون سے قفس کو چھاتا ہے | اور اوس دیکھکے مجکو چمن دکھاتا ہے
کئی برس مین ہوا ہے مزاج داں صیاد

۱۴
بہار عمر کے سب دن تو قید ہی مین کٹے | نہ ہمصفیر ہے کوئی جو پھڑکون اوسکے لیے
نہ اب وہ دل ہے کہ شوق چمن ذرا ہو جسے | رہے نہ قابل پرواز بال و پر میرے
قفس سے اوڑکے مین اب جاؤنگا کہان صیاد

۱۵
تڑپ تڑپ کے یقین تھا کہ جان جائیگی | مگر قفس مین جو قسمت نے یاوری بخشی
یہ میرے نالون نے تاثیر دل مین پیدا کی | عزیز رکھتا ہے کرتا ہے خاطر مین میری
ملا ہے خوبی قسمت سے قدردان صیاد

۱۶
بنا کے پہلے تو برباد آشیانہ کی | چمن سے پھینک دیا اکیدن قفس کو بھی
خدا ہی جانے کہ رکھتا تھا دشمنی کیسی | چمن مین رکھا نہ بلبل کا نام تک باقی
خدا کرے یون ہی ہو جاے بے نشان صیاد

۱۷
کمر یہ مین نے اطاعت پہ باندھی ہے اب تو | پھڑکتا بھی نہین کنج قفس مین مین یارو
خیال اپنے نگہبان کا ہو تو ایسا ہو | مین جھانکتا نہین چاک قفس سے بھی گل کو
نمونے تا مری جانب سے بدگمان صیاد

بہم یہ مشورہ کرتے ہین باغبان صیاد

۴ یہ مین نے مانا کہ نفرت تجھے ہوئی مجھسے — ملیگا ہاتھون کو پچتائیگا تو رو رو کے
مین جب تلک ہون یہان کچھ نہین ہے قدر تجھ — کریگا یاد مرے زمزمون کو بعد مرے

ہون چند روز ترے گھر مین میہمان صیاد

۵ ہوا بہار مین گلشن تو روبرو پامال — ہے ہمصفیرون کی دوری کا اور سخت ملال
شفیق ہوکے اگر پوچھے تو مرا احوال — سناؤن واقعہ اپنا تجھے تمام وکمال

جو کان دھر کے سنے میری داستان صیاد

۶ خدا کا خوف کر اتنا نہین ہے ظلم روا — کہ آب و دانہ کئی روز سے نہین پایا
یہ بے زبان ہین قیامت نہو کہین برپا — ستم زیادہ نکر حکم دے رہائی کا

پکارتے ہین گرفتار الامان صیاد

۷ فصیح سیکڑون میری بیان پہ ہین مفتون — بھرے ہین دل مین ہزارون ہی سحر کی مضمون
مرے کلام مین سو سو طرح کے ہین افسون — نہونگا بند قفس مین بھی مین وہ بلبل ہون

ہزار تجکو سناؤن گا داستان صیاد

۸ مین ہمصفیرون کو بھی اب نہین بلاؤنگا — اور آشیانہ بھی اپنا قفس مین چھاؤنگا
پھڑکنا دور ہے پرتک نہین ہلاؤنگا — در قفس بھی کھلے گا تو اب نہ جاؤنگا

یقین نہوئے تو کر میرا امتحان صیاد

۹ کیے ہین تو نے کرم مجھپہ بارہا جو جو — وہ نقش سنگ کی صورت ہین دل پہ نقش ہو تو
اسیر دام محبت ہون اب تو جو کچھ ہو — رہا بھی ہوکے نہ بھولون کا حق خدمت کو

ادا سے شکر کرونگا مین ہر زمان صیاد

۱۰ بچھے ہین باغ مین ہر ایک سمت دام بلا — ہر اک درخت مین پھندے لگے ہین سرتاپا
بہار تک ہے جو صیاد کا یہی شیوا — چمن مین بلبل و قمری کا پر نچھوڑیگا

رہا جب آٹھ پہر گھات مین نہان صیاد

۱۱ تمام قید کے دن رنج و فکر مین کاٹے — ہزار رنج سہے اور لاکھ صدمے رہے

آتی جاتی ہے نسیم سحری پے در پے | فصل گل آئی ہے کیا پھولی ہوئی پھبی ہے
دیکھنا دبدبہ وجاہ وجلال بلبل

۵ جس طرف دیکھو سراسر ہے گلستان تاراج | زلف سنبل ہے پریشان نہین قابو مین مزاج
مرگ عاشق کو ہے معشوق کے آگے معراج | گل ہین مصروف عزا داریو نمین پھول ہین لج
ہو گیا سنتے ہین گلشن مین صبا دل بلبل

۶ گر تنک من شکل مین سیرت مین بشر ہے بخدا | قیس و فرہاد کے لکھا ہے برابر حلیا
مین نے خود محکمۂ عشق مین جا کر دیکھا | داخل طبلق عشاق ہے چہرہ اوسکا
لکھے ہین دفتر گل مین خط و خال بلبل

۷ ایک مدت سے تری قید مین وہ ہے غمگین | اکثر آ آ گئی ہے منہ مین بھی جان حزین
بے پرون پر تو ذرا رحم کیا کر بے دین | کچھ خبر ہے تجھے صیاد ستمگر کہ نہین
جھڑ گئے کنج قفس مین پر و بال بلبل

۸ برگ گل اوڑ گئے دہر کا ہوا یہ طوفان | غنچے پژمردہ ہین اشجار ہین ساری عریان
ہمصفیرون کی ہے اب نغمہ سرائی وہ کہان | باغ تاراج ہوا لوٹ گئی باد خزان
آ گئے آ گئے ایام زوال بلبل

۹ قول رعنا ہے جو الفت مین پڑی رہتی ہین رند | روتی ہین نیچ بھی ہر طور کے اب سہتی ہین رند
دمبدم اشک مری آنکھون سے کیون بہتی ہین رند | عشق کیا چیز ہے معشوق کسی کہتی ہین رند
نہ تصور مجھے گل کا نہ خیال بلبل

۲ خمسہ بر غزل ایضاً

۱ بتاؤن فصل بہاری کا کیا نشان صیاد | نہ دیکھا ایک نظر مین نے بوستان صیاد
لے آیا طفلی ہی مین مجکو تو یہان صیاد | کھلی ہے کنج قفس مین زبان مری صیاد
مین ماجرای چمن کیا کرون بیان صیاد

۲ چلو چمن سے اب ای بلبلو برا سے خدا | جیے تو کھائین گے اگلی برس چمن کی ہوا
قیام خوب نہین ہے کہ مین نے آپ سنا | مین کھینچون دام مین بلبل تو آشیانہ جلا

آنہا کہ از قیام قیامت بپا کنند | از قد زبان خویش چرا آشنا کنند
کیا قیامت ہی کہ وہ بام پہ سوئے شب بھر | چشم انجم سے کری چرخ نظاری افسوس
دیوار تن کو دیکھہ کے رعنا یقین ہوا | بس درمیان یہی ہی عدم اور وجود مین
موسم بدل گیا ہی ہوا خوشگوار ہے | مرغون مین چہچہے ہین چمن مین بہار ہے
یاد مژگان کو تیرے صحرا مین | خاش خار مغیلان سمجھے
زندہ در گور رہے فرقت مین | شہر کو گور غریبان سمجھے
شمع کو ہجر مین روے روشن | دود کو زلف پریشان سمجھے
مال دنیا کو نہ مطلق جانا | خوبمردان علیخان سمجھے
صورت یوسف بے منظور روائی نہین | اسلیے تصویر جانان ہمنے کھنچوائی نہین
مبتلا ہوکر مصور تا نہو جائے رقیب | اسلیے تصویر جانان ہمنے کھنچوائی نہین
مسی اور رنگ گلوری سے گویا | دہان پری غنچہ زعفران ہے

۱ مخمس غزل رند

۱ ناخدا ترس نہین تجکو خیال بلبل | بیوفا دیکھہ نہ پڑ جائے وبال بلبل
دل پھٹا جاتا ہے سن سن کر مقال بلبل | غیر ہی حسرت گلزار سے حال بلبل
دیکھون کن آنکھون سے صیاد ملال بلبل

۲ دیکھہ کر غیر کا غم ہوتا ہون مین بھی غمگین | صدمہ گذرا کبھی دیکھا جو کسی دل کو حزین
منع گل توڑنے سے مین تجھے کرتا تو نہین | مین چلا جاؤن تو گل توڑ لیو تو اسی گلچین
مجھسے دیکھا نہین جائیگا ملال بلبل

۳ گل کے اوراق تو گلشن مین کرونگا مین بہم | ہوگا لالے کی سیاہی مین بھی آب شبنم
جمع کرلونگا سر دست مین سامان رقم | شاخ گل ہاتہ لگ گئی تو ترا شونگا قلم
آج لکھنی ہے مجھے صورت حال بلبل

۴ گل مین شبنم ہے کہ مے سے ہے بھرا ساغر می | رنگ دکھلاتی ہے اپنا ہی گلستان مین جو شے

پھرا ہون سر کی بل کوئے صنم مین
سب اپنی عمر مین نے یون بسر کی

بہت لی زلف نے بل کی شب وصل
قسم کھائی جو مین نے اونکی سر کی

خاک بھی لطف زندگی نہ ملا
آرزو جی مین ہو وہ جی نہ ملا

ادا ئے یار سہر انداز مین کیا دلکو بھاتی ہے
دلِ خود رفتہ پستا ہی طبیعت لوٹ جاتی ہی

لبھاتا ہی دل عشاق کو سو سو کر شمہ سے
نظر سو قافلون کو ناز سے ہمراہ لاتی ہے

ہوا خون حسرتِ دیدار مین دل ہی نہین تنہا
مری لختِ جگر تک دیدۂ خونبار مین آئے

جوابِ نامہ میرے بعد بھیجا تمنی لاحاصل
پیامِ وصل اغیارون کو پیہم تار مین آئے

پٹا گھر بیٹھے سودا جذبِ الفت سی زلیخا کا
خریداران یوسف کیلیے بازار مین آئے

نہ آئی بات تک بھی منہ پہ رعبِ حسن جاناں سے
ہزارون سوچ کر مضمون ہم دربار مین آئے

تلاشِ یار مین اک عمر بھٹکے کوہ و صحرا تک
اوٹھا کر گردشِ تقدیر کوئے یار مین آئے

دم لبون پر ہے جان آنکھون مین
عاشق اب کسکے انتظار مین ہے

کھو گیا کوئے دلربا مین نظام
لوگ کہتے ہین مار وار مین ہے

ریل پر یار آئے گا شاید
مژدۂ وصل آج تار مین ہے

خون ہین ارمان تیرے بسمل کے
بہ گئے آنکھ سے ٹکڑے دل کے

آئے ہو غیرون سے اب مل مل کے
خاک ارمان نکالون دل کے

بات کی بات مین گذری شب وصل
حوصلے خاک نہ نکلے دل کے

سخت جان مین ہون اودھر وہ نازک
زور کرتے ہین عبث پل پل کے

اشک حسرت دیدۂ دل سی ہین جاری اندنون
کار طوفان کر رہی ہے اشکباری اندنون

آئی ہے کس دھوم سی بادِ بہاری اندنون
گلرخون کی روز جاتی ہی سواری اندنون

ولولہ مین عشق کے برباد ہی ناموس و ننگ
بہرہ گئی حد سے زیادہ بیقراری اندنون

کسکا تھا انتظار ساری رات
دل رہا بیقرار ساری رات

روئے ہین پھوٹ پھوٹ کر شب ہجر
دیدۂ اشکبار ساری رات

شب فرقت یہ روئی شمع دلسوز
کہ ترا شکون سے دامان لگن تھا

عبث اے میکشو اندیشۂ دستار قاضی ہے
او تار و دخت رز کا شوق سے جیرہ راضی ہے

کہا ہے تجھسے جو واعظ نے کچھ ملال نکر
وہ لغو بیہودہ بکتا ہے تو خیال نکر

یہ رمز قلقل مینا ہے قیل و قال نکر
شراب شوق سے پی اور کچھ سوال نکر

سحر م پیر مغان ساغر صہبا بخشید
خضر دریا دلم آب از لب دریا بخشید

خدا یت بخشد اے قاتل چرا کشتی مسلمان را
تبسم در قیامت تا چہ پیش آرند ترکانرا

آخر ہوا ہے حشر بپا انتظار مین
صبح شب فراق ہوئی مار دار مین

چھیکین ہزار مرغ غزلخوان بہار مین
پر عندلیب ایک ہے گویا ہزار مین

گھیرے ہوے ہے غصہ و غم دلسی جنگ ہے
تن جان سی تنگ آیا ہے جان تن سی تنگ ہے

ہجر کی شب نہ آیا یار افسوس
مجکو آتا ہے بار بار افسوس

باغ مین جاے گل ہے خار افسوس
ہو گئی خواب نو بہار افسوس

کی ریا سے نہ شیخ نے توبہ
مر گیا وہ گنا ہگار افسوس

گھر گیا غیر کے وہ وعدہ خلاف
مین رہا وقف انتظار افسوس

آئی خزان بہار چمن سے نکل گئی
دم مین ہوا سے گلشن عالم بدل گئی

بلبل اوداس ہو کے چمن سی نکل گئی
شاید ہوا سے گلشن عالم بدل گئی

حور آئی وقت نزع طبیعت بہل گئی
جان آرزوے خلد مین تن سی نکل گئی

رنج سفر مین یار رفیق طریق تھا
بہلے مین اوسکے ساتھ طبیعت بہل گئی

خواب مین بھی یہان نہ آئے آپ
وان گئے رات بن بلائے آپ

صاف کلمہ پڑھے کلیم اوسکا
رخ جو وہ بام پر دکھائے آپ

جیسے دریا سمائے کوزہ مین
یون دل و دیدہ مین سمائے آپ

رات دن جور و ستم دیکھ لیا
آپکا لطف و کرم دیکھ لیا

دماغ پیر گردون مین بھری ہے بادۂ نخوت
بچشم غور جو دیکھا تو اک مینای خالی ہے

ہے ابر مین ہلال کہ ابر و نقاب مین
خنجر میان مین ہے کہ بجلی سحاب مین

کٹی کیونکر شب غم کچھ نہ پوچھو
تڑپ کر ہجر جانان مین سحر کی

افراد اشعار

پیار کی باتین کیجے صاحب
لطف صحبت کا گفتگو سے ہے

گر خون کا ہی حسن و خلق سے اوج
قدر پھولون کی رنگ و بو سے ہے

آب سے آئینہ کی رونق ہے
قدر انسان کی آبرو سے ہے

گالی تو بات بات مین وان بات ہو گئی
یان ہمکو سنتے سنتے مسادات ہو گئی

کسی کے چشم کا ہے دھیان ساقی
سبو منہ سے لگا منہ کو سبو سے

نہ پوچھو ہم سفر و مجسے ماجرائے وطن
وطن ہے مجھپہ فدا اور مین فدائے وطن

حساب قبر کو منکر نکیر بھول گئے
غم فراق کو سن ہاتھ پاؤن پھول گئے

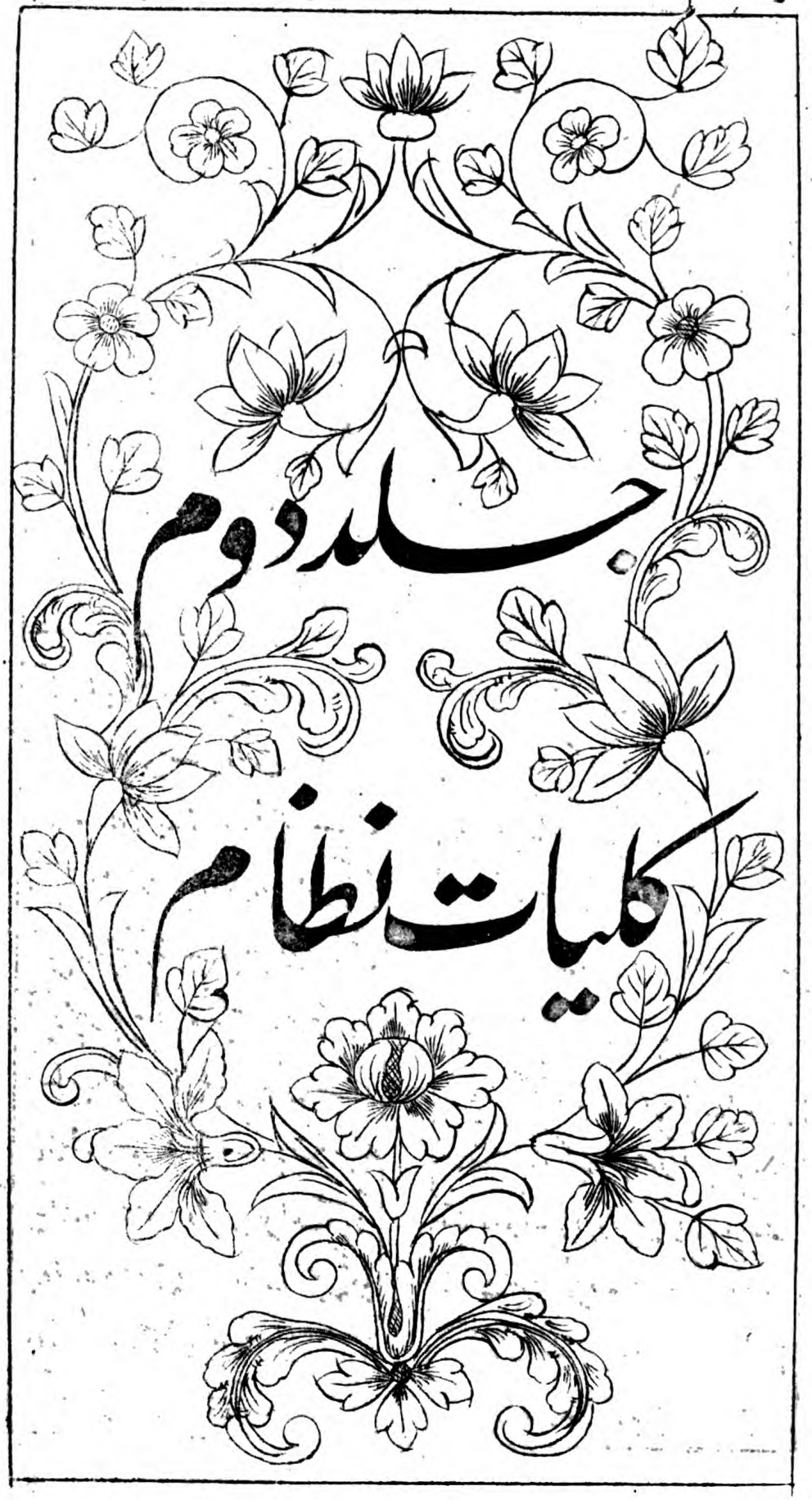
نماز شب سی زاہد نالۂ شبگیر بہتر ہے
ترے اللہ اکبر سے مری تکبیر بہتر ہے

کیون اے صبا او الجھتی ہی زلف دراز سے
غنچہ نہ او ٹھکھڑا ہو کہین خواب ناز سے

پروانہ فرط عشق سے جلتے تو جل گیا
واقف ہوا نہ شمع کے سوز و گداز سے

نہین دستار قاضی میکدہ مین پارا پارا ہے
مگر رندون نے چیرہ دختر رز کا اتارا ہے

یہ سر بھر شیشہ پہ ساقی کے پٹکا ہے
چھیڑ مین نہ رند دختر رز زیرک مبتدا ہے


جلد دوم
کلیات نظام

خدا جب بے طلب بر لائے مقصد
اوٹھاؤن کیون نہ ہاتہ اپنے دعا سے

کدورت ہے مری جانب سے دل مین
صفائی اب کہان اوس مہ لقا سے

نظام اب عقدۂ دل کیون نہ حل ہون
محبت ہے تجھے مشکل کشا سے

تمام شد دیوان اول



ڈبوئی چاہ مین زہرہ نے قد سے
کسے امید تھی یہ آشنا سے

چمن مین آگئی فصل بہاری
خبر پہونچی مجھے باد صبا سے

شب فرقت ہوئی رعنا شب وصل
بگڑ بیٹھے جو وہ ناز و ادا سے

جسکو سب کہتے ہین سمندر ہے
قطرۂ اشک دیدۂ تر ہے

ابروے یار دل کا خنجر ہے
مژۂ یار نوک نشتر ہے

چشم عاشق سے دو بہے دریا
ایک نسیم ایک کوثر ہے

خانۂ دل ہے غیر سے خالی
شوق سے آؤ آپ کا گھر ہے

دین زاہد کو ہمکو درد ملا
اپنا اپنا غرض مقدر ہے

قطعی آج فیصلہ ہو گا
تیری تلوار ہے مرا سر ہے

ابتو دھونی رما کے بیٹھے ہین
در جانان پہ اپنا بستر ہے

طبع ہر اک کا دین و ایمان ہے
جسکو دیکھو وہ بندۂ زر ہے

ہین عدو زلف و ابرو و مژگان
سب بلاؤن کی جد افسر ہے

خوب دل کھولکر جفا کر لو
بندہ مدت سے اسکا خوگر ہے

بام پر جلوہ گر ہے وہ شاید
کوے جانان مین شور محشر ہے

کرتا عالم کو آہ سے برہم
لیک رعنا کو یار کا ڈر ہے

پسے ہین دل زیادہ ترحنا سے
چلا دو گام بھی جب وہ ادا سے

وہ بت آئے ادھر بھی بھول کر راہ
دعا یہ مانگتا ہون مین خدا سے

حجاب اوسکا ہوا شب مانع دید
نقاب اولٹی نہ چہرے کی حیا سے

اشارہ خنجر ابرو کا بس تھا
مجھے مارا عبث تیغ جفا سے

بہت بل کھا رہی ہے زلف جانان
ہر بیگی جان کیونکر اس بلا سے

ہے بہتر اک کرشمے مین ہون دو کام
مدینہ جاؤن راہ کربلا سے

حسرت دید ہین دی جان در جانان پر
کیا تعجب ہے جو کافر کہین شداد مجھے

غیب سے ہوئی ہین القا مری دل مین مضمون
دیکھہ فیضان سخن کا ہی خداداد مجھے

سبز باغ آتا ہی دنیا کا نظر جب رعنا
یاد آتی ہے بہت حسرت شداد مجھے

یہ صحن باغ مین ہر صبح بلبل کا ترانہ ہے
غنیمت خندہ گل ہی بہت نازک زمانہ ہی

مثل یہ راست ہی سنتے ہی گھر بستی ہین بستی ہین
نہو گر دل لگی تو غمکدہ ہر ایک خانہ ہے

پریشان خاطرون کی دل لگی سی ہی یہ جمعیت
پریشان کاکل پر خم کی حق مین جیسی شانہ ہی

ہوا ثابت نمود اجرم چرخ بریں سے یہ +
ہنسی مین واہوی ہین دانت تارون کا فسانہ ہے

بہار باغ کشت زعفران ہی خندہ گل سے
مثال قہقہہ قمری عنادل کا ترانہ ہے

ہنسی آئیں کی ہی تو دل سے کر شکر خدا رعنا
یہ ہے رونی کی جا جس شخص پر ہنستا زمانہ ہی

مرض عشق کو شفا سمجھے
درد کو درد کی دوا سمجھے

کی دغا لیکے دین و دل تو نے
تجھسے اے فتنہ کر خدا سمجھے

جب ہوے ہم غریق بحر فنا
آپ او سوقت آشنا سمجھے

رام کر لیتے ہو مسلمان کو
کافرو تمسے بس خدا سمجھے

کھوکے فرہاد جان شیرین ہم
جوے شیرین کو خوبہا سمجھے

پیر چرخ و عجوز دنیا کو
مرد عیار و بیوفا سمجھے

شربت وصل تھا دوائی ہجر
کیون طبیب او سکو لادوا سمجھے

دیکھکر دم نکل گیا رعنا
ہجر کی رات کو قضا سمجھے

لگے پسکہ جو پائے دلربا سے
مرا دل خون ہوا رنگ حنا سے

مجھے یاد آگیا طول شب ہجر
ڈرا مین اسلیے زلف رسا سے

دیا وہ جو نتھا وہم و گمان مین
بھلا مین اور کیا مانگون خدا سے

دردیا بیچارہ تا گورِ غریبان ساتھ ہے

رکا ہو خنجر قاتل مجھے خیال یہ ہے
ترٹپ گیا ہون دمِ ذبح انفعال یہ ہے

لبون پہ جان ہی اکدم کا اور مہمان ہے
مریضِ عشق و محبت کا تیرے حال یہ ہے

اوڑا ے طائرِ رنگِ رخِ پریرویان
حضورِ صلِ علے آپ کا جمال یہ ہے

عیان ہے سینۂ محبوب ہی عروجِ شباب
پھل آیا نخل مین بس حسن کا کمال یہ ہے

رہا نہ نام کو اغیار کا نشان باقی
دلا بس آہ رسا کا مرے وبال یہ ہے

نہ آیا رات مجھے اسکا غم نہین رعنا
گیا وہ غیر کے گھر پر فقط ملال یہ ہے

اوڑا یا تند باد جو صرصر نے گلستان سے
بگولا نکلی خاکِ میری کوی جانان سے

نہ ممکن ترکِ الفت ہی نہ صحبت ہی برار اوس سے
ہوئی جنجال جی کی دوستی محبوبِ نادان سے

بھلا پارہ کہین ہوتا سنا ہی آگ پر قایم
برا ے مت صحبتِ عشاق کیونکر شعلہ رویان سے

بہت چاہا نہ پایا اوس لبِ جانبخش کا بوسہ
پھرا تشنہ سکندر کیطرح یکن آبِ حیوان سے

پڑے ہین آبلے تلوون مین لیلی مین وہ مجنون ہون
نہین کھٹکا رہِ حی مین مجھے خارِ مغیلان سے

دلِ سودا زدہ کو سر بسر تسکین خاطر ہو
اوڑا لائی صبا نکہت اگر اوس زلفِ پیچان سے

مری اوس یوسفِ ثانی کا اک عالم کو سودا ہے
خریداری کو جسکے لاکھ یوسف آئین کنعان سے

مگر رخاطرِ نازک نہوتا خاکسارون سے
ذرا دامن اوٹھا کر جایئے گورِ غریبان سے

نصیبِ دشمنان دشمن ہوی ہمنام رعنا تک
ہوا اغیار کو یہ رشک مرداں علیخان سے

چل منزلِ فنا سے کہ وقفہ قلیل ہے
آمد شدِ نفس مین صدا ے رحیل ہے

روشن ہی صاف آتشِ لالہ سے باغبان
گلزار دہر رشکِ باغِ خلیل ہے

جو چیز ہے جہان مین وہ بیمثال ہے
ہر فرد خلق وحدتِ حق پر دلیل ہے

تدبیر کارگر نہین ہوتی وصال کی
دشمن مزاج یار مین بیڈھب دخیل ہے

شاید وہ آج بیٹھے ہین آغوش غیر مین
سینے مین اضطراب دلِ بیقرار لیل ہے

رخصت نہیں گر باد بہاری کی چمن سے
پُر درد یہ کیون نالۂ مرغِ سحری ہے

رہتی ہی موئے پر بھی مجھے یاد تمہاری
ہر چند زخود رفتگی و بے خبری ہے

دل سے مرے پوچھے کوئی حالِ نظرِ یار
آنے مین وہ بجلی ہی تو جانی مین پری ہے

دیکھی نہین بجلی مین بھی ہمنے یہ شرارت
کیا کوٹ کے شوخی تری رگ رگ مین بھری ہے

روز سیہ ہجر و شبِ روشن وصلت
نیرنگیٔ دورِ فلکِ نیلوفری ہے

کٹ جاتی ہی جو عمر روان چشم زدن مین
معلوم ہوا یہ بھی چراغ سحری ہے

اوس زلف سیہ مین شبِ یلدا کا ہی عالم
رخسار مین اک جلوۂ نورِ سحری ہے

آمادہ ہے وہ قتل پہ تولے ہوی تلوار
ہشیار دلا موقع سینہ سپری ہے

کچھ آپ سے تڑپا نہین رعنا تہِ خنجر
مجبور رہے بندہ وہے خطائے بشری ہے

دل جہان جائے وہان اندوہ و حرمان سائتہ ہی
آنکھ پڑ جائے جہان وان اشک باران سائتہ ہی

ہر جگہ دل مین خیالِ شاہ خوبان سائتہ ہی
جسطرف یہ مور جاتا ہی سلیمان سائتہ ہی

دل مین ہی اب بھی خیالِ گیسوی پیچانِ یار
گو کہ ہون آزاد پر زنجیر زندان سائتہ ہی

نرگسِ شہلا دے گیونکر نہ میری خاک سے
مر گیا ہون پر خیالِ چشم فتان سائتہ ہی

پاؤن کا چکر ہوا یارب یہ دورِ آسمان
مر گئے پر گردشِ گردون گردان سائتہ ہی

خار صحرا ہی اگر سوزن تو رشتہ آہ دل
قیس سے لے چاک دل سب کچھ تو ساماں سائتہ ہی

گر خون کی عشق مین گل کھائی ہین ای عندلیب
میری پہلو مین کہان ہی دل گلستان سائتہ ہی

واہ ری جذبِ محبت خوب دکھلایا اثر
وہ مرے لاشے کے تا گور غریبان سائتہ ہی

آمدِ فصلِ بہاری کی چمن مین دھوم ہے
باغبان آتا ہی اور مرغ غزلخوان سائتہ ہی

کوچۂ محبوب ہی موسیٰ نہین یہ کوہ طور
حاجتِ مشعل نہین یان داغ سوزان سائتہ ہی

عاشقِ بیتاب کی اللہ ری بے صبریان
وقفِ حسرت ہی زلیخا ماہ کنعان سائتہ ہی

واہ ری قسمت جو ہون تو بات بھی کرتے نہین
گر نہون کہتے ہین مردانِ علیخان سائتہ ہی

لاشۂ رعنا کی ہے ہمراہ بس اک بیکسی

نہین تڑپا تہ خنجر دم قتل
دلا صد آفرین صد آفرین ہے

جہان کے حق مین ہی خانہ برانداز
عجب ہے آپ وہ خانہ نشین ہے

لکھا رعنا نے وصف خال جانان
مقرر ایک ہی وہ نکتہ چین ہے

شان نزول زلف گرہگیر چاہیے
فرقان روے یار کی تفسیر چاہیے

پھانسی کا جرم بوسہ کاکل مین دونہ حکم
میرے گلے مین زلف گرہگیر چاہیے

اے ہمصفیر ہین شنوا گوش گل مگر
نالہ مین عندلیب کے تاثیر چاہیے

کیونکر بڑھاؤن ربط سدربان یار سے
آخر کوئی تو ملنے کی تدبیر چاہیے

کوشش سے ایکدن بھی میسر ہوا نہ وصل
تدبیر محض ہیچ ہے تقدیر چاہیے

دل نے مہم کاکل پرچین کو سر کیا
ملک تتار مین مجھے جاگیر چاہیے

رعنا نے جان دی ہے تصور مین یار کی
کنج لحد مین بھی وہی تصویر چاہیے

پیدا ہے لچک بار جو موباف زری ہے
اوس شوخ مین یہ عالم نازک کمری ہے

ساغر مین چھلکتی ہے شراب ایسی ساقی
شوخی مین وہ ڈوبی ہی شرارت مین بھری ہے

چلنے مین چھلاوا ہی تو تسخیر مین جادو
یہ مردمک چشم ہے لیلے کہ پری ہے

اک جلوہ دکھا جاتی ہے پھر کر نہین آتی
ثابت نہین سایہ ہی جوانی کہ پری ہے

خلقت مین ہر اک چیز کو بھی فرد ہی پایا
خلاق اسیوا سطے شرکت سی بری ہے

دل وارہ اون آنکھون پہ غزالان حرم ہین
رفتار سے پامال اگر کبک دری ہے

کیا چھائی ہے فرط قلق ہجر مین حیرت
لب پر نہ تو نالہ ہے نہ آنکھون مین تری ہے

ہر چند ہی وہ چشم سیہ صورت آہو
چیتے کی طرح صید پہ سفاک جری ہے

مجبور کیا صبر ترے ہجر مین لیکن
اک سل ہے کہ بارے مرے سینے پہ دھری ہے

سرجوش مین پھر خم سی نکالی ہے جو ساقی
کیا دختر رز کو بھی سر پردہ دری ہے

درماندہ ہین سب علم و گمان و ہم و خیالات
بے شبہہ تعین سے تری ذات بری ہے

اعجاز سے جیا کوئی حسرت سی مر گیا
کیا کیا نہ کوے یار مین کل شور و شر رہے

کسطرح جاے طائر جان کوی یار تک
جب ضعف سے نہ قابل پرواز پر رہے

باغ جہان مین اب کی کچھ ایسی ہوا چلی
گل کیسے نام کو بھی نہ باقی شجر رہے

یہ حسن اتفاق بھی ہوگا کبھی نصیب
سینہ پہ اونکے ہاتھ ہو زانو پہ سر رہے

کاٹون گا انتظار مین روز قیام بھی
ایفاء عہد آپ کو مد نظر رہے

کس منہ سے لائے منہ پہ سوال وصال یار
جسکو نہ رعب حسن سے اپنی خبر رہے

اوس شمع رو کی یاد مین روتا ہون تا سحر
دامن نہ کس طرح صفت شمع تر رہے

شاید وہ زلف و رخ نظر آجائین خواب مین
رعنا اسی خیال مین شام و سحر رہے

جہان مین کب کوئی تمثا حسین ہے
ہلال ابرو مہ تابان جبین ہے

ترے کوچے کی جو ای بت زمین ہے
خدا کی شان ہے عرش برین ہے

علی وہ باب شہر علم دین ہے
کہ دربان جسکا جبریل امین ہے

پڑا ہون مین یہان اور دل وہین ہے
الٰہی مین کہین ہون وہ کہین ہے

ترے کشتے کی اللہ رے خموشی
دہان زخم تک گویا نہین ہے

سلیمان مین بھی اپنے وقت کا ہون
پر یرو آپ سا زیر نگین ہے

بدن پر بار ہے پھولون کا سایہ
مرا محبوب ایسا نازنین ہے

نجا کوچے مین اوسکے دیکھ زاہد
وہ کافر رہزن ایمان و دین ہے

مٹائین گے لکھا تقدیر بد کا
در جانان ہے اور اپنی جبین ہے

حقیقت خاک الفت کی بتائین
نہین جسکا فلک یہ وہ زمین ہے

رخ روشن پہ خال اور زلف مین چین
یہ ملک ہند وہ اقلیم چین ہے

عبث کھاتے ہو قسمین دیکھ لین گے
ہمین صاحب کے آنے کا یقین ہے

سمجھکر اوسکے گیسو کو لگا ہاتھ
یہ کافر دیکھ مار آستین ہے

اوگے جب قبر عاشق سے تو نرگس
یہ مردم خیز ایسی سرزمین ہے

بمحشر شافع امت اگر سرگرم ناز آید
رسد در حضرت او مغفرت ناخواندہ مہمانے

چو رعنا کس نگشتہ در تلاش شوخ ہر جائی
بدشت غربت و اندوہ حیرانے پریشانے

اوس نازنین مین عشوہ ہی ناز و ادا بھی ہے
انداز بھی ہے غمزہ بھی شرم و حیا بھی ہے

آب روان ہی سبزہ ہی گل بھی بہار بھی
ساقی ہے یار بادہ ہے بادِ صبا بھی ہے

ڈھاتا ہو میری کعبۂ دل کو عبث عبث
او سنگدل بتو تمہین خوفِ خدا بھی ہے

ایمان بھی جان بھی کھو چکی ناموس و ننگ بھی
ای دل بتا تو عشق کی کچھ انتہا بھی ہے

جائے نجات پوچھتے ہین آپ مجھسے کیا
کعبہ بھی ہے مدینہ بھی ہی کربلا بھی ہے

دم ہے لبون پہ ہجر مین رعنا کا ہمدمو
دم دیتے ہین مسیح کہ چشم شفا بھی ہے

تشریف عیادت کو مری وہ نہین لاتے
بیمار کے بالین پہ مسیحا نہین آتے

بچتی گلِ آدم سے اگر خاک ذرا بھی
ہم مست اوسے گوندہ کے پیمانہ بناتے

ہے جذبۂ شوقِ مے و معشوق وگرنہ
جنت کو موے پر بھی کبھی شیخ نجاتے

مہ چادر مہتاب مین منہ اپنا چھپاتا
پردہ لیسے اگر روی مقصود دکھاتے

پیغام صبا لاتی اگر آمد گل کا
شادی سے عنادل کبھی پھولے نہ سماتے

محشر مین اگر سامنا اوس شوخ سے ہوتا
تو جو رکار رعنا اوسے کچھ لطف دلاتے

کل شب جو بزم غیر مین وہ جلوہ گر رہے
جیتے تھے پر عذاب مین ہم تا سحر رہے

پہلو مین میرے رات جو وہ رات بھر رہے
بیدار کیسے بخت مرے تا سحر رہے

جب تک کہ تیغ یار کی زیب کمر رہے
ای دل تجھے بھی چاہیے سینہ سپر رہے

ہر جا مجنون کے عشق نے کیا کیا کیا ذلیل
رسوا رہے خراب رہے دربدر رہے

افسوس ہو کے مخبر صادق کے امتی
اس عمر مستعار مین ہم بے خبر رہے

کافی ہے اک عذاب سے ہمنی شب فراق
کل انتظار یار مین ہم تا سحر رہے

وصلت کا ہین شکر نہ فرقت کی شکایت
تابع ہین تری کام ہے تسلیم و رضا سے

جیتے فلک اور بعد فنا ارض نے پیدا
دو دن بھی تو مہلت نہ ملی ارض و سما سے

اللہ رے یہ گرمی فرط محبت
بگڑا جو وہ بت مجھسے تو بگڑا ہین خدا سے

آنکھون مین عذابون سے گذاری ہے بمشکل
تھی بڑھ کے شب ہجر صنم روز جزا سے

تو گرم عنان شوق سے ہو ای بت طناز
پامال ہون عشاق کہ دل تیری بلا سے

اوس شوخ کی آنکھون پہ بشر کیون نہ ہون عاشق
مشتاق چلی آتی ہین آہو بھی خطا سے

لایا کسی خوش رو کا ہین جذب محبت
بیوجہ نہین آئے ہین ہم ملک بقا سے

جب حشر مین محبوب نے دکھلایا ہے جلوہ
کیا رشک **نظام** آیا ہے محشر مین خدا سے

مرا ترکی ست سفاکی شریر ی آفت جانے
جفا جو تند خو غارتگر دینے و ایمانے

خود آرائے پریروئے حسینی بزم افروزے
چراغ خانۂ دلخستگان شمع شبستانے

بلیغے شاعرے شیرین بیانی طرفہ لسانے
فصیحے نکتہ سنجے نغز گفتاری سخندانے

لبش شاخ نباتی یا عسل یا لعل نوشینے
شکر قند مکرر نیشکر یا شکر افشانے

بتے ناآشنا وعدہ فراموشی و عیارے
خود آرا خود پسندی بیوفائی سست پیمانے

مہے نازک مزاجی شوخ و شنگی عربدہ جوئے
شریرے زود رنجی ناز نینے آفت جانے

گہی عاشق گہی خونخوار خلقے تشنۂ خونے
گہی عیسے دمی جان جہانے راحت جانے

گہی در صحن صورت مثل باد صبح پیدائے
گہی در روضۂ معنی چو بوئے در غنچہ پنہانے

گہی شکل تبسم در لب لعل پریرویان
گہی بر چہرۂ عاشق برنگ اشک غلطانے

گہی سر گرم نازلن ترانیہائے موسیٰ
گہی دل دادہ و شیدائی فخر جن و انسانے

چو باشم در عدم آن دلنشان اندر وجود آید
شوم گر از عدم موجود گردد باز پنہانے

چہ پرسی ہمنشین در عشق او حال من مسکین
چو قیس آوارہ و سرگشتۂ دشت و بیابانے

ز حیرت شستدی بی اختیاری سخت مجبوری
ز عصیان نادمی خجلت کشی سر در گریبانے

گدائی بینوائے بیکسے آزاد و مسکینے
غریبے خانمان آوارۂ بے ساز و سامانے

رعنا خدا کے سامنے کہدینگے ہم تو صاف
بندہ ہین بارگاہ رسالت مآب کے

فرقت مین مری آکے دلآزار خبر لے
ہون سخت مصیبت مین گرفتار خبر لے

دے شربت دیدار مجھی آکے مسیحا
ہون نرگس بیمار کا بیمار خبر لے

کس قہر سے کاٹے ہین تری ہجر مین دن رات
دکھلاکے رخ وزلف کا دیدار خبر لے

اغیار سے سُن سُنکی تری گرمی صحبت
جی جلتا ہی ای غیرت گلزار خبر لے

دکھلادے مجھے خواب مین اوس ماہ کی صورت
بیچین ہون اے طالع بیدار خبر لے

مشکل کا ہی یہ وقت کہ ہی نزع مین رعنا
یا شیر خدا کل کے مددگار خبر لے

دوش پر نعش لیے صاحب ماتم آئے
کوچہ یار مین اس دھوم سے کل ہم آئے

عیسی وقت ہو کہدو لب جان بخش سے قم
کہ تن عاشق بیجان مین کہین دم آئے

وارد میکدہ وہ مست ہی تسلیم ہے فرض
کہدو شیشے سے کہ گردن کو کیے خم آئے

دل مین کسطرح نہ سمجھین اسے ماتم خانہ
آکے دنیا مین تو با دیدۂ پرنم آئے

بیکسی نے مری تربت پہ عزاداری کی
قیس و فرہاد موے پر پئے ماتم آئے

کشتہ رعنا تھا ترا دم مین نہ آیا آخر
گو جلانے کے لیے عیسیٰ مریم آئے

ہر دم یہ دعا مانگتے رہتے ہین خدا سے
اللہ بچائے شب فرقت کی بلا سے

مر کر بھی پھرا مین نہ کبھی راہ وفا سے
باز آئے نہ تم رہگذر جور و جفا سے

بیمار محبت ہون بچون گا نہ دوا سے
چارہ نہین اب مجکو کسیطرح قضا سے

او مجھے سحر وصل جو اوس زلف رسا سے
کیا کیا نہوا دست و گریبان مین صبا سے

چلمن جو اوٹھائی بھی تو کس شرم و حیا سے
دکھلا دیا جلوہ مجھے سو ناز و ادا سے

لاتا ہے بلا راہرو ون پر یہ دوراہہ
او مجھے دل دشمن بھی نہ گیسوی دوتا سے

بگڑے ہوے تیور ہین خدا خیر کرے آج
بیوجہ مجھے وہ نظر آتے ہین خفا سے

رکھتے نہین ہم کوثر و تسنیم کی پروا
ہین شربت دیدار کی اک عمر سے پیاسے

بسمل تڑپ رہے ہین سرِ راہ دیکھیے
دامن اوٹھا کے آپ ذرا بچ کے جائیے

گر دل نشین ہی پردہ نشینی تو میری جان
گھر آپ کا ہی شوق سی دل مین در آئیے

صید افگنی کا شوق ہے تو دام زلف مین
عاشق کے مرغ روح روان کو پھنسائیے

آخر تو درد عشق سے جاتی رہیگی جان
کیون ایک دم کو منت عیسے اوٹھائیے

لیجے حساب روز جزا ظلم و جور کا
جی چاہتا ہے اونکو تماشا دکھائیے

دنیا مین کوئی عشق سے بدتر نہین ہی چیز
دل اپنا مفت دیجیے پھر جی سی جائیے

بے شربت وصال ہے دشوار زندگی
دل کی لگی کو آپ ہی آکر بجھائیے

سردی ہے برف جمتی ہی اوس سرد مہر سے
جی چاہتا ہے وصل کا نقشہ جمائیے

باران اشک دیکھیے تھم جائیگا ابھی
بجلی کی طرح آپ ذرا مسکرائیے

تیغ نگہ نے کام ہی آخر کیا تمام
قاتل تری صفائی کے قربان جائیے

اعجاز عیسوی کا بھی ہو جاے امتحان
کشتے کو آپ ناز سے ٹھوکر لگائیے

منظور محو ذات جو ہونا ہے تو نظام
دل سے ذرا حجاب دوئی کا اوٹھائیے

ہم خون دل کو پیتے ہین بدلے شراب کے
لخت جگر سے لطف اوٹھائی کباب کے

مثل حباب ہستی ہی موہوم بے ثبات
بحر جہان مین نقش ہین ہم روے آب کے

برہم مزاج یار ہے یتور بدل گئے
سامان نظر کچھ آتی ہین اب انقلاب کے

افلاک پر چمکتے ہین تارے جو اسقدر
ذرے ہین سب یہ خاک در بوتراب کے

کچھ لائے تھے نہ لیچلے آخر کچھ اپنے ساتھ
محشر مین دسوسے نہین ہمکو حساب کے

پیاسے ہوے جو رند پلائی سبیل مے
پیر مغان نے کام کیے ہین ثواب کے

قطع امید نامۂ سفاک ہو گئی
سر نامہ پر کا بھیجا ہے بدلے جواب کے

ہے لذت وصال کا فتراک واسطہ
نخچیر بو سے لیتی ہین جھک کر رکاب کے

کرتے نہین وہ بات تلک بھی شب وصال
انداز کچھ نرالے ہین شرم و حجاب کے

جلتا رہا ہون آتش فرقت مین شعلہ رو
صدمے نہون گے قبر مین مجھپر عذاب کے

جفا چھوڑو کرو عادت وفا کی
تبو آخر خدائی ہے خدا کی

نہ شکوہ جور کا نے رحم کا شکر
مری عادت ہے تسلیم و رضا کی

لکھے شعرون مین کیا کیا وصف گیسو
ہماری بھی طبیعت ہے بلا کی

نہ آئی صورت جانان شب ہجر
بہت کین منتین ہمنے قضا کی

نہ آنا تھا نہ آیا ہے وہ آخر
ہزار اوس سنگدل سے التجا کی

نہین بیوجہ کافر اہل اسلام
تبو اک شان ہے تم مین خدا کی

مری جلتی ہوئی گر استخوان کھاے
ابھی منقار جلجائے ہما کی

بہار گل مبارک ہو عنادل
چمن مین آمد آمد ہے صبا کی

نشان ملتا نہین دیر و حرم مین
تلاش یار ہمنے جابجا کی

پھنسایا طائر روح روان کو
رسائی دیکھنا زلف رسا کی

کلاہ و تاج مین ہے نام کا فرق
حقیقت ایک ہے شاہ و گدا کی

خدا رہو چکی آخر شب وصل
کہا مانو بہت ابتو حیا کی

اوڑائی خاک تک میری پس مرگ
خدا ترسی نہ کافر نے ذرا کی

ترے آنے سے جان آئی مری جان
مین مرکر جی اوٹھا قدرت خدا کی

مسلمان رام ہو جائین بتون کے
خدائی بت کرین قدرت خدا کی

کھلے بندون وہ سوتی ہین شب وصل
اب اونکے دل مین جذب دل زجا کی

حسینون مین ہے گھر گھر شور کہرام
مقرر آج رعنا نے قضا کی

زانو سے میرے آپ نہ سر کو اوٹھائیے
فتنہ ہے مست خواب اسکو جگائیے

تربت پہ میرے مار شبینہ چڑھائیے
جسدن مرے مزار پہ تشریف لائیے

جان لب پہ آگئی ہے غم انتظار مین
اب جلد آپ خیر سے تشریف لائیے

ہمراہ غیر جاتے ہین سیر چمن کو آپ
تازہ نہ اس بہار مین کچھ گل کھلائیے

شرما کے بولے رات جو مین نے گلا کیا
گذری حکایتون کو زبان پر نہ لائیے

کہدو عیسے سے ہو چکی صحت
مرضِ عشق کی دوا نکرے

شیخ کو گر نصیب ہو دیدار
رخ سوے خانۂ خدا نکرے

خون عشاق سے وہ ہوتا ہے
کام زنہار جو حنا نکرے

خون بہایا ہے تمنے رعنا کا
کیون وہ دعواے خوبہا نکرے

از دل شدگان حجاب تا کے
رخسار تہ نقاب تا کے

ساقی صبح ست خواب تا کے
مے دہ ترکِ ثواب تا کے

توبہ ز شراب ناب تا کے
این نقش بروے آب تا کے

ساقی برخیز و جام مے دہ
در موسمِ گل حجاب تا کے

در شیشہ ز چشمِ شوق رندان
اے دخترِ رز حجاب تا کے

مغرورِ جمال و حسن تا چند
نادان عہدِ شباب تا کے

نازی بحیات چند نادان
آخر نفسِ حیات تا کے

دادی بر باد دین و ایمان
اے دل دگر اضطراب تا کے

او گفت شبِ وصال با من
این بوسۂ بے حساب تا کے

آخر نوبت رسد بلطفش
خوش باش دلا عتاب تا کے

از آتشِ ہجر جان و تن سوخت
بر سوختگان عذاب تا کے

ناصح من و ترکِ عشق توبہ
این وہم و خیال و خواب تا کے

پیرانہ سری دگر باین ریش
اے مرد خدا خضاب تا کے

از دیدہ نقاب شرم بردار
در وصل آخر حجاب تا کے

بر سن نظرے فگن خدا را
اے نرگس مست خواب تا کے

وقت ست در آ بباغ خندان
در موسمِ گل حجاب تا کے

رعنا رہ یاد گیر و بنشین
آخر خانہ خراب تا کے

خیال گلبدن مین سیر گلشن کی جو ای بلبل
تو عارض گل کو اور سنبل کو ہم زلف رسا سمجھے

طریق عشق مین ایمان جانا کفر کو سمجھی
مکان اوس بت کا قبلہ نقش پا قبلہ نما سمجھے

نہ وہ زلف صنم ہمکو نظر آئی جو ای رعنا
اسی واللیل سمجھے اور اوسی بدر الدجی سمجھے

کبھی سکئے مدینے گئے کربلا گئے
اک مغفرت کے واسطے ہم جابجا گئے

رہوار تھا بُراق ملک تھی جلو مین تا
اس شان سی فلک پہ رسول خدا گئے

نکلا دہان زخم سی کب حرف مدعا
کب روبرو مسیح کے بہر دوا گئے

سینہ سپر مدام رہے وقت امتحان
خنجر سے پونچھ لو نہ کبھی دم چرا گئے

آیا جو ناز کی سے عرق تجکو وقت ذبح
خجلت سی ہم پسینے مین قاتل نہا گئے

دنیا مین آپ آئے تھے کیا لیکے انہی سا تہ
اور کیہے یان سی حضرت دل لیکے کیا گئے

آئے تھے مثل باد بہاری کے ہمصفیر
باغ جہان سے دم مین برنگ صبا گئے

پھر کے بس آشیانہ مین پر بام یار تک
اوڑ کر نہ مثل طائر قبلہ نما گئے

رعنا سرائے دہر سے شکر خدا کرو
ایمان کے ساتہ تم سوے دار البقا گئے

دل کسی سے لگے خدا نکرے
کہین اللہ مبتلا نکرے

کب وہ عاشق ہے جو وفا نکرے
کب ہے معشوق جو جفا نکرے

خضر اللہ موت دے لیکن
بحر الفت کا آشنا نکرے

یہ رقیبون کی ہے سخن سازی
بے وفا آپ ہون خدا نکرے

عشق ممکن ہے جو نہو اکسیر
خاک عاشق کو کیمیا نکرے

خاک خاک شفا ہو جب لب مرگ
کیون یہ دل قصد کربلا نکرے

آج آیا نہین وہ غیرت گل
باغبان سنہ ادہر صبا نکرے

تیرے خلخال پا کا کھٹکا ہے
غور محشر کہین بپا نکرے

موت آجائے تو غنیمت ہے
پر صنم سے خدا جدا نکرے

نکلی نہ دل سے حسرت نخچیر رہ گئی
قاتل سے وقت ذبح جو تکبیر رہ گئی

مطلب کی بات منہ سے نہ نکلی شب وصال
کھل کر مری زبان دم تقریر رہ گئی

تقریر کیسی ہوتا ہے کب اوسکا سامنا
اب گاہ گاہ دور سے تحریر رہ گئی

دیکھا کبھی نہ ابروے خمدار یار کو
بالائے طاق آہ کی تاثیر رہ گئی

فردوس مین جو سنی اوس پری کا وصف
خاموش حور صورت تصویر رہ گئی

گھبرا گیا مین یار کی یہ رعب حسن سی
مطلب کی بات ہی دم تقریر رہ گئی

پرواز کر گیا قفس تن سے مرغ جان
خالی ہمارے پاؤن مین زنجیر رہ گئی

رکھتی ہی پاؤن عشق کی منزل مین یاتہ سی
شرم و حیا و عزت و توقیر رہ گئی

آیا زبان پہ شکوہ قاتل نہ وقت ذبح
صد شکر آبروے تہ شمشیر رہ گئی

اک عمر کی جہان مین سیر جہان مگر
رعنا کو حسرت در شبیر رہ گئی

دام کاکل سے رہائی ہو چکی
ہو چکی عقدہ کشائی ہو چکی

اے بتو ہے راست یہ میرا سخن
ترک تمسے کج ادائی ہو چکی

جب دل گم گشتہ ٹھہرا رہنما
کوے جانان تک رسائی ہو چکی

لیلکے دین و دل یہ بندہ پروری
اے بتو تمسے خدائی ہو چکی

آرزوے وصل مین پایا وصال
حشر تک رعنا جدائی ہو چکی

مسیحا تجکو درد عشق کو تیری دوا سمجھی
تری خاک قدم کو ایضم خاک شفا سمجھی

ہمین تم بے وفا اغیار کو تم باوفا سمجھی
سمجھ پر آفرین ہی آپکی سمجھے تو کیا سمجھے

تمہارے غم کو شادی جانتی ہین یہ کو راحت
شہید ناز کو چے کو تمہاری کربلا سمجھے

جفا سے باز آ غمسے لبون پر جان آئی ہی
ارے او نا سمجھ اب بھی سمجھ تجھسے خدا سمجھے

ہوئی گر جان صدقے عاشقون کی تیری صدقے سی
تغافل کیش کیا پروا تجھے تیری بلا سمجھے

فراق یار مین اوقات کاٹی اس مصیبت سے
دنون کو روز محشر رات کو کالی بلا سمجھے

حسرت خلد برین ہے نہ تمنا ہی ارم
کوچۂ یار مین یارب کہین مسکن ہو جاے

دل مین بھڑکی ہوئی ہے آتش غم دم بدم
بعد مرنے کی نہ آتشکدہ مدفن ہو جاے

ایک لٹ بالون کی لٹکا کے جو دیدہ جنبش
حق مین عشاق کی اوڑتی ہوئی ناگن ہو جاے

تیغ ہاتھون سے سنبھالی نہین جاتی ہے اگر
حکم دیجے تو سلامی ابھی گردن ہو جاے

ہو خزان فصل بہاری سے مبدل یارب
شاخ گل پر کہین بلبل کا نشیمن ہو جاے

وصل کی شب بھی نہ کل آئی دل رعنا کو
ڈر یہی تھا نہ خفا وہ بت پرفن ہو جاے

جب رونے پہ آنکھ آگئی ہے
طوفان ہی نیا اوٹھا گئی ہے

دل مین نہین غیر کا گمان بھی
وحدت ہمہ تن سما گئی ہے

الفت تری کارساز عالم
گھر دل مین مرے بنا گئی ہے

یاد آب روان کی محرمون کی
ہمچشمون مین کیا رلا گئی ہے

مشکل سے کٹی ہے ہجر کی شب
سر سے مرے اک بلا گئی ہے

خمدار وہ کاکل پریشان
جنجال مین جی پھنسا گئی ہے

رعنا ہے لحد مین اس سے بے چین
خلوت تری یاد آگئی ہے

شود واعقدۂ آن زلف چون عنبر اگر نیمے
بجان عاشق شیدا رسد زانفی اثر نیمے

صبا چون کاکلش افگند بر رویش بپہلوے
بچشم خویشتن دیدیم شب نیمے سحر نیمے

تنم در خانۂ دل در کوی جانان راہ پیما شد
عجب در حیرتم در خانہ نیمے در سفر نیمے

گہی ہر صبح میکوشی و گاہی جنگ میجوئی
یقینم شد دلت موم ست نیمے و حجر نیمے

بریز از شیشہ اندر جام مینا تا خط بیاغر
مرا از نیم مخموریت ساقی درد سر نیمے

ز سوز و درد ہجرش زہرہ شد آب دلم خوش
ز راہ دیدہ آمد لعل نیمے و گہر نیمے

بلب خندہ بابرو غصہ شب در بزم میدیدم
بہ رعنا مینمودی آشتے نیمے و شر نیمے

کسیلیے ایسا یہ بخود رعنیہ بیہوش ہے

لے قضا احسان تجھپر کر چلے
ہم ترے آنے سے پہلے مر چلے

کوچۂ جانان مین جانا ہے ضرور
چاہے ارہ سر پہ یا خنجر چلے

بس یہ ہے کوے بتان کی سرگذشت
سر پہ میرے سیکڑون پتھر چلے

کوے جانان کا نپایا کچھ نشان
خضر کی ہمراہ ہم دن بھر چلے

سیر نیرنگ جہان کیا خاک کی
شش جہت مین آکے ہم شدر چلے

پائی تیرے در پہ آکر زندگی
اور یہان کھا کے ہم ٹھوکر چلے

نور سے عالم منور ہو گیا
جب سوے معراج پیغمبر چلے

دیکھیے دیکھین گے کیا روز جزا
یان بشر آئے وہان باشر چلے

میکشو لازم ہے قصد مے کشی
پھر بہار آئی چلو ساغر چلے

ہو خزان کیونکر نہ گلشن کی بہار
جب یہان بعد صبا صرصر چلے

بزم سے جاتے ہو دزدیدہ نظر
تیم بسمل کر چلے کیا کر چلے

قول واعظ نے نہ کچھ تاثیر کی
کشتۂ کاکل پہ کب منتر چلے

خون تری ترچھی نگاہون نے کیا
لاکھ خنجر ایک کشتہ پر چلے

فرش پر ہے یون خرامان رشک ماہ
عرش پر جیسے کوئی اختر چلے

دیکھکر بلقیس زہرہ لوٹ جائے
ناز سے گر وہ پری پیکر چلے

کب ہوئی سوا ے مژگان سے شفا
نشتر ون پر سیکڑون نشتر چلے

طے نہ ہو ہرگز رہ ظلمات زلف
دل مرا گو سینکے اسکندر چلے

دیکھنا ہمراہ ہوے گا نظام
سوے رب جب شافع محشر چلے

وارد کعبہ اگر وہ بت پرفن ہو جاے
شیخ بھی چھوڑکے اسلام برہمن ہو جاے

کار شمشیر کرے جنبش ابروے صنم
دل مین تیر نگہ ناز سے روزن ہو جاے

مسی مالیدہ دہن غنچہ سوسن ہے اگر
ہنس پڑین آپ تو گل غنچہ سوسن ہو جاے

آتش عشق اشک کے طوفان سے کب بجھنے ہوئی
مرتے مرتے ایک دو باقی شرارے رہ گئے

دین و ایمان جان و دل رعنا نے سب صدقے کیے
دیدۂ گریان مگر حسرت کی ماری رہ گئے

بتا تو مجکو کہ بیواسطہ خفا کیون ہے
یہ اختلاط مین ای کج ادا جفا کیون ہے

کسیکی نکہت کاکل اگر نہین لائی
معطر آج بتا باغبان صبا کیون ہے

تمام عمر گذاری ہے خاکساری مین
نہ پوچھ خاک کو کشتہ کے کیمیا کیون ہے

یہ تیرے مست کی دم سی تمام ہوحق ہی
نہین وہ صحبت مے مین تو غلغلہ کیون ہے

شب وصال مین کیا وجہ منہ چھپانے کی
جو ساتھ سوئے تو عاشق سی پھر حیا کیون ہے

جو ہمسری نہین کی تیری زلف مشکین سے
تو مشکنافہ صنم مورد خطا کیون ہے

جو عاشق بت پردہ نشین نہین رعنا
تو پھر زمانہ مین بدنام برملا کیون ہے

فصل گل آئی ہی ہر سو شور نوشانوش ہی
جوش گل سی بادۂ گلگون کا بڑھ کر جوش ہے

عاشقون کی جیب و دامان چاک پھر ہونے لگے
پھر وہی وحشت ہی سودا ہی جنون کا جوش ہے

کل جو میخانہ مین جاکر اتفاقاً سیر کی
ہر طرف دیکھا کوئی بیخود کوئی بیہوش ہے

ہی کہین ساغر کہین شیشہ صراحی ہی کہین
خم تو ہی لبریز اور راوتر اہوا سرپوش ہے

آتش خمخانہ بہر گرمی مستان ہی تیز
ہر سبو ہی مے سی پر اوسمین عجب اک جوش ہے

ساقی و پیر مغان میخوار اور سب مغبچے
ہی ہر اک مخمور ہر سو شور نوشانوش ہے

راز کرتا ہون یہ ای غافل مین تجھپر آشکار
غور سی سن لے اگر تجکو ذرا بھی ہوش ہے

خانۂ دنیا تو میخانہ ہی اور غفلت شراب
نفس امارہ کا یہ پیر مغان ہمدوش ہے

آئیگی جب موت ہوجائینگی سب نیستی ہرن
ہوش مین اب بھی ذرا آجا اگر ذی ہوش ہے

ورنہ آخر دیکھنا جب چشم عبرت وا ہوئی
گور مین حسرت ہی تو حسرت سے ہم آغوش ہے

کہدو اسمشب بند کرے دیدۂ انجم فلک
عاشق اک پردہ نشین ہی آج ہم آغوش ہے

مار گیسو نے نہین دل کو ڈسا گر اے نظام

فراق یار مین دن رات تڑپین
یہی بس اپنی قسمت مین لکھا ہے

نمک ہے زخم دل پر خندۂ یار
عجب لذت ہے اور طرفہ مزا ہے

کرون کیا وصف زلف و عارض یار
وہ ہے واللیل یہ شمس الضحی ہے

یہ دور آسمان دنیا مین تا زیست
دل دانا کو سنگ آسیا ہے

رخ و زلف صنم کو پھر بھی دیکھین
دعا اپنی یہی صبح و مسا ہے

کہین ہاتہ آئے خاک کوے جانان
وہی رعنا کے حق مین کیمیا ہے

بے سبب کب دل جواب نامہ سیہ مایوس ہے
بال مرغ نامہ بر شکل کف افسوس ہے

نقش خاطر ہے جو اوسکی روی گلگون کا خیال
اثر دام داغ سے دل شہپر طاؤس ہے

عالم بے اختیاری سے ہے از خود رفتگی
ناصحا مدت سے دل اوس شوخ سے مانوس ہے

ہے لطافت کا یہ عالم اوس گلوئے صاف مین
رنگ پان مانند شمع پردۂ فانوس ہے

ہمسفر ہستی مین رہنا چاہیے یا در رکاب
آمد و رفت نفس گویا صدائی کوس ہے

کر دیا کافر ہی آخر اوس صنم کی عشق نے
دل مرا بتخانہ ہے نالہ مرا ناقوس ہے

ہمدمو کیا پوچھتے ہو عشق کار رعنا سے حال
دشمن ننگ و حیا و عزت و ناموس ہے

لب پہ وقت نزع آہون کی شرارے رہ گئے
اشک حسرت آکی مژگان کی کنارے رہ گئے

صف مین کشتون کی ہم اک بسمل تمہارے رہ گئے
چل چکے تھے منزل ہستی سے بارے رہ گئے

بالا پن اوس طفل کا گذرا بڑھی منت کی طوق
کان مین بالی نہین پر گوشوارے رہ گئے

شکر ہے کرنے نہ پایا شانہ اون زلفون مین غیر
چلتے چلتے ہی سر عشق پہ آرے رہ گئے

بزم خوبان اوسکی جانی سے ہے آنکھون مین سیاہ
ماہ کامل چھپ گیا باقی ستارے رہ گئے

پہونچے یاران عدم سب منزل مقصود پر
ہم سر راہ عدم حسرت کے مارے رہ گئے

شہسوار عرصۂ دین کو خرامان دیکھکر
چوکڑی بھولے ہرن رم سے چکارے رہ گئے

اور ہی کتری ہین گلدیون نواب کلیون مین گل
سادے سادے بیجامونکے غزارے رہ گئے

پئے سیر چمن آمادہ جو وہ سرو قامت ہے
ندامت سرو و گل کو بلبل و قمری کو حیرت ہے

نہین اب ضبط کا یارا یقیناً ترک الفت ہو
ہمیشہ جب سنو اغیار سے وہ گرم صحبت ہے

گھٹا چھائی ہے غم کی دل مین اشک آنکھو نسی جاری
مجھو وہ ابر نیسان ہی تو یہ باران رحمت ہے

جواب نامہ لکھوا کر نہ بھیجا جی سے لیلی نے
اسی سے قیس بیچارہ کو ہر دم جوش وحشت ہے

جگایا خفتگان خاک کو شہر خموشان مین
ہمارا نالہ پرشور بھی صور قیامت ہے

فسانہ میری وحشت کا سنا جب یار نے رعنا
لگا کہنے کسی شوریدہ سر کی یہ حکایت ہے

ڈوپٹا نہین اے خود آرا بسنتی
ہی جوڑہ ہی ساری کا سارا بسنتی

نہین کوئی ہاتھون مین چاندی کا چھلا
سنہرا ہے زیور تمہارا بسنتی

جڑاؤ ہے پکھراج کا اونکے سر پر
سنہری عجب چاند تارا بسنتی

ملا عطر فتنہ جو رعنا نے جاکر
تو غصہ سے جوڑا اوتارا بسنتی

گیا دل مفت ہاتھون سے مجھو رہ رہ کے یہ غم ہی
غضب کا ماجرا ہی اور قیامت کا یہ ماتم ہی

چمن کا رنگ ہی بگڑہ کر جو رنگ باغ رضوان سے
تباہی باغبان وہ آج کس گلرو کا مقدم ہی

مرا گریہ غم فرقت مین طوفان خیز ہی ایسا
سمندر سامنے جسکے بقدر اشک شبنم ہے

تمنائی در فردوس کیا ہو مجکو اے زاہد
در دولت سرائے یار کیا فردوس سے کم ہے

تعجب کیا نہین اسکا جو بیجانون مین جان آئی
تری ٹھوکر نہین ہی معجز عیسی مریم ہے

خدا جانے کہ آفت آئیگی کس کس پہ اے رعنا
اوسی غیرون نے بھڑکایا ہی ظالم کل سے برہم ہے

ترے ہاتھون سے ناحق خون بہا ہے
یہی کشتون کا قاتل خون بہا ہے

نہین خال سیہ چہرے پر اوسکے
یہ زنگی حافظ قرآن ہوا ہے

کمر بھی بحر آفت کی ہے اک موج
جو اوسکی ناف گرداب بلا ہے

چمن سے آئی ہے بوئے کباب آج
کسی بلبل کا شاید دل جلا ہے

بت پرستی چھوڑ کی صورت پرستی اختیار
ہین خریدار ابتو ای یوسف تری تصویر کے

خفتگان خاک چونک اوٹھین نہ رعنا کیطرح
شور ہین گور غریبان تک مری زنجیر کے

باشندی حقیقت مین ہین ہم ملک بقا کے
کچہ روزون سے مہمان ہین اس دار فنا کے

دل خون ہو شب وصل بھی حسرت مین نہ کیونکر
دیکھین نہ وہ خلوت مین بھی جب آنکھ اٹھا کے

تیر نظر و موے مژہ خنجر ابرو
ای ترک یہ سب پیاسی ہین خون شہدا کے

فرمائیے ہمسے تھی یہی شرط محبت
غضب آپ نی رسوا کیا غیرون مین بلا کے

کوچے مین نہ آئی کوئی مین جان گیا ہون
فرماتی ہو ہمسے یہ رقیبون کو سنا کے

دل ہاتہ سے کھو جاتا ہی کسطور سی زاہد
تو آپ ذرا دیکھہ لے اوس کوچے مین جا کے

خاک در جانان ہے لباس تن عریان
عاشق تری محتاج نہین اور قبا کے

گر بندہ نوازی سے قدم رنجہ کرو تم
لین آنکھون سی ہم بوسی تمہاری کف پا کے

ہم سر کے بل آئینگے جو بلواؤ گے صاحب
گر ہو نہ یقین دیکھلو تم چاہو بلا کے

ہو سایۂ دیوار تمہارا جو میسر +
پھر کیا کرین فرمائیے سایہ کو ہما کے

دل کھول کے کر لیجے ای حضرت دل سیر
ہم پھر کے نہ پھر آئینگے اس بزم سی جا کے

تن خاک مین ملجائے گا اک روز ہمارا
جی تن سے نکل جائیگا مانند ہوا کے

جو رند ہین آزاد ہین رعنا نہین پابند
تسبیح کے زنار کے اور ریب و ریا کے

تم ہو مجھسے ہزار مستغنی
دل نہین میرا یار مستغنی

دم تو بلبل اوسیکا بھرتی ہے
گل ہے گلچین ہزار مستغنی

کیون نہ اس غم سی دل مرا خون ہو
جب ہون سب غمگسار مستغنی

خاک کوے صنم کی چھانتی ہین
کیا ہون ہم خاکسار مستغنی

اب تو دونون جہان سے رعنا کو
کر دے پروردگار مستغنی

کبھی وہ مست جو آتا شراب نوشی کو
ہم اپنے دیدہ و دل ساغر و سبو کرتے

مٹیگا حرف محبت نہ صفحۂ دل سے
یہ لوح مشق نہین جسکی شست و شو کرتے

ترے شہید نہ دیکھین گے پھر کی کوثر کو
گئے ہین آب بقا سے وہ تر گلو کرتے

لیا ہے خانۂ دل مین تصور دلدار
تلاش کسلیے ہم اوسکو چار سو کرتے

کہو خیال مین کسکے اودا اس ہو رعنا
کسی سے تم جو نہین آج گفتگو کرتے

طعنہ ہزار غیر ہمیشہ کیا کیے
الفت مین کام مین نے مگر بے ریا کیے

سب ہو گئے وہ طائر سدرہ کے ہمصفیر
صدقہ مین جو حضور نے طائر رہا کیے

فرقت کی رات وصل کی شب کا مزا ملا
پہرون خیال یار سے باتین کیا کیے

محشر تلک نہ چاک گریبان ہوا رفو
تار نظر سے لاکھ اوسے ہم سیا کیے

شام و سحر خیال رخ و زلف یار مین
ہم یاس اور امید مین مر کر جیا کیے

یارب خیال یار مین اپنا وصال ہو
ہم یہ دعا فراق مین تیرے کیا کیے

رعنا نے یون طریق محبت مین کی بسر
بوسے تمہارے نقش قدم کے لیا کیے

پیش منصوبے گئے اوس سے نہ کچھ تدبیر کی
کون سنتا ہے کرین کس سے گلے تقدیر کی

مبتلا اکثر رہے ہم نور مہر و ماہ پر
شک ہوے کیا کیا نہ روئے یار کی تنویر سے

یہ حرارت ہے کہ دوزخ کی اوڑائی ہین دھوئین
برق سے بڑھکر ہین شعلے نالۂ شبگیر کے

کافر گیسو ہین ہم کفران نعمت کیون کرین
مار کاکل کی پڑے سنکر سون گر تکفیر کے

ہے خم کاکل بلا دل کے بچنا ہے نہین
دام کے پھندے نہ یہ حلقے ہین کچھ زنجیر کے

گل شبستان تصور مین عجب دیکھا ہے خواب
شمع نے بوسے لیے یعنی لب گلگیر کے

جلد ہوگا شمع رو سے وصل مجکو بھی نصیب
ہمنشین معنی یہ ہین اس خواب کی تعبیر کے

مر گئے حسرت مین لاکھون کشتۂ تیغ نظر
دیکھے ہمنے جوہر اے قاتل تری شمشیر کے

جان کردی ہے تمہاری زلف و ابرو پر نثار
قتل کے قابل نہ ہم لائق ہین دار و گیر کے

محکم کو کافی تھی قید حلقۂ زلف
بیڑیان کیون بنائین آہن سے

زلف کے پیچ سے نہ رہ غافل
دوستی کر دلا نہ دشمن سے

ہو گریبان کا چاک خاک رفو
تار ہاتھ آئے جب نہ دامن سے

ناز و عشوہ نیا نہین سیکھا
شوخ طرار ہے لڑکپن سے

چھوڑ کر تم اگر گئے تنہا
جی نکلجائے گا مری تن سے

عاشق سرو قد ہون اس سے ہی پست
نالہ قمری کا میرے شیون سے

ہے کئی دن سے منتظر رعنا
جلوہ دکھلاؤ اسکے چلمن سے

بیمار غم ہجر کو اچھا نہین کرتے
افسوس عیادت کو بھی آیا نہین کرتے

لی جان غم ہجر مین اور منہ نہ دکھایا
تم وصل کے وعدے کبھی ایفا نہین کرتے

ہر دم دم آخر ہی اجل سر پہ کھڑی ہے
دم بھر بھی ہم اس دم کا بھروسا نہین کرتے

کلمہ پڑھین سب کشتۂ ناز اپکا دل سے
وہ کام تم اے رشک مسیحا نہین کرتے

پائی ہے جگہ کوچۂ محبوب مین منے
اسوا سے جنت کی تمنا نہین کرتے

محراب سے ابرو سے صنم کعبۂ دین کی
کافر ہین جو اس کعبہ مین سجدا نہین کرتے

چھوٹون غم فرقت سے کہین گور مین ایجان
کیون حشر مری قبر پہ برپا نہین کرتے

شکوہ نکرو سیکھ لو انداز ہمارے
الفت کسی ہرجائی سے رعنا نہین کرتے

لہو سے مردم دیدہ اگر وضو کرتے
بلند اشکون کی کوثر سے آبرو کرتے

بھلا کن آنکھون سے شوق رخ نکو کرتے
تمہارے بوسہ کی کس منہ سے آرزو کرتے

نہ نکلی حسرت دل ایک بھی ہزار افسوس
عدم سے آئے تھے کیا کیا ہم آرزو کرتے

خیال کو بھی رسائی تھی جس تلک مشکل
ہم اوسکے وصل کی کیسطرح جستجو کرتے

ہمارا چاک جگر تھا نہ چاک جیب سحر
مجال تھی کہ رفو گر اسے رفو کرتے

چھپاکے پان اوٹھاتے جو قتل پر بیڑا
مجھے رقیب سیہ روسے سرخرو کرتے

گر میان غیر سے وہ کرتے ہین
رشک سے کیا ہمین جلانا ہے

یاد دلوا کے داستان وصال
عاشق زار کو رولانا ہے

رکھہ دلا روز و شب امید وصال
رنج فرقت اگر بھلانا ہے

سر جھکے کیون نہ یار کے در پر
اپنے کعبہ کا آستانا ہے

جان جاتی ہے جس جگہ سب کی
اوسی کوچے مین اپنا جانا ہے

دُرِ دندان کے عشق مین اک دن
کنی ہیرے کی ہمکو کھانا ہے

کوئی دم مین عدم کو ہون راہی
آ اگر تجھکو اب بھی آنا ہے

رکھہ کے زانو پہ سر رہو سر کو
کل شب اگر سٹانا ہے

خاکساری نہ چھوڑنا رعنا
ایک دن خاک ہی مین جانا ہے

اگر قاصد تو ہمپر مہربان ہے
خبر لا جلد وہ دلبر کہان ہے

دہن مین کب یہ دو دہچوان ہے
دل پر سوز عاشق کا دھوان ہے

کھلا جوڑا یہ بحر حسن تیرا
مگر کشتی کا اپنے بادبان ہے

نہین ہیکل مین افلاک و مہ و مہر
خدا اوس شوخ پر سارا جہان ہے

عدم مسکن ہے اپنا ہمصفیرو
مکان پوچھو تو اوج لامکان ہے

ہنسے اس وجہ حال زار پر خیر
مرا چہرہ برنگ زعفران ہے

چلو اے بلبلو صحن چمن سے
بہار آخر ہوئی دور خزان ہے

نہ لکھنا نام کا نامہ پر اپنے
یہی قاصد نشان بے نشان ہے

دل رعنا نہین پہلو مین دیکھو
کدھر ہے کس طرف ہے اور کہان ہے

گئی فصل بہار گلشن سے
بلبلو اور چلو نشیمن سے

فاتحہ بھی پڑھا نہ تربت پہ
جا کے لوٹے آئے میرے مدفن سے

عشق گبیو سے بت سے کی توبہ
ہو گیا مومن اب برہمن سے

بازیب کی مرقد مین صدا سنتی ہی چھن سے
جان آگئی منہ کھول کر اوٹھ بیٹھی کفن سے

تسخیر ابھی سحر سے کرلین گی وہ آنکھین
کرتے ہین خطا آتی ہین آہو جو ختن سے

کس روز وصال اوسکی جدائی مین نہ دیکھین
کب ہمکو چھڑاتی ہے قضا رنج و محن سے

ہر شے مین تری ذات کا اسطرح ہے جلوہ
جس طرح معانی کو تعلق ہے سخن سے

بلبل کا وصال آج ہوا باغ مین شاید
کہرام کا اک شور جو اوٹھا ہی چمن سے

تم کاکل مشکین سے کسو شوق سے مشکین
باندھو نہ مگر کشتۂ کاکل کو رسن سے

پرواز مرا طائر جان کر گیا آخر
جھوکا جو چلا صرصر اندوہ کا سن سے

شب ماتم پروانہ مین تھی شمع یہ گریان
طوفان اوٹھا اشکون کا دامان لگن سے

اب صبر کرو بیٹھی ہو کیا رنج مین رعنا
دل ڈوب کے نکلا ہے کہین چاہ ذقن سے

رہبر و تیرے جو ای مہر درخشان ہونگی
ماہرویان جہان سخت پشیمان ہونگے

یاد مین زلفون کے راتون کو پریشان ہونگی
دن کو آئینہ رخ دیکھکے حیران ہونگے

پنجۂ عشق کی گردست درازی ہے یہی
چاک کس کس کے نہ دامان و گریبان ہونگے

حال طول غم ہجران جو کرونگا موزون
تو مرتب کئی اس نظم سے دیوان ہونگے

خیر خالی کا مہینا تو گیا سب خالی
اب کی دیکھین گے تو اوس ماہ پہ قربان ہونگے

نظر آیا جو ترا حلقۂ زلف پر خم
سنبلستان اس لام کے سو جان سے سلمان ہونگے

ہوگا وہ غیرت بلقیس مسخر جس دن
بخدا رتبے مین ہم مثل سلیمان ہونگے

دل ہی حسرت زدہ منہ پر ہی اوداسی چھپائی
لوگ رعنا تجھے دیکھین گے تو حیران ہونگے

ہجر جانان مین جی سی جاتا ہے
بس یہی موت کا بہانا ہے

کیون نہ برسائین اشک دیدۂ تر
آتش عشق کا بجھانا ہے

ہو عدو جبہ سیجیے احسان
کچھ عجب طرح کا زمانا ہے

چشم آہو صفت کو کیجیے چار
ہمکو وحشی اگر بنانا ہے

لہ ہر جسم مین جان بن کر ہر گفتون مین تری ذات

دربان سے رقیبون کی رسائی ہوئی لیکن
ہم کوچۂ محبوب سے مقسوم سے نکلے

اغیار کا دم سن سے ہوا ہو کے نکلجاے
گر یار شب وصل ذرا دھوم سے نکلے

قاتل کا مرے قتل سے ٹھنڈا نہ ہوا دل
کیا دل کی ہوس کشتۂ مظلوم سے نکلے

سینے مین جو تھی آگ تپ عشق کی رعنا
شعلے لحد عاشق مرحوم سے نکلے

ادراک سے جو دور ہے وہ عین ذات ہے
مفہوم جسقدر ہے سب اوسکی صفات ہے

مرتے نہین وہ عشق سے زندہ ہین جنکے دل
نقل مکان عالم امکان ممات ہے

کتنے اگر ہون زندۂ جاوید کیا عجب
پانی تمہاری تیغ کا آب حیات ہے

کن باعث وجود ہے سب ممکنات کا
حادث اسی سبب سے یہ سب کائنات ہے

دل کو لگاؤن اور سے مین تمکو چھوڑ دون
فقرہ ہے یہ رقیب کا اور جھوٹ بات ہے

درگاہ رب مین شرم ہے رعنا کی اوسکے ہاتھ
باعث نجات کا جو علیہ الصلوات ہے

آتے نہین ہین آپ یہ کیسا تپاک ہے
مدت سے انتظار مین عاشق ہلاک ہے

گلشن سے کوچ کی کسی کلرو کی ہے خبر
بلبل کی طرح گل کا جگر چاک چاک ہے

سنکر مری فغان پس دیوار سن ہوا
بولا یہ کسکی آہ دل دردناک ہے

تربت سے بعد مرگ گل اشرفی اوگی
اکسیر جسکا نام ہے وہ میری خاک ہے

عصیان سے دامن اپنا مکدر ہے غم نہین
دامان دل تو کفر کے دھبے سے پاک ہے

آتا ہے سیکدے کو بہانہ سے محتسب
در پردہ دختر رز کی شب و روز تاک ہے

سیر چمن مین ہمکو ہے بلبل سے اتفاق
گلگشت اس بہار مین بالاشتراک ہے

ہمنام ہے جو شیر خدائے جلیل کا
بزدل عدو یہ اسلیے رعنا کی دھاک ہے

گذرا ہے مرا نالۂ دل چرخ کہن سے
تھا روح کا ہمدم نہ پھرا جا کی وطن سے

گھٹ گھٹ کے غم ہجر مین جی نکلا ہے تن سے
اب جان حزین چھوٹ گئی رنج و محن سے

بالے عشاق کو بتاتے ہین | اور ابھی خیر سے لڑکپن ہے

دل رعنا نکل نجائے کہین
زلف رخسار کو یہ قد غن ہے

تیغ نگہ دیدۂ خونخوار نکالی + | کیون آپنے عشاق پہ تلوار نکالی
بھولے ہین غزالان حرم راہ خطا سے | تمنے عجب انداز کی رفتار نکالی
دھڑکا مرے نالے کا رہا مرغ سحر کو | آواز شب وصل نہ زنہار نکالی
ہر گھر مین کہے رکھتے ہین کہرام پڑیگا | گر نعش ہماری سر بازار نکالی
آخر مری تربت سے اوگی ہے گل نرگس | کیا بعد فنا حسرت دیدار نکالی
مین وصل کا سائل ہون نہ وعدہ کا طلبگار | باتون مین عبث آپ نے تکرار نکالی
جل جائیگا یہ خرمن ہستی ابھی اے دل | سینہ سے اگر آہ شرر بار نکالی

دل لیکے بھی رعنا کا گیا پاس نہ افسوس
کچھ حسرت دل تونے نہ عیار نکالی

سوے پہ مجھے وہی رنج یار باقی ہے | ملایا خاک مین لیکن غبار باقی ہے
رہا نہ کوئی غم یار کے سوا ہمراہ | بس ایک قبر مین یہ یار غار باقی ہے
یہان تو ہستی موہوم سی ہین نشے ہرن | تجھے ابھی وہی غافل خمار باقی ہے
اوڑھائین دامن صحرا کی دھجیان دیکھو | کہان ہمارے گریبان مین تار باقی ہے
تمہارے تیز نگہ نے جہان کو صید کیا | اب اک غزال حرم کا شکار باقی ہے
عدم وجود برابر ہے ملک ہستی کا | فنا جہان کو ہے پروردگار باقی ہے
اوڑائی خاک یہ مقتل مین آکے کشتون کی | نشان تک نہین اے شہسوار باقی ہے
خدا کا ڈر ہے تو ڈر جور و ظلم عاشق سے | کسی پہ جبر نکر اختیار باقی ہے

کسیکی حسرت دیدار مین ہوا رعنا
کھلی ہے آنکھ ابھی انتظار باقی ہے

رونے کا جو مضمون دل مغموم سے نکلے | طوفان کا عجب کیا ہے جو منظوم سے نکلے

نہین کم طائر سدرہ سی مرغ شوق کچہ اپنا
نشیمن دل ہی باغ جان مین اوسکا آشیانا ہی

مجھے اب بیٹھنے دیتی نہین عبیر اوسکی کوچہ مین
الٰہی جلد دنیا سی اوٹھالے گرا دٹھانا ہی

بیان چشم جادو کیا ہی دیکھو آنکھ کا ڈورا
مقرر ابلق ایام کو وہ تازیانا ہے

ہمارے طائر جان کی تعلی کوئی کیا جانی
نشیمن عرش ہی اور لامکان پر آشیانا ہی

دبو دیتی ہے دولت مفت کی دنیا مین انسان کو
گیا قارون زمین مین بار غم سر پر خزانا ہی

خدا جانے او نہین رعنا سے دل مین کیا کدورت ہے
ہمیشہ جب سنو غمزہ ہے حیلہ ہے بہانا ہے

گیا خالی کا تو ماہ اے مہ انور خالی
عید کے چاند تو اچھا نہین بستر خالی

آکے میخانہ سے ہم واے مقدر خالی
آبجیوان سے پھرا جیسے سکندر خالی

کف افسوس کی پرواز سے آتی ہی صدا
کوچہ یار سے آتا ہے کبوتر خالی

ٹکڑے ٹکڑے ہین تری تیغ ادا سی دل و جان
کونسا وار گیا تیرا ستمگر خالی

دل ہی جاتا رہا تھا شغل تصور جس سے
ہاتہ پر ہاتہ دھرے بیٹھے ہین شش در خالی

سرو و گل قمری و بلبل کا نہین نام و نشان
گلشن دہر کو کیا کر گئی صرصر خالی

مرغ دل کر گیا گھبرا کے مقرر پرواز
قفس تن نظر آتا ہی سراسر خالی

لیگیا جسکے نصیبون مین لکھا تھا سودا
سر سے سیکڑون پھرآئے تو نگر خالی

درد سر ہی تری سب پند و نصیحت ناصح
چھوڑدے مجکو خدا پر نہ کر اب سر خالی

مجکو بہنامی کے باعث سے یقین ہے رعنا
دینگے ساغر نہ مجھے ساقی کوثر خالی

واہ کیا حسن کیسا جوبن ہے
کیسی ابرو ہین کیسی چتون ہے

جسکو دیکھا وہ نور کا بقعہ
یہ پرستان ہے کہ لندن ہے

عبث اونکو مسیح کہتے ہین
مار رکھنے کا اونمین لچھن ہے

حسن دکھلا رہا ہے جلوۂ حق
روے تابان سے صاف روشن ہے

رسم اولفتی ہے خوبرویون مین
دوست جسکے بنو وہ دشمن ہے

ہے جرم تو آنکھون کا مگر دیکھیے رعنا
آفت مین گرفتار ہے دل اور بری آنکھ

ردیف یا ے

اوٹھایا اوسنے بیڑا قتل کا کچھ دل مین ٹھانا ہے
چبانا پان کا بھی خون بہانے کا بہانا ہے

زمانے مین زبان زد ہر شہر کے یہ فسانا ہے
مین کہتا عشق مین وہ حسن و خوبی مین یگانا ہے

جسے سب گور کہتی ہین وہ اپنا کنج عزلت ہے
اجل دنیا مین نامحبوبون سے گویا منہ چھپانا ہے

نہین ہے بام کچھ کم طور سینا سے
مقرر لن ترانی ہے جو اوس بت کا ترانا ہے

اس آوارہ نشین سے کام اب قاصد کا لیتے ہین
صنم کی گھر تلک یہ تار برقی ہمنے تانا ہے

ہمارا عشق ہے عالم مین طشت از بام افتادہ
تمہارے حسن و خوبی کا اگر گھر گھر فسانا ہے

خدا سے بھی معاذ اللہ مجکو رشک ہوتا ہے
جو سنتا ہون کہ اونکو بھی خدا کو منہ دکھانا ہے

براق حسن کو معراج ہے اوس عہد مشکین سے
گندھا سو باف زرین اور اوسپر تاز یانا ہے

تلاش خانہ بر انداز مین گھر گھر بھٹکتی ہین
کبھی بیت الحرم بیت الصنم گاہے ٹھکانا ہے

لب شیرین کا بوسہ بوسہ پر فتنہ مکرر تھا
عوض بوسہ کی ہمکو گالیان پھر اونسے کھانا ہے

قریب ابرو کی ہے اوس آنکھ مین بالہ سرمہ
لگایا شاخ مین آہو کے اور اک شاخسانا ہے

جفائین سیکڑون اوس ترک ظالم کی سہین لیکن
وہ اتبک بھی یہ کہتا ہے کہ مجکو آزمانا ہے

مرقع چین کا برہم کر دیا تصویر جانان نے
جو چین جبین نے ادا انداز کو مانی نے مانا ہے

نشان قصر جانان خانہ برباد دون سے یہ پایا
مکان ہے لامکان کرسی اوسیکا آستانا ہے

خضر سے پوچھتے ہین راہ ہم بھی کوے جانان کی
ارادہ حج بیت اللہ کا اب دل مین ٹھانا ہے

ہمارے مرگ پر شادی عبث اغیار کرتے ہین
جہان سے رفتہ رفتہ ایکدن اونکو بھی جانا ہے

وصال یار جنت ہے فراق یار دوزخ ہے
فقط بیم و رجا کے واسطے باقی بہانا ہے

ہم اوسکے وصل سے کسطرح ہاتھونکو دھوئینگے
کبھی مہندی کبھی مسی لگانیکا بہانا ہے

خط کچھ گرمی خورشید محشر کا نہین زاہد
وہان بھی پردہ عصیان ہمارا شامیانا ہے

عجب اللہ اکبر ہوگا اوسکے حسن کا عالم
قمر جسکا ہے آئینہ شعاع مہر شانا ہے

عمر گذری ہے کہ ہے صدمۂ فرقت مجکو

آیا ہی قرآن مین لم یخلق مثال لکھنؤ
شہرۂ آفاق ہے الحق کمال لکھنؤ

نام کو بھی جسنے سن پایا ہی حالِ لکھنؤ
خواب مین آجاتا ہے اوسکو خیال لکھنؤ

صورت عیسےٰ نظر آتے ہین مردان خدا
کم نہین مریم سے کوئی پیرزال لکھنؤ

سامعین مین جان پڑجائی یہ ہین معجز بیان
کم نہین اعجاز سے کچھ قیل و قال لکھنؤ

طوبےٰ و سدرہ کو دیکھا ڈھانک کر ہین پتون سے
فی الحقیقت اونسے بڑھکر ہین نہال لکھنؤ

خیر یہان اک بات ہی خوبی یہان اک رسم ہے
وقف عام لطف اور احسان ہے حال لکھنؤ

زندہ دل کیسے تن بیجان مین آجاتی ہی جان
چلتی ہی جب صبحدم باد شمال لکھنؤ

نقد ایمان نقد دین نقد مراد و نقد دل
بے تکلف ہین یہ سب مال و منال لکھنؤ

گلشن جنت ہمین جسدن دکھائیگا خدا
ہے یقین اوسپر بھی ہوگا احتمال لکھنؤ

سورۂ اخلاص نکلا خلق احمد پر گواہ
جس گھڑی قرآن مین دیکھی ہمنے فال لکھنؤ

جھونپڑے کی رہنے والے خواب دیکھین عرش کا
کانپور کی چھاونی سے کیا مثال لکھنؤ

عالم و آدم سب اوسکی جدت سے آگاہ ہین
ہی عجب رعنا نبی اب اظہار حال لکھنؤ

ردیف ب

نرگس کی بھی ہی میری نظر مین نظر ی آنکھ
ہے صاد کی قابل ترہی رشک پری آنکھ

آتی ہے نظر باغ مین جب نرگس شہلا
پھر جاتی ہے آنکھون مین تری نرگسی آنکھ

رخنے سے جو جھانکو تو پڑی دین مین رخنہ
پردے سے جو دیکھون تو کری پردہ دری آنکھ

ناوک ہے نگہ ترک کی اور تیغ ہے ابرو
دنبالہ ہی سر منہ کا جو کھٹکا تو پھری آنکھ

آنکھین نہ لڑایا کرو آہو سے مری جان
دیکھا ہی کہ کرتی ہے بہت بدنظری آنکھ

نظرون مین سمایا ہے مری وہ رخ روشن
کچھ طور کے شعلہ سے نہ جھپکے نہ ڈری آنکھ

خوب اونکے کیا کرتا ہون دل بھر کی نظارے
کر دیتی ہے جب نیند نسیم سحری آنکھ

کیا اوس بت خوش چشم کی الفت مین ہی ہوش
دیتی ہے مجھے جام مئے بیخبری آنکھ

ہے موت کا یہ نیند مسبر کرو نوشہ
دیتی ہے ہمیشہ خبر بے خبری آنکھ

سد رہ ہوتا ہے دربان جو در جانان پر
پھاندجانا ہمین آسان ہے دیوارون کو

قم باذنی مرے حق مین ہی صدائے جان بخش
سُنکے جی اوٹھتا ہون پازیب کی جھنکارون کو

شب فرقت مین کسی رشک قمر کے رعنا
شام سے تا بسحر گنتے رہے تارون کو

سچ کہتے ہین اب باس تمہارا نہین ہمکو
تنگ آئے ہین بس جور گوارا نہین ہمکو

ہم آئے تو اب صاف مکرنے لگے صاحب
تم کرتے تھے چتون سے اشارہ نہین ہمکو

چھڑیان تو لگائین ہین بہت یار نے افسوس
پر ناز سے اک پھول بھی مارا نہین ہمکو

کس دن نہین کھڑکی سے کیے ہمکو اشارے
اور بام سے کس روز پکارا نہین ہمکو

رعنا دل مفتون سے نہ کیون ہاتھ اوٹھائین
بے دل دیے دلدار سے چارا نہین ہمکو

نہ ملی گردش ایام سے فرصت مجکو
زندگی بھر ہی رہی وصل کی حسرت مجکو

دشمن و دوست ہین نظرون مین مرے دونون یکسان
اونسی ہی دار و مدار اونسے مروت مجکو

یاد مین زلف پریشان کے پریشان ہون مین
روی جانان کی تصور مین ہی حیرت مجکو

حسن کی رعب سی اوسان اوڑی جاتی ہین
ہی عجب طور کی شعلے سے ہے دہشت مجکو

غیر کا دخل ہوا اب مرا جینا معلوم
کوے جانان سے نظر آتی ہی حرکت مجکو

دل پھنسا زلف مین یا رخ پر نور کہان
لیگئی زنگ طلب سے مری قسمت مجکو

سر جھکائے در جانان پہ پڑا رہتا ہون
دخل اغبار سے آتی ہے ندامت مجکو

شب فرقت مین عجب کیا جو نکل جائی جان
ہوش اوڑ جاتے ہین غالب ہی یہ دہشت مجکو

چھوڑ کر ملک عدم آپ سے کب آیا ہون
کھینچ لائی ہے یہان بھی تری الفت مجکو

کوہ پر محنت فرہاد کا آتا ہے خیال
دیکھکر جوے روان آتی ہے رقت مجکو

خاکساری ہی مری حق مین مقرر اکسیر
ہاتھ آئی ہے مقدر سے یہ دولت مجکو

دہن و عارض گلرو کی جو پائی ہے شکل
اسلیے غنچہ و گل سے ہے محبت مجکو

قطع امید ہوئی یار سے یہ اے رعنا

چین اسلام مین بھی کفر سے چھٹکارہ ملا — کوئی کہتا ہے بُرا اور کوئی اچھا مجکو
اک پری رو کی محبت کا مین ہون دیوانہ — نہ پری کا نہ کسی جن کا ہے سایا مجکو
لیلۃ القدر مجھے ہو گئی آخر شب ہجر — دھیان اوس روے منور کا جو آیا مجکو
مرض مہلک ہجران سے ابھی صحت ہو — رخ دکھا جاے جو وہ رشک مسیحا مجکو
بخت بیدار ہوے وصل کی شب تھی شب ہجر — سبب وصل ہوا عالم رویا مجکو
واعظا دوزخ و جنت کی نہین بیم و رجا — عشق اور حسن کا بس بھاتا ہی چرچا مجکو
روبرو تمکو خدا کی بھی کرون گا قائل — لے لیا دل نہ دیا آپنے بوسا مجکو
وادیے دل ہوا اندیشۂ غم سے ایمن — خواب مین جب نظر آیا رخ زیبا مجکو
روز و شب شوخ نے کیا کیا نہ دکھائی نیرنگ — رخ دکھایا کبھی گیسوے چلیپا مجکو
دن بھلے آئے تو اعدا سبب خیر ہوے — بد دعا نے کیا اغیار کے اچھا مجکو

فخر سے بزم بتان مین وہ کہا کرتے ہین
پیار کچھ روز سے اب کرتے ہین رعنا مجکو

شکوہ یہ پیر مغان تجھسے ہے میخوارون کو — آنے دینا تھا نہ میخانے مین ہشیارون کو
غیرت عشق نے کانٹون مین گھسیٹا مجکو — لیگئے غیر گلی سے جو تری ہارون کو
ناامید اہل خرابات نہین رحمت ہی — بخشدے گا وہ کریم اپنے گنہگارون کو
تمکو غیرون سے ہی صحبت جو شب و روز تو خیر — پیار کرلین گے کہین ہم بھی طرحدارون کو
نخل قامت ہی ترے بھل ہی تو گیسو شاخین — منہ کو غنچہ کہین اور گل تری رخسارون کو
دھیان مین رخ کے نظر رکھتی ہین ن بھر سوے مہر — یاد دندان مین گنا کرتے ہین ہم تارون کو
گھر ترا گلشن فردوس ہی اے رشک چمن — حور و غلمان کہین کیونکر نہ پرستارون کو
کیجے صیاد کی بیرحمی کا شکوہ کس سے — موسم گل ہی مین بے پر کیا پروارون کو
نقد دل لیکے وہ ہو جائین نہ کیون بیپروا — کبر مفلس سے ہوا کرتا ہے زرداروں کو
قصد اوس یوسف ثانی کا ہی اب جانب مصر — دو جہر یوسف کنعان کی خریداروں کو
ابرو آنچل مین دوپٹے کے چھپانا ہے بجا — ترک کیا میان مین رکھتے نہین تلوارون کو

نقاب ابر مٹتی ہی نہین نور شید کی رخ سے
اوڑا کرتے ہین شیرون کو زرشتی تر ستی ہین

نکل سکتے نہین زنجیر موج ابر رحمت سے
فرشتے بھی جب آکر سلسلہ مین منہ کی پہنتے ہین

تفاوت اسقدر ہی کوہ آبو اور جنت مین
وہ آدم کا ہی مسکن اور یہان غلمان بستے ہین

ہوا چلتی ہین آندھی ہی تو مینہ بارش ہین طوفان ہے
الٰہی پھٹ پڑا ہی آسمان یا مینہ برستے ہین

سبب یہ کثرت برسات کا ہی کوہ آبو پر
کہ بادل کوہ سے ٹکراتی ہین جنگل مین پھنستے ہین

مگر رونا او نہین فرہاد کی ہے جان شیرین پر
بہانہ سے جو دل کو کھولکر بادل برستے ہین

بھلا فصل بہاری کس روش پھولی سمائیگی
بدن مین جامۂ گل تک بہار گل مین پھنستے ہین

چلی ہی نکہت گل آج استقبال کو کسکے
کمر کو موجۂ باد صبا سے پھول کستے ہین

ہجوم و کثرت فصل بہاری کی قوافل سے
کہان جاتا ہے پیک فکر بند آبو کی رستی ہین

مچلکہ لکھدیا اوراق گل پر عندلیبون نے
اسی باعث ارم سی آکے وہ آبو پہ بستی ہین

قلم ہین شاخ گل اور ہین دواتین فیض کی چشمے
یہ بستے پوٹ ہین پھولونکی یا پھولون سی بستی ہین

بہار باغ رضوان لوٹتے ہین مفت دنیا مین
یہ گلچین ارم ہین جو یہان آآکے بستی ہین

حباب بخت سنگہ آئے ہین جنکے رعب عظمت سی
ابل آئی ہین دریا اور زمین مین کوہ دھستی ہین

بہار باغ جنت سبزہ بیگانہ ہے رعنا
مشام جان قدسی نکہت آبو سے بستی ہین

ردیف واو

کردیا زار غم عشق نے ایسا مجکو
موت آئی بھی تو بستر پہ نپایا مجکو

یاد آجاتی ہے جب زلف چلیپا مجکو
صاف ہوتا ہے شب ہجر کا دھوکا مجکو

کبھی جنگل کبھی بستی مین پھرایا مجکو
آہ کیا کیا نہ کیا عشق نے رسوا مجکو

دشمن جان ہوا در پردہ مراجذبۂ عشق
منہ چھپانے لگے وہ جان کی شیدا مجکو

کون ہے گرم رو وادی وحشت مجسا
آہوون نے کبھی صحرا مین نپایا مجکو

روز روشن ہو نہ کیونکر مری آنکھون مین سیاہ
ہی تری گیسوی شب رنگ کا سودا مجکو

دانۂ خال نے تسخیر کیا طائر جان
دام نے کاکل پیچان کے پھنسایا مجکو

شب وصال مین ہے آج نور کا عالم
زیادہ طور سے ہم اپنے گھر کو دیکھتے ہین

بہار مین ہین عنادل سے بدگمان صیاد
قفس کو تاڑتے ہین بال و پر کو دیکھتے ہین

مجھے یہ ڈر ہے کلائی مین خم نہ ہو جاہو
حضور کیون مرے چاک جگر کو دیکھتی ہین

شمیم لاتی ہے کب گیسوے معنبر کی
مدام راہ نسیم سحر کو دیکھتے ہین

مقابلہ لب و دندان کا آئینہ مین ہے
ملا ملا کے وہ لعل و گہر کو دیکھتے ہین

سوال وصل نہو دل مین یہ ہی دھڑکا ہے
کبھی وہ خط کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہین

فلک ستم نہین کرتا ہے جو تجھے کرلے
خدنگ آہ کے ہم بھی اثر کو دیکھتے ہین

شبیہ یار مین فرق اصل سے نہین سرمو
وہ بدگمان ہین جو موے کمر کو دیکھتے ہین

جو عیب بین ہین ہنر پر نظر نہین کرتے
ہنرپسند شہ کے ہنر کو دیکھتے ہین

نہین ہے اسلیے غم خشک و تر کا اے رعنا
شفیع اپنا شہ بحر و بر کو دیکھتے ہین

یاد آئینہ رو مین حیران ہین
دھیان مین زلف کے پریشان ہین

اپنے مطلب کے کیسے ہین دانا
میرے مطلب کے وقت نادان ہین

چشم مخمور و زلف و عارض یار
دشمن جان و دین و ایمان ہین

وجہ گلبانگ ہے یہ اے گلچین
حال بلبل پہ پھول خندان ہین

عشقبازی ہمارا مشرب ہے
ہم نہ ہندو ہین نے مسلمان ہین

بارہ پر رکھ لیا ہے غیرون نے
قتل عاشق کے آج سامان ہین

وصل حاصل ہے اوس پریرو سے
آج رعنا غرض سلیمان ہین

غزل در تعریف سرمہ آبو

بہار آبو پہ آتی ہی مشام روح بستے ہین
ہوا چلتی ہی بجلی کوندتی ہی مینہہ برستی ہین

رہ جنگل نہین کم کوچہ گیسوی پرخم سے
جو آبو آسمان ہی کہکشان آبو کے رستے ہین

پڑی گا بلبلون کے قافلے پر کیا کہین شبخون
کمر بندی مین کیون ای باغبان پھولونکی دستی ہین

گل خندان ہے سب کبسار کشت زعفرانی ہے
تبسم مین ہین غنچے کھلکھلا کر پھول ہنستے ہین

کاکل کا قصہ ہجر کی شب سنکے آئی نیند
کیا کہیے قصہ گو کو کہ جادو بیان نہین

تازہ رہین گے داغ جگر اپنے عمر بھر
یہ وہ سدا بہار ہے جسکو خزان نہین

دل ہم بھی کر چکے اوسی سفاک پر فدا
عالم کو جسکے تیز نگہ سے امان نہین

صدمے اوٹھائین صبر کرین راہ عشق مین
لازم یہ آہ و نالہ و شور و فغان نہین

وصل صنم تو جان کے بدلے بھی مفت ہے
ہے سودا ایسے سودے مین ہرگز زیان نہین

اوس گلبدن کے ہجر مین داغ ملال ہین
پھولون کی میرے سینے پہ یہ بدھیان نہین

جاؤن گا ساتھ ناقۂ لیلی کے حی تلک
کچھ قیس کی طرح سے تو مین ناتوان نہین

اول مین کر دکھاتے ہم الفت کی انتہا
محبون مین کیا کرین کہ کوئی قدردان نہین

جو نامور تھے صفحۂ ہستی مین اے نظام
افسوس اونکا نام کو باقی نشان نہین

سمایا ہے خیال روی جانان یون مرے دل مین
جہان چشم جہان بین کی در آئے جیسے اک تل مین

ہین بیپروا نہین ہے گو بلائین وہ نہ محفل مین
خیال اونکا تو رہتا ہی ہمارے خانۂ دل مین

کہلی ہے وجہ خال روی انور بعد مدت کے
کہ نسبت ہی مقرر دیکھہ لو کافور و فلفل مین

گرا گر دل مرا چاہ ذقن مین کیا تعجب ہے
فرشتے آج تک ہین قید دیکھو چاہ بابل مین

مزا روح روان نے جسم سے کچھ بڑھ کے پایا ہے
نئے انداز کے جوہر تھے رعنا تیغ قاتل مین

پھری ہوئی جو جہان سے نظر کو دیکھتے ہین
ہم آج طبع مبارک مین شر کو دیکھتی ہین

بکاکل درخ رشک قمر کو دیکھتے ہین +
ہم وہ جلوۂ شام و سحر کو دیکھتے ہین

کمال تنگ ہین وہ میری سخت جانی سے
کبھی کلائی کو گاہے تبر کو دیکھتے ہین

کہان ہین خضر نشان کاروان کا ہی کس جا
طریق عشق مین ہم راہبر کو دیکھتے ہین

عجیب صبح شب وصل یار کا ہے سمان
ہم اونکے منہ کو وہ روے سحر کو دیکھتے ہین

حریم دل مین لیکین بت خدا کی قدرت ہے
کبھی صنم کبھی خالق کے گھر کو دیکھتے ہین

گمان غیر کے دھوکے سے شب جو آنکلے
کبھی وہ مجکو کبھی میرے گھر کو دیکھتی ہین

ہجر کیونکر کہون وصال نہین

اس دور مین بچا ہی رنج والم سی کون
افلاک کے رہا ہے خالی ستم ہی کون

اک سر ہزار سودا اے مول دیکی جان
اوجھائے دل کو اپنے گیسو کے خم ہی کون

دھم گجر تپ کی گھر رہتا نہین تو شب
کودا تھا گھر مین صاحب آخر یہ دھم سے کون

تو ہی بتا صنم گر انصاف سے ذرا
بہتر ہے بعبتون مین میرے صنم ہی کون

ابرو کے یہ اشارے کشتہ کرین نہ کیون
جان بر ہوے ہین قاتل تیغ دو دم ہی کون

مٹ جائین خاک ہوکر معراج ہی یہی
سر یار کے اوٹھاتے نقش قدم سے کون

شمشیر کا ہوا ہے سرسبز کھیت کب
پھولا پھلا ہے ظالم جور و ستم سے کون

ہی چار دن غنیمت رعنا جہان مین زیست
جاکر پھرا ہے ورنہ ملک عدم سے کون

حضور آج تو تمسے دوچار ہم بھی ہین
تمہارے تیر نظر کی شکار ہم بھی ہین

کبھی ہمین بھی ہو مثل رقیب وصل نصیب
تری خدائی مین پروردگار ہم بھی ہین

جو ذرہ خاک در بوتراب کا ہے مہر
تو مرتضے کی گلی کے غبار ہم بھی ہین

سمند ناز کو کرا سقدر نہ گرم عنان
تری رکاب مین ای شہسوار ہم بھی ہین

صفات چشم مین جادو نگاریان کی ہین
جو سحر ہی وہ نظر سحر کار ہم بھی ہین

چمن مین آمد فصل بہار ہے بلبلین
صبا سے کہدو ذرا ہوشیار ہم بھی ہین

تمہارے گیسوے مشکین و روی روشن پر
نثار صورت لیل و نہار ہم بھی ہین

وصال ہجر مین رعنا کا ہوگیا آخر
کہون یہ جان ہے اور بے قرار ہم بھی ہین

دل کو پسند سیر ریاض جہان نہین
جسکی ہوا ہو سر مین یہ وہ بوستان نہین

وہ دل نہین ہے جسمین خیال بتان نہین
ہو جس جگہ نہ کوئی مکین وہ مکان نہین

آئے ہین ایک روی نکو کی تلاش مین
کچھ بے سبب ورود ہمارا یہان نہین

شام و سحر فراق مین ہے ذکر خیر یہ ورد زبان نہین
کسوقت ذکر خیر یہ ورد زبان نہین

گل پہ شبنم نہین آغوش مین بلبل کی مگر
عرق شرم مین ڈوبی ہی دلہن پانی مین

ضبط گریہ سے نمود اسکی ہے رعنا ورنہ
غرق ہوجائے ابھی چرخ کہن پانی مین

آمدے ہین اشک مردمک چشم حور مین
دیکھو پری نہاتی ہے دریاے نور مین

شرم و حجاب دور ہو وصلت کا لطف ہے
ایسے مزے کہان ہین شراب طہور مین

یہ سرد مہریان شب تنہائی کی ہین آہ
کاٹی ہین کانپ کانپ کی راتین سمور مین

بھڑکی ہی آگ دل مین رواں چشم سے ہین اشک
پیدا ہوا ہی نوح کا طوفان تنور مین

غیبت مین حال دل نہین ممکن کہ لکھ سکون
سن لیجیے بلا کے سب اپنے حضور مین

مین نے کیا وہ کام جو مشاطہ سے نہو
سویا لپٹ وہ نشہ مے کے سرور مین

رویا مین بھی جمال سے محروم ہی رکھا
یہ لن ترانیان تھین فقط بزم طور مین

پاس اونکو میرا صحبت اغیار مین کہان
ارض و سما کا فرق ہے نزدیک دور مین

ہے گرم ناز گور غریبان پہ وہ حسین
باقی رہا ہے حشر کے اب کیا ظہور مین

آمد شد نفوس مین کسطرح چین آئے
ہر دم صداے حشر ہے اس نفخ صور مین

سچ پوچھیے تو زندہ ہے در گور اب نظام
جان ہے حریم کعبہ مین تن جو وہ پور مین

غم سوا عشق کا مآل نہین
کون دل ہے جو پائمال نہین

حسن پر آپ ہین عبث مغرور
کون شے ہے جسے زوال نہین

حسن مین بال کا نہین ہے فرق
کمر یار دیکھ بھال نہین

خواب مین بھی نظر نہین آتے
اونکو مطلق مرا خیال نہین

زخم کے منہ سے بات کیا نکلے
لال ہے طاقت مقال نہین

غم سے افسردہ ہوگیا یان تک
آرزوے شب وصال نہین

رشک سے غیر کو جلانا ہے
وصل کا آپ سے سوال نہین

ہجر مین ہوگیا وصال نظام

خوشامد سے نہ رہ شیریں زبانونکی کبھی غافل
یہ شیرینی ہین گویا زہر قاتل کو ملاتے ہین

بہانے سی چلے جاتی ہین اوٹھکر میرے پہلو سے
رقیبون پر عنایت ہی قیامت مجھپہ ڈھاتی ہین

نہین دیتے جواب صاف تک پیغام وصلت کا
کبھی خاموش رہجاتی ہین گاہی مسکراتے ہین

بچے سفاک سیر خمون سے کیونکر جان بسمل کی
جو انگین خون بہتا تو دم مین پھر وہ خون بہاتی ہین

گلون کی شاخ گویا اونکے حق مین تار برقی ہی
کہ پیغام عنادل آشیان سے گل کو جاتے ہین

چمن مین دھوم ہی اب آمد فصل بہاری کی
عنادل آشیانی آج کل گلشن مین چھاتی ہین

بگولے یہ نہین بعد فنا گور غریبان پر
مگر ہان قافلے اروح کے دنیا سے جاتی ہین

مسی ہی لب پہ ہاتھون مین حنا رخسار پر غازہ
خودارا کیسی نیرنگی سی رنگ اپنا جماتے ہین

خدارا بہر استقبال جلد اے جان جہان باہر آ
عیادت کو مری جان جہان تشریف لاتی ہین

زر گل کی ہی بازار جہان مین گرم بازاری
جوانان چمن اب خوب گلچھرے اوڑاتی ہین

گلستان آج کشت زعفران سی کم نہین گلچین
جو گل کھل کھل کی ہنستے ہین تو غنچے مسکراتی ہین

نظر پھر جاتی ہی جسوقت اوس غیرت چشم کی رعنا
تو پھر مجسے مرے ہم چشم بھی آنکھین چراتی ہین

تو نہائے اگر اے رشک چمن پانی مین
لوٹ کے مرغان چمن آئین معا پانی مین

آپڑی زلف دم غسل جو اوسکے رخ پر
مین یہ سمجھا کہ ہوا چاند گہن پانی مین

دم رقت جو بندھا گوہر دندان کا خیال
آگیا صاف نظر درِ عدن پانی مین

فرط گریہ سے ہون اسطرح غریق رحمت
مردم چشم کا ہے جیسے وطن پانی مین

موج ہو موجۂ بوے گل تر آب گلاب
ہو جو وہ غیرت گل عکس فگن پانی مین

چاہیے لوث سے یونس کیطرح دامن پاک
گور ہے نام کو اک عمر وطن پانی مین

پوچھ دریا سے تجسس مین ہی کسکے بیتاب
آبلے موج کے پاہین ہین شکن پانی مین

بلبلہ پانی مین اوٹھتی ہین بجای بلبل
پھونک دیتا ہے جو وہ غنچہ دہن پانی مین

خون فرہاد مگر گردن خسرو پہ رہا
اشک شیرین سے بہی جوی لبن پانی مین

خوردبین سی ہی عجب قدرت خالق ظاہر
اک جہان کا نظر آتا ہے وطن پانی مین

شام جب ہوتی ہے ہم اونکو دعا دیتے ہین

ہون وہ وامانده نشان ہمرہان ملتا نہین
کارون کیسا غبار کاروان ملتا نہین

ڈھونڈھتے ہین پر نشان بی نشان ملتا نہین
جان جسپر دی ہی وہ جان جہان ملتا نہین

عشق لاتا ہے جو شبخون غارت دل کی لیے
خبر شکیب و صبر کوئی پاسبان ملتا نہین

آپ میرے گھر قدم رنجہ کیا کرتے ہین ہان
عذر ہے معقول مین اے مہربان ملتا نہین

باہمہ رفعت تصدق روز ہی ہر صبح و شام
کون کہتا ہی زمین سی آسمان ملتا نہین

جان شیرین کا مجھے دینا بہت آسان تھا
ڈوب مرنے کو نمکدان ساکنوان ملتا نہین

جوش گل سے دل مین کیا گلشن مین جاتی نہین
عندلیبون کو مقام آشیان ملتا نہین

روز مجھہ ہی بیگانہ پر تیز ہوتی ہے چھری
بوالہوس کیا تمکو بہر امتحان ملتا نہین

ڈھیر پر آتا ہے ناحق خاکسارون کی ہما
خاک کھائیگا کہ نام استخوان ملتا نہین

دختر رز پر جو فصل گل مین ہر رنگ شباب
اب مزاج حضرت پیر مغان ملتا نہین

دشت وحشت مین ہون اک مدت سی سرگرم تلاش
جسمین یوسف ہو مراوہ کاروان ملتا نہین

واہ ری صنعت کہ قاتل کو جو ہر بندیکے
کیکے بچاتی ہین رعنا سا جوان ملتا نہین

نزاکت پردہ میری قتل کا بیڑا اوٹھاتی ہین
نصیب اللہ اکبر زیر خنجر آزماتے ہین

مکر جاتے ہین اور اوسپر بھی وہ منہ ہم پہ آتی ہین
سوال بوسہ پر ہر بار اونسی منہ کی کھاتے ہین

بہت روئے مگر دیکھی نہ کوئی صورت صلحت
اب آخر لے تجھے ای طالع خفتہ جگاتی ہین

خیال یار آئے بے تکلف خانۂ دل مین
بجائی فرش آنکھین راستی مین ہم بچھاتی ہین

جو عالی ظرف دریا دل ہین پی جاتی ہین غصے کو
نہ آتے ہین نہین کو زونمین اور دریا سماتی ہین

حباب آسا ہی ثابت بی ثباتی نحر عالم کی
یہ غافل بے محل آب روان پر گھر بناتی ہین

کیا ہی ذبح مرغ نامہ بر کو اونسی کہتے ہین
رقیبون سی خدا سمجھے جو بی پر کی اوڑاتی ہین

مریض عشق پر رد سر اعجاز کیا معنے
بھلا ای حضرت عیسی کہین ہم دم مین آتی ہین

لبھانے کو دل عاشق کو کیا کیا پیچ کرتی ہین
یہ گیسو بل کی لیتی ہین حسین جب سر چڑھاتی ہین

کسیکے طائر دل کو مقرر وہ پھنسائینگے
جو دام زلف مشکین تل کی دانی پر بچھاتی ہین

اونکا سُن آتے ہین ہم دیر و حرم مین کور
شادیون خاطرِ ناشاد کیا کرتے ہین

ناتوان قید جدائی سے کبھی تو ہون رہا
وہ کرو کام جو صیاد کیا کرتے ہین

شاہبازِ نگہِ نازِ پری پیکر رعنا
طائرِ سدرہ کو آزاد کیا کرتے ہین

خیال و خواب یہ لیل و نہار جانتے ہین
ہم اپنی زیست فقط مستعار جانتے ہین

بدن مین زخم نہین بدھیان ہین پھولونکی
ہم اپنے دل مین اسی کو بہار جانتے ہین

خطا سمجھ جائین ختن کو تو تم ہو چین بجبین
تمہاری زلف کو مشکِ تتار جانتے ہین

جو شاہباز ہی ای ترک چشم تیری نظر
تو ہم بھی طائرِ دل کو شکار جانتے ہین

اوڑے گی خاک سر قبر میری بعد فنا
تمہاری شوخیان اے شہسوار جانتے ہین

رضا قضا پہ ہی رعنا قدر پہ ہے تسلیم
ہم آپنے واسطے معراج دار جانتے ہین

خزان چمن سے گئی فصل گل کی آئے دن
خدا نے پھر یہ ہمین باغبان کھائے دن

خزان چمن مین ہی بلبل قفس مین نالان ہے
خدا کسیکے نہ دشمن کو یہ دکھائے دن

فراق یار مین دن ہوگیا ہی روز قیام
بلا سے عمر گھٹی پر خدا گھٹائے دن

دعا سے بھی نہین ہوتی شب وصال نصیب
فراق یار کے آتے ہین بن بلائے دن

جمال یار نہین خواب مین بھی اتو نصیب
فلک نے کیسے الٰہی ہمین دکھائے دن

نہ پوچھ حال شب و روز ہجر رعنا کا
بلا کا سامنا رہتا ہے مجکو آئے دن

بوسہ ہونٹون کا شب وصل وہ کیا دیتے ہین
ذائقہ قند مکرر کا چکھا دیتے ہین

ملک الموت ہین عشاق کی حق مین یہ حسین
جیتے جی خاک مین زندون کو ملا دیتے ہین

کام کرتے ہین دم رقص مسیحائی کا
ایک ٹھوکر سے وہ کشتہ کو جلا دیتے ہین

کشتۂ تیغ نگہ تک نہ نگین بھر کی نگاہ
خون بہا مانگین تو وہ خون بہا دیتے ہین

نہ رسائی ہوئی گو زلف رسا تک رعنا

شوق دیدار مین جو حد سے گذر جاتا ہون
یار آتے نہین پاتا ہی کہ مر جاتا ہون

حال دل کرتا ہون اورونکی فسانون مین بیان
نام جب پوچھتے ہین صاف مکر جاتا ہون

روح آتی ہے شہیدون کی پئے استقبال
سر بکف کوچۂ قاتل مین اگر جاتا ہون

موت آجائے تو جانون کہ ہوا آج وصال
کیا شب ہجر کے آنے سے مین ڈر جاتا ہون

کربلا کوچۂ سفاک ہے قاصد نہ پھرا
سر بکف آپ مین لینے کو خبر جاتا ہون

نملا مجکو کہین عالم امکان مین پتا
اب عدم ڈھونڈھنے کو اونکی کدھر جاتا ہون

ہین وہ عیار تو مین بھی نہین اونسے کچھ کم
بوسہ لیلیتا ہون اور صاف مکر جاتا ہون

بزم اغیار مین جب وہ نہین ہوتی دو چار
خود مین ہمچشمون کی نظرون سے اوتر جاتا ہون

رخ کا مشتاق ہون اور زلف کا سودائی ہون
کوچۂ یار مین ہر شام و سحر جاتا ہون

قیس و فرہاد مرا سا تہ بھلا کیا دینگے
منزل عشق مین مین اونسے گذر جاتا ہون

جا کے کرتا ہون کبھی پیر مغان سے بیعت
توبہ و اعظ سے کبھی سامنے کر جاتا ہون

شب معراج مجھے ہوتی ہی رعنا شب ہجر
روے جانان کے تصور مین جو مر جاتا ہون

کاکل و رخ کو ترے یاد کیا کرتے ہین
رات دن ہجر مین فریاد کیا کرتے ہین

دل تصور سے ترے شاد کیا کرتے ہین
اپنے ویرانہ کو آباد کیا کرتے ہین

تیغ ابرو کی ہے جانباز کو جنبش کافی
قتل بے رحمی سے جلاد کیا کرتے ہین

وہ تو انسان ہین پر انسان یہ دیوانے ہین
اونکو مشہور پریزاد کیا کرتے ہین

مشق کرتے ہین نئی سیکھتے ہین جور نئے
روز طرز ستم ایجاد کیا کرتے ہین

لیکے دل ہجر مین تڑپاتے ہین ترساتے ہین
جور کیا کیا ستم ایجاد کیا کرتے ہین

اونکی آنکھون کے جو منظور نظر ہین مضمون
اپنے اشعار پہ خود صاد کیا کرتے ہین

سنگدل سحر بیانی سے کیے ہین تسخیر
موم ہم بات مین فولاد کیا کرتے ہین

کوہ و صحرا مین مرے نالون کا سن کر شیون
قیس و فرہاد بھی فریاد کیا کرتے ہین

غنچۂ گل کو گلستان مین اگر دیکھتے ہین
دہن یار کو ہم یاد کیا کرتے ہین

دل کو وارون مین جان نثار کرون | آؤ گر اب کی بار پہلو مین
سوے جنت نہ پھیر کے لون کروٹ | ہو جو وہ گلعذار پہلو مین
جام جسم دیدۂ جہان بین ہے | دل ہے آئینہ وار پہلو مین

قبر بلبل پہ گل چڑھاؤن نظام
آئے گر گلعذار پہلو مین

وہ پری پیکر بشر سے حور نہین | پر ذرا حور سے قصور نہین
بال اوسکی کمر کو کہتے ہین | شاعرون کو مگر شعور نہین
تیری تیغ نظر ہے آفت جان | قتل عشاق تجسے دور نہین
جلوۂ حق بتون مین ہے الحق | نار مین کیا ظہور نور نہین
ہمکو واعظ عذاب سے نڈرا | نام خالق کا کیا غفور نہین
پہ بیان قدسیون کے جلتے ہین | قصر جانان ہے کوہ طور نہین
نہ اوٹھو خفتگان خواب عدم | میرا نالہ ہے نفخ صور نہین
عشق گیسو کا ہون مین سودائی | سر مین سر سام ہے سرور نہین
جلوہ گر ہین وہ ماہتابی پر | ماہ مین اس سے آج نور نہین
اوسکا کوچہ ہے گلشن جنت | کون کہتا ہے اوسکو حور نہین
غم نہین یار ہو نظر سے نہان | دل سے جو پاس ہے وہ دور نہین
یار پر ہے شباب کا عالم | نشے مین چشم مست چور نہین
بڑھ پہ رکھ لیا ہے غیرون نے | قتل مین آپ کا قصور نہین
ارنی کیون نہ بھول جائین کلیم | روے جانان ہے شمع طور نہین

ترک نخوت ضرور ہے رعنا
نشۂ کبر مین سرور نہین

آہ دنیا سے مین اب خاک بسر جاتا ہون | کر کے ارمانون مین اک عمر بسر جاتا ہون
وعدہ ہر روز یہی دل سے مین کر جاتا ہون | لیکن آتا ہون اوس شوخ کے گھر جاتا ہون

ردیف نون

کھینچا ہی عکس قلب کی فوٹو گراف مین
شیشہ مین ہی شبیہ پری کوہ قاف مین

وہ سرد مہریات کو سویا لپیٹ کے خوب
دونا مذاق وصل کا اوٹھا لحاف مین

گھونگھٹ مین مجکو ابروی قاتل نظر پڑا
شمشیر برہنہ نظر آئی غلاف مین

ای بحر حسن کچھ مرے دل کی خبر بھی ہے
ڈوبا چہ ذقن مین کہ گرداب ناف مین

نبتی نہین ہی آج جب اوس شوخ شنگ سے
عاشق سے کیا عجب ہی جو بگڑی زفاف مین

رعنا دوئی کو چھوڑ دے اور محو ذات ہو
پڑ کفر اور دین کے نہ تو اختلاف مین

مجکو فقط شکایت سوز نہان نہین
ہے کون رنگ عشق جو رخ سے عیان نہین

خانہ خراب عشق نے کیا کیا کیا ذلیل
رسوا کہان کہان دل بیجا نمان نہین

آہون کا قافلہ نظر آیا تو کیا کرین
یوسف ہمارا جسمین ہو وہ کاروان نہین

وصلت بھی ہو نصیب تو باتون کا ذکر کیا
اونکے دہان نہین مری منہ مین زبان نہین

حسرت مین نکلی سامنے اونکی نہ منہ سے بات
جیسے دہان زخم مین گویا زبان نہین

جو ہم پیالہ تھے وہی ہمسے نفور ہین
جسدن سے لطف حضرت پیر مغان نہین

رعنا نہ پوچھ وسعت دشت جنون کا عشق
یہ وہ زمین ہی جسکا کہین آسمان نہین

نہین جسدن سے یار پہلو مین
دل کو ہے اضطرار پہلو مین

نخل امید یہ ثمر لایا
ہے وہ رشک بہار پہلو مین

کسنے پھینکا ادھر خدنگ نظر
دل ہوا ہے شکار پہلو مین

دل مشبک ہے تیر مژگان سے
زخم ہین بیشمار پہلو مین

نہین ممکن کہ اب پتا بھی ملے
ڈھونڈیے دل ہزار پہلو مین

دل و جان و جگر شب وصلت
ہوئے تم پہ نثار پہلو مین

حال حجاج بد و نیک بآخر پیدا ست
سنگ اسود بخدا سنگ محک می بینم

شور و شر نیست چو در ذات نمک پرورده
هر نمک خوار چرا کور نمک مے بینم

گشت برگشته و فاسد چه عقائد در دین
قلب ارباب یقین قالب شک می بینم

گردش چرخ نظر کن که سلیمان بر مور
روی آورده و محتاج کمک می بینم

بیخبر دست مئے عیش و خردمندان را
باده خون جگر و دل چو گزک می بینم

تتمهٔ باغ شد از لشکر صرصر تاراج
عوض سنبل و گل خار و خسک می بینم

سبب برهمی عالم و آدم رعنا
همه از شعبده بازی فلک می بینم

یاد آن روز که در کوے تو گریان رفتم
به گلستان صفت ابر بهاران رفتم

ساختم سجده بمحراب درِ میخانه
از خرابات جهان صاحب ایمان رفتم

قشقهٔ ناصیه گردید نشان سجده
آمدم کافر و صد شکر مسلمان رفتم

سر بکف آه بدل بار ندامت بر دوش
بر در جان جهان وه چه بسامان رفتم

واز از رنج و غم و غصه که دیدم در هجر
یاد آن روز که در بزم تو خندان رفتم

وحشتم بر دو سوے دشت ز کوشش رعنا
یار در خانه و من سوے بیابان رفتم

کھو چکے پہلے ہی ناموس کو اور نام کو ہم
پہونچے آغاز محبت مین ہی انجام کو ہم

لن ترانی تری موسیٰ کی زبانی سن کر
دیکھتے روز ہین آ آ کے تری بام کو ہم

بیخود الفت عارض تھی اور اب بندۂ زلف
صبح کی بھولے ہوے آئے مگر شام کو ہم

خوب انصاف ہی سرکار مین ماشاء اللہ
مہربانی کے لیے غیر ہین دشنام کو ہم

مرغ جان کی لیے دانع قفس چرخ نہین
توڑ کر صاف نکل جائینگے اس دام کو ہم

جلوۂ کثرت و وحدت ہی حقیقت مین ایک
خاص کو عام کہین عام کہین خاص کو ہم

دیر مین یار ملا کفر ہوا دین رعنا
کیون سلام اب نکرین کعبۂ اسلام کو ہم

کیسے ناکام گئے باغ جہان سے سبھات
محکو رہ رہ کے یہ آتا ہے خیال بلبل

چتر گل سر پہ ہے اور تختہ گلشن پہ بچھونا
چشم بد دور ہے کیا جاہ و جلال بلبل

داغ لالہ کو عبث سمجھی ہے سنگ اسود
کعبہ گلشن ہے یہ ہے خام خیال بلبل

در بدر خاک بسر دونون ہین گلچین صیاد
باغبان پڑتا ہے یون دیکھ وبال بلبل

گلشن دہر مین رعنا شعرا دیتے ہین
گل کو معشوق سے عاشق سے مثال بلبل

داغون سے باغ باغ ہے بستان سراے دل
کیا بیخزان بہار ہے گلچین فضاے دل

مرجاے بھول کر نہ کسی سے لگاے دل
یارب کسی شہ کا کسی پر نہ آے دل

قسمت سے نقش پاے صنم کو جو پاے دل
سو جان سے فدا ہو وہین لوٹ جاے دل

لوٹا جو کرے یار سے ہونگا فداے دل
لونگا قدم مین آنکھون سے چومونگا پاے دل

سیکھے گا آپ مجھسے اگر ماجراے دل
جاے کہین نہ ہاتھون سے بیٹھے بٹھاے دل

برمین وہ گل جو آئے تو گل ہو قباے دل
گل کی طرح خوشی سے نہ پھولا سماے دل

بوسہ دہان یار کا ہے منہ کی کھاے دل
اور فرط شوق سے نہ کہین منہ کو آے دل

دیکھو نظر دل آے ہے عین خطاے دل
پامال عشق مین ہو یہی ہے سزاے دل

ناصح خطا معاف کسی پر نہ آے دل
جی چھوٹ جاے ہاتھ سے جسوقت جاے دل

وسعت یہ ہے نہ کون و مکان تک سماے دل
حسرت ہے تنگ بلعجبی تر انگناے دل

درمان ہے درد ہے غم جانان دواے دل
عاشق کو عشق کا ہے مرض ہے شفاے دل

دل مین ندا ے غم ہے تو غم مین صداے دل
دل غم پکارتا ہے تو غم ہاے ہاے دل

دلدار کام کرتی ہے آہ رساے دل
نادان نہ دل شکستون کی لے بد دعاے دل

آنکھین بھی رو کے چھوٹ گئین یکبیک لاعلاج
شامل رہا نہ درد مین کوئی سواے دل

ردیف میم

طرفہ شوریست کہ در دور فلک مے بینم
فتنہ و شر ز سما تا بسمک مے بینم

وصل اُس بہار مین ہو جو اُس گل سے باغ مین
پھولا خوشی سے بر مین نہ میری سمائے دل

بیجا نہین ہے اسکو جو عرشِ خدا کہون
کرسی سے بھی بلند ہے الحق بنائے دل

شورش یہی اور اُسپہ تماشا ہی بعد مرگ
ڈھونڈا تو کچھ غبار سا نکلا بجائے دل

ہے مظہر جمال الٰہی یہ بالیقین
سینہ ہی طور شمع تجلی ضیائے دل

منظور دل لگی ہے تو دل کو لگا کے دیکھہ
ارمان دل نکال لے کر دل مین جائے دل

تصویر کھینچ لی ہے تصور سے یار کی
اوتری پری ہے شیشہ مین یہ ہی صفائے دل

اُس دلربا کے کوچے مین ہنگامہ ہی بپا
دل باختہ پکارتے ہین ہائے ہائے دل

یہ عشق دلرباؤن کا ہر دل عزیز ہے
دل دادہ اوسکو رکھتی ہین بر مین بجائے دل

دل باختہ ہے پوچھہ نہ عاشق کا ماجرا
دل کھو گیا ہے اسلیے کہتا ہے ہائے دل

مین دل سے بے نیاز ہون دل مجھسے بے نیاز
دل میرا آشنا ہے نہ مین آشنائے دل

۴

رعنا لگا نہ سینے سے دست نگار دیکھہ
دزد حنا نہ آنکھہ بچا کر چرائے دل

ہو گیا وصل کی حسرت مین زوال بلبل
خلد جا پہونچی ہے اللہ رے کمال بلبل

موسم گل ہے اگر عہد کمال بلبل
باغبان فصل خزان مین ہی زوال بلبل

گل ہی ساغر تو سبو غنچہ ہے مے شبنم
آج کیا گل سے ہے سامان وصال بلبل

وصل ہوتا ہی میسر جو کبھی اُس گل سے
ہمصفیر مجھے آتا ہے خیال بلبل

گفتگو آج ہے کچھ وصل کی شاید گلچین
کان مین گل کے صبا کہتی ہے حال بلبل

باغبان ہی نہین صیاد ہو یا گلچین ہو
سب پہ پڑ جائیگا گلشن مین وبال بلبل

پھول پھولون نے کیے باد صبا نے ماتم
نہوا کسکو پس مرگ ملال بلبل

مانع وصل رہا گل کو مگر حسن وغرور
مر گئے پر نہوا گل سے وصال بلبل

دخل صیاد ہو جنت مین نہ گلچین کا گذر
ہوگا محشر مین یہ رضوان سے سوال بلبل

نکلا پھر ابکی برس قرعہ بنام صیاد
دیکھی گلچین نے گلستان مین جو فال بلبل

باغ مین اوس سے مزاحم نہو گلچین سے کہو
دخل بے حکم کرے تھی یہ مجال بلبل

ہے چراغِ صبح رعنا امد پیری مین زیت
واقعی رہتا نہین ہے صبحدم روشن چراغ

ردیف کاف فارسی

بزنگ غنچہ ہون اس باغ دہر مین دلتنگ
نہ نکلی نکہت گل کی روش سی دل کی آہنگ

ہی آخرت کا سفر سر پہ اور یہ اوسپہ درنگ
نفس ہی بانگ جرس کر چکا ہی اب آہنگ

حیا کا پاس ہی جب تک تو عشق ہی بسر خام
مقام عشق مین رہتا نہین ہی نام کو ننگ

نگاہ دابروی قاتل کے اک اشارہ سے
اوڑ ائے سر و تن و جان جگر کہین چو رنگ

تپاک آپکا مجھسے فقط لفافہ ہے
کہ پیڈ غیر کو آئے مجھے خط بیرنگ

پڑا ہی طالع منحوس مین مرے مرتنج
مین اوس سے صلح کا خواہان وہ مجسی برسر جنگ

قضا کی طرح سے کیا جلد آتی ہے شب ہجر
شب وصال مین اللہ اکبر ایسی درنگ

ادا ہی ناز ہی شوخی ہے حسن دلکش ہے
تمام اوسمین ہی عاشق کی مار رکھنی کی دھنگ

تپاید ہے مری جان جہان کا ای قاصد
کشادہ سینہ ہے پتلی کمر دہن ہی تنگ

وہ سنگ دل نہو عاشق مزاج کیا معنے
نہان ہی رہتی ہی آتش درون سینۂ سنگ

نہ چھوٹا زلف چلیپا سے یہ دل وحشی
ہوئی محبت گیسوے یار قید فرنگ

بڑھے گا رشتۂ الفت کٹین گر شک سی غیر
نظام روز لڑاتا ہے اوس پری سی تینگ

ردیف لام

کیونکر نہ بار عشق کو تنہا اوٹھائے دل
غمخوار غم کا کون ہے آخر سوائے دل

دلبر اگر جدا ہو تو اوسکو بلائے دل
ہور رہنما جو عشق تو ہو شوق پائے دل

ناچار اب تو جبر کیا ہمنے اختیار
اپنی بھی ہی رضا وہی جو ہے رضائی دل

پوچھہ اے عزیز جاکے زلیخا سے دل کی قدر
زر ہی بہائے یوسف و یوسف بہائی دل

رنج فراق و درد و قلق فرط شوق و عشق
طاقت ہے اتنی بوجھہ کو تنہا اوٹھائی دل

ہی خواب مین جو زینت آغوش وہ قمر
شل کتان ہے چاک ہماری قبائی دل

قبر مین بات بھی مجھسے نہ نکیرین نے کی
دھیان مین یار کی کی مین نے جو تقریر غلط
سحر ہے یا کوئی اسرار کہ ہو جاتی ہے
یار کے سامنے تاثیر مزامیر غلط

محفل یار مین موقع نہ رہا اب رعنا
آپ کو ہے ہوس عزت و توقیر غلط

ردیف غین معجمہ

ہے مراد وصل حاصل کیجئے روشن چراغ
چاہیے امشب سر ہر کوچہ و برزن چراغ
ہے برائے کشتن پروانہ کیا پرفن چراغ
دل جلے عاشق کو دکھلاتا ہے کیا جوبن چراغ
زلف کے آگے فروغ روی روشن کیونکہ ہو
سامنے کالی کے ہوتا ہے نہین روشن چراغ
تل بھلا وجہ فروغ روی روشن کیون نہو
بزم عالم مین کہین جلتا ہے بی روغن چراغ
سوزش داغ فراق شمعرو مین ہمدمو
آہ دود شمع ہے دل شمع ہے اور تن چراغ
مشتعل رہتی ہے آہ آتشین مثل گیاس
سینۂ عشاق مین جلتا ہے بی روغن چراغ
مثل پروانہ ہے بزم دہر مین گرعندلیب
صورت گلگیر گلچین ہے گل گلشن چراغ
جلوہ گاہ شمعرو مین صاحبت مشعل نہین
کب ہوا ہے بزم کوہ طور مین روشن چراغ
مثل پروانہ جلایا شمعرویون نے مجھے
چاہیے تربت پہ بھی میری پس مردن چراغ
پاکدامانی پہ مرتے ہین یہ پروانی عبث
بزم عالم مین رہا کرتا ہے تردامن چراغ
ہے ترے گھر کا اوجالا دخت رز یرمغان
شمع محفل کی طرح گھر کے لیے ہے زن چراغ
اختلاط شعلہ رویون سے ضرر ہے جان کا
سوز پروانہ سے رہتا ہے کہین ایمن چراغ
ہے فقط لپکا جلاتی ہے جو پروانہ کو شمع
رات بھر محفل مین رکھتا ہے یہی قدغن چراغ
ڈالتے ہین شمعرو کیون روے روشن پر نقاب
چھپ نہین سکتا کسی صورت پس جلمین چراغ
اشتعالک حسن دیتا ہے فقط بہر جفا
ہے فروغ نور سے پروانہ کا دشمن چراغ
ہے بجا زلف سیہ پہلوے روی شمعرو
ہے مثل نیچے اندھیرا ہو جو ہو روشن چراغ
ہے بجا گر تمکو شمع بزم عالم ہم کہین
جعد و دود شمع ہے گر ہے رخ روشن چراغ

لکھنؤ سے چلو اب اے رعنا
اوٹھ گیا پانسے آب و دانۂ عیش

ردیف طا و مہملہ

نہ بھول عیش پہ ہے مورد زوال فقط
زمانہ خواب ہی اور عمر ہے خیال فقط

کمال کہتے ہین جسکو وہ ہے زوال فقط
شرف کا ماہ کی انجام ہے وبال فقط

ہے یون تو حسن خداداد ہر پری رو مین
پر انتخاب جہان ہے ترا جمال فقط

طمع سے دانے کے آتا ہی دام مین طائر
پھنسائیگا ہمین آفت مین عشق خال فقط

وہ چشم مست وہ گردن ہی دید کی قابل
یہی ہے جام و صراحی مین قیل و قال فقط

لبون پہ جان ہے رعنا کی درد فرقت سے
دوا ہے اسکی ترا شربت وصال فقط

جا کے قاصد نے جو کی یار سے تقریر غلط
ہو گئی وصل کی تقدیر سے تدبیر غلط

خود غلط ہی جو کبھی ہوتی ہے تقدیر غلط
کہین قسمت کی بھی ہو سکتی ہی تحریر غلط

زلزلہ عرش کو آتا تھا مری نالون سے
اب ہوا کیا کہ ہوئی آہ کی تاثیر غلط

رو برو اوسکے مہ مصر کا کیا رتبہ ہے
سامنے مہر کے ہی ماہ کی تنویر غلط

لب معشوق نہو تیر نظر کیون اونکا
قادر انداز کی ہوتے ہین کہین تیر غلط

رہبری خاک مریدون کی ہو ممکن اوس سے
کجروی سے جو رہ راست کرے پیر غلط

ماہ و انجم کی عوض مصر کا زندان دیکھا
خواب یوسف کی مگر ہو گئی تعبیر غلط

وصل اغیار کا ممکن نہین اونکی گھر مین
ہون رقیبون سے کبھی وہ شکر و شیر غلط

حاشیہ مصحف رخ سے قلم انداز کرو
دیکھو قرآن کی نہین چاہیے تفسیر غلط

رہنما خضر ہو ہمدم ہو مسیحا اپنا
پھر ہو کس راہ سے راہ در شبگیر غلط

جذب الفت کا تماشا اوسے دکھلا دیتا
کر گیا راہ مگر نالۂ شبگیر غلط

چھوڑ کر نجد کو حی تک وہ پھرا آوارہ
ہو گئی مجنون سے رہ خانۂ زنجیر غلط

پیر میخانہ سے ہی رندونکو بیعت زاہد
افترا ہی جو ہمین کہتی ہین بی پیر غلط

کہیے کیا عشق کیسو عشق ابرو کرکے ترک
دیر کب جاتے ہین کعبے کو مسلمان چھوڑکر

لیگئی قسمت بیابان مجکو کوے یار سے
ورنہ بلبل بھی کہین جاتی ہی بستان چھوڑکر

بزم جانان مین مجھی لایا مرا بخت رسا
جائیگی بلبل کہان اب گل کا دامان چھوڑکر

پاکی فرصت خانۂ محبوب مین جاؤن ابھی
جاہی دم بھر بھی درِ جانان جو دربان چھوڑکر

درد و غم تشریف لائی آپ جلت کر چلے
حضرت دل کوئی بھی جاتا ہی مہمان چھوڑکر

ہی بیابان کوچۂ محبوب کی آگے بہشت
کون جاتا ہی بیابان کو گلستان چھوڑکر

واسطہ بس روح کا ہی ورنہ دیکھو بعد مرگ
جاتی ہین کیون قبر مین انسان کو انسان چھوڑکر

کارخانہ تھا جو دنیا کا نہایت بے ثبات
چل دیے نواب مردان علیخان چھوڑکر

ردیف شین معجمہ

اونسے آباد اب ہے خانۂ عیش
مین ہون اور وہ ہین اور زمانۂ عیش

خندۂ گل ہی شادیانۂ عیش
قلقلِ شیشہ ہے ترانۂ عیش

دھوم سے آئی ہے بہار چمن
شور گلبانگ ہے ترانۂ عیش

ہے رقیبون کی جان پر نوبت
یان جو بجتا ہے شادیانۂ عیش

شب فرقت کہین سحر بھی ہو
پھر سناؤن دلا ترانۂ عیش

عید زاہد ہے حیلۂ شرعی
چاہیے کچھ نہ کچھ بہانۂ عیش

دولت حسن خوب لوٹی رات
ہاتھ آیا مرے خزانۂ عیش

درِ میخانہ کھول دے ساقی
رہے آباد تیرا خانۂ عیش

میلے سے عیش باغ کی ہر سال
لکھنؤ ہے نگارخانۂ عیش

یار ہے مے ہے فرش گل بھی ہے
ابر و سبزہ ہے شامیانۂ عیش

وصل ہے عیش باغ مین اونسے
چاہیے اب پڑھون دوگانۂ عیش

آنکھ جھپکی کہ کٹ گئی شب وصل
عالم خواب تھا زمانۂ عیش

بس کرو ہو چکی خود آرائی
چل کے آباد کیجے خانۂ عیش

شجرِ شمع سے گرے یہ گل
شب کو رعنا ہی لگن ہین بہار

ندیا شربتِ وصلت بتِ ترسا ہوکر
خوب بیمار کو اچھا کیا عیسا ہوکر

کھوکے ناموس ہوا وصل صنم ہمکو نصیب
پہونچے ہم منزلِ مقصود کو رسوا ہوکر

رقم ہے عشق پہ اشکِ شب کا طوفان دیکھو
دل اب آنکھون سے بہا جاتا ہو دریا ہوکر

عشقِ صادق مین نہین نام کو ننگ کا کام
چھوڑ دے دامن یوسف کو زلیخا ہوکر

ڈھونڈھ لا نالۂ شبگیر کو شاید بیدل
لامکان پہونچا ہی وہ گنبد مینا ہوکر

شعلۂ آہ مرا درد جگر کی ہمراہ
ابتو سینے سے نکلتا ہے غبارا ہوکر

رات کو اوس درِ دندان کا تصور جو بندھا
چرخ پر مجکو نظر آگیا تارا ہوکر

اوسکے ہلانے مین جو منہ سے نکلتا ہی سخن
چیرتا ہی دلِ عشاق کو آرا ہوکر

بعد گیسو کے بندھا ہی مجھے ابرو کا خیال
خانہ کعبہ مین پہونچا ہون کلیسا ہوکر

شوخ چشمی تری اللہ رے چشم بددور
تیلیان بھی نظر آتی ہین تماشا ہوکر

خیر ہو بزم سے وہ آفتِ جان اوٹھتا ہی
فتنہ کردے نہ قیامت کہین برپا ہوکر

قتل کرتے ہو کر و شوق سے ہان بسم اللہ
پر کبھی دیتے ہین بچنا وُ کے رسوا ہوکر

وعدۂ وصل کو ایفا کر و ترسا وُ نہین
دلم ندہ بہر خدا ہمکو مسیحا ہوکر

دین بھی نذر تہان کرتے ہو ای حضرتِ دل
کیسے نادان بنے جاتی ہو دانا ہوکر

ہے تعجب کہ مری پاؤن کو لغزش ہو شہا
دستگیری نکرے آپ سا مولا ہوکر

یہ دلِ آزار تو ہین نام کے دلدار فقط
دلِ حسینون کو دیے دیتی ہو رعنا ہوکر

دامنِ صحرا لیا دامانِ دربان چھوڑکر
جیسے آیا قیسِ ناحق کوی جانان چھوڑکر

رنج و غم درد و قلق حرمان و حسرت پاس تھے
جان عاشق کیون نکل آتی یہ مہمان چھوڑکر

کردیا عالم تہ و بالا سمندِ ناز نے
خاک اوڑایا کیجیے گورِ غریبان چھوڑکر

جذبِ الفت لیگیا یوسف کو ورنہ مصر مین
بادشاہی کے لیے جاتا وہ کنعان چھوڑکر

گل کھلے ہین موسم گل مین ہی سامان بہار
عندلیبون کو ہی لازم شکر احسان بہار

چاہیے غنچے بلائین لین تصدق ہو نسیم
طشت گل مین دھوکر شبنم پائے مہمان بہار

گل ہی ساغر بادہ ہی شبنم تو ساقی ہے صبا
میکدہ ہی صحن گلشن بہرستان بہار

جوش مستی سی ہوا جوش جنون کیونکر نہون
نشتر فصاد کا سنئے بہر مرغان بہار

رقص کبک و نغمۂ بلبل سی جنت ہی چمن
نرگس و گل کا لقب ہی حور و غلمان بہار

ہر روش گلہائے گل اس سے ہین آراستہ
تختۂ گلزار ہے اور رنگ سلطان بہار

برگ و بر کا ذکر کیا ہین خار تک رنگین
کشور گلزار مین جاری ہے فرمان بہار

عندلیبون کو گلون سے ہی ہم آغوشی نصیب
وصل اب بواسطہ ہی بہر مرغان بہار

فصل گل مین توبہ مل سے ہے رعنا تو الم
بے مے و ساقی ہے سب برباد سامان بہار

ہے خال یہ رخسارۂ جانان کے برابر
تارا ہی کوئی یا مہ تابان کے برابر

روتا ہون کھڑا مین در جانان کی برابر
ہے نہر روان روضۂ رضوان کے برابر

افشان ہے ادھر زلف مین سینے مین ادھر داغ
اک اور چراغان ہے چراغان کی برابر

پیراہن یوسف کا ہو یعقوب کو مژدہ
آپہونچا ہی اب قافلہ کنعان کے برابر

کاکل کا تصور نہین زنجیر سے کچھ کم
خلوت ہے یہین خانۂ زندان کے برابر

رعنا کوئی تدبیر کرو جوش جنون کی
آپہونچا ہے اب ہاتھ گریبان کے برابر

بلبلو آ گئی چمن مین بہار
لائی باد صبا وطن مین بہار

پھول اونکی ہنسی مین جھڑتے ہین
نظر آتی ہے کیا سخن مین بہار

یہ تو گلشن ہے یاد رکھہ گلچین
جائے وہ گل تو آئی بن مین بہار

بنگیا صاف غنچۂ سوسن
ہی مسی سے عجب دہن مین بہار

چشم بد دور سبزۂ خط سے
تازہ تر ہے چہ ذقن مین بہار

رخ چمکتا ہے مثل آئینہ
ہے عجب زلف پرشکن مین بہار

بچون مین دام سی کسطرح سات سات مری
پھری ہی گھات مین ہر وقت سایہ سان صیاد

کرشمہ اثر صحبت عنادل ہے
وگرنہ ماتم بلبل کہان کہان صیاد

جو بند دام سے چھوٹون تو پھر یہ آفت ہے
لگائے تیر مجھے کھینچکر کمان صیاد

تمام صحن گلستان مین خندہ گل سے
ہے تختہ تختہ گل گشت زعفران صیاد

رہائی دے مجھے لے اتو کر خدا ترسی
قفس کی قید مین ہون سخت ناتوان صیاد

دکھا دے چہرہ گل اب تو اک نظر اسکو
اخیر وقت ہی بلبل ہے نیمجان صیاد

یہ جذب الفت گل ہی ہوا ہی بلبل کو
نصیب بعد فنا گل کا سائبان صیاد

کفن ملا ہی عنادل کو دامن گل کا
چمن مین دفن ہی وہ زیر آشیان صیاد

قیامت آئیگی شاید کہ جان بلبل پر
چمن مین ہو گئی گلچین و باغبان صیاد

تری ستم سے چمن کربلا ہی اے گلچین
ملول دیکھ کے ہی حال کشتگان صیاد

الٰہی ہو نہ زر گل نصیب گلچین کو
پھرے ذلیل بھٹکتا و کان وکان صیاد

تماشا دیکھنا گل کی عوض بروز جزا
مین کیسی لیتا ہون گلچین کی دھجیان صیاد

چمن ہی چرخ ثوابت تو گل ستارے ہین
ضرور ہی روش باغ کہکشان صیاد

اب آشیان مین بھی بچنا محال ہی بلبل
کہ ہر شجر پہ لگاتا ہے نردبان صیاد

جو پر بند ہے ہین تو کچھ ڈر نہین ہوا ہی سرد
نہ باندہ پاے عنادل مین ریسمان صیاد

خدا کا خوف نہ کچھ باغبان کا کھٹکا ہی
چمن مین پھرتا ہی کیا مطلق العنان صیاد

چمن مین یوسف گل کی اب آمد آمد ہی
چلا ہی باد بہاری کا کاروان صیاد

ہزار مرتبہ مر مر کے مین جیا لیکن
نہ غم سے باغ جہان مین ملی امان صیاد

لکھی ہے تازہ قوافی مین وہ غزل رعنا
کہ رند کا تجھے کہنا ہے ہمزبان صیاد

ردیف را مہملہ

شاخ گل پر کب چہکتی ہین یہ مرغان بہار
شکر کرتے ہین گلستان مین یہ غرخوان بہار

ادراک وعلم خاصۂ روح ہے نظام
حس عشر کے ہاتہ مین ہے پر عنان روح

ردیف دال مہملہ

ہے آج کل درِ گلشن پہ پاسبان صیاد
عبث ہوا ہے ہمارا عدو جان صیاد

ابھی سے توڑ رہا ہے پر عنادل کو
ستم دکھائیگا ہوگا اگر جوان صیاد

نکل کے جا نہ سکے گی قفس سے او بلبل
در قفس پہ ہے ہر دم نگاہبان صیاد

دکھادے چل کے اسیرون کو سیر پھولونکی
بہار باغ نکر مفت رایگان صیاد

اثر سے ہوگئی بیخود تمام بزم چمن
نبد ہا ترانۂ بلبل سے وہ سمان صیاد

نہ آئی تھی ابھی سیر چمن کی بھی نوبت
کہ آپڑا سر بلبل پہ ناگہان صیاد

فسانۂ گل و بلبل ہے یادگار چمن
رہیگی فصل خزان تک یہ داستان صیاد

نہ ہو نہین طوطیٔ ہند اور نہ بلبل شیراز
مین وہ ہون جسکا ہی جنت مین آشیان صیاد

مین ہون اوسی چمن لازوال کا بلبل
کہ جس چمن مین نہ آئی کبھی خزان صیاد

بلا سے گو ترے دل مین نہین ہی کچھ تاثیر
خدا تو سنتا ہی آخر مری فغان صیاد

نہ آئی چاک قفس سے بھی تا ہوای چمن
قفس مین اور لگا تا ہی تیلیان صیاد

خدا کی شان ہی دو دن مین ہوگیا مانوس
قفس پہ رکھتا ہی پھولونکی بدھیان صیاد

نہ اب وہ ذوق چمن ہی نہ شوق غنچہ و گل
ہوئی ہی نکہت گل بھی مجھے گران صیاد

نہ دل پہ جبر کا قابو کہ ترک باغ کرون
نہ اختیار مین ہی صبر کی عنان صیاد

نہ ہی وہ نغمۂ بلبل نہ آج خندۂ گل
مگر سیان چمن آگئی خزان صیاد

نہ ہمصفیرون کی صحبت نہ گل کا نظارہ
نہ وہ بہار نہ گلشن نہ باغبان صیاد

قفس مین کرتی تھی بلبل یہ عشق کا مذکور
یہ وہ زمین ہی نہین جسکا آسمان صیاد

رہا کر اسکو قفس سے کہ لے یہ راہ چمن
ہی عندلیب کی صحبت اگر گران صیاد

بہار قید قفس مین کٹی عنادل کو
پڑے گا تجھپہ مقرر وبال جان صیاد

وصل گلرو سے عیش باغ مین ہے
باغیون کو کمال خار ہے آج

فخر تھا کل تو مجھسے ملنے کا
کسلیے تمکو ننگ و عار ہے آج

دھیان ہے کاکل پریشان کا
اسلیے دل کو انتشار ہے آج

قتل گہ مین جو خاک اوڑتی ہے
گرم رو کوئی شہسوار ہے آج

لب معشوق دیکھ تیرہ نظر
تو وہ دل کے صاف پار ہے آج

کہنا قاصد کہ اوسکے جینے کا
وعدۂ وصل پر مدار ہے آج

درد ہو کیون نہ اسپنے پہلو مین
غیر سے یار ہمکنار ہے آج

ہجر گلرو مین سیر باغ کہان
نکہت گل بھی ناگوار ہے آج

عندلیبو مقام نار ہے یہ
غیرت گل گلے کا ہار ہے آج

مین نہین ہجر یار مین تنہا
غم دلدار غمگسار ہے آج

دھیان مین کسکے چشم میگون کی
کہور عنا تمہین خمار ہے آج

ردیف حا مہملہ

پیدا ہے یون جہان مین وہ جان جہان روح
پنہان ہے جس طرح سے بدن مین نشان روح

فرقا نہین جب قلیل ہے راز نہان روح
کیا خاک پھر سناؤن تجھے داستان روح

کثرت مین یون ہے جلوۂ وحدت کہ جسطرح
بو بوستان مین جسم مین جسمی نشان روح

اس مظہر اتم مین بھی ارض و سما ہے دیکھ
دل ہے اگر زمین تو دماغ آسمان روح

آکر بدن مین روح کا رتبہ گھٹا نہین
روح القدس سے بھی ہے کہین بڑھکر شان روح

تھا جس علم روح نہ ہم مین تو اسلیے
ڈھونڈا جہان مین لیک نہ پایا نشان روح

جسم بشر جو پوست ہے تو مغز روح جسم
گر روح جسم علم ہے تو علم جان روح

ہے جسم مین کہ عالم ارواح مین مکین
رہتا نہین جہان مین راز نہان روح

ہے روح کی حدوث و قدم کا یہ ماجرا
گر ہے مکان وجود عدم لامکان روح

زہر مار آہ رضیون نے کیا اونکا اوگال
کھانا رعنا کو میسر ہو کہین سم ہوتا

دیر سے مین حرم مین جا نکلا
بتکدہ خانۂ خدا نکلا

سنکے بیمار آملا وہ مسیح
درد عشق مین مرے دوا نکلا

دیکھا کثرت مین جلوۂ وحدت
جسکو سمجھے تھے بت خدا نکلا

دل کا عقدہ نہ ایک بھی کھولا
نارسا گیسوے رسا نکلا

عندلیبو فروغ رنگ چمن
اثر معجز صبا نکلا

جادہ گر رات بھر رہا محبوب
بدر کامل وہ مہ لقا نکلا

ہم گئے تھے سمجھ کے اوسکو چمن
کوچہ قاتل کا کربلا نکلا

خضر رہ ہو گیا دل وحشی
راہ گم کردہ رہنما نکلا

جام کو جسم بنا کے بچتا یا
دل جو جام جہان نما نکلا

شام سے صبح تک نہین سلجھا
گیسوے یار اک بلا نکلا

نہر لا یا غریق رحمت ہو
ق بحر الفت کا آشنا نکلا

واہ کیا پاکباز تھا فرہاد
یار سی شخص یار سا نکلا

حسن دلکش مین دلربا کے نظام
اثر جذب کہربا نکلا

ردیف جیم معجمہ

کس پہ یہ دو کا انتظار ہے آج
دل مرا سخت بیقرار ہے آج

جلوہ گر میرا گلعذار ہے آج
بلبلو باغ مین بہار ہے آج

آہ کی برق کوند جاتی ہے
ابر تر چشم اشکبار ہے آج

شوق سے آ ادھر کمان ابرو
مرغ روح روان شکار ہے آج

تیرے آتے ہی دیکھ رحمت جان
چین ہے صبر ہے قرار ہے آج

چاہیے مجکو شربتِ دیدار
کون پیاسا ہے آب کوثر کا

تھا وہ بچپن سے سخت سنگین دل
سینہ نکلا اسی سے پتھر کا

دل بھر آتا ہے یاد ساقی مین
دیکھتا ہون جو دورِ ساغر کا

اونکے رخسار پر دمِ گلگشت
صاف دھوکا ہوا گلِ تر کا

عاشقون کے حضور وہ دمِ ذبح
کھول دیتے ہین پر کبوتر کا

غیر کیا ہوگئے رقیب اپنے
سایہ تک ہے عدو برابر کا

زلف سے زلف بل کی لیتی ہے
کب گوارا ہے کبر ہمسر کا

صبحدم اونکو دیکھکر لبِ بام
تھا گمان آفتاب محشر کا

نقد جان تک جہان نہ ہو سودا
کام کیا خاک ہے دہان زر کا

جسکو کہتے ہین نوح کا طوفان
شور ہے میرے دیدۂ تر کا

جیسے دریا سمائے کوزہ مین
اب یہ عالم ہے دیدۂ تر کا

خواب مین شب کو یار آیا تھا
رنگ بدلا ہوا ہے بستر کا

مر کے پایا جواب نامۂ یار
خیر لکھا مرے مقدر کا

نظر آؤن گا اونکو مشکل سے
ضعف سے تن ہے تار بستر کا

شاہ خوبان کو لکھون نامۂ شوق
ہو قلم گر ہما کے شہپر کا

نقشِ رعنا تک آ سجا دم
کام یان ہے بس ایک ٹھوکر کا

مہربان مجھپہ وہ عیسی جو کسی دم ہوتا
لاش پر میری نہ زنہار یہ ماتم ہوتا

نہ تو وحشت مجھی ہوتی نہ پہنتا زنجیر
میرے ہاتھون مین جو وہ گیسوے پرخم ہوتا

دھوم عالم مین بس مرگ مری ہو جاتی
آپ آتے تو عجب لاش کا عالم ہوتا

گو نہ آتے وہ مگر غیر کا فرماتی نہ عذر
درد ہوتا تو مرے دل مین کم کم ہوتا

لطف اوسوقت وصال گل و بلبل کا تھا
جسم پر گل کی نہ پیراہن شبنم ہوتا

آبرو ابر کی سب خاک مین ہی مل جاتی
مائل گریہ اگر دیدۂ پرنم ہوتا

غارت ملک دل و دین پہ کمر باندھی ہے
کیا ہوئی میرے لیے تم بھی بلا کو پیدا

تمکو دیوانے اگر ہمسے ہزارون ہین تو خیر
ہم بھی کرلین گے کوئی تمسا پیرو پیدا

شاید اوس پردہ نشین تک بھی رسائی ہو جائے
پہلے دربان سے دلا ربط تو کر تو پیدا

تمنے آئینے کو گلزار بنایا دم زیب
عکس عارض سی ہے گل نلف سی شبو پیدا

صورت معنی و لفظ اوسکی عجب شان ہی واہ
آپ پنہان ہے مگر جلوہ ہی ہر سو پیدا

دام مین مرغ دل اپنا کبھی آتا نہ اگر
دانۂ خال نہ ہوتا تہ گیسو پیدا

جلوۂ برق کی ہمراہ برستا ہی سحاب
درد دل ہی سے ہوا کرتے ہین آنسو پیدا

بال باندھا کمر یار کا لکھون مضمون
تا نہ اشعار مین ہو فرق سر مو پیدا

نہوا حشر مین بھی بار گران تھا اتنا
میرے عصیان کے لیے کوئی ترازو پیدا

قطع کب تک نکرون دل سی امید وصلت
حیلہ کرتا ہی نیا روز جفا جو پیدا

ماہ اوس مہر لقا سے تجھے کیا نسبت ہے
منہ بنا کر ابھی خال و خط و ابرو پیدا

الفت چشم کا باقی ہے موی پر بھی اثر
ہین مری قبر پہ نقش سم آہو پیدا

حق و باطل مین ولا ارض و سما کا ہی فرق
کیا کرے مرتبہ اعجاز کا جادو پیدا

طرفہ تاثیر ہے مجنون کی سیہ بختی مین
قبر لیلی سے ہوی ہین گل شبو پیدا

کتنی ابرو کے تلے شوخ ہین آنکھین تیری
واہ کیا خوب نے حرم مین کیے آہو پیدا

بات کچھ ہوگی شگفتہ کرو اے غنچہ دہن
گل کے کھلنے سے ہوا کرتی ہی خوشبو پیدا

پھینکدی مے وہین ساقی نے سمجھکر کف یار
جام مے مین جو ہوا سایۂ گیسو پیدا

ای خدا تنگ ہی جینے سے نہایت رعنا
اس سے بہتر تھا کہ کرتا نہ اسے تو پیدا

آزمانا ہے اونکو خنجر کا
درد جاتا رہے کا اب سر کا

آئینہ داری اونکی سو جبھی ہے
دیکھنا منہ ذرا سکندر کا

رہگیار راہ کوے جانان مین
دل نہ گھر کا ہوا نہ باہر کا

نکہت کاکل معنبر سے
درد کا فور ہوگیا سر کا

لیے رویا مین بوسۂ رخ و زلف
دیکھنا وصل صبح و شام ہوا

خط غلامی کا لیجیے صاحب
بوسۂ خط پہ مین غلام ہوا

نرہی آرزوے خلد برین
جب سے در پر ترے مقام ہوا

ہے فصاحت پہ آپ کی صلوات
گالیان آپ کا کلام ہوا

چونک اوٹھے خفتگان خواب عدم
جب خرامان وہ خوشخرام ہوا

آئے خط سیہ مین موے سفید
عاقبت موت کا پیام ہوا

دختر رز کا حکم حرمت ہے
مے کا پینا نہین حرام ہوا

ہجر مین دم نکل گیا رعنا
لو یہ قصہ ہی اب تمام ہوا

ترک اسلام کیا مذہب و ایمان چھوڑا
حیف اک بت کو نہ مردان علیخان چھوڑا

گردش چرخ نے اک ایک کو برباد کیا
نہ تو کافر کوئی چھوڑا نہ مسلمان چھوڑا

لاکھ وہ دست و گریبان ہوا لیکن مین نے
مرتے مرتے بھی نہ اوس شوخ کا دامان چھوڑا

وحشت عشق کی کچھ خانہ خرابی کو نہ پوچھ
قیس نے ایک نہین دشت و بیابان چھوڑا

بند آنکھین ہوئین پر اوسکا تصور نگیا
خواب مین بھی نہ خیال رخ جانان چھوڑا

زندگی خواب ہی غافل یہ زمانہ ہی خیال
تو نے اس پر بھی نہ اب تک اوسی نادان چھوڑا

دست گستاخ نے کیا کام کیا ہی شب وصل
کہ کسیطرح نہ اوس شوخ کا دامان چھوڑا

نذر مین پہلے ہی دیتا تھا تجھے طائر جان
تو نے کیون میری طرف ناوک مژگان چھوڑا

خام تھا عشق زلیخا کا کہ خلوت تھی نصیب
اوسپہ یوسف سی پریزاد کا دامان چھوڑا

اوٹھ گیا محفل عشاق سی وہ آفت جان
کوئی نالان کوئی حیران کوئی ہیجان چھوڑا

ترک دنیا کو کیا ایک بقول رعنا
تجکو دنیا نے نہ مردان علیخان چھوڑا

جلوہ ہر رنگ مین دیکھا ترا اگر و پیدا
ہر گل باغ جہان سی ہی تری بو پیدا

جب ہوا زلف کو اوٹھنے سی وہ ابر پیدا
مین یہ سمجھا کہ ہوا مار سے بچھو پیدا

نہ رہیگی یہ پریشانی خاطر جس دن — زلف اک ہاتھ مین اک تہ مین شانا ہوگا
وعدۂ وصل کیا ہے وہ نہ آئین گے مگر — کچہ نہ کچہ موت کے آنیکا بہانا ہوگا

ترکِ عصیان کرو رعنا کہ تمہین روز جزا
دیکھنا نامۂ اعمال دکھانا ہوگا

گھر گھر ہے اب جہان مین فسانا بسنت کا — آیا بہت قریب زمانا بسنت کا
تیری ہنسی ہی بزم ہوئی کشتِ زعفران — یاد آگیا جہان کو فسانا بسنت کا
ہون سر سے پاؤن تک مین تمہارے لغیر زرد — رنجِ فراق مین ہی بہانا بسنت کا
سیرِ چمن کو آؤ تو ہم عندلیب سے — سہرا تمہین سنائین شہانا بسنت کا
گلدستہ میری قبر پہ لانا بسنت کا — گلدستہ میری قبر پہ لانا بسنت کا
آجاؤ اب بھی ہے کوئی دن موسم بہار — شکوہ اگر ہے تمکو مٹانا بسنت کا
جوبن کی کیسی چینئی محرم سمجہ ہی بہار — معمورِ حسن سے ہے خزانا بسنت کا
باد خزان چلی نہ رہی اب بہار گل — پھر دیکھیے کب آئے زمانا بسنت کا
بزم چمن مین وجد ہی غنچون کو گل کو حال — بلبل سنا رہی ہی ترانا بسنت کا
ملکِ چمن مین فصلِ بہاری کا ہی عروج — ہی گلشنِ جہان مین زمانا بسنت کا
شبنم شراب ناب ہی ساقی نسیم ہے — بلبل کا قہقہہ ہے ترانا بسنت کا
دلکش ہی سنبل اور ہی شبنم بھی دلربا — وہ مرغِ دل کو دام یہ دانا بسنت کا
طوبےٰ شجر ہین روح قدس مرغزار ہین — ہی فصلِ گل کا دور زمانا بسنت کا

گلگشت نوبہار ہو ساتہ اوسکے گر نصیب
رعنا کو کیون نہ بھائے پھر آنا بسنت کا

نام مشہور خاص و عام ہوا — عشق مین خوب میرا نام ہوا
دل مین اب درد کا مقام ہوا — ہجر مین کام ہی تمام ہوا
شورِ محشر بپا نہین قاتل — لاش پر میرے ازدحام ہوا
پختہ مغزون پہ تہمت اے ناصح — آپکو کیا خیالِ خام ہوا

جان پر کھیلا نہ سنت کش ہوا اغیار کا
شمع ہمت پر نظام اک عمر سے پروانہ تھا

دل کو میرے خم خمخانہ بنایا ہوتا
کاسۂ سر کو بھی پیمانہ بنایا ہوتا

ہوں فقط عقل کی افراط سے شش دریاب
اس سے بہتر تھا کہ دیوانہ بنایا ہوتا

کاش ہوتیں صدف در مری چشم گریاں
دانۂ اشک کو دُر دانہ بنایا ہوتا

گر سلیمان کا حشم مجکو دیا تھا تو نے
خانۂ دل کو پریخانہ بنایا ہوتا

آتش غم سے جلانا ہی اگر تھا منظور
تو مجھے شوق سے پروانہ بنایا ہوتا

تیرہ بختی کا جو قسمت میں لکھا تھا سودا
کاش خال رخ جانانہ بنایا ہوتا

خاکساری مجھے ملتی تو بڑی رفعت تھی
خاک کاشانۂ جانانہ بنایا ہوتا

اس غم آباد سے بہتر تھا کہ اے رب جہاں
دل کی اقلیم کو ویرانہ بنایا ہوتا

غم دوری سے ہے انگشت بدندان رعنا
غم نہ تھا حال جو ستانہ بنایا ہوتا

ہے جڑاؤ وہ تری ہاتھ میں جانی چھلا
حور کے پاس بھی جسکا نہیں ثانی چھلا

کچھ تو تسکین ہو مجھے تم نہیں آتی ہو اگر
بھیجدو بہر خدا جلد نشانی چھلا

یاد جانان میں شب ہجر گذر جاتی ہے
جی کے بہلانے کو ہے اتو کہانی چھلا

حرز جان اوسکو کرون تا نہ ون انگشت نما
یہ وہ چھلا ہے کہ جسکا نہیں ثانی چھلا

یاد دلوا کے تمھیں روز رولا دیتا ہے
چشم رعنا سے بہا دیتا ہے پانی چھلا

ای اجل ہجر کی شب ہے تجھے آنا ہوگا
ایک دم کے لیے تکلیف اوٹھانا ہوگا

کس ستمگر سے پڑے دیکھیو دل کو پالا
طائر جان کسی ناوک کا نشانا ہوگا

دیکھنا مصر کی بازار میں پڑ جائیگی دھوم
گھر سے وہ یوسف ثانی جو روانا ہوگا

سر خروئی ہے جو اغیار سے منظور دلا
سر بکف کوچۂ سفاک میں جانا ہوگا

پھر کبھی عیش کے دن وصل کی راتیں ہونگی
یا الٰہی کبھی ایسا بھی زمانا ہوگا

روے جانان پر تہ گیسو نہین خال سیہ
مرغ دل کے واسطے وہ دام یہ دانہ بنا

کیا اثر ہے عشق مین معشوق عاشق ہوگیا
وہ بھی دیوانہ ہوا مین جسکا دیوانہ بنا

زندگانی مین نہ سلجھانی ہوئی کاکل نصیب
مر گئے تب استخوان شانہ سے شانہ بنا

کل تلک رعنا سے شرما کر ملاتا تھا نہ آنکھ
آج بہر قتل کیا سفاک جانانہ بنا

چھوٹ کر دام سے گلزار مین ناشاد رہا
روز بلبل کو خیال رخ صیاد رہا

کیا کہون ہجر مین بسر مری کیا کیا گذری
رات بھر مشغلۂ نالہ و فریاد رہا

راست بازی سے گرفتار علائق نہوا
سرو ساں مین چمن دہر مین آزاد رہا

جور بھی تو نے کیے وعدہ خلافی کی سوا
اک نیا روز ستم اور ستم ایجاد رہا

کاٹ ابرو کا کہان تیغ صفاہانی مین
برق کے سامنے کیا رتبۂ فولاد رہا

لب معشوق ہوے کب ترے شیریں نظر
صورت تودہ مشبک دل ناشاد رہا

زندگانی مین تو اغیار تلک تھے سب یار
پر لحد مین مری ہمراہ نہ ہمزاد رہا

فصل گل ختم ہوئی آئی خزان اے رعنا
اب نہ گلزار مین گلچین ہے نہ صیاد رہا

صبح محفل مین جو ذکر گیسوی جانانہ تھا
پنجۂ خورشید تابان پر گمان شانہ تھا

سحر تھا رقص پری رو نغمہ تھا جادو نما
ہر بشر دیوانخانہ مین غرض دیوانہ تھا

خواب مین نیرنگیے عالم نظر آئی مجھے
شہر دیکھا اک عجائب جس جگہ ویرانہ تھا

ایک سو سبزہ مصفا اک طرف آب روان
میکدہ مسجد کہین کعبہ کہین بتخانہ تھا

جاتے جاتے اک طرف دیکھی عجب بزم طرب
جو مہیا اوس جگہ سامان تھا شاہانہ تھا

دخت رز کا تھا کہین جلوہ کہین ساغر کا دور
جو بشر تھا محو ذوق بادۂ مستانہ تھا

مجھکو بھی جام صبوحی بھر کے ساقی نے دیا
کیا کہون کیا ذائقہ تھا جسپہ دل دیوانہ تھا

جوش مستی سے گرا جسدم زمین پر یک بیک
ہو گئے نشہ ہرن دیکھا وہی ویرانہ تھا

ہمدمو کیا پوچھتے ہو تم بقول اوستاد
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

وصل کی حسرت مین ہوا ہے وصال
درد مرے حق مین دوا ہوگیا

تمنے نہ رعنا کی کبھی لی خبر
وہ اسی حسرت مین فنا ہوگیا

حسرتِ نظارۂ موے کمر داریم ما
بہتر از غنقا شکاری در نظر داریم ما

وقت گریہ جسم صافش در نظر داریم ما
وہ چہ ور تار نظر یکتا گہر داریم ما

نیست پروایم بجنگ آمد اگر ترک سپہر
ہمچو آہ دل خدنگ کارگر داریم ما

باعث رسوائے قاتل بعالم میشتیم
کشتۂ عشقیم و زخم اندر جگر داریم ما

نیست مارا احتیاج شمع بر مرقد نظام
در دل خود داغ آن رشک قمر داریم ما

داغون سے باغ دل مین ہے عالم بہار کا
کیا عشق گل کھلاتا ہے اوس گلعذار کا

حیرت مین آکے مانی و بہزاد رہ گئے
نقشہ کسی سے کھینچ نسکا اوس نگار کا

سیماب ہے خیال رخ آتشین مین یہ
ممکن نہین قرار دل بیقرار کا

نیرنگے جہان سے ہے گہ وصل گہ فراق
کیا رنگ ہے دو رنگیے لیل و نہار کا

عاشق یہ عشق سرو قد یار مین ہے محو
سیدھا لیا ہے راستہ مجرم نے دار کا

شیرین کے در کو چھوڑ کے کیا دل مین آگئی
رستہ جو کوہکن نے لیا کوہسار کا

ہاتھون مین نازکی ہے سنبھلتی نہین جو تیغ
ہے اسمین کیا گناہ ترے جان نثار کا

دنیا سے غیر عشق گیا کون میرے ساتھ
ممنون ہون مزار مین اس یار غار کا

پھولا نہین سماتا ہون شادی سے اسلیے
بوسہ ملا ہے آج کسی گلعذار کا

آئینہ سان خدا نے بنایا ہے دلکو صاف
دل مین ہمارے نام نہین ہے غبار کا

تخت روان سے مجکو سلیمان کی کام کیا
ساکن ہون خاکسار ہون مین کوے یار کا

پھر مرغ دل نے اپنے کیے بال و پر درست
رعنا قریب آیا ہے موسم بہار کا

خاک ہے مے خورون کی بعد مرگ میخانہ بنا
کاسۂ سر بادۂ گلگون کا پیمانہ بنا

دل تو دینے کو دیا پر ہمنشین
ہاتہ مین مل مل کے پچھتاتا رہا

دیکھہ اوسکو ہوگیا مین بیخبر
دل یکایک ہاتہ سے جاتا رہا

کیا کہون کس طرح فرقت مین جیا
خونِ دل پیتا تو غم کہاتا رہا

عمر بھر اوس برق وش کی یاد مین
سیل اشک آنکھون سے برساتا رہا

ڈھونڈھتا پھرتا ہون اوسکو جابجا
دل خدا جانے کدھر جاتا رہا

اوس مسیحا کی امید وصل مین
شام جیتا صبح مر جاتا رہا

عشق کا رعنا مرض ہے لادوا
کب سنا تو نے کہ وہ جاتا رہا

یار شب وصل خفا ہوگیا
غم سے یہان حشر بپا ہوگیا

واجو ترا بند قبا ہوگیا
عقدہ مرے دل کا بھی وا ہوگیا

کس سے کہون گرمیٔ داغ فراق
سینہ جہنم سے سوا ہوگیا

شکوہ صیاد نکر عندلیب
دام سے یان کون رہا ہوگیا

کوچۂ محبوب کا پایا نشان
نقش قدم قبلہ نما ہوگیا

کون کرے درد جگر کی دوا
حیف مسیحا ہی خفا ہوگیا

رنگ شفق روے فلک پر نہین
عکس فگن رنگ حنا ہوگیا

جان خیال رخ جانان مین دی
خاتمہ بالخیر مرا ہوگیا

کم مجھے برزخ سے نہین زندگی
موت سے آگے ہی فنا ہوگیا

وصل کو تب سمجھے ہو اجب وصال
عقدہ یہ حل بعد فنا ہوگیا

یاد خدا نے جو کیا دل مین گھر
خانۂ دل بیت خدا ہوگیا

صید ہین سب ماہ سے ماہی تلک
تیر ترا تیر قضا ہوگیا

کام کیا اوسکی نگہ نے تمام
مین ہدف تیر قضا ہوگیا

موے کمر بھی سے کہین شاعرو
کیا تمہین لاحول ولا ہوگیا

سنتے ہی پازیب کی جھنکار کو
قبر مین اک حشر بپا ہوگیا

رحم آیا نہ اوسے ورنہ مری نالون سے
پانی ہو جاتا دہین کیسا ہی پتھر ہوتا

کافر عشق ہوا ہون جو بتِ بیدین کا
قول واعظ کا اسی سے نہین باور ہوتا

چھوڑ کر وصل ترا لون نہ کبھی باغ بہشت
نقد سے وام بدلنا نہین بہتر ہوتا

سنگ اسود کو کبھی منہ نہ لگاتے مومن
بوسۂ خالِ رخ اوسکا جو میسر ہوتا

دیکھ لے زلفِ پریرو کو تو قائل ہو جائے
جو یہ سمجھا ہے پری کی نہین شہپر ہوتا

کوچہ اوس شوخ کا ہر چند ہے کالی کو سون
نامہ بر اوڑ کے پہونچتا جو کبوتر ہوتا

مر گیا ہون شکمِ صاف پہ زیبا تھی یہ بات
سنگ مرمر جو مری قبر کا پتھر ہوتا

قامتِ یار کہان اور کہان سرو چمن
کہین ہمسر نہین طوبے سے صنوبر ہوتا

مثلِ گل پھولے نہ جامے مین سمائی بلبل
صحنِ گلشن مین جو پھولون کا بستر ہوتا

بوسہ اوسکے لبِ شیرین کا اگر مل جاتا
تلخ کامون کو وہی قند مکرر ہوتا

تو گرفتارِ غمِ ہجر نہ دی جان آخر
کیون یہ مرتا جو غمِ دور دکا خوگر ہوتا

میرے مرنے کی خبر سنکے کہا جانان نے
مرضِ عشق سے کوئی نہین جانبر ہوتا

کوہکن کو بکنی جا کے نکرتا ہرگز
حق مین اوسکی دلِ شیرین جو نہ پتھر ہوتا

حے سے ہیہات رہِ نجد نہ لیتا زنہار
قیسِ نادان کا جو مجھسا کوئی رہبر ہوتا

موتیون کا ہی جبین پر تری چھپکا اسطرح
جسطرح ماہ ہی پروین کے برابر ہوتا

کچھ کسر اور بھی ارمانون مین کر لیتے نظام
عمر بھر مین بھی اگر وصل میسر ہوتا

وہ مسیحا قبر پر آتا رہا
مین موے پر روز جی جاتا رہا

زندگی کی ہمنے مر مر کے بسر
وہ بتِ ترسا جو ترساتا رہا

واہ بختِ نارسا دیکھا تجھے
نامہ بر سے خط کہین جاتا رہا

وصل کی شب بھی شبِ فرقت ہوئی
رات بھر وہ شوخ شرماتا رہا

چھوڑ کر چاہ ذقن نکلا نہ دل
لاکھ گیسو اوسپہ لہراتا رہا

راہ تکتے تکتے آخر جان گئی
وہ تغافل کیش بس آتا رہا

چلے بُراق پہ احمد تو سدرہ تک جبریل
کمال شوق سے تھامی ہوی رکاب آیا

کٹا تھا روز مصیبت خدا خدا کر کے
یہ رات آئی کہ سر پر مری عذاب آیا

اوتار و جوڑا کھلے بندون شوق سے سوئو
شب وصال مین کیون آپ کو حجاب آیا

جمال یار لڑکپن مین آفت جان ہے
کنوین جھنکائے گا یوسف اگر شباب آیا

جواب صاف نکیرین کو مین کیا دونگا
نہ اونکے پاس سی گر نامہ بر جواب آیا

کہان ہی دل کو عبث ڈھونڈھتی ہو پہلو مین
تمہاری کوچہ مین مدت سی اوسکو۔ ب آیا

کسیکی تیغ تغافل کا مین وہ کشتہ ہون
نہ جاگا نیزے پہ سو بار آفتاب آیا

نظر پڑی نہ مری رعب حسن سے رخ پر
اگرچہ سامنے میرے وہ بی نقاب آیا

گیا بہشت مین عصیان بحساب سی مین
خدا نہ حشر کے دن بر سر حساب آیا

ہمیشہ صورت انجم کھلی رہین آنکھین
فراق یار مین کس رات مجکو خواب آیا

ہوا یقین کہ زمین پر ہے آج چاند گہن
وہ ماہ چہری پہ جبڑال کر نقاب آیا

ہوی جو دیدۂ گریان سے اپنے اشک روان
گمان ہوا کہ برستا ہوا سحاب آیا

بنا تصور لیلے بصورت تصویر
کبھی جو قیس کی آنکھون مین شب کو خواب آیا

وہ زود رنج ہی اوسکو نہ چھیڑنا رعنا
ملوگے ہاتہ اگر بر سر عتاب آیا

گر دم قتل بھی دیدار میسر ہوتا
آب حیوان مجھے آب دم خنجر ہوتا

لاکھ معراج سے حق مین مری بہتر ہوتا
کوی قاتل مین جو نیزے پہ مرا سر ہوتا

عام اگر سلسلۂ زلف معنبر ہوتا
پھر نہ خالی کبھی سودی سے کوئی سر ہوتا

کوئی عاشق بھی نہ اس عشق سی جانبر ہوتا
تجھسا بیرحم زمانہ مین جو دلبر ہوتا

دم گریہ تری دانتون کا جو کرتا مین خیال
اشک گر کر صدف چشم سے گوہر ہوتا

ای بت پردہ نشین شہرۂ آفاق ہی تو
کیون ترے حسن کا مذکور نہ گھر گھر ہوتا

ہجر محبوب مین کیا کیا نہ اذیت کھینچی
موت آجاتی تو اس زیست سی بہتر ہوتا

دیکھتا صورت آئینہ جو اوسکا نہ جمال
شش جہت مین نہ کبھی آکے مین ششدر ہوتا

یہ خطِ کہکشان ہی تارِ کش موہوش کے دامان کا
الٰہی عقد پروین تکمہ ہی کس کے گریبان کا

گہر سے کم نہین ہر ایک قطرہ چشم گریان کا
بعینہ دیدۂ تر مین ہی عالم ابر نیسان کا

نظر آئی اگر موسی کو جلوہ روی تابان کا
تو چھوڑی طور نے آنکھون سے رستہ کوی جانان کا

نظر آئی جو جلوہ خواب مین بھی چشم جانان کا
خطا ہی پھر جو نظارہ کرون چشم غزالان کا

پڑا ہی عکس کس یوسف لقا کے روے تابان کا
نظر آتا ہی آئینے مین عالم چاہ کنعان کا

نکلنا چاہ کنعان سے ہی روشن ماہ کنعان کا
ابھرتا ہی نہین ڈوبا ہوا چاہِ زنخدان کا

اگر چشم عنایت اوسکی مجھ وحشی کی جانب ہو
رفوتارِ نظر سے چاک ہو دل کی گریبان کا

برات عاشقان بر شاخ آہو دل پکارا ہی
تصور مین جو ہو منظور بوسہ چشم جانان کا

غزالون نے خطا یار شک ہی کی مجھسے ہمچشمی
تصور دشت وحشت مین بندھا جب چشم جانان کا

جو دیکھو اسکی کوئی بات حکمت سے نہین خالی
مقرر عشق کو رتبہ دیا ہی حق نے لقمان کا

لیاقت عشق کھوتا ہی کیسکا بس نہین چلتا
عیان ہی الف بلقیس مین قصہ سلیمان کا

مری دل کو ہی گلدستون کی الفت عہد طفلی سے
سبق برسون پڑھا ہی مین نے مکتب مین گلستان کا

نہ لیتا تیرا بسمل خونبہا قصہ ہی سطے ہوتا
تمام اس جسم کی ہمراہ ہوتا کام اگر جان کا

گنہگارون کو تیری غم نہین خورشید محشر کا
نہ ہوگا شامیانہ کیا وہان دامان عصیان کا

نکالا ہی ہمین آخر بہشت بزم جانان سے
دراندازی ہی غیرون نے کیا ہی کام شیطان کا

بجا لی نوح کی طوفان ہی کشتی یہ سہی لیکن
جو ہو کشتی مین طوفان کون پھر مانع ہو طوفان کا

شب فرقت ہی آخر وصل کی شب ہو گئی رعنا
تصور یان تلک مجکو بندھا تصویر جانان کا

لکھا نصیب کا کیا نامہ بر شتاب آیا
جواب نامہ مرے بعد یہ جواب آیا

گئی جو طفلی تو پھر عالم شباب آیا
گیا شباب تو اب موسم خضاب آیا

مین شوق وصل مین کیا ریل پر شتاب آیا
کہ صبح ہند مین تھا شام پنج آب آیا

ہوا جب اہل مانہ کی طبیعتون مین فرق
سمجھ گیا کہ بس اب وقت انقلاب آیا

نہین وہ کعبہ کہ ہو دید حشر پر موقوف
جو کوی یار مین پہونچا وہ کامیاب آیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

۱۰

کرے تعریف ہرگز نہین مقدور انسان کا
پتا بتلا سکے خفاش کب مہر درخشان کا

لکھون اک اور مطلع نعت احمد مین وہ دیوان کا
ملک بھیجین درود اور ہو وظیفہ ہر مسلمان کا

سلیمان سے نہین کچھ مرتبہ کم اونکے دربان کا
در دولت کو حاصل پایہ ہے تخت سلیمان کا

صحابہ نور باغ اوس مہر چرخ دین سے پایا ہے
قمر زہرہ عطارد مشتری مریخ کیوان کا

علی مرتضے وہ عالم علم لدنی ہے
کہ جبریل امین اک طفل ہے اوسکے دبستان کا

عجب رعب شجاعت ہے جناب شاہ مردان کا
کہ زہرہ آب ہوتا ہے بیان شیر نیستان کا

زبان پر میرے نام پنجتن ہر وقت رہتا ہے
مجھے ہے مثل حافظ پنجسورہ حفظ قرآن کا

ضیا ہے حب سبطین محمد سے ہے دل روشن
یہی داغ محبت ہے چراغ اپنے شبستان کا

الٰہی خاتمہ بالخیر ہو رعنا کا دنیا مین
محمد شافع عصیان ہو مردان علیخان کا

نظام اک عاشقانہ بھی غزل اس بحر مین لکھو
کہ بحر بیکنار طبع مین ہے جوش طوفان کا

فہرست دیوان دوم کلیات نظام

قسم نظم	تعداد نظم	تعداد شعر	نمبر صفحہ
افراد شعر	۶۹	۶۹	۷۲ تا ۷۵
مخمس	۳۵	۶۰۴ شعر ۳۰۲ بند	۷۵ تا ۱۱۷
قصائد تاریخی وغیرہ	۲۱	۷۹۶	۱۱۷ تا ۱۵۴
سہرا	۳	۳۹	۱۵۴ تا ۱۵۶
راکھی	۱	۱۴	۱۵۶ و ۱۵۷
مبارکباد	۱	۲۴	۱۵۷ و ۱۵۸
مثنوی	۳	۲۵۴	۱۵۸ تا ۱۶۹
ہجو ملیح	۳	۱۸۳	۱۶۹ تا ۱۷۸
قطعات	۱۶	۸۲	۱۷۸ تا ۱۸۳
رباعی	۲۷	۵۴	۱۸۳ تا ۱۸۷
قطعات بصنعت اشتقاق	۱۰	۸۵	۱۸۷ تا ۱۹۲
تاریخ وفات	۱۱۲	۵۹۶	۱۹۲ تا ۲۲۸
سکہ	۲ تاریخ قطعہ ۱۰۸	۲	۲۲۸
سجع	۴	۴	//
چیستان	۱	۲	//
مہر نبوت	۱	۵۷۶	۲۳۰ تا ۲۶۵
واسوخت ضبط عشق	۱	۹۷۲ شعر ۳۲۴ بند	۲۶۸ تا ۳۲۶
میزان جلد دوم	۳۱۰	۴۲۵۵	
میزان کل دیوان اول و دوم	۴۲۳	۵۷۸۷	

فہرست دیوان اول کلیات نظام

ردیف غزل	تعداد غزل	تعداد شعر کل	نمبر صفحہ
الف	۲۱	۲۵۹	۲ تا ۱۳
ج	۱	۱۶	۱۳ و ۱۴
ح	۱	۱۰	۱۴ و ۱۵
د	۱	۳۸	۱۵ و ۱۶
ر	۵	۵۱	۱۶ تا ۱۹
ش	۱	۱۴	۱۹ و ۲۰
ط	۲	۲۲	۲۰ و ۲۱
غ	۱	۱۸	۲۱ و ۲۲
گ	۱	۱۲	۲۲
ل	۳	۴۷	۲۲ تا ۲۴
م	۳	۲۱	۲۴ و ۲۵
ن	۲۱	۲۲۳	۲۶ تا ۳۶
و	۵	۶۲	۳۶ تا ۳۹
ہ	۱	۱۰	۳۹ و ۴۰
ی	۶۳	۶۲۹	۴۰ تا ۷۰
میزان	۱۱۳	۱۴۳۲	

دیکھا ایکبار امامت جناب رسالت مآب صلعم مین ان ہر دو صحابہ کرام کی جماعت
مین خود بھی نماز صبح کے آپ شریک جماعت ہوے اور اوسوقت آپ نے
جو دعا مانگی جسکی امید منقطع تھی مگر اعجاز نبوی سے اوسی دن غیب سے اوسکا
ظہور ہوگیا ایکبار آپ نے جناب باری تعالے شانہ کو بہت بڑی قوی اور جسم
انسان کے خوب صورت مین بعالم رویا دیکھا اور تعظیم بجا لائے۔ ان اللہ
خلق آدم علی صورتہ اس خواب کے حسب حال ہے اگرچہ آپ کو ابھی کسی سے
بیعت نہین مگر تمنا ہے اور بعض فقرا رسالک ومجذوب کی عنایت بھی آپکے
حال پر رہی ہے یہ سب شرف خداداد صرف افضال ایزدی سے حاصل ہوا
جو نتیجہ حسن عمل اور صفائی قلب کا ہے امسال آپکا عزم بالجزم حج بیت اللہ
وزیارت مدینہ منورہ اور بعدہ زیارات عتبات عالیات کا ہے خدا پورا کرے
اکثر اعلے حکام اور والیان ملک عالیمقام سے بھی آپکا رسم اور مراسلت ہے
اور سب باعزاز واطاف تمام آپ سے پیش آتے ہین یہ نتیجہ بے طمعی
اور صداقت کا ہے آپ نے اکثر مدرسون اور سوسائٹی اور ہر قسم کے کار خیر مین
ہزارہا روپیہ دیا چنانچہ میو کالج اجمیر مین جو واسطے تعلیم اولاد مہاراجگان
ملک راجستان کے بنایا گیا ہے ایک نہایت عمدہ گھنٹہ آپ کے نام سے ہی
لگیگا جسکے واسطے آپنے ساڑھے تین ہزار روپیہ دیا ہے۔ اکثر شعراے ہند
نے قصائد اردو وفارسی آپ کی شان مین کہے اور آپ سے صلہ پایا وہ مجموعہ
بنام مدحیہ نظام چھپ بھی گیا ہے۔ آزاد منشی آپ کا شعار ہے اور باہمہ
تعلقات ظاہری دل بیار دست بکار۔ بیان سیرت کے ساتھ مناسب جانکر
ہمنے آپ کی صورت عکسی یعنے شبیہ بھی زیب کتاب کی ہے۔ جسطرح
آپ کا وصف اندکے از بسیار ہے اسیطرح یہ کلیات بھی آپ کی تصانیف
سے یکے از ہزار ہے۔ اللھم زد آمین

آپکا بیان ہے کہ اسمین مذہب اور اکل و شرب اور جن اور شیطان اور سحر وغیرہ سے
کچھ بھی علاقہ نہین ہے موحد اور اہل کتاب ہونے کی شرط سے ثابت ہے
کہ اگر آدمی عمل کرے تو انسان کے واسطے یہ ایک بہتر طریقہ ہے یہ طریقہ عہد
حضرت سلیمان علیہ السلام سے جاری ہے افشاے راز نا مجاز ہے مگر جو
بات نہین ہے اوسکا انکار کر سکتا ہے ورنہ آدمی اوسکے افشا پر قادر ہے
یہ محض غلط مشہور ہے کہ سحر یا جن کے تسلط سے آدمی اظہار سے مجبور ہوتا ہے
مسمریزم مین بھی آپ کو دستگاہ ہے ابتدا سے آپ کو ورد و وظائف سے بھی
ذوق رہا اکثر چلہ کشی اور زکات بھی دی اور اوراد بھی معمول ہین چنانچہ اونکی
برکت سے ماہ رمضان مین ۲۴ تاریخ کو رات کے دو بجے شب قدر دیکھی اور ایکبار
خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خواب مین نقش عطا فرمایا
اوسکی صبح کو ایک کتب فروش آپ کے پاس نکلا دیوان خواجہ صاحب فروخت
کر گیا جو کتب اکبر شاہی کتب خانہ کا تھا جسپر مہر فیضی و ابو الفضل ثبت تھین
یہ گویا اول تعبیر تھی مگر در اصل وہ دیوان بشارت عہدہ دیوان تھا جسکے بعد
آپ دیوان مارڑ و اڑ ہوے ۔ ایکبار حضرت خالد بن الولید صحابی کو چاشت
کے وقت خواب مین ایک سفر مین اپنا رفیق طریق دیکھا ۔ ایکبار جناب
امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو مع حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت
امام حسین علیہ السلام کے نور کی صورت مین دیکھا ایکبار قبل مغرب روز روشن
مین جناب علی علیہ السلام کو اسپ عربی پر مسلح سوار جاگتے مین دیکھا حضرت نے
آپ کو تردد لاحقہ مین تسلی فرمائی خواب مین کئی بار مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کی اور
ایکبار کربلاء معلے اور ضریح مبارک کی زیارت سے مشرف ہوے اور چار مرتبہ
زیارت جناب رسالت مآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرف یاب ہوے
ایکبار آپ سے آنحضرت صلعم نے پانی طلب فرمایا اور آپ نے چاہ سے بھر کر
پلایا دو بار آن حضرت صلعم کے ساتھ نماز جماعت مین حضرت خلیفہ اول و دوم رض کو بھی

یہان کل کام اور انتظام کی تفصیل طول ہے ۱۸۵۸ء عیسوی مین آپ نے استعفا دیا اور بعدہ ہندوستانی ریاستون مین کارفرما رہے اور اونمین بھی مشکل کام آپ کے استقلال اور حسن تدبیر اور رسائی سے بآسانی انجام پذیر ہوے ۱۸۶۷ء عیسوی سے آپ باصرار ملک مارواڑ مین طلب ہوکر اول نائب دیوان اور بعدہ دیوان کل یعنے وزیر اعظم مقرر ہوے جہان کا حسن انتظام اور ترقی آمدنی ہر صیغہ اور نیز دیانت اور خلق اور سلوک آپکا ضرب المثل ہے جو بوجہ مشکل کام اور انتظام اور انسداد فساد قبل ملکی وغیرہ آپ نے استقلال فکر و ہمت سے کیے جب کہ ملک ابتر اور والی ملک مضطر تھے اونکی تفصیل طول ہے جملہ خدمات مین آپ کو ایک عمدہ جاگیر اور طلائی تمغہ اور خطاب نوابی مع نقارہ و نشان و نوبت و گھڑیال اور قرب و تعظیم اول درجہ کے سرداران ملک کی دربار مملکت مارواڑ سے عطا ہوی آپ کو انتظام مالی و ملکی اور افزونی پیداوار علی الخصوص معاملات پولیٹکل مین ایک ملکہ اور تجربہ ہے اور دیانت اور محنت اور استقلال سے آپ کو کامیابی ہوتی ہے اگرچہ تمام اوقات عزیز آپ کی انجام امور منصبی مین صرف ہوتے ہین مگر جو وقت بچتا ہے وہ سیر کتب و تالیف و تصنیف مین گذرتا ہے آپ کا قول ہے کہ وقت اور تندرستی ہی مین جو عمدہ نعمت خدا داد ہین دونون جہان کے کام انجام ہو سکتے ہین طبیعت حکیمانہ جبر و کسر نفسی عادت رای متین جفاکش پاک طینت بے طمع مستقل راستباز خوش معاملہ آزاد منش تجرد پسند ہین مروت اور سخاوت کے سوا شجاعت بھی خدا داد ہے چنانچہ اتفاقات سے کئی بار فیل مست اور شیر اور خنزیر اور مسلح خونی و اشتہاریون سے سر میدان مقابلہ ہوا اور آگ اور دریا مین کام پڑا مگر فضل الٰہی سے ہر جگہ آپ ثابت قدم اور غالب رہے۔ واقعی جوانمردی مین بھی آپ ہم باسمے ہین ؎ این کار از تو آید و مردان چنین کنند ✤ یارون کے یار شاطر ملنسار بے ریا ایسے کم دیکھے ہین آپ فریشن بھی اعلے درجہ کے ہین

رباعی

آنجیوان بظلمت اسکندر یافت — جمشید بدور سلطنت ساغر یافت
از کندن کوہ کہ بر آید لیکن — اقبال نظام بین کہ کان زر یافت

دیگر

ہر کس کہ بہ بحر غوطہ زد گوہر یافت — چون کند زمین و کوہ و صحرا زر یافت
تحقیق بہ مارواڑ چون کرد نظام — سیم و مس و آہن و سرب را در یافت

حسن مطلع قصیدہ ناتمام

سیم آہن و مس و سرب آورد م از جبال — ہم سنگ پارس آمدہ کہسار مارواڑ

۱۸۵۰ عیسوی مین حسب الطلب آپ پنجاب گئے اور سرانجام خدمات مالی و ملکی و سرحدی وغیرہ مین آپ نام آور و مورد تحسین حکام و اسناد و انعام رہے جسطرح گورنمنٹ مین آپکا اعزاز و اعتبار تھا اوسیطرح ملک مین بلکہ سرحدی ممالک باغی امرندی وصوات وستھانہ وغیرہ مین رعب داب تھا اور حسن خلق اور راستبازی کے باعث سے آپ ہر دل عزیز تھے آپکا کام انتظام نظیر اور دستور العمل ہوتا تھا جفاکشی اور محنت اور دلسوزی حد سے متجاوز تھی - غدر ۱۸۵۷ عیسوی کے نازک اور مشکل وقت مین اول آپ نے ہی کارنمایان اور انتظام کمال خیر خواہی اور دانائی سے اوس ملک مین کیا جہان قریب کی چھاونیون مین تخمیناً ۶ ہزار فوج ہندوستانی تھی اگر ذرا بھی دیر اور سوء تدبیری ہوتی تو یقیناً کل باغی اور اوس بغاوت سے طول فساد عظیم کا ہوجاتا اور بغاوت کو ہستان کو خود دفع کیا اور سرحدی اور اندرونی انتظام کی تدابیر عمدہ ایسی کین کہ پتہ نہ ہلا نہ کسی رعایا کا بال بانکا ہوا

بصورت تو نگارے نہ آفرید خدا	ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

آپ رئیس مراد آباد کے ہین یہ شہر ملک روہیلکھنڈ مین لطافت آب و ہوا اور مردم خیزی مین مشہور ہے - قوم سے آپ افغان یوسف زئی ہین مگر جدہ آپ کی سیدہ تھین تا سن تمیز آپنے عربی فارسی گھر مین پڑھی زان بعد اکثر سیر کتب کا شغل اور شوق رہتا ہے مزاج مین تحقیق ہے چنانچہ پنجاب مین بعہد ملازمت گورنمنٹ آپ نے چند مفید چیزین نکالین +

۱ - ثعلب مصری - - - - کوہ مری مین یہ پہاڑ قریب اور سرحد کشمیر پر واقع ہے جہان لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب گرما مین تشریف رکھتے ہین +

۲ - روغن داد - - - - جو داد اور اکثر جلدی وغیرہ امراض کیواسطے اکسیر ہے آنروے دریاے اٹک سے +

۳ - بنفشہ عمدہ - - - - ایضاً ایضاً

۴ - خشک چوب شب چراغ - ایضاً ایضاً

۵ - مومیائی - قریب برسانی ندی رشی نام واقع علاقہ پنڈی کھیپ ضلع راول پنڈی سے +

۶ - مومیائی سنگی - - - کنارہ ندی متصل کھوٹہ +

ضلع ایضاً - اندرون کوہ سے - (وہ اشیاء جو مارڑواڑ مین تحقیق کیے) +

۷ - سنگ غربال - - - جسکے ظرف مین پانی از خود چھن جاتا ہے خاص جودہ پور سے +

۸ - سنگ طبع - - - - - جسپر کاغذ چھپ جاتا ہے خاص جودہ پور سے +

۹ - تا ۱۲ کانہاے - - - - سرب - مس - آہن - نقرہ - خاص جودہ پور وغیرہ اضلاع مارڑواڑ سے +

ان معدنیات کی بابت آپ نے جو باعیان لکھی ہین وہ یہ ہین +

تلمذ آپ کو نواب میرزا اسد اللہ خان - غالب مرحوم دہلوی سے تھا اور بعد ترتیب کلام کے دبیر الدولہ منشی مظفر علیخان صاحب اسیر لکھنوی نے اصلاح دی - کچھ حصہ آپ کے کلام کا دستیاب ہوا اور ایک مدت سے بسبب کثرت اشتغال منصبی وغیرہ کے کہنا ترک کر دیا اور اکثر نظم آپ نے اپنے نام سے مشہور نہین کی جسقدر ہم پہونچا اوسکو دو جلد مین ترتیب دیکر طبع کیا ہے +

جلد اول غزلیات الی ماشاء اللہ

جلد دوم متفرقات ہر قسم الی ماشاء اللہ

شمار مین کل شعر صحیح ملاحظہ سے شعر ہین اگر ایک دیباچہ نظم اسمین شامل کیجاتی تو اوسکے ساڑھے تین ہزار شعر ملاکر کل شعر تخمیناً قریب دس ہزار کے ہوتے مگر آپ نے اوسکو مستثنےٰ رکھا - کلام عارفانہ اور شاعرانہ و عاشقانہ ہر قسم کا ہے اکثر مضمون بھی عالی اور نئے - زبان شستہ طبیعت مین چوچلا - اور واسوخت کا نیا طرز سب سے نرالا ہے جسکے سالہا بند ہمعہ در عنا ہین اور اوسمین پانچ سراپا اور سب نئی صورت کے ہین اور وہ باعتبار حالات شاعرانہ و عاشقانہ کے محض قال ہی قال ہے نہ کہ حال - بقول حضرت (آخر مصرعہ واسوخت بند ۱۲ مصرعہ) حال اس قال کو سمجھین نہ مگر دانشمند + فارسی قصیدہ و غزل اور کلام نعت و مناقب وغیرہ بنام مہر نبوت بھی اسی مین شامل ہے جس مطلع ترجیع بند نعت کے صلہ مین اوسی شب کو آپ زیارت تبرکات آن حضرت صلعم سے بعالم رویا مشرف ہوے اوسکو مقبول بارگاہ رسول صلعم کہنا چاہیے اسلیے وہ تبرکا بیان لکھا جاتا ہے + وہو ہذا —

بجسم خلق ازان دم کہ جان دمید خدا	کسیکہ مظہر ذاتش بود نہ دید خدا
بختم گوہر پاک تو چون رسید خدا	چنان ز صنعت ازجای خود رمید خدا



تقریظ از جانب مطبع

اس کلیات کا مشہور نام - **کلیات نظام** - اور تاریخی نام -
کلیات دیوان نواب نظام الدولہ بہادر ہے یہ کلیات
جناب نظام الدولہ منتظم الملک نواب محمد مردان علیخان بہادر تخت
قائم جنگ سابق دیوان و وزیر اعظم ملک مارڑواڑ کا ہے -
آپ کے اور تالیف و تصنیف کا نام بھی تاریخی ہے مثلاً -

۱ - تاریخ البلاد ---- تاریخ مین

۲ - تواریخ راج مارڑواڑ - ۱۲۷۷ھ - تاریخ ملک مارڑوار جسکا دارالامارۃ جودہ پور ہے

۳ - ظل ناصری ---- ۱۸۶۹ء - علم جفر مین جو بنام شاہ ایران موسوم ہے

۴ غنچہ راگ ---- ۱۲۸۱ھ - علم موسیقی مین

۵ طلسم نظر ---- ۱۲۷۹ھ - علم مسمریزم مین

۶ - ضبط عشق ---- ۱۲۸۱ھ - واسوخت مشمولہ کلیات ہذا

سوا انکے اور چند کتب زیر تالیف ہین - ابتدا مین آپ کا تخلص **مضطر** تھا
پھر **رعنا** اور اب باعتبار خطاب کے **نظام** ہے جو آپ کی رباعی مین ظاہر ہے

رباعی

آغاز سخنوری مین مضطر تھا نام	رعنا تھا شباب شاعری کے ہنگام
ہے زیر نگین جو کشور نظم تو اب	نواب خطاب اور تخلص ہے نظام

Kulliat Nazam.

INDIAN INSTITUTE

الشعراء تلامذ الرحمٰن

کلیات نظام

یعنی کلام معجز نظام۔ نظام الدولہ منتظم الملک نواب محمد مرد علیخان

بہادر تخت قائم جنگ سابق دیوان ملک مارواڑ موسوم بنام تاریخی اعنے

کلیات دیوان نواب نظام الدولہ بہادر

ع ۱۸

ماہ دسمبر ۱۸۷۵ء

مطبع نامی منشی نول کشور میں بمقام لکھنؤ طبع ہوا

Kulliyāt-ĕ- Nizāmī.